قرآنی عربی پروگرام

لیول 3: متوسط عربی زبان (جوابات)

محمد مبشر نذیر

اس لیول کے اختتام پر انشاء اللہ آپ اسلامی لٹریچر میں استعمال ہونے والی ٪ 80 – 75 عربی سمجھنے کے قابل ہو جائیں گے۔

یہ اس کتاب کا بیٹا ورژن ہے۔ اس کتاب کی نظر ثانی کا کام ابھی جاری ہے۔ اس وجہ سے اس کتاب میں زبان، اعراب اور گرامر کی غلطیاں پائی جا سکتی ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

قُلْ أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ

مجلس التحقیق الاسلامی کے زیر اہتمام

محدث لائبریری

کتاب وسنت کی روشنی میں لکھی جانے والی اردو اسلامی کتب کا سب سے بڑا مفت مرکز

معزز قارئین توجہ فرمائیں

- کتاب وسنت ڈاٹ کام پر دستیاب تمام الیکٹرانک کتب... عام قاری کے مطالعے کیلئے ہیں۔
- مجلس التحقیق الاسلامی کے علمائے کرام کی باقاعدہ تصدیق واجازت کے بعد (Upload) کی جاتی ہیں۔
- دعوتی مقاصد کیلئے ان کتب کو ڈاؤن لوڈ (Download) کرنے کی اجازت ہے۔

تنبیہ

ان کتب کو تجارتی یا دیگر مادی مقاصد کیلئے استعمال کرنے کی ممانعت ہے

کیونکہ یہ شرعی، اخلاقی اور قانونی جرم ہے۔

اسلامی تعلیمات پر مشتمل کتب متعلقہ ناشرین سے خرید کر تبلیغ دین کی کاوشوں میں بھرپور شرکت اختیار کریں

PDF کتب کی ڈاؤن لوڈنگ، آن لائن مطالعہ اور دیگر شکایات کے لیے درج ذیل ای میل ایڈریس پر رابطہ فرمائیں۔

KitaboSunnat@gmail.com

www.KitaboSunnat.com

فہرست

عنوان	صفحہ

فہرست

تعارف

محترم قارئین! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عربی زبان سیکھنے کے لئے "قرآنی عربی پروگرام" کے انتخاب کا بہت بہت شکریہ۔ اس پروگرام میں انشاء اللہ ہم متعدد اسباق کے ذریعے عربی زبان سیکھیں گے۔ اس پروگرام کے اختتام پر انشاء اللہ آپ قرآن و حدیث اور مسلم علماء کی عربی کتب کے مطالعے پر قادر ہو جائیں گے۔ اس پروگرام کو اس طرح سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ آپ نہایت ہی آسانی کے ساتھ درجہ بدرجہ ادبیات اسلامیہ میں استعمال ہونے والی عربی زبان سیکھ سکتے ہیں۔ اس پروگرام کو قرآنی عربی پروگرام کا نام دینے کی وجہ یہ ہے کہ اس پروگرام کا محور و مرکز "قرآن مجید" ہے۔

لوگ عموماً دو وجوہات کی بنیاد پر عربی سیکھتے ہیں۔ ایک تو یہ کہ قرآن مجید، احادیث اور اسلامی لٹریچر کو سمجھا جا سکے اور دوسرے یہ کہ عربوں کے ساتھ جدید عربی میں گفتگو کی جا سکے۔ یہ پروگرام پہلے مقصد کی تکمیل کے لئے وضع کیا گیا ہے البتہ دوسرے مقصد کے لئے عربی سیکھنے والے بھی اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

عربی دنیا کی منظم ترین زبان ہے۔ اس کی وجہ سے اس کا سیکھنا بہت آسان ہے۔ اس کے قواعد و ضوابط بہت واضح ہیں۔ اگر آپ یہ قواعد و ضوابط سیکھ لیں تو چند ہی ہفتوں میں آپ اس زبان کا بڑا حصہ سمجھ سکتے ہیں۔ قرآن و حدیث کو سمجھنے کے لئے ضروری ہے کہ ہم قرآن و حدیث اور اسلامی لٹریچر میں استعمال ہونے والی عربی زبان سے واقفیت حاصل کریں۔ اس کے اسالیب کو پہچانیں اور اس کے محاوروں سے واقفیت حاصل کریں۔

اس پروگرام میں عربی سیکھنے کا طریقہ کار نہایت ہی سادہ ہے۔ روزانہ ایک سبق کا مطالعہ کیجیے۔ ہر سبق میں "اپنی صلاحیتوں کا امتحان لیجیے!" کے تحت مشقوں کو حل کیجیے۔ مشقوں کو حل کرنے کی کوشش کرنے سے پہلے جوابات ہرگز نہ دیکھیے۔ بعد میں جوابات کو چیک کیجیے۔ چند ہی ہفتوں میں آپ محسوس کریں گے کہ آپ عربی زبان سمجھنے پر قدرت رکھتے ہیں۔ آپ کی دلچسپی برقرار رکھنے اور معلومات ذہن نشین کروانے کی خاطر بعض معلومات کو الگ باکس کی صورت میں درج کیا گیا ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے:

تعمیر شخصیت: اس پروگرام کا مقصد محض عربی سکھانا ہی نہیں ہے بلکہ اپنی شخصیت کو قرآن و سنت کے سانچے میں ڈھالنا بھی ہے۔ اس لئے ہر سبق کے آغاز میں آپ کو یہ باکس ملے گا جس میں تعمیر شخصیت سے متعلق ٹپس دیے جائیں گے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عربی زبان اور عربوں سے متعلق دلچسپ معلومات آپ کو اس باکس میں ملیں گی۔

آج کا اصول: زبان کے قوانین اس باکس میں دیے جائیں گے تاکہ آپ انہیں آسانی سے یاد کر سکیں۔

چیلنج! آپ کی زبان دانی کی صلاحیتوں کو اجاگر کرنے کے لئے آپ کو چیلنج دیا جائے گا جس کی مدد سے آپ عربی زبان کی صلاحیت کو بہتر بنا سکتے ہیں۔

مطالعہ کیجیے! اس باکس میں اچھی کتب اور تحریروں کے لنک فراہم کئے جائیں گے۔

تعارف

اس پروگرام کو اس انداز میں منظم کیا گیا ہے کہ آپ تدریجاً عربی سیکھتے چلے جائیں گے:

- لیول 0: اس لیول کا مقصد آپ کو عربی رسم الخط سکھانا ہے۔ اگر آپ پہلے ہی عربی پڑھ سکتے ہیں تو آپ براہ راست لیول 1 سے آغاز کر سکتے ہیں مگر اس لیول کا طائرانہ جائزہ مفید رہے گا۔
- لیول 1: اس لیول کا مقصد یہ ہے کہ آپ روزمرہ مذہبی معمولات میں استعمال ہونے والی عربی سیکھ لیں۔
- لیول 2: اس لیول کا مقصد آپ کی زبان کی صلاحیت کو بڑھانا ہے۔ اس میں آپ بنیادی عربی گرامر سیکھتے ہیں اور اپنے ذخیرہ الفاظ میں اضافہ کرتے ہیں۔ اس لیول کے اختتام پر آپ ڈکشنری کی مدد سے 30-40% عربی سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔
- لیول 3: یہ لیول آپ کی زبان کی صلاحیتوں کو مزید بہتر بناتا ہے۔ اس آپ گرامر کے اعلی مباحث کا مطالعہ کرتے ہیں اور آپ کے ذخیرہ الفاظ میں مزید اضافہ ہوتا چلا جاتا ہے۔ اس لیول کے اختتام پر آپ ڈکشنری کی مدد سے 75-80% عربی سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔
- لیول 4: اس لیول پر پہنچ کر آپ عربی گرامر کا مطالعہ مکمل کر لیتے ہیں۔ آپ کا ذخیرہ الفاظ اس حد تک پہنچ جاتا ہے کہ اب آپ ڈکشنری کی مدد سے 100% عربی سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔
- لیول 5: یہ اس پروگرام کا آخری لیول ہے۔ اس لیول پر پہنچ کر آپ علم بلاغت (بشمول علم المعانی، علم البیان اور علم البدیع) کا مطالعہ کرتے ہیں اور زبان میں نازک احساسات کو سمجھنے کے قابل ہو جاتے ہیں۔ اب آپ ڈکشنری کا زیادہ استعمال کیے بغیر آرام سے پچھلے ڈیڑھ ہزار سال میں لکھی گئی عربی کتابوں کا مطالعہ کر سکتے ہیں۔

لیول 1 سے اس پروگرام اسباق کو دو سیریز میں تقسیم کیا گیا ہے۔ اے سیریز میں گرامر اور بلاغت کے قوانین سکھائے گئے ہیں۔ ان قوانین کے استعمال کے لئے قرآن مجید سے پریکٹس کروائی گئی ہے۔ بی سیریز میں زبان کے ذخیرہ الفاظ میں اضافے کی کوشش کی گئی ہے۔ اس مقصد کے لئے قرآن مجید، حدیث اور ادبیات اسلامیہ سے اقتباسات پیش کئے گئے ہیں۔ آپ نے اس کے ذخیرہ الفاظ اور اسالیب کو سیکھتے ہوئے ان اقتباسات کا ترجمہ کرنا ہے۔ آپ کو قوانین یا الفاظ کو رٹنے کی ضرورت نہیں ہے۔ مشقوں کو اس طریقے سے ڈیزائن کیا گیا ہے کہ یہ قوانین اور الفاظ خود بخود آپ کے ذہن میں راسخ ہوتے چلے جائیں گے۔

اس پروگرام کے ذریعے آپ عربی بول چال پر نہ تو قادر ہو سکیں گے اور نہ ہی عربی زبان کے ادیب بن سکیں گے مگر یہ پروگرام آپ کو یہ مقاصد حاصل کرنے میں مدد ضرور کرے گا۔ عربی بول چال پر قدرت کے لئے آپ کو عرب ماحول اور تحریر سیکھنے کے لئے ایک استاذ کی ضرورت رہے گی جو آپ کی تحریروں کی اصلاح کر سکے۔

اس پروگرام کا بنیادی مقصد آپ کو زبان سمجھنے کے قابل بنانا ہے۔ اگر آپ کے ذہن میں کسی بھی سبق سے متعلق کوئی سوال پیدا ہو تو آپ براہ راست مصنف کو ای میل کر کے اپنے سوال کا جواب حاصل کر سکتے ہیں۔ اپنے تاثرات بھی ای میل کیجیے۔ اہل علم سے گزارش ہے کہ وہ اس کتاب میں جہاں کوئی غلطی دیکھیں تو مصنف کو مطلع فرما کر شکریہ کا موقع دیں۔ مصنف کا ای میل ایڈریس ہے: mubashirnazir100@gmail.com

تعارف

اپنے کمپیوٹر کو عربی زبان کے سیٹ اپ کر لیجیے۔ طریقہ کار یہ ہے:

Enable the Arabic Language in your computer. Follow these steps:

For Windows Vista Users

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- Press "Keyboards and Languages" tab.
- Press "Change keyboards…" button
- Press "Add" button
- Select "Input Language: "Arabic"

The system may ask you to provide Windows CD during this process.

Warning: If you are using an unlicensed version of Windows, it may corrupt.

For Windows XP Users

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- Choose Language tab.
- Check the "Install files for Complex Script and right-to-left languages (Including Thai)".
- Press Apply to proceed
- Press Details button.
- Press Add button.
- Select the "Arabic (Saudi Arabia)" in Input Language drop down list.
- Select the default "Arabic (102)" keyboard.
- Press "OK" and then "Apply".

درج ذیل لنک سے مزید وسائل بھی ڈاؤن لوڈ کر لیجیے۔

www.mubashirnazir.org/Courses/Arabic/Level01/AR000-01-Contents-U.htm

- قرآن مجید اور اس کی ڈکشنریاں
- عربی اور اردو فانٹ
- صخر عربی انگریزی ڈکشنری: اسے اپنے کمپیوٹر پر انسٹال بھی کر لیجیے۔ انسٹال کرنے کے بعد یہ کام کر لیجیے۔

- Open "Regional and Language Options" from Control Panel
- In Regional Options change the standard format to Arabic (Saudi Arabia), and the location to be Saudi Arabia
- Press the 'Advanced' card (The third card up) and then change the language to Arabic (Saudi Arabia), then ok and restart your computer.
- Check that Sakhr Dictionary is working.
- Go back to the Regional Settings and change the settings to your normal settings.

اہم نوٹ

یہ اس کتاب کا بیٹا ورژن ہے۔ اس کتاب کی نظر ثانی کا کام ابھی جاری ہے۔ اس وجہ سے اس کتاب میں زبان، اعراب اور گرامر کی غلطیاں پائی جا سکتی ہیں۔

سبق 1A: مادہ اور وزن

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے ۴ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ ف کلمہ کو سرخ، ع کلمہ کو نیلا اور ل کلمہ کو سبز رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔ ان کے علاوہ زائد حروف کو سیاہ رنگ میں دکھایا گیا ہے۔

مادہ	معنی	اخذ کیے ہوئے الفاظ			
ف ع ل	کرنا	فَعَلَ اس نے کیا	يَفْعَلُ وہ کرتا ہے	فَاعِلٌ کرنے والا	مَفْعُولٌ کیا جانے والا کام
ف ت ح	کھولنا	فَتَحَ اس نے کھولا	يَفْتَحُ وہ کھولتا ہے	فَاتِحٌ کھولنے والا	مَفْتُوحٌ جس چیز کو کھولا گیا ہو
ق ر ء	پڑھنا	قَرَءَ اس نے پڑھا	يَقْرَءُ وہ پڑھتا ہے	قَارِئٌ پڑھنے والا	مَقْرُوءٌ پڑھا جانے والا
ر ف ع	اٹھانا، بلند کرنا	رَفَعَ اس نے اٹھایا	يَرْفَعُ وہ اٹھاتا ہے	رَافِعٌ اٹھانے والا	مَرْفُوعٌ اٹھایا جانے والا
ذ ہ ب	جانا	ذَهَبَ وہ گیا	يَذْهَبُ وہ جاتا ہے	ذَاهِبٌ جانے والا	موجود نہیں
ب ع ث	بھیجنا	بَعَثَ اس نے بھیجا	يَبْعَثُ وہ بھیجتا ہے	بَاعِثٌ بھیجنے والا	مَبْعُوثٌ بھیجا جانے والا
ن ف ع	نفع کمانا	نَفَعَ اس نے نفع کمایا	يَنْفَعُ وہ نفع کماتا ہے	نَافِعٌ نفع کمانے والا	مَنْفُوعٌ بطور نفع کمایا جانے والا
ذ ب ح	ذبح کرنا	ذَبَحَ اس نے ذبح کیا	يَذْبَحُ وہ ذبح کرتا ہے	ذَابِحٌ ذبح کرنے والا	مَذْبُوحٌ ذبح کیا جانے والا
ر ك ع	رکوع کرنا	رَكَعَ اس نے رکوع کیا	يَرْكَعُ وہ رکوع کرتا ہے	رَاكِعٌ رکوع کرنے والا	موجود نہیں
ج ع ل	بنانا	جَعَلَ اس نے بنایا	يَجْعَلُ وہ بناتا ہے	جَاعِلٌ بنانے والا	موجود نہیں

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ بریکٹ کے اندر موجود متن آیات کا باہمی ربط واضح کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ اصل عربی الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے۔

85 – سورة البُرُوج	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

وَالسَّمَاء ذَاتِ الْبُرُوجِ..... وَالْيَوْمِ الْمَوْعُودِ..... وَشَاهِدٍ وَمَشْهُودٍ.....
قُتِلَ أَصْحَابُ الْأُخْدُودِ..... النَّارِ ذَاتِ الْوَقُودِ..... إِذْ هُمْ عَلَيْهَا قُعُودٌ..... وَهُمْ عَلَى مَا يَفْعَلُونَ بِالْمُؤْمِنِينَ شُهُودٌ.....
وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ إِلاَّ أَنْ يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ..... الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَوَاتِ وَالْأَرْضِ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ.....
إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا فَلَهُمْ عَذَابُ جَهَنَّمَ وَلَهُمْ عَذَابُ الْحَرِيقِ..... إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ جَنَّاتٌ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ذَلِكَ الْفَوْزُ الْكَبِيرُ.....

إِنَّ بَطْشَ رَبِّكَ لَشَدِيدٌ..... إِنَّهُ هُوَ يُبْدِئُ وَيُعِيدُ..... وَهُوَ الْغَفُورُ الْوَدُودُ..... ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيدُ..... فَعَّالٌ لِمَا يُرِيدُ.....

یہ برجوں والا آسمان (جس کے محافظ تمہاری نگرانی سے کبھی غافل نہیں ہوتے)؛ اور وہ دن جس کا وعدہ تم سے کیا جا رہا ہے، (اور جو آپ ہی اپنی گواہی ہے)؛ اور (اس عالم میں) ہر دیکھنے والا، (اگر وہ عبرت کی نگاہ سے دیکھے)؛ اور جو کچھ وہ دیکھ رہا ہے؛ یہ سب اس بات پر گواہی دیتے ہیں (کہ قیامت ہو کر رہے گی۔ اس لئے) مارے گئے ایندھن بھری آگ کی گھاٹی والے، جب وہ (دوزخ میں) اس پر بیٹھ گئے، اس طرح کہ جو کچھ (اس دنیا میں) وہ ان اہل ایمان کے ساتھ کرتے رہے، (اس کا نتیجہ اب اپنی آنکھوں سے) دیکھ رہے ہیں۔
اور (حقیقت یہ ہے کہ) یہ محض اس لئے ان کے دشمن ہوئے کہ انہوں نے اللہ کو مان لیا، وہ زبردست، قابل تعریف، وہی جو آسمان اور زمین کی سلطنت کا مالک ہے، اور (یہ بھی جان لیں اور اہل ایمان بھی کہ) اللہ ہر چیز کو دیکھ رہا ہے۔
یہ لوگ جنہوں نے ان مومن مردوں اور خواتین کو ستایا اور پھر نہیں پلٹے، ان کے لئے دوزخ کی سزا ہے اور ان کے لئے جلنے کا عذاب ہے۔ (اس کے بالمقابل) یہ لوگ جو اپنے ایمان پر قائم رہے، اور جنہوں نے نیک عمل کیے، ان کے لئے جنت کے باغ ہیں، جن میں نہریں بہتی ہوں گی۔ یہی درحقیقت بڑی کامیابی ہے۔
تمہارے پروردگار کی پکڑ بڑی سخت ہے، (اے پیغمبر! اس لئے یہ کسی غلط فہمی میں نہ رہیں)۔ وہی ابتدا کرتا ہے اور (جب حقیقت یہ ہے تو) لاریب وہی لوٹائے گا۔ اور وہ بخشنے والا ہے، (یہ اگر پلٹیں تو) وہ بڑی محبت کرنے والا، عرش کا مالک، بزرگ و برتر اور جو چاہے کر ڈالنے والا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَ	مجھے قسم ہے، میں بطور ثبوت پیش کرتا ہوں	قُعُودٌ	بیٹھے ہوئے	بَطْشَ	پکڑ
ذَاتِ	والا، صاحب	شُهُودٌ	دیکھتے ہوئے	يُبْدِئُ	وہ آغاز کرتا ہے
الْبُرُوجِ	برجیاں	نَقَمُوا	وہ دشمن بنے	يُعِيدُ	وہ واپس لوٹاتا ہے
الْمَوْعُودِ	جس کا وعدہ کیا گیا ہو	فَتَنُوا	انہوں نے مذہبی جبر کیا	الْوَدُودُ	محبت کرنے والا
مَشْهُودٍ	دیکھا ہوا	لَمْ يَتُوبُوا	انہوں نے توبہ نہ کی	الْمَجِيدُ	بزرگ، عظمت والا
الْأُخْدُودِ	کھائی	الْحَرِيقِ	بھڑکتی ہوئی	فَعَّالٌ	کرنے والا
الْوَقُودِ	ایندھن	الْفَوْزُ	کامیابی	لِمَا يُرِيدُ	جس کا وہ ارادہ کرے

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ..... فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ..... بَلْ الَّذِينَ كَفَرُوا فِي تَكْذِيبٍ..... وَاللَّهُ مِنْ وَرَائِهِمْ مُحِيطٌ..... بَلْ هُوَ قُرْآنٌ مَجِيدٌ..... فِي لَوْحٍ مَحْفُوظٍ.

کیا تمہیں ان لشکروں کی خبر پہنچی ہے (جو اسی طرح سرکش ہوئے)؟ فرعون اور ثمود کے لشکروں کی؟ (پھر کیا یہ کوئی جھٹلانے کی چیز ہے؟ نہیں، ہرگز نہیں) بلکہ ان کافروں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ یہ جھٹلاتے ہی رہیں گے۔ اور حقیقت یہ ہے کہ اللہ انہیں آگے اور پیچھے سے گھیرے ہوئے ہے۔ (یہ کوئی جھٹلانے کی چیز نہیں)، بلکہ یہ بلند پایہ قرآن ہے، (ہر شیطان کی دراندازی سے بالاتر)، یہ لوح محفوظ میں ہے۔

86- سورة الطارق

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالسَّمَاءِ وَالطَّارِقِ..... وَمَا أَدْرَاكَ مَا الطَّارِقُ..... النَّجْمُ الثَّاقِبُ..... إِنْ كُلُّ نَفْسٍ لَمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ..... فَلْيَنظُرْ الإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ..... خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ..... يَخْرُجُ مِنْ بَيْنِ الصُّلْبِ وَالتَّرَائِبِ..... إِنَّهُ عَلَى رَجْعِهِ لَقَادِرٌ..... يَوْمَ تُبْلَى السَّرَائِرُ..... فَمَا لَهُ مِنْ قُوَّةٍ وَلَا نَاصِرٍ.....

وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الرَّجْعِ..... وَالأَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ..... إِنَّهُ لَقَوْلٌ فَصْلٌ..... وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ..... إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْداً..... وَأَكِيدُ كَيْداً..... فَمَهِّلْ الْكَافِرِينَ أَمْهِلْهُمْ رُوَيْداً.

یہ آسمان (جو ہر طرف سے تمہیں گھیرے ہوئے ہے)، اور رات میں آنے والے بھی (جن کی نگاہیں ہر وقت تم پر لگی ہوئی ہیں)، اور تم کیا سمجھے کہ کیا ہیں، رات میں آنے والے؟ چمکتے تارے، یہ گواہی دیتے ہیں کہ ہر جان پر ایک نگران مقرر ہے۔ (اس پر بھی یہ کہتے ہیں کہ ان کا پروردگار انہیں لوٹا نہ سکے گا)، تو یہ انسان ذرا دیکھے کہ یہ کس چیز سے پیدا کیا گیا ہے۔ اچھلتے پانی سے، جو پیٹھ اور سینے کی ہڈیوں کے درمیان سے نکلتا ہے۔ (یہ دیکھے کہ اس کا پروردگار اس طرح پیدا کر سکتا ہے، تو) لاریب، وہ اسے لوٹا بھی سکتا ہے۔ اس دن جب دلوں کے بھید پرکھے جائیں گے۔ پھر اس کے پاس نہ کوئی زور ہو گا، اور نہ کوئی مدد کرنے والا۔

اور یہ آسمان جو برستا ہے، اور (اس کے نتیجے میں) یہ زمین جو پھٹ جاتی ہے (اور اس طرح سبزہ اگاتی ہے)، یہ بھی گواہی دیتی ہے کہ (قیامت کے بارے میں ہماری) یہ بات ایک دوٹوک بات ہے، یہ کوئی مذاق نہیں ہے۔ (اس کے بارے میں، اے پیغمبر) یہ ایک چال چل رہے ہیں (کہ اپنی باتوں سے لوگوں کو احمق بنائے رکھیں) اور میں بھی ایک خفیہ تدبیر کر رہا ہوں (کہ انہیں اس وقت پکڑوں جب ان کے پاس کوئی عذر باقی نہ رہے)۔ اس لئے ان کافروں کو چھوڑ دو، (اے پیغمبر)، انہیں بس ذرا دیر کے لئے مہلت دے دو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْجُنُودِ	لشکر، جند کی جمع	النَّجْمُ	ستارہ	السَّرَائِرُ	راز، سِر کی جمع
ثَمُودَ	شمالی عرب کی ایک قوم	الثَّاقِبُ	چمکتا ہوا	الصَّدْعِ	چیرنا، پھاڑنا
تَكْذِيبٍ	جھٹلانا	حَافِظٌ	محافظ، حفاظت کرنے والا	فَصْلٌ	فیصلہ
وَرَائِهِمْ	ان کے پیچھے	لْيَنظُرْ	اسے دیکھنا چاہیے	الْهَزْلِ	مذاق
مُحِيطٌ	احاطہ کرنے والا	خُلِقَ	اسے تخلیق کیا گیا	يَكِيدُونَ	وہ خفیہ منصوبہ بناتے ہیں
لَوْحٍ	تختی	دَافِقٍ	اچھلتا کر باہر نکلتا ہوا	كَيْداً	خفیہ منصوبہ
مَحْفُوظٍ	محفوظ	الصُّلْبِ	کمر کی ہڈی	مَهِّلْ	مہلت دو!
الطَّارِقِ	رات کو آنے والا	التَّرَائِبِ	سینے کی ہڈی	أَمْهِلْهُمْ	میں انہیں مہلت دوں گا
أَدْرَاكَ	تمہیں کیا معلوم	تُبْلَى	اس کا امتحان لیا جاتا ہے	رُوَيْداً	کچھ عرصہ

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

87- سورة الأعلى	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

سَبِّحْ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى..... الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى..... وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى..... وَالَّذِي أَخْرَجَ الْمَرْعَى..... فَجَعَلَهُ غُثَاءً أَحْوَى.....
سَنُقْرِئُكَ فَلا تَنسَى..... إِلاَّ مَا شَاءَ اللَّهُ..... إِنَّهُ يَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا يَخْفَى..... وَنُيَسِّرُكَ لِلْيُسْرَى.....
فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتْ الذِّكْرَى..... سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَى..... وَيَتَجَنَّبُهَا الأَشْقَى..... الَّذِي يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرَى..... ثُمَّ لا يَمُوتُ فِيهَا وَلا يَحْيَا.....
قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّى..... وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّى..... بَلْ تُؤْثِرُونَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا..... وَالآخِرَةُ خَيْرٌ وَأَبْقَى..... إِنَّ هَذَا لَفِي الصُّحُفِ الأُولَى..... صُحُفِ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسَى.

اپنے پروردگار کے نام کی تسبیح کرو، (اے پیغمبر)، جو سب سے برتر ہے، جس نے بنایا، پھر نوک پلک سنوارے، اور جس نے (ہر چیز کے لئے) منصوبہ بنایا، پھر (اسکے مطابق چلنے کی) راہ دکھائی، اور جس نے سبزہ نکالا، پھر اسے گھنا سرسبز وشاداب بنادیا۔
(اسی طرح یہ وحی بھی ایک دن اپنے اتمام کو پہنچے گی، پھر) عنقریب (اسے) ہم (پورا) تمہیں پڑھادیں گے، تو تم نہیں بھولوگے، سوائے اس کے جو اللہ چاہے گا۔ وہ بے شک، جانتا ہے اس کو جو اس وقت (تمہارے) سامنے ہے اور اسے بھی جو (تم سے) چھپا ہوا ہے۔ اور (اسی طرح) درجہ بدرجہ ہم (ان مشکلوں سے بھی) تمہیں آسانی کی طرف لے چلیں گے۔
اس لئے یاد دہانی کرتے رہو، اگر یاد دہانی نفع دے۔ اب کچھ زیادہ دیر نہ ہو گی کہ وہ جو (خدا سے) ڈرتا ہے وہ یہ نصیحت پالے گا اور اس سے گریز کرے گا، وہ بڑا بدبخت جو بڑی آگ میں جاپڑے گا، پھر اس میں نہ مرے گا اور نہ جیے گا۔
(اس وقت) البتہ کامیاب ہوا وہ جس نے پاکیزگی اختیار کی اور (اس کے لئے) اپنے پروردگار کا نام یاد کیا، پھر نماز پڑھی۔ (نہیں، تم اس کے خلاف کوئی حجت نہیں پاتے، اے لوگو) بلکہ دنیا کی زندگی کو ترجیح دیتے ہو، حالانکہ آخرت (اس کے مقابلے میں) بہتر بھی ہے اور پائیدار بھی۔ (پھر یہ کوئی نئی بات بھی نہیں ہے۔) یہی بات ان صحیفوں میں بھی تھی جو اس سے پہلے آئے، ابراہیم اور موسی کے صحیفوں میں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَبِّحْ	اس نے تسبیح کی	يَخْفَى	وہ مخفی رکھتا ہے	يَصْلَى	اسے جلایا جائے گا
سَوَّى	اس نے کامل بنایا	نُيَسِّرُ	ہم آسان کریں گے	الْكُبْرَى	بڑی
قَدَّرَ	اس نے منصوبہ بنایا	الْيُسْرَى	آسانی	لا يَمُوتُ	وہ نہ مرے گا
الْمَرْعَى	سبزہ	ذَكِّرْ	تذکرہ کرو	لا يَحْيَا	وہ زندہ نہ رہے گا
غُثَاءً	بھوسہ	نَفَعَتْ	اس نے نفع دیا	أَفْلَحَ	اس نے فلاح پائی
أَحْوَى	گہرے رنگ کا	الذِّكْرَى	یاد کرنا	تَزَكَّى	اس نے تزکیہ کیا
سَنُقْرِئُكَ	جلد ہم تمہیں پڑھائیں گے	سَيَذَّكَّرُ	جلد وہ سبق حاصل کرے گا	تُؤْثِرُونَ	تم ترجیح دیتے ہو
تَنسَى	تم بھول جاؤ گے	يَتَجَنَّبُهَا	وہ اس سے منہ موڑے گا	أَبْقَى	باقی رہنے والا
الْجَهْرَ	اونچی آواز میں	الأَشْقَى	شقی القلب	الصُّحُفِ الأُولَى	پہلے صحیفے

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

88- سورة الغاشية	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْغَاشِيَةِ..... وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ..... عَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ..... تَصْلَى نَاراً حَامِيَةً..... تُسْقَى مِنْ عَيْنٍ آنِيَةٍ..... لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ إِلاَّ مِنْ ضَرِيعٍ..... لا يُسْمِنُ وَلا يُغْنِي مِنْ جُوعٍ..... وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ نَاعِمَةٌ..... لِسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ..... فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ..... لا تَسْمَعُ فِيهَا لاغِيَةً..... فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ..... فِيهَا سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ..... وَأَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ..... وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ..... وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ.....

أَفَلا يَنْظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ..... وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ..... وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ..... وَإِلَى الأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ.....

فَذَكِّرْ إِنَّمَا أَنْتَ مُذَكِّرٌ..... لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُسَيْطِرٍ..... إِلاَّ مَنْ تَوَلَّى وَكَفَرَ..... فَيُعَذِّبُهُ اللَّهُ الْعَذَابَ الأَكْبَرَ..... إِنَّ إِلَيْنَا إِيَابَهُمْ..... ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ.

کیا تمہیں (اے پیغمبر!) اس آفت کی خبر پہنچی ہے، جو (دنیا پر) چھا جائے گی؟ کتنے چہرے اس اترے ہوئے ہوں گے، نڈھال، تھکے ہارے۔ وہ دہکتی آگ میں پڑیں گے۔ انہیں ایک کھولتے ہوئے چشمے کا پانی پلایا جائے گا۔ ان کے لئے جھاڑ کانٹوں کے سوا کوئی کھانا نہ ہوگا، جو نہ توانا کرے گا اور نہ بھوک مٹائے گا۔ (اس کے برعکس) کتنے چہرے اس دن پر رونق ہوں گے، اپنی سعی پر راضی، ایک اونچے باغ میں۔ وہاں کوئی بیہودہ بات نہ سنیں گے۔ اس میں چشمہ رواں ہوگا۔ اس میں اونچی مسندیں بچھی ہوں گی اور ساغر قرینے سے رکھے ہوئے اور تکیے ترتیب سے لگے ہوئے اور قالین ہر طرف بچھے ہوئے ہوں گے۔

(یہ نہیں مانتے)، تو کیا یہ اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بنائے گئے؟ اور آسمان کو نہیں دیکھتے کہ کیسے اٹھایا گیا؟ اور پہاڑوں کو نہیں دیکھتے کہ کیسے جمائے گئے؟ اور زمین کو نہیں دیکھتے کہ کیسے بچھائی گئی؟ (اس کے باوجود نہیں مانتے) تو تم یاد دہانی کر دو (اے پیغمبر!) تم بس یاد دہانی کرنے والے ہی ہو۔ تم ان پر کوئی داروغہ نہیں ہو۔ (اسے ماننے والے، یقیناً اسے مانیں گے۔) رہے وہ جو منہ موڑیں گے اور انکار کریں گے، تو اللہ انہیں وہ بڑا عذاب دے گا۔ انہیں بے شک، ہمارے پاس ہی پلٹنا ہے، پھر ان کا حساب، لاریب، ہماری ہی ذمہ داری ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْغَاشِيَةِ	چھا جانے والی	جُوعٍ	بھوک	زَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ	بچھے ہوئے قالین
خَاشِعَةٌ	ڈرنے والی	نَاعِمَةٌ	پر رونق	الإِبِلِ	اونٹ
عَامِلَةٌ	اترے ہوئے	سَعْيِهَا	اپنی کوشش	رُفِعَتْ	اسے بلند کیا گیا
نَاصِبَةٌ	نڈھال، تھکے ہوئے	رَاضِيَةٌ	راضی، خوش	الْجِبَالِ	پہاڑ
حَامِيَةً	دہکتی ہوئی	عَالِيَةٍ	بلند	نُصِبَتْ	اسے نصب کیا گیا
تُسْقَى	اسے پلایا جائے گا	لاغِيَةً	لغو و بیہودہ و فضول باتیں	سُطِحَتْ	اسے پھیلایا گیا
عَيْنٍ آنِيَةٍ	کھولتا ہوا چشمہ	جَارِيَةٌ	جاری	مُذَكِّرٌ	یاد دہانی کرنے والا
ضَرِيعٍ	کانٹے دار پودا	سُرُرٌ مَرْفُوعَةٌ	بلند پلنگ، بلند مسندیں	مُسَيْطِرٍ	داروغہ، نگران
لا يُسْمِنُ	وہ توانا نہ کرے گا	أَكْوَابٌ مَوْضُوعَةٌ	قرینے سے رکھے برتن	تَوَلَّى	اس نے منہ موڑا
لا يُغْنِي	وہ بھوک نہ مٹائے گا	نَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ	ترتیب سے لگے تکیے	إِيَابَهُمْ	ان کے پلٹنے کی جگہ

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

89– سورة الفجر	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْفَجْرِ..... وَلَيَالٍ عَشْرٍ..... وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ..... وَاللَّيْلِ إِذَا يَسْرِ..... هَلْ فِي ذَلِكَ قَسَمٌ لِذِي حِجْرٍ..... أَ لَمْ تَرَى كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ..... إِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ..... الَّتِي لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ..... وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِي..... وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ..... الَّذِينَ طَغَوْا فِي الْبِلَادِ..... فَأَكْثَرُوا فِيهَا الْفَسَادَ..... فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ.....

إِنَّ رَبَّكَ لَبِالْمِرْصَادِ..... فَأَمَّا الْإِنسَانُ إِذَا مَا ابْتَلَاهُ رَبُّهُ فَأَكْرَمَهُ وَنَعَّمَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَكْرَمَنِ..... وَأَمَّا إِذَا مَا ابْتَلَاهُ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهُ فَيَقُولُ رَبِّي أَهَانَنِ..... كَلَّا بَل لَا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ..... وَلَا تَحَاضُّونَ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ..... وَتَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَمًّا..... وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا.....

كَلَّا إِذَا دُكَّتِ الْأَرْضُ دَكًّا دَكًّا..... وَجَاءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا..... وَجِيءَ يَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ يَوْمَئِذٍ يَتَذَكَّرُ الْإِنسَانُ وَأَنَّى لَهُ الذِّكْرَى..... يَقُولُ يَا لَيْتَنِي قَدَّمْتُ لِحَيَاتِي.....

فجر گواہی دیتی ہے؛ اور (چاند کی ہر) دس راتیں؛ اور جفت اور طاق (مہینہ جس میں وہ اپنا سفر پورا کرلیتا ہے)؛ اور رات بھی جب وہ رخصت ہوتی ہے (کہ صبح قیامت ہونی ہے، اور تمہاری یہ دنیا بھی اسی طرح اپنی انتہا کو پہنچ رہی ہے)۔ اس میں کسی عقل مند کے لئے کیا کوئی بڑی گواہی ہے؟ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ تمہارے پروردگار نے عاد کے ساتھ کیا کیا؟ وہی ستونوں والے ارم، جن کا دنیا میں کوئی ثانی نہ تھا، اور ثمود کے ساتھ جنہوں نے نے وادی میں پتھر تراشے، اور میخوں والے فرعون کے ساتھ۔ یہ سب جنہوں نے دنیا میں سر اٹھایا اور اس میں بڑا اودھم مچایا تو تمہارے پروردگار نے ان پر عذاب کا تازیانہ برسا دیا۔

(ان سرکشوں کے لئے)، حقیقت یہ ہے کہ تمہارا پروردگار گھات لگائے ہوئے ہے۔ لیکن یہ انسان، اس کا رب جب اسے آزماتا ہے، اور عزت بخشتا ہے اور نعمتیں عطا کرتا ہے، تو کہتا ہے کہ میرے رب نے میری شان بڑھائی ہے، اور جب اسے آزماتا ہے، اور اس کی روزی تنگ کر دیتا ہے، تو کہتا ہے کہ میرے رب نے مجھے ذلیل کرڈالا ہے۔ (نہیں، یہ اس لئے نہیں ہوتا)، ہرگز نہیں، بلکہ (تمہیں آزمانے ہی کے لئے ہوتا ہے، اور تم اس آزمائش سے بے پرواہ، اس طرح زندگی بسر کرتے ہو کہ) یتیم کی قدر نہیں کرتے، اور مسکینوں کو کھانا کھلاتے کے لئے ایک دوسرے کو ترغیب نہیں دیتے اور وراثت کو سمیٹ کر ہڑپ کر جاتے ہو اور مال کی محبت میں متوالے ہوئے رہتے ہو۔

(انسان یہ سمجھتا ہے کہ اس پر بھی وہ یونہی چھوڑ دیا جائے گا۔) ہرگز نہیں، اسے یاد رکھنا چاہیے کہ جب زمین کوٹ کوٹ کر برابر کر دی جائے گی، اور تمہارا پروردگار جلوہ فرما ہو گا، اس طرح کہ فرشتے صف در صف کھڑے ہوں گے، اور اس دن دوزخ لائی جائے گی۔ اس دن انسان سمجھے گا۔ پر اس سمجھنے سے کیا حاصل؟ وہ کہے گا: اے کاش، میں نے اپنی اس زندگی کے لئے کچھ کیا ہوتا!

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَيَالٍ	راتیں	ذِي الْأَوْتَادِ	میخوں والا	أَهَانَنِ	اس نے مجھے بے عزت کیا
الشَّفْعِ وَالْوَتْرِ	جفت اور طاق	طَغَوْا	انہوں نے سرکشی کی	لَا تُكْرِمُونَ	تم احترام نہیں کرتے
يَسْرِ	وہ رخصت ہوتی ہے	الْفَسَادَ	فساد	تَحَاضُّونَ	تم ترغیب نہیں دیتے
قَسَمٌ	قسم، دلیل	صَبَّ	اس نے ڈھیلا چھوڑ دیا	التُّرَاثَ	ورثہ
ذِي حِجْرٍ	صاحب عقل	سَوْطَ	کوڑا	أَكْلًا لَمًّا	سمیٹ سمیٹ کر کھانا
لَمْ تَرَى	تم نے نہیں دیکھا؟	الْمِرْصَادِ	گھات لگانے کی جگہ	جَمًّا	بہت ہی زیادہ
عَادٍ إِرَمَ	عاد ارم	ابْتَلَاهُ	اس نے اسے آزمایا	دُكَّتْ	اسے برابر کیا جائے گا
الْعِمَادِ	ستون	نَعَّمَهُ	اس نے اسے نعمتیں دیں	دَكًّا دَكًّا	کوٹ کوٹ کر برابر کرنا
جَابُوا	انہوں نے تراشا	أَكْرَمَنِ	اس نے مجھے عزت دی	صَفًّا صَفًّا	صفوں میں کھڑے ہونا
الصَّخْرَ	چٹانیں	قَدَرَ عَلَيْهِ	اس نے اس پر تنگی کی	يَا لَيْتَنِي	اے کاش!
				قَدَّمْتُ	میں نے آگے بھیجا

فَيَوْمَئِذٍ لا يُعَذِّبُ عَذَابَهُ أَحَدٌ..... وَلا يُوثِقُ وَثَاقَهُ أَحَدٌ..... يَا أَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ..... ارْجِعِي إِلَى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَرْضِيَّةً.... فَادْخُلِي فِي عِبَادِي.... وَادْخُلِي جَنَّتِي.

پھر اس دن جو عذاب وہ (پروردگار) دے گا، ویسا عذاب کوئی نہیں دے سکتا۔ اور جس طرح وہ باندھے گا، اس طرح کوئی باندھ نہیں سکتا۔ (دوسری طرف، وہ فرمائے گا)، اے وہ، جس کا دل (اچھی اور بری، ہر حالت میں اپنے رب سے) مطمئن رہا، اپنے رب کی طرف لوٹ، اس کہ تو اس سے راضی ہے، اور وہ تجھ سے راضی۔ میرے بندوں میں شامل ہو اور میری جنت میں داخل ہو۔

90- سورة البلد

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

لا أُقْسِمُ بِهَذَا الْبَلَدِ..... وَأَنْتَ حِلٌّ بِهَذَا الْبَلَدِ..... وَوَالِدٍ وَمَا وَلَدَ..... لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي كَبَدٍ..... أَيَحْسَبُ أَنْ لَنْ يَقْدِرَ عَلَيْهِ أَحَدٌ..... يَقُولُ أَهْلَكْتُ مَالاً لُبَداً..... أَيَحْسَبُ أَنْ لَمْ يَرَهُ أَحَدٌ.....

أَ لَمْ نَجْعَلْ لَهُ عَيْنَيْنِ..... وَلِسَاناً وَشَفَتَيْنِ..... وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ..... فَلا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ..... وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْعَقَبَةُ..... فَكُّ رَقَبَةٍ..... أَوْ إِطْعَامٌ فِي يَوْمٍ ذِي مَسْغَبَةٍ..... يَتِيماً ذَا مَقْرَبَةٍ..... أَوْ مِسْكِيناً ذَا مَتْرَبَةٍ.....

ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِينَ آمَنُوا وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَتَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ..... أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْمَيْمَنَةِ..... وَالَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا هُمْ أَصْحَابُ الْمَشْأَمَةِ..... عَلَيْهِمْ نَارٌ مُؤْصَدَةٌ.

نہیں، (یہ ہمیشہ اس طرح نہ تھے)۔ میں (تمہارے) اس شہر ہی کو گواہی میں پیش کرتا ہوں۔ (اے پیغمبر!) اور تم اسی شہر میں رہتے ہو۔ اور باپ (ابراہیم) اور اس کی اولاد کو بھی (میں گواہی میں پیش کرتا ہوں جن سے یہ شہر آباد ہوا) کہ ہم نے انسان کو (اس وادی میں) پیدا کیا تو (اس وقت) وہ بڑی مشقت میں تھا۔ (اب وہ نعمتوں میں ہے تو) کیا وہ سمجھتا ہے کہ اس پر کسی کا زور نہیں؟ (اس سے کہا جاتا ہے کہ خرچ کرو تو) کہتا ہے کہ میں نے ڈھیروں مال لٹا دیا۔ کیا وہ سمجھتا ہے کہ اسے کسی نے دیکھا نہیں؟
ہم نے کیا اس کو دو آنکھیں نہیں دیں (کہ محروموں کو دیکھتا) اور زبان اور دو ہونٹ نہیں دیے (کہ بھلائی کی ترغیب دیتا)، اور دونوں راستے نہیں سمجھائے (کہ اچھے اور برے کو سمجھتا)؟ پر (اس نے نفع نہیں اٹھایا اور) وہ گھاٹی پر نہیں چڑھا۔ اور تم کیا سمجھے کہ وہ گھاٹی کیا ہے؟ (یہ کہ) گردن چھڑائی جائے اور بھوک کے دن کسی قرابت مند یتیم یا کسی خاک آلود مسکین کو کھانا کھلایا جائے۔
پھر آدمی ان میں سے ہو، جو ایمان لائے اور جنہوں نے ایک دوسرے کو (اس پر) ثابت قدمی کی نصیحت کی اور (دوسروں سے) ہمدردی کی نصیحت کی۔ یہی دائیں ہاتھ والے ہیں (جو کہ جنت میں ہوں گے)۔ اور وہ جو ہماری آیتوں کے منکر ہوئے، وہی بائیں ہاتھ والے ہیں۔ ان پر آگ بند کر دی جائے گی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُوثِقُ	وہ باندھے گا	يَحْسَبُ	وہ خیال کرتا ہے	فَكُّ رَقَبَةٍ	غلام آزاد کرنا
وَثَاقَهُ	اس کا باندھنا	أَهْلَكْتُ	میں نے ہلاک کیا	إِطْعَامٌ	کھانا کھلانا
الْمُطْمَئِنَّةُ	مطمئن	لُبَداً	بہت زیادہ	ذِي مَسْغَبَةٍ	بھوک والا، قحط والا
ارْجِعِي	واپس لوٹو	لَمْ يَرَهُ	اس نے نہیں دیکھا	ذَا مَقْرَبَةٍ	رشتے دار
رَاضِيَةً	خوش، راضی	عَيْنَيْنِ	دو آنکھیں	ذَا مَتْرَبَةٍ	خاک آلود
مَرْضِيَّةً	جس سے راضی ہو	شَفَتَيْنِ	دو ہونٹ	الْمَرْحَمَةَ	رحم، ہمدردی
لا أُقْسِمُ	مجھے قسم ہے	النَّجْدَيْنِ	دو بلند راستے	الْمَيْمَنَةَ	دائیں ہاتھ
حِلٌّ	رہنے والا، حلال	اقْتَحَمَ	وہ نہیں چڑھا	الْمَشْأَمَةَ	بائیں ہاتھ
كَبَدٍ	مشقت	الْعَقَبَةَ	گھاٹی	مُؤْصَدَةٌ	ہر جانب سے بند

91- سورة الشمس

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا..... وَالْقَمَرِ إِذَا تَلاهَا..... وَالنَّهَارِ إِذَا جَلَّاهَا..... وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَاهَا..... وَالسَّمَاءِ وَمَا بَنَاهَا..... وَالأَرْضِ وَمَا طَحَاهَا..... وَنَفْسٍ وَمَا سَوَّاهَا..... فَأَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوَاهَا..... قَدْ أَفْلَحَ مَنْ زَكَّاهَا..... وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسَّاهَا.....

كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوَاهَا..... إِذِ انْبَعَثَ أَشْقَاهَا..... فَقَالَ لَهُمْ رَسُولُ اللَّهِ نَاقَةَ اللَّهِ وَسُقْيَاهَا..... فَكَذَّبُوهُ فَعَقَرُوهَا فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْبِهِمْ فَسَوَّاهَا..... وَلا يَخَافُ عُقْبَاهَا.

سورج گواہی دیتا ہے اور اس کا بلند ہونا؛ اور چاند جب اس کے پیچھے آئے؛ اور دن جب اس کو روشن کرے؛ اور رات جب اس کو ڈھانپ لے؛ اور آسمان جیسا اسے بنایا؛ اور زمین جیسا اسے بچھایا (یہ سب گواہی دیتے ہیں کہ دنیا ہے تو قیامت بھی ہے)۔ اور نفس گواہی دیتا ہے اور جیسا اسے سنوارا۔ پھر اس کی نیکی اور بدی اسے سجھادی کہ مراد کو پہنچ گیا وہ جس نے اس کو پاک کیا اور نامراد ہوا وہ جس نے اسے آلودہ کیا۔

ثمود نے اپنی سرکشی کے باعث (اسے) جھٹلا دیا۔ جب ان کا سب سے بڑا بدبخت اٹھا تو اللہ کے رسول نے انہیں متنبہ کیا کہ اللہ کی اس اونٹنی اور اس کی پانی کی باری سے خبردار رہو۔ لیکن انہوں نے اسے جھٹلایا اور اس (اونٹنی) کی ٹانگیں کاٹ دیں۔ تو ان کے اس گناہ کی پاداش میں ان کے پروردگار نے ان پر ایسی آفت توڑی کہ سب کو برابر کر دیا۔ اور اسے کوئی اندیشہ نہ تھا کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔

92- سورة الليل

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى..... وَالنَّهَارِ إِذَا تَجَلَّى..... وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالأُنْثَى..... إِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتَّى..... فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى..... وَصَدَّقَ بِالْحُسْنَى..... فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْيُسْرَى.....

رات گواہی دیتی ہے، جب وہ چھا جائے؛ اور دن بھی، جب وہ روشن ہو؛ اور نر و مادہ کی تخلیق بھی (یہ سب گواہی دیتے ہیں کہ دنیا ہے تو قیامت بھی ہے اور) جو کچھ تم (اس میں) کرتے ہو، اس کے نتائج وہاں، لازماً الگ الگ ہوں گے۔ پھر جس نے راہ خدا میں دیا اور پرہیز گاری اختیار کی، اور اچھے انجام کو سچ مانا، اسے ہم آسانی کی طرف لے جائیں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ضُحَاهَا	اس کا بلند ہو کر روشن ہونا	زَكَّاهَا	اس نے اسے پاکیزہ بنایا	دَمْدَمَ	اس نے آفت توڑی
تَلاهَا	وہ اسے کے پیچھے آیا	خَابَ	وہ ناکام ہوا	عُقْبَاهَا	اس کا نتیجہ
النَّهَارِ	دن	دَسَّاهَا	اس نے اسے آلودہ کیا	تَجَلَّى	وہ روشن ہوا
جَلَّاهَا	اس نے اسے روشن کیا	كَذَّبَتْ	اس نے جھٹلایا	سَعْيَكُمْ	تمہاری کوشش
يَغْشَاهَا	اس نے اسے تاریک کیا	طَغْوَاهَا	اس کی سرکشی	شَتَّى	مختلف
بَنَاهَا	اس نے اسے تعمیر کیا	انْبَعَثَ	وہ آگے آیا	أَعْطَى	اس نے دیا
طَحَاهَا	اس نے اسے پھیلا دیا	أَشْقَاهَا	اس کا شقی القلب	صَدَّقَ	اس نے تصدیق کی
سَوَّاهَا	اس نے اسے کامل بنایا	نَاقَةَ اللَّهِ	اللہ کی اونٹنی	الْحُسْنَى	نیکی
أَلْهَمَهَا	اس نے اسے الہام کیا	سُقْيَاهَا	اس کا پانی پینا	سَنُيَسِّرُ	جلد ہم آسان کر دیں گے
فُجُورَهَا	اس کی برائی	عَقَرُوهَا	انہوں نے اس کی ٹانگیں کاٹ دیں		

وَأَمَّا مَنْ بَخِلَ وَاسْتَغْنَى..... وَكَذَّبَ بِالْحُسْنَى..... فَسَنُيَسِّرُهُ لِلْعُسْرَى..... وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهُ إِذَا تَرَدَّى..... إِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدَى..... وَإِنَّ لَنَا لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَى..... فَأَنْذَرْتُكُمْ نَاراً تَلَظَّى.....

لا يَصْلاهَا إِلاَّ الأَشْقَى..... الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّى..... وَسَيُجَنَّبُهَا الأَتْقَى..... الَّذِي يُؤْتِي مَالَهُ يَتَزَكَّى..... وَمَا لأَحَدٍ عِنْدَهُ مِنْ نِعْمَةٍ تُجْزَى..... إِلاَّ ابْتِغَاءَ وَجْهِ رَبِّهِ الأَعْلَى..... وَلَسَوْفَ يَرْضَى.

اور جس نے بخل کیا اور بے پرواہی برتی، اور اچھے انجام کو جھٹلا دیا، اسے ہم سختی میں پہنچائیں گے۔ اور اس کے کیا کام آئے گا، اس کا مال، جب وہ گڑھے میں گرے گا؟ ہم کو (تمہیں) سمجھانا ہی تھا، اور حقیقت یہ ہے کہ دنیا بھی ہمارے ہی اختیار میں ہے اور آخرت بھی۔ سو (اے اہل مکہ!) میں نے تمہیں دہکتی آگ سے خبر دار کر دیا ہے۔

اس میں (تمہارا یہ) سب سے بڑا بدبخت ہی پڑے گا۔ جس نے جھٹلایا اور منہ پھیر لیا ہے۔ اور اس سے دور ہی رہے گا (ہمارا نبی) جو انتہائی پرہیز گار ہے۔ جو اپنا مال اس لئے دیتا ہے کہ اسے پاکیزگی حاصل ہو اور جس کی کوئی عنایت بھی کسی پر اس لئے نہیں ہے کہ اسے بدلہ ملے، بلکہ صرف اپنے خداوند برتر کی خوشنودی کے لئے ہے۔ اور اب زیادہ دیر نہ ہو گی، (اے لوگو! کہ اپنے رب کی عنایتوں سے) وہ نہال بھی ہو جائے گا۔

93- سورة الضحى

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

وَالضُّحَى..... وَاللَّيْلِ إِذَا سَجَى..... مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلَى..... وَلَلآخِرَةُ خَيْرٌ لَكَ مِنَ الأُولَى..... وَلَسَوْفَ يُعْطِيكَ رَبُّكَ فَتَرْضَى..... أَ لَمْ يَجِدْكَ يَتِيماً فَآوَى..... وَوَجَدَكَ ضَالاًّ فَهَدَى..... وَوَجَدَكَ عَائِلاً فَأَغْنَى..... فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلا تَقْهَرْ..... وَأَمَّا السَّائِلَ فَلا تَنْهَرْ..... وَأَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ فَحَدِّثْ.

دن گواہی دیتا ہے، جب وہ روشن ہو اور رات بھی، جب وہ چھا جائے (کہ انسان کی تربیت کے لئے بھی رنج و راحت، دونوں چاہییں، اس لئے) تمہارے پروردگار نے تمہیں نہیں چھوڑا ہے اور نہ ہی وہ تم سے ناراض ہوا ہے؛ اور آنے والے دن (اے پیغمبر!) تمہارے لئے ان پہلے دنوں سے کہیں بہتر ہوں گے۔ اور عنقریب تمہارا پروردگار تمہیں (اس طرح) دے گا کہ تم نہال ہو جاؤ گے۔ کیا یہ حقیقت نہیں ہے کہ اس نے تمہیں یتیم دیکھا تو ٹھکانہ دیا اور (حق) راستے کی تلاش میں دیکھا تو راستہ دکھایا اور محتاج دیکھا تو غنی کر دیا۔ اس لئے (اب) یتیم ہو تو اسے دباؤ نہیں اور سوال کرنے والا ہو تو اسے جھڑ کو نہیں اور (ہدایت کی) یہ نعمت جو تمہارے پروردگار نے تمہیں دی ہے، اس کا چرچا کرتے رہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بَخِلَ	اس نے بخل کیا	يُؤْتِي	وہ دیتا ہے	تَرْضَى	تم راضی ہو جاؤ گے
اسْتَغْنَى	اس نے بے پرواہی کی	يَتَزَكَّى	وہ پاکیزہ کرتا ہے	لَمْ يَجِدْكَ	تمہیں نہیں پایا
الْعُسْرَى	تنگی	تُجْزَى	اسے جزا دی جائے گی	آوَى	رہنے کی جگہ
تَرَدَّى	وہ گڑھے میں گرا	ابْتِغَاءَ	چاہنا	ضَالاًّ	تلاش حق کا طالب
أَنْذَرْتُكُمْ	میں تمہیں خبر دار کرتا ہوں	يَرْضَى	وہ راضی ہو گا	عَائِلاً	ضرورت مند
تَلَظَّى	وہ بھڑک گئی	سَجَى	اس نے تاریکی پھیلائی	لا تَقْهَرْ	غصہ نہ کرو
لا يَصْلاهَا	وہ اس تک نہ پہنچے گا	وَدَّعَكَ	تمہیں چھوڑ دیا	لا تَنْهَرْ	نہ جھڑکو
يُجَنَّبُهَا	اسے اس سے دور رکھا جائے گا	قَلَى	وہ ناراض ہوا	حَدِّثْ	بیان کرو
الأَتْقَى	زیادہ متقی	يُعْطِيكَ	وہ تمہیں عطا کرے گا		

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

94- سورة الشَّرْحِ	بِسْمِ اللهِ الرَحْمَنِ الرَّحِيْمِ

أَ لَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ..... وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ..... الَّذِي أَنقَضَ ظَهْرَكَ..... وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ.....

فَإِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً..... إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْراً.....

فَإِذَا فَرَغْتَ فَانصَبْ..... وَإِلَى رَبِّكَ فَارْغَبْ.

تمہارے لئے تمہارا سینہ کیا ہم نے کھول نہیں دیا؟ اور تمہارا وہ بوجھ تم سے اتار نہیں دیا جو تمہاری کمر توڑے دے رہا تھا؟ اور تمہاری خاطر، تمہارا بول کیا بالا نہیں کر دیا؟ اس لئے اس سختی کے ساتھ (جو اس وقت تمہیں در پیش ہے، اے پیغمبر!) ایک بڑی آسانی (تمہاری منتظر) ہے۔ اس سختی کے ساتھ ایک بڑی آسانی (منتظر) ہے۔ چنانچہ اپنے کام سے جب تم فارغ ہو جاؤ تو (عبادت کے لئے) محنت کرو اور اپنے رب کی طرف راغب ہو جاؤ۔

95- سورة التِّيْن	بِسْمِ اللهِ الرَحْمَنِ الرَّحِيْمِ

وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ..... وَطُورِ سِينِينَ..... وَهَذَا الْبَلَدِ الأَمِينِ.....

لَقَدْ خَلَقْنَا الإِنسَانَ فِي أَحْسَنِ تَقْوِيمٍ..... ثُمَّ رَدَدْنَاهُ أَسْفَلَ سَافِلِينَ.....

إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ فَلَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ..... فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّينِ..... أَلَيْسَ اللَّهُ بِأَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ.

تین وزیتون (یروشلم) گواہی دیتے ہیں، اور طور سینا اور (تمہارا) یہ پر امن شہر بھی (گواہی دیتے ہیں) کہ انسان کو ہم نے بہترین ساخت پر پیدا کیا ہے۔ پھر (اس کے اپنے اعمال و کردار کے باعث) ہم نے اسے سب سے گہری (اخلاقی) پستی میں دھکیل دیا۔ سوائے ان لوگوں کے جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے۔ سو ان کے لئے ایسا اجر ہے جو کبھی ختم نہ ہو گا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ قرآن مجید وہ کتاب ہے جس کی اب تک بلا مبالغہ ہزاروں تفاسیر لکھی جا چکی ہیں۔ قرآن کے مفسرین اس کے ہر لفظ اور آیت کا مختلف زاویوں سے مطالعہ کرتے ہیں جیسے گرامر، بلاغت، کلام کا نظم، احکام، فلسفیانہ مسائل اور احادیث کے ساتھ اس کا تعلق وغیرہ وغیرہ۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَمْ نَشْرَحْ	ہم نے نہ کھولا	الْعُسْرِ	تنگی	طُورِ سِينِينَ	طور سینا، مصر کا پہاڑ
وَضَعْنَا عَنكَ	تم سے ہٹا دیا	فَرَغْتَ	تم فارغ ہو جاؤ	تَقْوِيمٍ	ساخت، شکل
وِزْرَكَ	تمہارا بوجھ	انصَبْ	محنت کرو	رَدَدْنَاهُ	ہم نے اسے پھینک دیا
أَنقَضَ	اس نے توڑ دی	ارْغَبْ	راغب ہو جاؤ	أَسْفَلَ سَافِلِينَ	سب سے پست جگہ
ظَهْرَكَ	تمہاری کمر	التِّين و الزَّيْتُونِ	انجیر اور زیتون کی سرزمین۔ اشارہ یروشلم کی جانب ہے	مَمْنُونٍ	ختم نہ ہونے والا
رَفَعْنَا	ہم نے بلند کیا			أَحْكَمِ الْحَاكِمِينَ	سب حاکموں سے بڑا حاکم

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

96- سُورَةُ الْعَلَقِ	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ..... خَلَقَ الإِنسَانَ مِنْ عَلَقٍ..... اقْرَأْ وَرَبُّكَ الأَكْرَمُ..... الَّذِي عَلَّمَ بِالْقَلَمِ..... عَلَّمَ الإِنسَانَ مَا لَمْ يَعْلَمْ.....
كَلاَّ إِنَّ الإِنسَانَ لَيَطْغَى..... أَنْ رَآهُ اسْتَغْنَى..... إِنَّ إِلَى رَبِّكَ الرُّجْعَى..... أَ رَأَيْتَ الَّذِي يَنْهَى..... عَبْداً إِذَا صَلَّى..... أَرَأَيْتَ إِنْ كَانَ عَلَى الْهُدَى..... أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَى..... أَرَأَيْتَ إِنْ كَذَّبَ وَتَوَلَّى..... أَلَمْ يَعْلَمْ بِأَنَّ اللَّهَ يَرَى..... كَلاَّ لَئِنْ لَمْ يَنْتَهِ لَنَسْفَعَ بِالنَّاصِيَةِ..... نَاصِيَةٍ كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ..... فَلْيَدْعُ نَادِيَه..... سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ..... كَلاَّ لا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ.

انہیں پڑھ کر سناؤ، (اے پیغمبر!) اپنے اس پروردگار کے نام سے جس نے پیدا کیا ہے جمے ہوئے خون جیسے ایک لوتھڑے سے انسان کو پیدا کیا ہے۔ انہیں پڑھ کر سناؤ، اور حقیقت یہ ہے کہ تمہارا پروردگار بڑا ہی کریم ہے، جس نے قلم کے ذریعے سے (یہ قرآن) سکھایا۔ انسان کو (اس میں) وہ علم دیا، جسے وہ نہیں جانتا تھا۔
(اس کے مقابلے میں جو باتیں یہ بناتے ہیں، وہ کچھ نہیں، اے پیغمبر!) ہر گز نہیں۔ اس میں کوئی شبہ نہیں کہ انسان سرکشی کر رہا ہے۔ اس لئے کہ اپنے آپ کو اس نے بے نیاز سمجھ لیا ہے۔ (اس کو سمجھنے دو)۔ اسے لاریب، (ایک دن) تمہارے پروردگار کی طرف ہی پلٹنا ہے۔ تم نے دیکھا اسے جو (خدا کے ایک) بندے کو، جب وہ نماز پڑھتا ہے، تو روکتا ہے۔ ذرا دیکھو تو، اگر (ہمارا) وہ (بندہ) ہدایت پر ہو یا (دوسروں کو) پرہیز گاری کی تلقین کر رہا ہو تو۔۔! ذرا دیکھو تو، اگر اس (بدبخت) نے جھٹلایا اور منہ موڑ لیا ہو تب۔۔۔! کیا اس نے نہیں جانا کہ اللہ دیکھ رہا ہے۔ (یہ کچھ نہیں)، ہر گز نہیں، (اے پیغمبر!) اگر یہ باز نہ آیا تو ہم اس کی پیشانی پکڑ کر اسے گھسیٹیں گے۔ جھوٹی نابکار پیشانی! پھر وہ بلائے اپنا جتھا، ہم بلائیں گے عذاب کے فرشتوں کو۔ ہر گز نہیں، تم اس کی بات پر ہر گز دھیان نہ دو، اور سجدہ ریز رہو اور اس طرح میرے قریب ہو جاؤ۔

97- سورة الْقَدْرِ	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

إِنَّا أَنزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ..... وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ..... لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ.....تَنَزَّلُ الْمَلائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ..... سَلامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ.....

ہم نے اس (قرآن) کو اس رات میں نازل کیا ہے جس میں منصوبہ بندی ہوتی ہے۔ اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ منصوبہ بندی کی رات کیا ہے؟ یہ فیصلوں کی رات ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔ اس میں فرشتے اور روح الامین اترتے ہیں، ہر معاملے میں اپنے رب کی اجازت سے۔ یہ سراسر سلامتی ہے، طلوع فجر تک۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اقْرَأْ	پڑھو!	لَئِنْ	اگر	لا تُطِعْهُ	اس کی اطاعت نہ کرو
عَلَقٍ	جمے ہوئے خون کالوتھڑا	لَمْ يَنْتَهِ	وہ باز نہ آیا	اقْتَرِبْ	وہ قریب آگئی
الأَكْرَمُ	سب سے زیادہ عزت والا	لَنَسْفَعَ	ہم اسے ضرور گھسیٹیں گے	أَنزَلْنَاهُ	ہم نے اسے نازل کیا
عَلَّمَ بِالْقَلَمِ	اس نے قلم سے سکھایا	نَاصِيَةٍ	پیشانی	لَيْلَةَ الْقَدْرِ	منصوبہ بندی کی رات
لَيَطْغَى	یقیناً وہ سرکشی کرتا ہے	خَاطِئَةٍ	خطاکار	تَنَزَّلُ	وہ نازل ہوتے ہیں
اسْتَغْنَى	وہ لاپرواہی کرتا ہے	لْيَدْعُ	وہ بلالے	الرُّوحُ	روح، جبریل امین
يَنْهَى	وہ منع کرتا ہے	نَادِيَه	جسے مدد کے لئے پکارا جائے	إِذْنِ	اجازت
يَرَى	وہ دیکھتا ہے	سَنَدْعُ	جلد ہم بلائیں گے	سَلامٌ	سلامتی
		الزَّبَانِيَةَ	عذاب کے فرشتے	مَطْلَعِ	طلوع ہونے کا وقت

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

98- سورة البَيِّنَة

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

لَمْ يَكُنْ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ مُنفَكِّينَ حَتَّى تَأْتِيَهُمْ الْبَيِّنَةُ..... رَسُولٌ مِنْ اللَّهِ يَتْلُوا صُحُفاً مُطَهَّرَةً..... فِيهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ..... وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ إِلاَّ مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَتْهُمْ الْبَيِّنَةُ..... وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ حُنَفَاءَ وَيُقِيمُوا الصَّلاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ وَذَلِكَ دِينُ الْقَيِّمَةِ..... إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَالْمُشْرِكِينَ فِي نَارِ جَهَنَّمَ خَالِدِينَ فِيهَا أُوْلَئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ..... إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ أُوْلَئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ..... جَزَاؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنَّاتُ عَدْنٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمْ وَرَضُوا عَنْهُ ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهُ.

اہل کتاب اور (قریش) کے مشرکوں میں سے یہ لوگ جو (قرآن کے) منکر ہوئے، یہ اپنی ضد سے باز آنے والے نہیں ہیں، یہاں تک کہ (ان کی خواہش کے مطابق) واضح نشانی ان کے پاس آجائے، یعنی اللہ کی طرف سے ایک ایسا پیغمبر جو اچھوتے اوراق تلاوت کرتا ہوا (آسمان سے اترے)، جس میں (ان کے لئے) صاف ہدایتیں (لکھی ہوئی) ہوں۔ اور حقیقت یہ ہے کہ (ان میں سے وہ لوگ) جنہیں (پہلے) کتاب دی گئی، وہ یہ واضح نشانی اپنے پاس آجانے کے بعد ہی تفرقہ میں پڑے۔ اور (اس میں بھی) انہیں یہی ہدایت دی گئی تھی کہ وہ اللہ کی عبادت کریں، اطاعت کو اس کے لئے خالص کرتے ہوئے، پوری یک سوئی کے ساتھ اور نماز قائم کریں اور زکوۃ ادا کریں اور (حقیقت یہ ہے کہ) سیدھی ملت کا دین یہی ہے۔ (اس کے برعکس) وہ لوگ جو ایمان لائے اور انہوں نے نیک عمل کیے، اس میں شبہ نہیں کہ وہ بہترین خلائق ہیں۔ ان کا صلہ، ان کے رب کے پاس، ابد کے باغ ہیں جن کے نیچے نہریں بہہ رہی ہوں گی۔ وہ ان میں ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اس سے راضی ہوئے۔ یہ صلہ ہے ان کے لئے، جو اپنے پروردگار سے (بن دیکھے) ڈرے۔

99- سورة الزلزلة

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا زُلْزِلَتْ الأَرْضُ زِلْزَالَهَا..... وَأَخْرَجَتْ الأَرْضُ أَثْقَالَهَا..... وَقَالَ الإِنسَانُ مَا لَهَا..... يَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا..... بِأَنَّ رَبَّكَ أَوْحَى لَهَا.....يَوْمَئِذٍ يَصْدُرُ النَّاسُ أَشْتَاتاً لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ..... فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَه..... وَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرّاً يَرَه.

(اس دن کو یاد رکھو) جب زمین ہلا دی جائے گی، جس طرح اسے ہلانا ہے اور زمین اپنے سب بوجھ نکال کر باہر پھینک دے گی۔ اور انسان کہے گا: اسے کیا ہوا؟ اس دن، تمہارے پروردگار کے ایما سے، وہ اپنی سب کہانی کہہ سنائے گی۔ اس دن لوگ الگ الگ نکلیں گے، تاکہ ان کے اعمال انہیں دکھا دیے جائیں۔ پھر جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہو گی، وہ اسے دیکھ لے گا اور جس نے ذرہ برابر برائی کی ہو گی، وہ بھی اسے دیکھ لے گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَمْ يَكُنْ	وہ نہیں تھا	حُنَفَاءَ	یکسو لوگ	أَثْقَالَهَا	اس کے بوجھ
مُنفَكِّينَ	انکار کرنے والے	شَرُّ الْبَرِيَّةِ	بدترین مخلوق	مَا لَهَا	اسے کیا ہوا؟
تَأْتِيَهُمْ	ان تک آجائے	خَيْرُ الْبَرِيَّةِ	بہترین مخلوق	تُحَدِّثُ أَخْبَارَهَا	یہ اپنی خبریں بتائے گی
الْبَيِّنَةُ	روشن نشانی	جَزَاؤُهُمْ	ان کا بدلہ	أَوْحَى	اس نے وحی کی
يَتْلُوا	وہ تلاوت کرتا ہے	عَدْنٍ	عدن	يَصْدُرُ	وہ نکلیں گے
مُطَهَّرَةً	پاکیزہ	أَبَداً	ہمیشہ رہنے والے	أَشْتَاتاً	بکھرے ہوئے، الگ الگ
قَيِّمَةٌ	قائم، مضبوط	رَضُوا عَنْهُ	وہ اس سے راضی ہوئے	لِيُرَوْا أَعْمَالَهُمْ	تاکہ وہ اپنے اعمال دیکھیں
تَفَرَّقَ	انہوں نے تفرقہ کیا	زُلْزِلَتْ	اسے ہلا دیا جائے گا	مِثْقَالَ ذَرَّةٍ	ذرے کے وزن برابر
مُخْلِصِينَ	مخلص لوگ	زِلْزَالَهَا	اس کا زلزلہ	يَرَه	وہ اسے دیکھے گا

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

100– سورة العاديات	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً..... فَالْمُورِيَاتِ قَدْحاً..... فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحاً..... فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً..... فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعاً..... إِنَّ الإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ..... وَإِنَّهُ عَلَى ذَلِكَ لَشَهِيدٌ..... وَإِنَّهُ لِحُبِّ الْخَيْرِ لَشَدِيدٌ.....

أَفَلا يَعْلَمُ إِذَا بُعْثِرَ مَا فِي الْقُبُورِ..... وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ..... إِنَّ رَبَّهُمْ بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَخَبِيرٌ.

ہانپتے دوڑتے گھوڑے، پھر ٹاپوں سے چنگاریاں اڑاتے، پھر صبح سویرے دھاوا بولتے، پھر اس میں غبار اڑاتے اور اس کے ساتھ مجمع میں گھس جاتے (یہ جنگی گھوڑے)۔۔۔ گواہی دیتے ہیں کہ (حرم کے سایہ امن میں رہنے والے اہل مکہ کا یہ) انسان اپنے رب کا بڑا ہی ناشکرا ہے۔ اپنے اس (رویے) پر یہ خود گواہ ہے۔ اور (یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ) وہ دولت کا متوالا ہے۔ پھر کیا وہ اس وقت کو نہیں جانتا، جب قبریں اگلوائی جائیں گی، اور سینوں میں جو کچھ ہے، وہ ان سے نکال لیا جائے گا؟ اس میں شبہ نہیں کہ اس دن تمہارا رب ان کی ہر چیز سے واقف ہو گا۔

101– سورة القارعة	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

الْقَارِعَةُ..... مَا الْقَارِعَةُ..... وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ..... يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ..... وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنفُوشِ.....

فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ..... فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ.....

وَأَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ..... فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ..... وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ..... نَارٌ حَامِيَةٌ.

وہ دل ہلا دینے والی! کیا ہے وہ دل ہلا دینے والی! اور تمہیں کیا معلوم کہ کیا ہے وہ دل ہلا دینے والی؟ اس دن لوگ بکھرے ہوئے پتنگوں کی طرح ہوں گے اور پہاڑ دھنکی ہوئی اون کی طرح ہو جائیں گے۔ پھر جس کے پلڑے بھاری ہوئے، وہ دل پسند عیش میں ہو گا اور جس کے پلڑے ہلکے ہوئے، اس کا ٹھکانہ گہری کھائی ہے، اور تمہیں کیا معلوم کہ وہ کیا ہے؟ دہکتی ہوئی آگ ہے۔

چیلنج! اس سبق میں ماضی، حال اور مستقبل کے فعل تلاش کیجیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْعَادِيَاتِ	تیز دوڑتے گھوڑے	وَسَطْنَ بِهِ	اس کے وسط جانے والے	الْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ	بکھرے پتنگے
ضَبْحاً	ہانپتے ہوئے	جَمْعاً	مل کر	الْعِهْنِ الْمَنفُوشِ	دھنکی ہوئی اون
الْمُورِيَاتِ	چنگاریاں نکالنے والے	كَنُودٌ	ناشکرا	ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ	اس کے وزن بھاری ہوئے
قَدْحاً	سم رگڑ کر	بُعْثِرَ	اسے کھولا جائے گا	عِيشَةٍ رَاضِيَةٍ	من پسند زندگی
الْمُغِيرَاتِ	حملہ کرنے والے	الْقُبُورِ	قبریں	خَفَّتْ مَوَازِينُهُ	اس کے وزن ہلکے ہوئے
صُبْحاً	صبح کے وقت	حُصِّلَ	اسے حاصل کیا جائے گا	أُمُّهُ	اس کی منزل
أَثَرْنَ بِهِ	وہ اس سے اڑانے والے	الصُّدُورِ	سینے	هَاوِيَةٌ	ھاویہ
نَقْعاً	غبار	الْقَارِعَةُ	دل ہلا دینے والی	حَامِيَةٌ	بھڑکتی ہوئی

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

102– سورۃ التکاثر	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلْهَاكُمُ التَّكَاثُرُ ..... حَتَّى زُرْتُمُ الْمَقَابِرَ..... كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ..... ثُمَّ كَلاَّ سَوْفَ تَعْلَمُونَ ..... كَلاَّ لَوْ تَعْلَمُونَ عِلْمَ الْيَقِينِ..... لَتَرَوُنَّ الْجَحِيمَ ..... ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِينِ ..... ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ.

بہت پانے کی حرص نے تمہیں غافل کر دیا، یہاں تک کہ تم قبروں تک جا پہنچے۔ (نہیں، یہ کچھ نہیں، اے لوگو!) ہرگز نہیں، تم جلد جان لوگے۔ پھر (سنو، یہ کچھ نہیں) ہرگز نہیں، تم جلد جان لوگے۔ (نہیں تم اس طرح غافل نہیں ہو سکتے تھے)، ہرگز نہیں، اگر تم یقین سے جانتے کہ تم دوزخ کو دیکھ کر رہو گے، پھر (جانتے کہ) تم اسے یقین کی آنکھوں سے دیکھو گے۔ پھر (جانتے کہ دنیا کی) سب نعمتوں کے بارے میں اس تم سے پوچھا جائے گا۔

103– سورۃ العصر	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَالْعَصْرِ..... إِنَّ الإِنسَانَ لَفِي خُسْرٍ..... إِلاَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ.

زمانہ گواہی دیتا ہے کہ یہ انسان خسارے میں پڑ کر رہیں گے۔ ہاں، مگر وہ نہیں جو ایمان لائے، اور انہوں نے نیک عمل کیے، اور ایک دوسرے کو حق کی نصیحت کی اور حق پر ثابت قدمی کی نصیحت کی۔

104– سورۃ الھمزۃ	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

وَيْلٌ لِكُلِّ هُمَزَةٍ لُمَزَةٍ..... الَّذِي جَمَعَ مَالاً وَعَدَّدَهُ..... يَحْسَبُ أَنَّ مَالَهُ أَخْلَدَهُ..... كَلاَّ لَيُنْبَذَنَّ فِي الْحُطَمَةِ..... وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحُطَمَةُ..... نَارُ اللَّهِ الْمُوقَدَةُ..... الَّتِي تَطَّلِعُ عَلَى الأَفْئِدَةِ..... إِنَّهَا عَلَيْهِم مُوصَدَةٌ..... فِي عَمَدٍ مُمَدَّدَةٍ.

(اے پیغمبر!) تباہی ہے، (ان میں سے) ہر اس شخص کے لئے جو (تم پر) اشارے کرتا ہے، (تمہیں) عیب لگاتا ہے۔ یہ جس نے مال جمع کیا اور اسے گن گن کر رکھتا ہے۔ اس کا خیال ہے کہ اس کے مال نے اسے دائمی زندگی بخش دی ہے۔ ہرگز نہیں، اسے حطمہ میں پھینکا جائے گا۔ تمہیں کیا معلوم کہ وہ حطمہ کیا ہے؟ اللہ کی بھڑکائی ہوئی آگ، جو دلوں تک پہنچے گی۔ وہ ان پر بند کر دی جائے گی، (جبکہ وہ) اونچے ستونوں میں (جکڑ کر بندھے ہوئے ہوں گے۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَلْهَاكُمْ	اس نے تمہیں ہلاک کر دیا	النَّعِيمِ	نعمتیں	أَخْلَدَهُ	وہ اس میں ہمیشہ رہا
التَّكَاثُرُ	کثرت مال کی خواہش	الْعَصْرِ	زمانہ	لَيُنْبَذَنَّ	ضرور وہ ڈالا جائے گا
زُرْتُمْ	تم نے زیارت کی	خُسْرٍ	نقصان	الْحُطَمَةِ	جہنم کا ایک نام
الْمَقَابِرَ	قبریں۔ مقبرے	تَوَاصَوْا	وہ ایک دوسرے کو نصیحت کرتے رہے	الْمُوقَدَةُ	بھڑکائی ہوئی
عِلْمَ الْيَقِينِ	سن کر یقین کر لینا	وَيْلٌ	ہلاکت	تَطَّلِعُ	وہ پہنچ جائے گی
لَتَرَوُنَّ	تم ضرور دیکھو گے	هُمَزَةٍ	اشارے کرنے والا	الأَفْئِدَةِ	دل، فؤاد کی جواب
الْجَحِيمَ	جہنم	لُمَزَةٍ	عیب لگانے والا	مُوصَدَةٌ	گھیر کر بند کی گئی
عَيْنَ الْيَقِينِ	دیکھ کر یقین کرنا	جَمَعَ	اس نے جمع کیا	عَمَدٍ	ستون
لَتُسْأَلُنَّ	تم سے ضرور سوال ہوگا	عَدَّدَهُ	اس نے اسے گنا	مُمَدَّدَةٍ	بلند، طویل

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

105- سورة الفيل	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَلَمْ تَرَى كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِأَصْحَابِ الْفِيلِ..... أَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِي تَضْلِيلٍ..... وَأَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْراً أَبَابِيلَ..... تَرْمِيهِمْ بِحِجَارَةٍ مِنْ سِجِّيلٍ..... فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَأْكُولٍ.

تم نے دیکھا نہیں کہ تمہارے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا؟ ان کی چال کیا اس نے اکارت نہیں کر دی؟ اور ان پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے مسلط نہیں کر دیے؟ (اسطرح کہ) وہ پکی ہوئی مٹی کے پتھر انہیں مار رہے تھے اور اس نے انہیں کھایا ہوا بھوسا بنا دیا۔

106- سورة قريش	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

لِإِيلافِ قُرَيْشٍ..... إِيلافِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ..... فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ..... الَّذِي أَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوعٍ وَآمَنَهُمْ مِنْ خَوْفٍ.

قریش کو مانوس کر دینے کے سبب، (اور کچھ نہیں تو حرم سے تعلق کے باعث) سردی اور گرمی کے (پر امن) سفروں سے ان کو مانوس کر دینے ہی کے سبب، انہیں چاہیے کہ وہ اس گھر کے مالک کی عبادت کریں، جس نے (ان بنجر پہاڑوں کی) بھوک میں انہیں کھلایا اور (ان کے) خوف میں انہیں امن عطا فرمایا۔

107- سورة الماعون	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

أَرَأَيْتَ الَّذِي يُكَذِّبُ بِالدِّينِ..... فَذَلِكَ الَّذِي يَدُعُّ الْيَتِيمَ... وَلا يَحُضُّ عَلَى طَعَامِ الْمِسْكِينِ... فَوَيْلٌ لِلْمُصَلِّينَ. الَّذِينَ هُمْ عَنْ صَلاتِهِمْ سَاهُونَ..... الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ..... وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ.

تم نے اسے دیکھا ہے جو روز جزا کو جھٹلاتا ہے۔ یہ وہی تو ہے جو یتیم کو دھکے دیتا ہے اور مسکین کو کھلانے کے ترغیب نہیں دیتا۔ اس لئے بربادی ہے (حرم کے پروہت) ان نمازیوں کے لئے جو اپنی نمازوں (کی حقیقت) سے غافل ہیں۔ یہ جو (عبادت کی) نمائش کرتے ہیں اور برتنے کی کوئی ادنی چیز بھی کسی کو دینے کے لئے تیار نہیں ہوتے۔

108- سورة الكوثر	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

إِنَّا أَعْطَيْنَاكَ الْكَوْثَرَ..... فَصَلِّ لِرَبِّكَ وَانْحَرْ..... إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الأَبْتَرُ.

(اے پیغمبر!) ہم نے یہ خیر کثیر (اپنا یہ کعبہ اور حوض کوثر) تمہیں عطا کر دیا ہے۔ اس لئے اب تم اپنے پروردگار ہی کی نماز پڑھنا اور اسی کے لئے قربانی کیا کرنا۔ اس میں شبہ نہیں کہ تمہارا دشمن ہی بے نام ونشان ہو گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَصْحَابِ	والے، ساتھی	رِحْلَةَ	سفر	يُرَاءُونَ	وہ ریاکاری کرتے ہیں
الْفِيلِ	ہاتھی	الشِّتَاءِ	سردی کا موسم	يَمْنَعُونَ	وہ منع کرتے ہیں
كَيْدَهُمْ	ان کا داؤ	الصَّيْفِ	گرمی کا موسم	الْمَاعُونَ	برتنے کی کم قیمت چیزیں
تَضْلِيلٍ	اکارت کرنا	لْيَعْبُدُوا	انہیں عبادت کرنا چاہیے	أَعْطَيْنَاكَ	ہم نے تمہیں عطا کیا
طَيْراً أَبَابِيلَ	پرندوں کے جھنڈ	آمَنَهُمْ	اس نے انہیں امن دیا	الْكَوْثَرَ	خانہ کعبہ، حوض کوثر
تَرْمِيهِمْ	وہ ان کو مارتے تھے	يَدُعُّ	وہ دھکے دیتا ہے	صَلِّ	نماز پڑھو
سِجِّيلٍ	مٹی کے پتھر	لا يَحُضُّ	وہ ترغیب نہیں دیتا	انْحَرْ	قربانی کرو
عَصْفٍ مَأْكُولٍ	کھایا ہوا بھس	الْمُصَلِّينَ	نماز پڑھنے والے	شَانِئَكَ	تمہارا دشمن
إِيلافِ	محبت پیدا کرنا	سَاهُونَ	غافل	الأَبْتَرُ	بے نام ونشان

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

109– سورة الكافرون	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ يَا أَيُّهَا الْكَافِرُونَ..... لا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ..... وَلا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ..... وَلا أَنَا عَابِدٌ مَا عَبَدْتُمْ..... وَلا أَنْتُمْ عَابِدُونَ مَا أَعْبُدُ..... لَكُمْ دِينُكُمْ وَلِيَ دِينِ.

(اے پیغمبر!) آپ اعلان کر دیجیے کہ اے کافرو! میں ان چیزوں کی عبادت نہ کروں گا جن کی عبادت تم کرتے ہو، اور نہ کبھی تم (صرف) اس کی عبادت کروگے، جس کی عبادت میں کرتا ہوں۔ اور نہ اس سے پہلے کبھی میں ان چیزوں کی عبادت کے لئے تیار ہوا، جن کی عبادت تم نے کی اور نہ تم (صرف) اس کی عبادت کے لئے کبھی تیار ہوئے، جس کی عبادت میں کرتا رہا ہوں۔ (اس لئے اب) تمہارے لئے تمہارا دین ہے اور میرے لئے میرا دین۔

110– سورة النصر	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

إِذَا جَاءَ نَصْرُ اللَّهِ وَالْفَتْحُ..... وَرَأَيْتَ النَّاسَ يَدْخُلُونَ فِي دِينِ اللَّهِ أَفْوَاجاً..... فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ وَاسْتَغْفِرْهُ إِنَّهُ كَانَ تَوَّاباً.

اللہ کی مدد اور وہ فتح جب آجائے، (اے پیغمبر! جس کا وعدہ ہم نے تم سے کیا ہے) اور تم لوگوں کو جوق در جوق اللہ کے دین میں داخل ہوتے دیکھ لو، تو اپنے پروردگار کی تسبیح کرو اس کی حمد کے ساتھ اور اس سے معافی چاہو۔ (اس لئے کہ) وہ یقیناً بڑا ہی معاف کرنے والا ہے۔

111– سورةُ أَبِي لَهَبٍ	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

تَبَّتْ يَدَا أَبِي لَهَبٍ وَتَبَّ..... مَا أَغْنَى عَنْهُ مَالُهُ وَمَا كَسَبَ..... سَيَصْلَى نَاراً ذَاتَ لَهَبٍ..... وَامْرَأَتُهُ حَمَّالَةَ الْحَطَبِ..... فِي جِيدِهَا حَبْلٌ مِنْ مَسَدٍ.

ابو لہب کے بازو ٹوٹ گئے اور وہ خود بھی ہلاک ہوا۔ اس کا مال ہی اس کے کام نہ آیا اور نہ ہی وہ جو اس نے کمایا۔ یہ (شعلہ رو) اب عنقریب شعلہ زن آگ میں پڑے گا اور (اس کے ساتھ) اس کی بیوی بھی۔ وہ (جہنم میں اپنے لئے) ایندھن ڈھو رہی ہو گی اور (لونڈیوں کی طرح) اس کے گلے میں بٹی ہوئی رسی ہو گی۔

112– سورة الإخلاص	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْمِ

قُلْ هُوَ اللَّهُ أَحَدٌ..... اللَّهُ الصَّمَدُ..... لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ..... وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ.

(اے پیغمبر!) اعلان کر دیجیے کہ وہ اللہ ایک ہے۔ وہ بے نیاز (اور سب کا سہارا) ہے۔ نہ وہ کسی کا باپ ہے اور نہ بیٹا اور نہ ہی اس کا کوئی ہمسر ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْكَافِرُونَ	کفر کرنے والے	أَفْوَاجاً	فوج در فوج	لَهَبٍ	شعلے
لا أَعْبُدُ	میں عبادت نہیں کرتا	تَوَّاباً	توبہ قبول کرنے والا	حَمَّالَةَ	اٹھانے والی
تَعْبُدُونَ	تم عبادت کرتے ہو	تَبَّتْ	ٹوٹ گئے، تباہ ہوئے	الْحَطَبِ	جلانے کی لکڑیاں
عَابِدُونَ	عبادت کرنے والے	أَبِي لَهَبٍ	قریش کا لیڈر ابو لہب	جِيدِهَا	اس کی گردن
عَبَدتُّمْ	تم نے عبادت کی	تَبَّ	وہ تباہ ہوا	حَبْلٌ	رسی
جَاءَ	وہ آیا	كَسَبَ	اس نے کمایا	مَسَدٍ	بل دی گئی
الْفَتْحُ	فتح، کامیابی	سَيَصْلَى	جلد وہ ڈالا جائے گا	كُفُواً	برابر، ہمسر

سبق 1B: قرآن مجید کی آخری سورتیں

113– سورة الفلق	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْم
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ..... مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ..... وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ..... وَمِنْ شَرِّ النَّفَّاثَاتِ فِي الْعُقَدِ..... وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ.	
(اے پیغمبر!) آپ دعا کیجیے کہ میں ہر چیز کے نمودار کرنے والے خدا کی پناہ چاہتا ہوں تمام مخلوقات کے شر سے؛ اور بالخصوص اندھیرے کے شر سے جب وہ چھا جائے؛ اور گرہوں میں پھونکنے والی (جادوگرنیوں) کے شر سے؛ اور ہر حاسد کے شر سے جب وہ حسد کرنے لگے۔	
114– سورة الناس	بِسْمِ اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيْم
قُلْ أَعُوذُ بِرَبِّ النَّاسِ..... مَلِكِ النَّاسِ..... إِلَهِ النَّاسِ..... مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ الْخَنَّاسِ..... الَّذِي يُوَسْوِسُ فِي صُدُورِ النَّاسِ..... مِنْ الْجِنَّةِ وَالنَّاسِ.	
(اے پیغمبر!) آپ دعا کیجیے کہ میں انسانوں کے رب، انسانوں کے بادشاہ اور انسانوں کے معبود کی پناہ چاہتا ہوں، اس کے شر سے جو وسوسہ ڈالتا ہے اور چھپا ہوا دشمن ہے۔ وہ جو دلوں میں وسوسہ ڈالتا ہے، جنات اور انسانوں میں سے۔	
یہ ترجمہ جاوید احمد صاحب کے ترجمہ "البیان" سے ماخوذ ہے۔	

آج کا اصول: عربی کے ہر فعل کے اندر ایک اسم ضمیر چھپا ہوتا ہے جیسے فَعَلَ (اس نے کیا) میں ایک ضمیر "اس" چھپا ہوا ہے۔ عربی میں چودہ اسم ضمیر ہوتے ہیں جنہیں آپ لیول 1 میں سیکھ چکے ہیں۔

مطالعہ کیجیے! ٹرانسپیرنسی انٹرنیشنل کی رپورٹ اور ایک حدیث۔ مسلم دنیا کی اخلاقی حالت سے متعلق ایک چشم کشا تحریر۔

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0004-Transparency.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْفَلَقِ	پھٹ کر نکلنا، صبح	الْعُقَدِ	گرہیں	الْخَنَّاسِ	چھپا ہوا دشمن
غَاسِقٍ	اندھیرا	حَاسِدٍ	حسد کرنے والا	يُوَسْوِسُ	وہ وسوسہ ڈالتا ہے
وَقَبَ	وہ چھا جائے	حَسَدَ	اس نے حسد کیا	صُدُورِ	سینے، صدر کی جمع
النَّفَّاثَاتِ	جادوگرنیاں، پھونکنے والیاں	الْوَسْوَاسِ	وسوسہ انگیزی کرنے والا	الْجِنَّةِ	جنات

سبق 2A: فعل، اس کی اقسام اور اسمائے مشتقہ

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربي	معنی	قسم	عربي	معنی	قسم
قَالَ	اس نے کہا	فعل ماضي معلوم	مظْلُومٌ	جس پر ظلم ہو	إسم مفعول
ختَمَ	اس نے مہر لگائی	فعل ماضي معلوم	أَظْلَمُ	سب سے بڑا ظالم	إسم تفضيل
يَذْهَبَ	وہ دیکھتا ہے	فعل مضارع معلوم	شَاءَ	اس نے چاہا	فعل ماضي معلوم
يُتْرَكَ	اس کو چھوڑا جاتا ہے	فعل مضارع مَجهول	يَكُونُ	وہ ہوا	فعل مضارع معلوم
خُلِقَ	اسے تخلیق کیا گیا	فعل ماضي مَجهول	رَاضِيٌ	راضی ہونے والا	إسم فاعِلٌ
يَجْعَلُ	وہ بناتا ہے	فعل مضارع معلوم	عَاصِيٌ	گناہ گار	إسم فاعِلٌ
أَمَرَ	اس نے حکم دیا	فعل ماضي معلوم	مَشْهُودٌ	دیکھا ہوا	إسم مفعول
أُسْجُدْ	سجدہ کرو!	فعل أمر معلوم	أَعْلَمُ	سب سے بڑا عالم	إسم تفضيل
يُقَالُ	اس سے کہا جاتا ہے	فعل مضارع مجهول	شَهِيدٌ	گواہی دینے والا	إسم صفت
تَابِعٌ	پیروی کرنے والا	إسم فاعِلٌ	نَذِيرٌ	خبر دار کرنے والا	إسم صفت
كَفَرَ	اس نے کفر کیا	فعل ماضي معلوم	لا تَتْرُكْ	نہ چھوڑو!	فعل نهي معلوم
لَبِثَ	وہ رہا	فعل ماضي معلوم	أُعْبُدْ	عبادت کرو!	فعل أمر معلوم
كَافِرٌ	کفر کرنے والا	إسم فاعِلٌ	إِجْعَلْ	بناؤ!	فعل أمر معلوم
مَعبُودٌ	جس کی عبادت ہو	إسم مفعول	مَأْمُونٌ	جسے امن دیا گیا ہو	إسم مفعول
يُعْبَدُ	اس کی عبادت کی جاتی ہے	فعل مضارع مجهول	لا تَقُلْ	نہ کہو	فعل نهي معلوم
لا تَعْبُدْ	عبادت نہ کرو	فعل نهي معلوم	أَعْظَمُ	سب سے بڑا	إسم تفضيل
قَائِلٌ	کہنے والا	إسم فاعِلٌ	عَظِيمٌ	بڑا، عظیم	إسم صفت

سبق 2A: فعل، اس کی اقسام اور اسمائے مشتقہ

عربي	معنی	قسم	عربي	معنی	قسم
قُلْ	کہو!	فعل أمر معلوم	مَأمُورٌ	جسے حکم دیا جائے	إسم مفعول
مَنْظَرٌ	دیکھنے کی جگہ	إسم ظرف	أَسْلَمُ	سب سے صحیح سالم	إسم تفضيل
مَشْهَدٌ	مشاہدہ کی جگہ	إسم ظرف	أَكْرَمُ	سب سے معزز	إسم تفضيل
تَارِكٌ	ترک کرنے والا	إسم فاعل	كُنْ	ہو جا	فعل أمر معلوم
مَخْلُوقٌ	مخلوق	إسم مفعول	لا تَكُنْ	نہ ہو	فعل نهي معلوم
جَاعِلٌ	بنانے والا	إسم فاعل	يَعصِي	وہ گناہ کرتا ہے	فعل مضارع معلوم
آمِرٌ	حکم دینے والا	إسم فاعل	مَحْفُوظٌ	جس کی حفاظت ہو	إسم مفعول
أَمِيْرٌ	حکمران	إسم صفت	عَلِيمٌ	جاننے والا	إسم صفت
مِسْطَرٌ	لائن لگانے کا آلہ	إسم آله	أَمِيْنٌ	دیانت دار	إسم صفت
مَتْبُوعٌ	جس کی پیروی ہو	إسم مفعول	يَشْهَدُ	وہ دیکھتا ہے	فعل مضارع معلوم
مَعْبَدٌ	عبادت کی جگہ	إسم ظرف	يُنْصَرُ	اس کی مدد کی جاتی ہے	فعل مضارع مَجهول
أَجْمَلُ	سب سے خوبصورت	إسم تفضيل	أُنْصُرْ	مدد کرو	فعل أمر معلوم
شَاهِدٌ	گواہی دینے والا	إسم فاعل	كُتِبَ	اسے لکھا گیا	فعل ماضي مَجهول
عُبِدَ	اسے پوجا گیا	فعل ماضي مَجهول	مَكْتُوبٌ	لکھی ہوئی چیز	إسم مفعول
أَمَنَ	اس نے امن دیا	فعل ماضي معلوم	كَاتِبٌ	لکھنے والا	إسم فاعل
مِفتَاحٌ	کنجی، چابی	إسم آله	عَادِلٌ	عدل کرنے والا	إسم فاعل
مَقْتَلٌ	قتل کی جگہ	إسم ظرف	مَفْتُوحٌ	کھلا ہوا	إسم مفعول
عَاصِمٌ	عصمت والا	إسم فاعل	يُكْتَبُ	اسے لکھا جاتا ہے	فعل مضارع مَجهول

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عن أبي هريرة رضي اللّه عنه قال: سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: "إنّ أوّل الناس يُقضَى يَومَ القيامَة عَلَيه رَجُلٌ استُشْهِدَ، فأُتيَ به فَعَرَّفَهُ نعْمَهُ فَعَرَّفَها، قال: "فَمَا عملْتَ فِيها؟" قال: "قَاتَلْتُ فِيكَ حتَّى استَشْهَدْتُ." قال: "كَذَّبْتَ، ولكِنَّكَ قَاتَلْتَ لأنْ يُقالَ: جَرِيءٌ. فقد قِيلَ." ثُمّ أُمِرَ به فَسُحِبَ على وَجهِهِ حَتَّى أُلقِيَ فِي النَّارِ.

ورَجُلٌ تَعَلَّمَ العلْمَ وعَلَّمَهُ، وقَرَأَ القُرآنَ، فأُتيَ به فَعَرَّفَهُ نعْمَهُ فعرفها، قال: "فما عملت فيها؟" قال: "تعلّمتُ العلْمَ وعلّمْتُهُ، وقَرأتُ فيك القرآنَ." قال: "كذبت، ولكنّك تعلّمتَ العلمَ لِيُقالَ: عَالِمٌ، وقرأتَ القرآنَ ليقالَ: هُو قارِئٌ. فقَد قِيلَ." ثُمّ أُمِرَ به فسُحِبَ على وجهه حَتّى أُلقِيَ فِي النار.

ورجلٌ وَسَّعَ اللّٰهُ عليه، وأعْطَاهُ مِنَ أصْنافِ الْمَالِ كُلِّهُ، فأتي به فعرّفه نعمه فعرفها، "فما عملت فيها؟" قال: "ما تَرَكْتُ مِنَ سَبِيلٍ تُحبَّ أن يُنفقَ فيها إلا أنفَقْتُ فيها لَكَ؟ قال: "كذبتَ، ولكنكَ فَعَلْتَ لِيقَالَ: هَو جَوَّادٌ، فقد قيل." ثُمّ أُمِرَ به فسُحب على وجهه، ثُمّ أُلقِيَ فِي النارِ." رواه مسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "یقیناً لوگوں میں سب سے پہلا شخص جس کا قیامت کے دن فیصلہ کیا جائے گا، وہ ہوگا جس نے شہادت پائی۔ اسے لایا جائے گا اور اسے دی گئی نعمتوں کی پہچان کروائی جائے گی تو وہ انہیں پہچان جائے گا۔ وہ (اللہ) کہے گا: "تم نے ان سے کیا عمل کیا؟" وہ کہے گا: "میں نے (تیری راہ میں) جنگ کی یہاں تک کہ شہادت پائی۔" اللہ کہے گا: "تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے تو اس لئے جنگ کی کہ کہا جائے: کیا بہادر آدمی ہے! تو یہ کہہ دیا گیا۔" پھر اس کے بارے میں حکم جاری ہوگا۔ اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

ایک اور شخص جس نے علم سیکھا اور سکھایا اور قرآن کی تلاوت کی، اسے لایا جائے گا اور اس (اللہ) کی نعمتیں اسے یاد دلائی جائیں گی۔ وہ انہیں پہچان لے گا۔ اللہ کہے گا: "تم نے ان سے کیا عمل کیا؟" وہ کہے گا: "میں نے علم سیکھا اور سکھایا اور تیرے لئے قرآن پڑھا۔" اللہ کہے گا: "تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے تو علم اس لئے سیکھا کہ کہا جائے: کیا عالم ہے! اور قرآن اس لئے پڑھا کہ کہا جائے: کتنا اچھا قاری ہے! تو یہ کہہ دیا گیا۔" پھر اس کے بارے میں حکم جاری ہوگا۔ اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

پھر ایک اور شخص لایا جائے گا جسے اللہ نے وسعت دی ہوگی اور اسے ہر قسم کا مال دیا ہوگا۔ اسے اللہ کی نعمتیں یاد دلائی جائیں گی تو وہ انہیں پہچان لے گا۔ "تم نے ان سے کیا عمل کیا؟" وہ کہے گا: "میں نے کوئی ایسا راستہ نہیں چھوڑا جس میں خرچ کو تو پسند کرتا ہو۔ میں نے ہر ایک میں تیرے لئے خرچ کیا۔" اللہ فرمائے گا: "تم نے جھوٹ کہا۔ تم نے تو اس لئے خرچ کیا کہ کہا جائے: کیا سخی ہے! تو یہ کہہ دیا گیا۔ پھر اس کے بارے میں حکم جاری ہوگا۔ اسے چہرے کے بل گھسیٹ کر آگ میں پھینک دیا جائے گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُقضى	اس کا فیصلہ کیا جائے گا	سُحِبَ	اس کھینچا گیا	قارِئٌ	قاری، پڑھنے والا
استُشهد	وہ شہید کیا گیا	أُلقِيَ	اسے ڈالا گیا	وَسَّعَ	اس نے وسعت دی
عَرَّفَ	وہ پہچانا گیا	تعلّمتُ	میں نے علم حاصل کیا	أعْطَا	اس نے عطا کیا
قَاتَلْتُ	میں نے جنگ کی	قَرأتُ	میں پڑھا	أصْناف	صنف کی جمع، قسمیں
استَشْهَدْتُ	میں نے شہادت پائی	علّمْتُ	میں نے سکھایا	تَرَكْتُ	میں نے چھوڑا
قاتَلْتَ	تم نے جنگ کی	تعلّمتَ	تم نے علم سیکھا	أنفقْتُ	میں نے خرچ کیا
جَرِيءٌ	بہادر، جری	قرأتَ	تم نے پڑھا	جَوَّادٌ	سخی، جواد

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّه عَنْهُ قَالَ: قال رَسُولُ اللّه صلى اللّه عليه وسلم فِي البَحرِ: "هُوَ الطَّهُورُ مَاؤُهُ، الْحِلُّ مَيْتَتُهُ." (أخرجه الأربعة وابن أبي شيبة– واللفظ له– وصَحَّحَهُ ابنُ خُزَيْمَةَ والترمذي)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے پانی (دریا، سمندر) کے بارے میں فرمایا: "اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔" چار محدثین (ابوداؤد، ترمذی، نسائی اور ابن ماجہ) اور ابن ابی شیبہ نے اسے روایت کیا۔ الفاظ انہی (ابن ابی شیبہ) کے ہیں۔ ابن خزیمہ اور ترمذی نے اسے صحیح (مستند) قرار دیا ہے۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّه عَنْهُ قَالَ: قال رَسُولُ اللّه صلى الله عليه وسلم : "طَهُورُ إنَاء أحَدكُمْ إِذَا وَلَغَ فيه الكَلْبُ أنْ يَغْسلَهُ سَبْعَ مَرَّات أولاهُنَّ بالُّتراب." (أخرجه مسلم،وفي لفظ له: "فَلْيرِقْهُ" و للترمذي: "أخْرَاهُنَّ أو أَولاهُنَّ." عن ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّه عَنْهُما قَالَ: قال رَسُولُ اللّه صلى اللّه عليه وسلم : "أُحِلَّتْ لَنا مَيْتَتَان ودَمَانِ. فأمَّا الْمَيْتَتَانِ فالْجَرَادُ والْحُوتُ. وأمَّا الدَّمَانِ فالطِّحالُ والكَبِدُ." أخرجه أحمد وابن ماجه

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارے برتنوں کی طہارت کا طریقہ یہ ہے کہ جب کتا ان میں منہ ڈال جائے تو انہیں سات مرتبہ دھوئو۔ ان میں پہلی مرتبہ مٹی سے دھوئو۔" مسلم نے اسے روایت کیا اور ان کے الفاظ میں ہے کہ "تو اس پر پانی بہانا چاہیے"۔ ترمذی کے (روایت کردہ الفاظ میں ہے) "ان میں آخری مرتبہ یا پہلی مرتبہ۔"

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ہمارے لئے دو مردار اور دو خون حلال ہیں۔ دو مردار ٹڈی اور مچھلی ہیں جبکہ دو خون تلی اور کلیجی ہیں۔" احمد اور ابن ماجہ نے اس کی روایت کی۔

عن عائشةَ رَضِيَ الله عَنْها قَالَت: "كان النبي صلى الله عليه وسلم يعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ في تَنَعُّله وَتَرجُّلِه و طُهُورِه وفي شَأْنه كُلِّه." (متفق عليه)

عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، کنگھی کرنے، اپنی صفائی کرنے اور ہر معاملے میں دائیں ہاتھ سے آغاز کرنے کو پسند فرماتے تھے۔

عن المُغيرة بن شُعبة رَضِيَ اللّه عَنْه قَالَ: كُنْتُ مع النبي صلى الله عليه وسلم فتَوضَّأَ، فَأَهْوَيْتُ لأنْزِعَ خُفَّيْهِ فقال: "دَعْهُما فإنِّي أَدْخَلْتُهُما طَاهِرَتَيْنْ." فمَسَحَ عليهما. (متفق عليه)

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا۔ آپ نے وضو فرمایا۔ میں نے جھک کر ہاتھ بڑھایا تاکہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا: "ان دونوں کو چھوڑو۔ میں نے ان دونوں کو پاکیزہ حالت میں پہنا تھا۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الطَّهُورُ	پاک، پاکیزہ، پاکیزگی	لیرِقْهُ	اسے پانی ڈالنا چاہیے	تَنَعُّلِ	جوتا پہننا
مَاءٌ	پانی	أخْراهُنَّ	ان میں سے آخری	تَرَجُّلِ	کنگھی کرنا
الْحِلُّ	حلال، جائز	أُحِلَّتْ	حلال کیا گیا	أَهْوَيْتُ	میں نے جھک کر ہاتھ بڑھایا
مَيْتَةٌ	مردار	دَمَانِ	دو خون، دم کا تثنیہ	لأنْزِعَ	تاکہ میں اتاروں
إنَاء	برتن	الْجَرَادُ	ٹڈی دل	خُفَّيْه	آپ کے دونوں موزے
وَلَغَ	اس نے منہ ڈالا	الْحُوتُ	مچھلی	دَعْ هُما	ان دونوں کو چھوڑ دو
الكَلْبُ	کتا	الطِّحالُ	تلی	أَدْخَلْتُ	میں ان میں داخل ہوا
مَرَّات	مرتبہ، مرۃ کی جمع	الكَبِدُ	کلیجی	طَاهِرَتَيْنْ	دو پاکیزہ
أولاهُنَّ	ان میں سے پہلا	يعْجِبُ	وہ پسند کرتا ہے	مَسَحَ	اس نے مسح کیا
الُّتراَبُ	مٹی	التَّيَمُّنُ	دائیں سے شروع کرنا		

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّه عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّه صلى الله عليه وسلم قال: "اِتَّقُوا اللعَّانَيْنِ." قالوا: "وما اللَعَّانَانِ يا رسولَ الله؟" قال: "الذي يَتَخلَّى في طريقِ النَّاسِ أَوْ في ظِلِّهِمْ." (رواه مسلم)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دو ملامت والے کاموں سے بچو۔" لوگ بولے: "یا رسول اللہ! یہ دو ملامت والے کام کیا ہیں؟" فرمایا: "یہ کہ کوئی لوگوں کے راستے یا سائے میں بول و براز کر دے۔" مسلم نے اسے روایت کیا۔

عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قال: قال رَسُولَ اللّه صلى الله عليه وسلم : "إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمسجدَ فَلا يَجْلِسْ حَتَّى يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ" (متفق عليه)

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اس وقت تک نہ بیٹھے جب تک کہ وہ دو رکعت نہ پڑھ لے۔" بخاری و مسلم نے اس پر اتفاق کیا اور دونوں نے اسے روایت کیا۔

عَنْ عبدِ اللّه بْن عُمَرَ رَضِيَ الله عَنْهُما أَنَّ رَسُولَ اللّه صلى الله عليه وسلم قال: "صلاةُ الْجَمَاعَةِ أَفْضَلُ من صَلاَةِ الفَذِّ بِسَبْعٍ وعِشرين دَرَجَة." (متفق عليه)

عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جماعت کی نماز اکیلے نماز سے ۲۷ گنا افضل ہے۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: "لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ ما في النِّداءِ والصَّفِ الأَوَّلِ، ثُمَّ لَمْ يَجِدُوا إلا أَنْ يَسْتَهِمُوا عليه لاسْتَهَمُوا. وَلَوْ يَعْلَمُونَ ما في التَّهْجِيرِ لاسْتَبَقُوا إليه. ولَوْ يعلمون ما في العَتِمَةِ والصُّبْحِ لأَتَوْهُمَا وَلَوْ حَبَوا" (متفق عليه)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر لوگ جانتے کہ اذان اور پہلی صف میں کیا ہے تو پھر اگر قرعہ اندازی کے بغیر اس کا فیصلہ نہ کر پاتے تو قرعہ اندازی کرتے۔ اگر وہ جانتے کہ اقامت میں کیا ہے تو اس کے لئے مقابلہ کرتے۔ اگر وہ جانتے کہ رات اور صبح کی نمازوں میں کیا ہے تو اس کے لئے لازماً آتے خواہ انہیں گھسٹ کر آنا پڑتا۔"

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ الله عَنْهُ قال: قال رَسُولُ صلى الله عليه وسلم : "مَنْ لَم يَدَعْ قَوْلَ الزُوْرِ والعَمَلَ بِهِ والْجَهْلَ فَلَيْسَ للّه حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وشَرَابَهُ." (رواه البخاري وأبو داود واللفظ له)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی بری بات، اس پر عمل اور جاہلانہ رویے کو نہ چھوڑے تو پھر اللہ کو اس کی ضرورت نہیں ہے کہ وہ (حالت روزہ میں) کھانا پینا چھوڑ دے۔" بخاری اور ابو داؤد نے اسے روایت کیا، الفاظ ان (ابو داؤد) کے ہیں۔

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّه عَنْهُ قال: قال رَسُولُ اللّه صلى الله عليه وسلم : "مَنْ نَسِيَ وهو صائِمٌ فَأَكَلَ أو شَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ، فَإِنَّما أَطْعَمَهُ اللّه وَسَقَاهُ." (متفق عليه)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی بھول گیا کہ وہ روزہ دار ہے اور اس نے کچھ کھا یا پی لیا تو اسے روزہ مکمل کرنا چاہیے۔ یہ تو بس اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِتَّقُوا	احتیاط کرو	الصَّفِ	صف، قطار	الْجَهْلَ	جاہلانہ رویہ
اللعَّانَيْنِ	دو لعنت ملامت والے کام	يَسْتَهِمُوا	وہ قرعہ اندازی کرتے	حَاجَةٌ	ضرورت
يَتَخلَّى	وہ پاخانہ کرتا ہے	التَّهْجِيرِ	نماز کے لئے اقامت	نَسِيَ	وہ بھول گیا
ظِلِّهِمْ	ان کا سایہ	لاسْتَبَقُوا	ضرور اس کی طرف لپکتے	صائِمٌ	روزہ رکھنے والا
الفَذِّ	اکیلا	العَتَمَة	عشاء کی نماز	فَلْيُتِمَّ	تو اسے پورا کرنا چاہیے
دَرَجَة	درجہ	حَبَوا	وہ گھسٹ کر آتے	صَوْمَ	روزہ
النِّداءِ	پکار، اذان	الزُوْرِ	برائی	أَطْعَمَ و سقا	اس نے کھلایا اور پلایا

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللہ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ صلى الله عليه وسلم قال: "العُمْرَةُ إلى العُمْرَةِ كفّارةٌ لِمَا بيْنَهُما، والحجُّ المبْرورُ لَيْسَ له جَزَاءٌ إلا الجنّةُ." (متفق عليه)

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک عمرہ دوسرے عمرے تک کفارہ ہے، ان کوتاہیوں کے لئے جو ان کے درمیان ہو۔ اور نیکی کے ساتھ کیا جانے والے حج کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں ہے۔"

رواه ابن عباس رضي اللّه عنهما قال: كُنتُ خَلْفَ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: "يا غلام! إنِّي أُعَلِّمُكَ كَلِمَات، احْفظْ اللّهُ يَحْفظْكَ. احْفظْ اللّهُ تَجدَهُ تَجَاهكَ. إذا سَأَلْتَ فَاسأل اللّهَ وإذا اسْتَعَنْتَ فاستَعِنْ باللّه، واعلَم أنَّ الأُمَّةَ لَوِ اجتَمَعَتْ عَلَى أنْ يَنفَعُوكَ بِشيءٍ لَم ينفعوك إلا بِشَيءٍ قد كَتَبَهُ اللّهُ لك وإِنْ اجتمعُوا على أن يَضرُّوكَ بشيء لَم يضروكَ إلا بشيء قد كتبه اللّه عليك. رُفِعَتِ الأَقلامُ وجُفَّتِ الصُّحُفَ." لما رواه الترمذي.

ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے۔ انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پیچھے تھا، آپ نے فرمایا: "لڑکے! میں تمہیں چند کلمات سکھاتا ہوں۔ انہیں یاد کر لو، اللہ تمہاری حفاظت کرے گا۔ انہیں یاد کر لو، اللہ کو تم اپنے سامنے پاؤ گے۔ جب بھی تم مانگو تو اللہ ہی سے مانگو اور جب تم مدد طلب کرو تو صرف اللہ ہی سے مدد طلب کرو۔ جان لو کہ اگر پوری امت مل کر تمہیں کسی چیز کا نفع دینا چاہیے تو وہ تمہیں نفع نہ دے گی سوائے اس کے کہ جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ اور اگر وہ سب مل کر تمہیں کسی چیز کا نقصان پہنچانا چاہیں تو وہ تمہیں نقصان نہ پہنچا سکیں گے سوائے اس کے جو اللہ نے تمہارے لئے لکھ دیا ہے۔ (نفع و نقصان کی تقدیر لکھنے والے) قلم اٹھا لیے گئے ہیں اور صحیفے خشک ہو چکے ہیں۔"

وعن عبد الله بن عمرو بن العاص رضي الله عنهما أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مِن الكبائرِ شَتمُ الرَّجُلُ وَالِديَه." قالوا "يا رسول الله! وهَل يَشتَمُّ الرَّجُلُ والِديَه." قال "نَعم يَسُبُّ أبا الرَّجُلِ فَيسُبُ أباه ويسب أمَّهُ فيسب أمَّهُ." رواه البخاري ومسلم وأبو داود والترمذي

عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ کبیرہ گناہوں میں سے ہے کہ کوئی شخص اپنے والدین کو گالی دے۔" عرض کیا: "یا رسول اللہ! یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ کوئی اپنے والدین کو گالی دے؟" فرمایا: "جی ہاں! ایک شخص دوسرے کے والد کو گالی دے اور وہ (پلٹ کر) اس کے باپ کو گالی دے، یہ اس کی ماں کو گالی دے اور وہ (جواب میں) اس کی ماں کو گالی دے۔" بخاری، مسلم، ابوداؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه أنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مَن كان يُؤمِنُ باللهِ واليوم الآخرِ فَلْيُكرِمْ ضَيفَهُ ومَن كان يُؤمِنُ باللهِ واليوم الآخرِ فلْيَصِلْ رَحِمَهُ ومن كان يؤمن بالله واليوم الآخر فليَقُلْ خَيْرًا أو لِيَصْمُتْ." رواه البخاري ومسلم

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ اپنے مہمان کا احترام کرے۔ جو کوئی بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ رشتوں کو جوڑے۔ جو کوئی بھی اللہ اور یوم آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اسے چاہیے کہ وہ یا تو اچھی بات کہے یا پھر خاموش رہے۔" بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
احْفظْ	انہیں یاد کر لو	اجتَمَعَتْ	وہ اکٹھے ہوئے	يَشتَمُّ	وہ بے عزتی کرتا ہے
يَحْفظُ	وہ حفاظت کرے گا	يَنفَعُوكَ	وہ تمہیں نفع دیں	يَسُبُّ	وہ گالی دیتا ہے
تَجِدَهُ	تم اسے پاؤ گے	يَضرُّوكَ	وہ تمہیں نقصان پہنچائیں	فَلْيُكرِمْ	تو اسے احترام کرنا چاہیے
تَجَاهكَ	تمہارے سامنے	كَتَبَ	اس نے لکھا	ضَيفَ	مہمان
اسأل	مانگو	رُفِعَتِ	اسے اٹھا لیا گیا	فلْيَصِلْ	تو اسے ملانا چاہیے
اسْتَعَنْتَ	تم نے مدد مانگی	الأقلامُ	اقلام، قلم کی جمع	رَحِمَ	رحم، رشتہ
فاستَعِنْ	تو مدد مانگو	جُفَّتِ	وہ خشک کر دیا گیا	فليَقُلْ	تو اسے کہنا چاہیے
الأُمَّةَ	امت، گروہ	الصُّحُفَ	صحیفے، کتابیں	لِيَصْمُتْ	اسے خاموش رہنا چاہیے

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

وعن أنس رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "مَن أَحَبَّ أنْ يَبسُطَ له فِي رِزقِهِ ويَنسأُ له فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلُ رَحِمَهُ. رواه البخاري ومسلم

انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جسے یہ پسند ہو کہ اس کے لئے اس کا رزق بڑھا دیا جائے، اور اس کی عمر دراز کر دی جائے، اسے چاہیے کہ وہ رشتوں کو جوڑے۔" بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا۔

عن سهل بن سعد رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: أَنَا وكَافِلُ اليَتِيمِ فِي الْجَنَّةِ هَكَذَا وأشَارَ بِالسَّبَابَةِ والوُسطَى وفَرَّجَ بَينَهُمَا. رواه البخاري وأبو داود والترمذي

سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اور یتیم کی کفالت کرنے والا جنت میں اس طرح ہوں گے۔" پھر آپ نے اپنی شہادت کی انگلی اور درمیانی انگلی سے اشارہ کیا اور ان میں کچھ فاصلہ رکھا۔

وعن أبي شريح الكعبي رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "واللهِ لا يُؤمِنُ والله لا يؤمن والله لا يؤمن." قيل: "يا رسول الله! لَقَدْ خَابَ وخَسِرَ مَن هَذَا." قال: "مَن لا يَأمَنُ جَارَهُ بَوَائِقَه."قَالُوا: "وَمَا بَوَائِقِهِ؟" قَالَ: "شَرَّهُ." رواه البخاري

ابو شریح الکعبی رضی اللہ عنہما سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں، اللہ کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں، اللہ کی قسم وہ صاحب ایمان نہیں۔" عرض کیا گیا: "یارسول اللہ! وہ جو بھی ہے، وہ تو ناکام اور نقصان پانے والا ہوا۔" فرمایا: "جس کے غلط رویے سے اس کا پڑوسی محفوظ نہیں۔" وہ بولے: "اس کا غلط رویہ کیا ہے؟" فرمایا: "اس کی برائی۔" بخاری نے روایت کیا

عن جابر رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "مَا مِنْ مُسلِمٍ يَغرِسُ غَرسًا أو يَزرَعُ زَرعًا فَيَأكُلُ منه طَيْرٌ، أو إنسَانٌ، أو بَهِيمَةٌ، إلا كَانَ مَا أَكَلَ مِنهُ لَهُ صَدَقَةٌ." رواه الْبخاري

جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو درخت لگاتا ہو یا غلہ اگاتا ہو اور اس میں سے پرندے، انسان یا جانور کھاتے ہو تو جو کچھ انہوں نے کھایا ہو، وہ اس کے لئے صدقہ نہ بن جائے۔" بخاری نے روایت کیا

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إيَّاكُم والفُحشِ والتَّفَحُشِ فإنَّ اللهَ لا يُحِبُّ الفَاحِشَ الْمُتَفَحِشَّ وإياكم والظُّلمُ فإنه هُوَ الظُّلُمَاتِ يَومَ القيامةِ وإياكم والشُّحِ فَإنهُ دَعَا مَن كَان قبلَكُم فَسَفَكُوا دِمَاءَهُمْ ودَعَا مَن كَان قبلكم فَقَطَعُوا أرحَامَهُم ودعا من كَان قبلكم فاستَحَلُّوا حُرُمَاتَهُمْ." رواه ابن حبان في صحيحه والحاكم واللفظ له وقال صحيح الإسناد

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "فحش کاموں اور گفتگو سے بچو۔ یقیناً اللہ فحش کام اور گفتگو کرنے والے کو پسند نہیں کرتا۔ ظلم سے بچو کیونکہ وہ قیامت کے دن اندھیرا بن جائے گا۔ بخل سے بچو کیونکہ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ اپنوں کا خون بہائیں۔ اس نے تم سے پہلے لوگوں کو اس پر آمادہ کیا کہ وہ رشتوں کو کاٹ دیں۔ اس نے تم سے پہلوں کو آمادہ کیا کہ وہ محرم خواتین (سے ازدواجی تعلق کو) حلال کر لیں۔" ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔ حاکم نے بھی روایت کیا اور الفاظ انہی کے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَبسُطَ	وہ پھیلاتا ہے	لا يَأمَنُ	اس نے حفاظت نہ کی	الفَاحِشَ	فحش کام کرنے والا
يَنسأُ	وہ لمبا کرتا ہے	جَارَ	پڑوسی	الْمُتَفَحِشَّ	فحش گفتگو کرنے والا
أَثَرِهِ	اس کی عمر	وَائِقِ	غلط رویہ	الشُّحِ	بخل، تنگی
كَافِلُ	کفالت کرنے والا	يَغْرِسُ	وہ غلہ اگاتا ہے	سَفَكُوا	انہوں نے بہایا
أشَارَ	اس نے اشارہ کیا	غَرسًا	غلہ	قَطَعُوا	انہوں نے کاٹ ڈالا
السَّبَابَةِ	شہادت کی انگلی	بَهِيمَةٌ	جانور	أرحَامَهُم	اپنے رشتے
فَرَّجَ	اس نے تھوڑا سا فاصلہ کیا	الفُحشِ	فحش کام	استَحَلُّوا	انہوں نے حلال کر لیا
خَابَ	وہ ناکام ہوا	التَّفَحُشِ	فحش گفتگو کرنا	حُرُمَاتَ	محرم خواتین

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

وعن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لو أخطَأتُمْ حتَّى تَبلُغَ السَّمَاءَ ثُم تُبتُمْ لَتَابَ اللهُ عَليكُم. رواه ابن ماجه بإسناد جَيِّد.

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر تم کوئی غلطی کرو یہاں تک کہ یہ آسمان تک پہنچ جائے، پھر تم توبہ کرلو تو اللہ تمہاری توبہ قبول فرمالے گا۔" ابن ماجہ نے اسے مستند سند کے ساتھ روایت کیا۔

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "إنّ الْمُؤمِنَ إذا أذْنَبَ ذَنْبًا كَانَت نُكتَةٌ سَودَاءُ فِي قَلبِهِ فإنّ تَابَ وَنَزَعَ واستَغفَرَ صَقَلَ مِنها وإنْ زَادَ زَادَتْ حتّى يُغَلَّفُ بِهَا قَلبُهُ فذَلكَ الرَّانَ الذي ذَكَرَ اللهُ فِي كتابه: كلاَّ بَل رَانَ على قلوبهم."
رواه الترمذي وصَحَّحَهُ والنسائي وابن ماجه وابن حبان في صَحِيحِهِ والحاكم واللَّفْظُ لَهُ مِن طَرِيقَينِ قال في أحَدِهِمَا صَحيحٌ على شَرطِ مسلم

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً مومن جب کوئی گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ نقطہ اس کے دل پر لگ جاتا ہے۔ اگر وہ توبہ کرتا ہے، (اس گناہ کو) چھوڑ دیتا ہے اور مغفرت چاہتا ہے، تو یہ یہاں سے صاف ہو جاتا ہے۔ اگر وہ (اس گناہ میں) اضافہ کرتا ہے تو یہ (نقطہ بھی) بڑھتا چلا جاتا ہے یہاں تک کہ وہ اس کے دل کو غلاف میں لپیٹ دیتا ہے۔ یہ وہ "ران" ہے جس کا ذکر اللہ نے اپنی کتاب میں کیا ہے: خبردار، بلکہ ان کے دلوں پر زنگ لگ چکا ہے۔" ترمذی نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ نسائی، ابن ماجہ، اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔ حاکم نے بھی اسے دو طریقوں سے روایت کیا الفاظ ان میں سے ایک طریقے کے ہیں۔ انہوں نے ایک کے بارے میں کہا کہ یہ مسلم کی شرط کے مطابق صحیح حدیث ہے۔

وعن أبي سعيد الْخُدرِي رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إن الله عَزَّ وجَلَّ لَيحْمَي عَبدَهُ الْمؤمن الدُّنيَا وهو يُحِبُّهُ كما تَحمُونَ مَرِيضَكُم الطَّعَامُ والشَّرَابُ." رواه الْحَاكِمُ وقال صَحيحُ الإسنادِ

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقینا اللہ عزوجل (بعض اوقات) اپنے مومن بندے سے دنیا کو دور رکھتا ہے جبکہ وہ اسے پسند کرتا ہو۔ یہ ایسا ہی ہے جیسے تم اپنے مریض سے کھانے پینے کو دور رکھتے ہو۔" حاکم نے اسے روایت کیا اور کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

وعن أبي هريرة رضي الله عنه قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "لا يَلِجُ النَّارُ رَجُلٌ بَكَى من خَشيَةِ اللهِ حتى يَعُودُ اللَّبَنُ فِي الضَّرعِ ولا يَجتَمِعُ غُبَارُ فِي سبيلِ الله ودُخَانُ جَهَنَّم." رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح والنسائي والحاكم وقال صحيح الإسنادِ

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص اللہ کے خوف سے روئے تو آگ اس میں داخل نہ ہو گی یہاں تک کہ دودھ جانور کے تھن میں واپس چلا جائے۔ اللہ کی راہ کا غبار اور جہنم کا دھواں کبھی اکٹھے نہیں ہو سکتے۔" ترمذی نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ نسائی اور حاکم نے اسے روایت کیا اور حاکم نے کہا کہ اس کی سند صحیح ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أخطَأتُمْ	تم نے غلطی کی	صَقَلَ	وہ صاف ہو گیا	تَحمُونَ	تم دور رکھتے ہو
تَبلُغَ	یہ پہنچ گئی	زَادَ	اس نے زیادہ کیا	بَكَى	وہ رویا
تُبتُمْ	تم نے توبہ کی	يُغَلَّفُ	اسے غلاف میں بند کیا جاتا ہے	يَعُودُ	وہ واپس آتا ہے
إسناد	سند، راویوں کی زنجیر	الرَّانَ	زنگ	اللَّبَنُ	دودھ، لسی
جَيِّد	مستند، اچھی	صَحَّحَهُ	اس نے اسے مستند قرار دیا	الضَّرعِ	جانور کے تھن
أذْنَبَ	اس نے گناہ کیا	طَرِيقَينِ	دو راستے، دو طریقے	غُبَارُ	گرد و غبار
نُكتَةٌ	نقطہ	شَرطِ	شرط	دُخَانُ	دھواں
سَودَاءُ	سیاہ	لَيحْمَي	اسے دور رہنا چاہیے		

سبق 2B: احادیث کا ایک مجموعہ

وعن أنس أيضا رضي الله عنه أنّ النبي صلى الله عليه وسلم دَخَلَ عَلى شَاب وهو في الْمَوت فقال: "كيف تَجدُكَ؟" قال: "أرجُو اللهَ يا رَسولَ الله! وإنّي أخَافُ ذُنُوبي." فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: "لا يَجتَمعَان في قَلبِ عَبد في مثلِ هَذا الْمَوطَنِ إلا أعطَاهُ اللّهُ مَا يَرجُو وأَمَّنَهُ ممَّا يَخَافُ." رواه الترمذي وقال حديث غَريبٌ وابن ماجه وابن أبي الدنيا كلهم من رواية جَعفرِ بنِ سُلَيمانَ الضبَعِي عَن ثَابت عَن أنسٍ. قالَ الْحَافظُ إسنادُهُ حَسَنٌ فَإنَّ جَعفرًا صُدُوقٌ صَالِحٌ احْتَجَّ بِه مُسلِمٌ ووَثَّقَهُ النَسَائيُّ وتَكَلَّمَ فِيه الدَارقُطنِيُّ وغَيرُهُ.

انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ایک نوجوان کے گھر میں داخل ہوئے اور وہ مرنے کے قریب تھا۔ آپ نے فرمایا: "تم کیسا محسوس کر رہے ہو؟" اس نے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میں اللہ سے امید رکھتا ہوں جبکہ مجھے اپنے گناہوں کا ڈر بھی ہے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بندے کے دل میں اس دل کی طرح دو چیزیں جمع نہیں ہوتیں مگر یہ کہ اللہ اسے وہ عطا کر دیتا ہے جس کی وہ امید رکھتا ہو اور اسے اس چیز سے محفوظ کر دیتا ہے جس سے وہ ڈرتا ہو۔" ترمذی نے اسے روایت کیا اور کہا کہ یہ اجنبی حدیث ہے۔ ابن ماجہ اور ابن ابی الدنیا سب نے اسے جعفر بن سلیمان الضبعی، ثابت اور انس سے روایت کیا۔ حافظ نے کہا اس کی اسناد درمیانے درجے کی ہیں۔ یقیناً جعفر سچے اور نیک آدمی تھے، مسلم ان سے حدیث قبول کرتے تھے۔ نسائی نے اس کی توثیق۔ البتہ دار قطنی وغیرہ نے اس بارے میں (تنقیدی) گفتگو کی ہے۔

عن أبي هريرة رضي الله عنه قال سَمعتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول: سَبعَةٌ يَظلُّهُمُ اللهُ في ظلّه يومَ لا ظلَّ إلا ظلهُ: الإمامُ العَادلُ وشَابٌ نَشَأ في عبَادة الله عز وجل ورجلٌ قَلبُهُ مُعَلَّقٌ بالْمَساجِدِ ورجُلان تَحَابَا فِي اللهِ اجتَمَعَا على ذلك وتَفرَّقَا عليه ورجُل دَعَتْهُ امرأةٌ ذَاتَ مَنصَبٍ وجَمَالٍ فَقال إنّي أخافُ اللهَ ورجُل ذَكَرَ اللهَ خَاليًا ففَاضَتْ عَينَاهُ." رواه البخاريُّ ومسلمٌ وغيرهُمَا.

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "سات ایسے لوگ ہیں جنہیں اس دن اللہ کا خاص سایہ نصیب ہو گا جس دن کوئی سایہ نہ ہو گا: (۱) عدل کرنے والا حکمران۔ (۲) وہ نوجوان جو اللہ کی عبادت سے لطف اندوز ہوتا ہے۔ (۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے معلق ہو۔ (۴، ۵) وہ دو شخص جو اللہ کی محبت میں اکٹھے ہوتے ہیں اور اسی میں الگ ہوتے ہیں۔ (۶) وہ شخص جسے کسی بلند منصب کی خوبصورت خاتون نے (بدکاری کے لئے) بلایا تو اس نے کہا کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔ (۷) وہ شخص جس نے تنہائی میں اللہ کو یاد کیا تو اس کی دونوں آنکھیں بہہ نکلیں۔" بخاری، مسلم اور دیگر نے اسے روایت کیا

کیا آپ جانتے ہیں؟ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث کو بغیر حوالے کے بیان نہیں کیا جاتا۔ یہی وجہ ہے کہ آپ کو ہر حدیث کے ساتھ اس کی کتاب کا حوالہ ملے گا۔ بخاری و مسلم حدیث کی دو ایسی کتب ہیں جو کہ مستند ترین ہیں۔ حدیث کی دیگر کتب نسائی، ابن ماجہ، ترمذی، ابو داؤد، ابن حبان، حاکم اور احمد بن حنبل نے تصنیف کی ہیں۔ حدیث کی مستند حیثیت چیک کرنے کے لئے اسناد کی کمزوریاں تلاش کرنے میں دار قطنی بہت بڑے ماہر ہیں کیونکہ حدیث کا مستند ہونا اس کے راویوں کے قابل اعتماد ہونے پر منحصر ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شَابٍ	نوجوان	وَثَّقَهُ	اس نے توثیق کی	دَعَتْ	اس نے بلایا
أرجُو	میں امید کرتا ہوں	تَكَلَّمَ فِيه	اس نے اس کے بارے میں تنقید کی		
أخَافُ	میں ڈرتا ہوں	يَظِلُّ	وہ سایہ کرتا ہے	مَنصَبٍ	منصب، عہدہ
الْمَوطَنِ	رہنے کی جگہ	نَشَأ	وہ لطف اندوز ہوتا ہے	جَمَالٍ	خوبصورتی
أعطَا	اس نے اسے عطا کیا	مُعَلَّقٌ	لٹکا ہوا	خَالِيًا	خلوت میں
احْتَجَّ بِه	اس نے اسے دلیل کی بنیاد بنایا	تَحَابَا	وہ دونوں ایک دوسرے سے محبت کرتے ہیں	فَاضَتْ	وہ بہہ نکلی
أمَّنَ	وہ محفوظ ہوا	تَفَرَّقَا	وہ دونوں علیحدہ ہوتے ہیں	عَينَاهُ	اس کی دونوں آنکھیں

سبق 3A: فعل ماضی معلوم

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

صيغة	فعل		فعل	
واحد مذكر غائب	رَفَعَ	اس (ایک مرد) نے بلند کیا	سَمِعَ	اس (ایک مرد) نے سنا
تثنية مذكر غائب	رَفَعا	ان (دو مردوں) نے بلند کیا	سَمِعا	ان (دو مردوں) نے سنا
جمع مذكر غائب	رَفَعُوا	ان (سب مردوں) نے بلند کیا	سَمِعُوا	ان (سب مردوں) نے سنا
واحد مؤنث غائب	رَفَعَتْ	اس (ایک خاتون) نے بلند کیا	سَمِعَتْ	اس (ایک خاتون) نے سنا
تثنية مؤنث غائب	رَفَعَتَا	ان (دو خواتین) نے بلند کیا	سَمِعَتَا	ان (دو خواتین) نے سنا
جمع مؤنث غائب	رَفَعْنَ	ان (سب خواتین) نے بلند کیا	سَمِعْنَ	ان (سب خواتین) نے سنا
واحد مذكر حاضر	رَفَعْتَ	تم (ایک مرد) نے بلند کیا	سَمِعْتَ	تم (ایک مرد) نے سنا
تثنية مذكر حاضر	رَفَعْتُمَا	تم (دو مردوں) نے بلند کیا	سَمِعْتُمَا	تم (دو مردوں) نے سنا
جمع مذكر حاضر	رَفَعْتُمْ	تم (سب مردوں) نے بلند کیا	سَمِعْتُمْ	تم (سب مردوں) نے سنا
واحد مؤنث حاضر	رَفَعْتِ	تم (ایک خاتون) نے بلند کیا	سَمِعْتِ	تم (ایک خاتون) نے سنا
تثنية مؤنث حاضر	رَفَعْتُمَا	تم (دو خواتین) نے بلند کیا	سَمِعْتُمَا	تم (دو خواتین) نے سنا
جمع مؤنث حاضر	رَفَعْتُنَّ	تم (سب خواتین) نے بلند کیا	سَمِعْتُنَّ	تم (سب خواتین) نے سنا
واحد متكلم	رَفَعْتُ	میں نے بلند کیا	سَمِعْتُ	میں نے سنا
جمع متكلم	رَفَعْنَا	ہم نے بلند کیا	سَمِعْنَا	ہم نے سنا

سبق 3A: فعل ماضی معلوم

صيغة	فعل		فعل	
واحد مذكر غائب	قَرُبَ	وہ (ایک مرد) قریب آیا	فَرِحَ	وہ (ایک مرد) خوش ہوا
تثنية مذكر غائب	قَرُبَا	وہ (دو مرد) قریب آئے	فَرِحَا	وہ (دو مرد) خوش ہوئے
جمع مذكر غائب	قَرُبُوا	وہ (سب مرد) قریب آئے	فَرِحُوا	وہ (سب مرد) خوش ہوئے
واحد مؤنث غائب	قَرُبَتْ	وہ (ایک خاتون) قریب آئی	فَرِحَتْ	وہ (ایک خاتون) خوش ہوئی
تثنية مؤنث غائب	قَرُبَتَا	وہ (دو خواتین) قریب آئیں	فَرِحَتَا	وہ (دو خواتین) خوش ہوئیں
جمع مؤنث غائب	قَرُبْنَ	وہ (سب خواتین) قریب آئیں	فَرِحْنَ	وہ (سب خواتین) خوش ہوئیں
واحد مذكر حاضر	قَرُبْتَ	تم (ایک مرد) قریب آئے	فَرِحْتَ	تم (ایک مرد) خوش ہوئے
تثنية مذكر حاضر	قَرُبْتُمَا	تم (دو مرد) قریب آئے	فَرِحْتُمَا	تم (دو مرد) خوش ہوئے
جمع مذكر حاضر	قَرُبْتُمْ	تم (سب مرد) قریب آئے	فَرِحْتُمْ	تم (سب مرد) خوش ہوئے
واحد مؤنث حاضر	قَرُبْتِ	تم (ایک خاتون) قریب آئیں	فَرِحْتِ	تم (ایک خاتون) خوش ہوئیں
تثنية مؤنث حاضر	قَرُبْتُمَا	تم (دو خواتین) قریب آئیں	فَرِحْتُمَا	تم (دو خواتین) خوش ہوئیں
جمع مؤنث حاضر	قَرُبْتُنَّ	تم (سب خواتین) قریب آئیں	فَرِحْتُنَّ	تم (سب خواتین) خوش ہوئیں
واحد متكلم	قَرُبْتُ	میں قریب آیا	فَرِحْتُ	میں خوش ہوا
جمع متكلم	قَرُبْنَا	ہم قریب آئے	فَرِحْنَا	ہم خوش ہوئے

سبق 3A: فعل ماضی معلوم

عربي	اردو
خَتَمَ اللّٰهُ عَلَى قُلُوبِهِمْ	اللہ نے ان کے دلوں پر مہر لگا دی۔(واحد مذکر غائب)
قَالُوا إِنَّمَا نَحْنُ مُصْلِحُونَ	وہ بولے: یقیناً ہم ہی تو اصلاح کرنے والے ہیں۔(جمع مذکر غائب)
ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُورِهِمْ	اللہ ان کا نور لے گیا۔(واحد مذکر غائب)
تَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لا يُبْصِرُونَ	اس نے انہیں اندھیروں میں چھوڑ دیا، وہ نہیں دیکھ سکتے۔(واحد مذکر غائب)
الَّذِي خَلَقَكُمْ	وہ جس نے تمہیں تخلیق کیا۔(واحد مذکر غائب)
الَّذِي جَعَلَ لَكُمُ الأَرْضَ فِرَاشاً	وہ جس نے زمین کو تمہارے لئے فرش بنایا۔(واحد مذکر غائب)
أَمَرَ اللّٰهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ	جسے اللہ نے ملانے کا حکم دیا۔(واحد مذکر غائب)
فَسَجَدُوا إِلاَّ إِبْلِيسَ	تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔(جمع مذکر غائب)
فَتَابَ عَلَيْهِ	تو اس نے ان کی توبہ قبول کی۔(واحد مذکر غائب)
فَمَنْ تَبِعَ هُدَايَ	تو جس نے میری ہدایت کی پیروی کی۔(واحد مذکر غائب)
الَّذِينَ كَفَرُوا بِآيَاتِنَا	وہ جنہوں نے ہماری آیات کا انکار کیا۔(جمع مذکر غائب)
إِذْ فَرَقْنَا بِكُمُ الْبَحْرَ	جب ہم نے تمہارے لئے سمندر کو پھاڑ دیا۔(جمع متکلم)
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ	پھر ہم نے تمہیں معاف کر دیا۔(جمع متکلم)

سبق 3A: فعل ماضی معلوم

عربي	اردو
كُلُوا مِنْ طَيِّبَاتِ مَا رَزَقْنَاكُمْ	ہم نے تمہیں جو تمہیں رزق دیا اس میں سے کھاؤ۔ (جمع متکلم)
وَمَا ظَلَمُونَا	اور انہوں نے ہم پر ظلم نہ کیا۔ (جمع مذکر غائب)
أَ جَعَلْتُمْ سِقَايَةَ الْحَاجِّ	کیا حاجیوں کو پانی پلانے کو تم نے بنالیا ہے؟ (جمع مذکر حاضر)
مَا تَذَرُ مِنْ شَيْءٍ أَتَتْ عَلَيْهِ إِلاَّ جَعَلَتْهُ كَالرَّمِيمِ	یہ عذاب جس پر آتا ہے، اس میں سے کوئی چیز نہیں چھوڑتا سوائے اس کے اسے گلا سڑا بنا دیتا ہے۔ (واحد مونث غائب، واحد مونث غائب)
جَعَلْتُ لَهُ مَالاً مَمْدُوداً	اس کے لئے میں نے بنایا لمبا مال۔ (واحد متکلم)
إِذْ قَالَتْ امْرَأَةُ عِمْرَانَ رَبِّ إِنِّي نَذَرْتُ	جب عمران کی زوجہ بولی، "میرے رب! یقیناً میں نذر مانتی ہوں۔" (واحد مونث غائب، واحد متکلم)
إِذْ كَفَفْتُ بَنِي إِسْرَائِيلَ عَنْكَ	جب میں نے بنی اسرائیل سے آپ کو بچالیا۔ (واحد متکلم)
وَكُلا مِنْهَا رَغَداً حَيْثُ شِئْتُمَا	تم دونوں اس میں سے جو چاہو کھاؤ۔ (تثنیہ مذکر یا مونث حاضر)
إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا	اگر تم دنیا کی زندگی کا ارادہ کرتی ہو۔ (جمع مونث حاضر)
إِذْ آتَيْنَا مُوسَى الْكِتَابَ	جب ہم نے موسی کو کتاب دی۔ (جمع متکلم)

مطالعہ کیجیے!

ریاکاری کیا ہے اور اس کا انسان کی شخصیت پر کیا اثر ہوتا ہے؟ انسان کی اصل زندگی یعنی آخرت میں اس کے اکاؤنٹ پر اس کا کیا اثر ہوتا ہے؟

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0002-Ostentation.htm

سبق 3A: فعل ماضی معلوم

عربي	اردو
إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ	اگر وہ اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہیں۔ (جمع مونث غائب)
قَالَ لَبِثْتُ يَوْماً	وہ بولا: میں ایک دن تک رہا۔ (واحد متکلم)
يَا لَيْتَنِي كُنتُ مَعَهُمْ	اے کاش! میں ان کے ساتھ ہوتا۔ (واحد متکلم)
رَضِيتُ لَكُمْ الإِسْلاَمَ دِيناً	میں تمہارے لئے اسلام سے بطور دین راضی ہو گیا۔ (واحد متکلم)
مَا قُلْتُ لَهُمْ إِلاَّ مَا أَمَرْتَنِي بِهِ	میں نے ان سے نہیں کہا سوائے اس کے کہ جس کا تو نے مجھے حکم دیا۔ (واحد متکلم، واحد مذکر حاضر)
قَالا رَبَّنَا ظَلَمْنَا أَنفُسَنَا	وہ دونوں بولے، "ہمارے رب! ہم نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔" (تثنیہ مذکر غائب، جمع متکلم)
إِنْ عَصَيْتُ رَبِّي عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيمٍ	اگر میں نے اپنے رب کی نافرمانی کی تو اس دن کا عذاب بہت بڑا ہے۔ (واحد متکلم)
إِذْ قَالَ مُوسَى لِقَوْمِهِ	جب موسی نے اپنی قوم سے کہا۔ (واحد مذکر غائب)
ثُمَّ بَعَثْنَاكُمْ مِنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ	پھر ہم نے تمہیں موت دینے کے بعد کھڑا کیا۔ (جمع متکلم)

مطالعہ کیجیے!

شرعی احکام کا ظاہری ڈھانچہ تو بہت اہم ہے مگر اس کی اصل روح اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔ فارم اور اسپرٹ کی اہمیت کیا ہے؟
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0017-Spirit.htm

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

أَبُو بَكرِ الصِّدِّيقُ رضي الله عنه

نَسَبُهُ ومَولِدُهُ

هو عبدُ اللّهِ بْنُ عُثمَانَ بن عَامرِ بنُ عَمْروْ بْنُ كعبِ بن سَعْدِ بنُ تِيم بنُ مُرَّةٍ. ويَلتَقِي مَعَ الرسولِ صلى الله عليه و سلم في "مُرَّةٍ" وهو الْجَدُّ السَّادِسِ له عليه الصلاة والسلام.

ووَصَفَهُ الرسولُ صلى الله عليه و سلم بالصِّدِّيقِ عَقْبِ حَادِثَةُ الإسرَاءِ والْمعراج إذْ صَدَّقَهُ حِينَ كَذَّبَهُ الْمُشرِكُونَ عندمَا أُسْرَي بالنَّبي صلى الله عليه و سلم إلى الْمسجد الأَقْصَى، أصْبَحَ يَتَحَدَّثُ النَّاسُ بذلكَ، فارتَدَّ الناسُ ممَّنْ كانوا آمَنُوا به وصَدَّقُوهُ وسَعَوا بذلك إلى أَبِي بكرٍ رضي اللّه عنه فقالوا:

"هَل لَكَ إلى صَاحِبِكَ يَزعَمُ أنه أسْرَي به اللَّيلَةُ إلى بيتِ الْمَقدَسِ؟"

قال: "أو قال ذلك؟" قالوا: "نعم."

قال: "لَئِن قال ذلك لَقد صَدَقَ."

آپ کا نسب اور جائے پیدائش:

وہ عبداللہ بن عثمان بن عامر بن عمرو بن کعب بن سعد بن تیم بن مرۃ ہیں۔ ان کا (سلسلہ نسب) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ "مرۃ" پر جاملتا ہے جو کہ آپ علیہ الصلوۃ والسلام کے چھٹے دادا ہیں۔

اسراء اور معراج کے واقعہ کے بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں صدیق کا لقب دیا، جب انہوں نے آپ کی تصدیق اس وقت کی جب مشرکین آپ کو جھٹلا رہے تھے کہ یہ کیسے ہو سکتا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو مسجد اقصی تک سفر کروایا گیا اور صبح آپ لوگوں کو یہ بتا رہے ہیں۔ یہ لوگ پلٹ کر ان کے پاس آئے جو آپ پر ایمان رکھتے تھے اور اس بات کے ساتھ ابو بکر رضی اللہ عنہ کی طرف دوڑے اور بولے:

"آپ کے دوست جو خیال کرتے ہیں کہ انہیں ایک رات میں بیت المقدس تک لے جایا گیا، آپ کی اس بارے میں کیا رائے ہے؟"

انہوں نے فرمایا: "کیا انہوں نے یہ کہا ہے؟" وہ بولے: "جی ہاں۔"

انہوں نے فرمایا: "اگر آپ نے یہ کہا ہے تو پھر آپ نے سچ ہی کہا ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَسَبُ	شجرہ نسب، خاندان	الإسرَاءِ الْمِعراجِ	نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی معراج کا واقعہ	أَصْبَحَ	اس نے صبح کی
مَولِدُ	پیدائش کی جگہ یا وقت			يَتَحَدَّثُ	وہ بیان کرتا ہے
يَلتَقِي	وہ ملتا ہے	صَدَّقَ	اس نے تصدیق کی	ارتَدَّ	وہ واپس پلٹا
وَصَفَ	اس نے صفت بیان کی	أُسْرِي	اسے سیر کرائی گئی	يَزعَمُ	وہ خیال کرتا ہے
عَقْبِ	پیچھے، بعد میں	حَادِثَةُ	واقعہ	صَدَقَ	اس نے سچ کہا

قالوا: "أو تَصدِّقُهُ أنه ذَهَبَ الليلةَ إلى بيت المقدسِ وجاء قَبلُ أن يَصبحَ؟" قال: "نعم، إنّي أُصَدِّقُهُ فِيمَا هو أبْعَدُ من ذَلِكَ، أصدقه بِخَبَرِ السَّمَاءِ في غَدْوَةٍ أو رَوْحَةٍ." فلذلك سُمِّي أبو بكر الصديق.[1]

وَلَدَ – رضي اللّه عنه – بِمَكَّةَ بَعدَ مَولِدِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم بِسَنَتَينِ وأشْهُرُ ونَشَأ فيهَا.

وہ بولے: "کیا آپ اس کی تصدیق کرتے ہیں کہ وہ ایک رات میں بیت المقدس چلے گئے اور صبح ہونے سے پہلے واپس آ گئے؟" انہوں نے کہا: "ہاں، میں نے تو ان کی تصدیق اس معاملے میں کی ہے جو اس سے بھی دور ہے۔ میں تو صبح شام ان کی تصدیق آسمان کی خبروں کے بارے میں کرتا ہوں۔" اس وجہ سے ان کا نام ابو بکر صدیق ہو گیا۔[1]

آپ رضی اللہ عنہ مکہ میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے وقت پیدائش کے دو سال اور چند ماہ بعد پیدا ہوئے اور وہیں آپ نے نشو ونما پائی۔

إسلامُه وبَعْضُ مُشَاهَدِه

كان أبو بكر رضي اللّه عنه سَرِيعُ الاستَجَابَة لدَعْوَةِ الرسولِ صلى الله عليه وسلم. فقد عُدَّ أبو بكر الصديق أولَ من آمَنَ مِنَ الرجال[2]. وقد أخبَرَ النبي صلى الله عليه وسلم أنه لَمَّا بُعثَ كذَّبَهُ النَّاسُ وصدَّقَهُ أبو بكرٍ. قال النبي صلى الله عليه وسلم: "إنّ اللّهَ بَعَثَنِي إليكم، فقُلتُم: كذّبْتَ، وقال أبو بكر صَدَقَ ووَاسَانِي بِنفْسِهِ ومالِه فَهَلْ أنتُم تَارِكُوا لِي صاحِبِي؟" (مرتين).[3]

آپ کا اسلام اور آپ کی (زندگی کے) چند مناظر

ابو بکر رضی اللہ عنہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پکار کا جواب دینے میں جلدی کرتے تھے۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کا شمار ان افراد میں ہوتا ہے جو سب سے پہلے ایمان لائے۔[2] نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خبر دی کہ جب آپ کو مبعوث کیا گیا تو لوگوں نے آپ کی تکذیب کی جب کہ ابو بکر نے آپ کی تصدیق کی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً! اللہ نے مجھے تمہاری طرف بھیجا تو تم نے کہا: آپ جھوٹ بول رہے ہیں۔" ابو بکر نے کہا کہ آپ سچ کہہ رہے ہیں اور اپنی جان ومال سے مجھے آرام دیا۔ تو کیا تم میرے دوست کو چھوڑ دو گے؟" (آپ نے یہ دو بار فرمایا)۔[3]

(1) سلسلة الأحاديث الصحيحة للألباني المجلد الأول رقم 306، أخرجه الحاكم في المستدرك 62/3، 63.
(2) فتح الباري 170/7.
(3) فتح الباري 18/7.

(1) سلسلہ احادیث صحیحہ از البانی، جلد اول، نمبر ۳۰۶، حاکم نے اسے مستدرک میں روایت کیا، جلد ۳، صفحہ ۶۲، ۶۳
(2) فتح الباری، جلد ۷، صفحہ ۱۷۰
(3) فتح الباری جلد ۷، صفحہ ۱۸

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَصَدِّقَ	تم تصدیق کرتے ہو	وَلَدَ	وہ پیدا ہوا	بُعِثَ	اسے بھیجا گیا
أُصَدِّقُ	میں نے تصدیق کی	أشْهُرُ	مہینے، شہر کی جمع	بَعَثَ	اس نے بھیجا
غَدْوَةٍ	صبح	مُشَاهَد	مناظر	وَاسَانِي	اس نے مجھے آرام دیا
رَوْحَةٍ	شام	سَرِيعُ	تیز	تَارِكُوا	انہوں نے ترک کیا
سُمِّي	اسے نام دیا گیا	الاستَجَابَة	جواب دینا	صاحِبِي	میرا ساتھی

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وقد صَحبَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم في هجرته إلى الْمدينة فنزَلَت الآيةُ الكريْمَةُ "إلاَّ تنصُرُوهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللَّهُ إِذْ أَخْرَجَهُ الَّذِينَ كَفَرُوا ثَانِيَ اثْنَيْنِ إِذْ هُمَا فِي الْغَارِ إِذْ يَقُولُ لِصَاحِبِه لا تَحْزَنْ إِنَّ اللَّهَ مَعَنَا فَأَنزَلَ اللَّهُ سَكِينَتَهُ عَلَيْهِ وَأَيَّدَهُ بِجُنُودٍ لَمْ تَرَوْهَا وَجَعَلَ كَلِمَةَ الَّذِينَ كَفَرُوا السُّفْلَى وَكَلِمَةُ اللَّهِ هِيَ الْعُلْيَا وَاللَّهُ عَزِيزٌ حَكِيمٌ."[4]

وشهِدَ الْمُشَاهدُ كُلَّهَا مع النبِي صلى الله عليه و سلم، وكان يُتَاجِرُ بالثِّيَابِ وبَلَغَ رَأسُ مَالِه حين أسلَمَ أربعيْنَ ألف دِرْهَم أنفقَهَا على مَصَالِحِ الدَّعوَةِ الإسلاميَّة وخاصَةً فِي عِتقِ رِقَابِ الْمستَضعَفيْنَ الأرقَّاءِ [5] مِنَ الْمُسلمينَ. وكان النبيُ صلى الله عليه و سلم يَقضِي في مَال أبِي بكرٍ كما يَقضِي الرَّجُلُ في مَالِ نَفسه.[6]

وقد بَشَّرَهُ الرسولُ صلى الله عليه و سلم بالْجَنَّة وتَرَكَ خُوخَةَ [7] دَاره مُشرَّعَةً على الْمَسجد دُونَ بَقِيَّةَ الصحابَةِ وأمَرَهُ بأن يَؤمَّ النَّاسِ في الصَّلاةِ خَلالَ مَرَضِه وكان مَوضعُ مَشوَرَةِ النبي صلى الله عليه وسلم وقد صَاهَرَهُ بأنْ تَزَوَّجَ عليه الصلاة والسلام ابنَتُهُ عائشةَ رضي اللّه عنها.[8]

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ ہجرت میں آپ ان کے ساتھ تھے، تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی: "اگر تم ان (نبی) کی مدد نہ کروگے تو اللہ ان کی مدد کر ہی چکا ہے جب انہیں اہل کفر نے نکال دیا تھا اور وہ محض دو میں سے دوسرے تھے۔ جب وہ دونوں غار میں تھے تو انہوں نے اپنے ساتھی سے کہا: غمگین مت ہو، یقیناً اللہ ہمارے ساتھ ہے۔ تو اللہ نے ان پر سکون نازل کر دیا اور ان کی ان لشکروں سے تائید کی جو تم نہیں دیکھ سکتے تھے تاکہ اہل کفر کی بات نیچی ہو اور اللہ کی بات اونچی ہو۔ اور اللہ زبردست اور صاحب حکمت ہے۔"[4]

آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہر موقع پر رہے۔ آپ کپڑوں کی تجارت کرتے تھے اور اسلام لانے کے وقت آپ کا سرمایہ ۴۰۰۰۰ درہم تک پہنچ چکا تھا۔ آپ نے اسے اسلام کی دعوت کے مصالح اور خاص طور پر کمزور مسلمان غلاموں[5] کی گردنیں آزاد کروانے کے لئے خرچ کیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم ابو بکر رضی اللہ عنہ کے مال کے بارے میں اس طرح فیصلہ فرماتے تھے جیسا کہ کوئی شخص اپنے مال کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے۔[6]

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں جنت کی بشارت دی اور انہیں باقی صحابہ کے برعکس اپنے گھر میں ایک چھوٹا دروازہ[7] رکھنے کی اجازت دی جو کہ مسجد میں کھلتا تھا۔ اپنے مرض میں آپ نے انہیں حکم دیا کہ وہ لوگوں کی نماز میں امامت کریں۔ آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے مشیر کے مقام پر تھے۔ آپ نے ان سے سسرالی رشتہ قائم کر لیا جب آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے ان کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہا سے شادی کر لی۔[8]

(4) سورۃ التوبة آية 40. (5) جمع رقيق (6) أحمد، فضائل الصحابة 65/1 بإسناد صحيح.
(7) الخوخة: بَابُ صَغِيرٌ يَنفذُ منه إلى المسجد. (8) عصر الخلافة الراشدة، للدكتور/ أكرم ضياء العمري ص 63

(4) سورۃ توبہ آیت ۴۰۔ (5) ارقاء، رقیق کی جمع ہے یعنی غلام۔ (6) مسند احمد، فضائل صحابہ جلد ۱، صفحہ ۶۵۔ (7) خوخہ چھوٹے دروازے کو کہتے ہیں جو مسجد میں کھلتا ہو۔ (8) عصر الخلافۃ الراشدہ، ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری، صفحہ ۶۳

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صَحِبَ	وہ ساتھ رہا	الْعُلْيَا	اوپر والا	مستَضعَفيْنَ	کمزور
تَنصُرُوهُ	تم اس کی مدد کروگے	يُتَاجِرُ	وہ تجارت کرتا ہے	الأرقَّاءِ	غلام، رقیق کی جمع
لا تَحْزَنْ	غم نہ کرو!	الثِّيَابِ	کپڑے، ثَوب کی جمع	يَقضِي	وہ فیصلہ کرتا ہے
سَكِينَة	سکون، اطمینان	رَأسُ مَالِ	سرمایہ	أن يَؤمَّ	کہ وہ امامت کرائے
أَيَّدَهُ	اس نے اس کی تائید کی	أسلَمَ	اس نے اطاعت قبول کی	مُشرَّعَةً	اجازت
جُنُودٍ	لشکر، جُند کی جمع	مَصَالِحِ	مصلحتیں	خَلالَ	دوران
لَمْ تَرَوْهَا	تم نے اسے نہ دیکھا	عِتقِ	غلام آزاد کرنا	مَشوَرَةِ	مشورہ
السُّفْلَى	نچلا	رِقَابِ	غلام، گردنیں، رقبہ کی جمع	صَاهَرَ	اس نے سسرالی رشتہ بنایا

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

صِفَاتُهُ وفَضْلُهُ

أما عن صفاته – رضي اللّه عنه – فيُمكِنُ تَقسِيمها إلى قِسمَيْنِ :

١– الصِّفاتُ الْخَلْقِيَّةُ

وَصَفَتْهُ ابنَتُهُ عائشةَ رضي اللّه عنها فَقَالَت: "كان رَجُلاً أَبْيَضُ نَحِيفاً خَفِيفُ العَارِضَيْنَ [9] أجنأ [10] قَلِيلُ لَحْمِ الوَجهِ غائِرُ [11] العَيْنَينِ نَاتِئ الْجَبهَةُ.

2– الصفاتُ الْخُلُقِيَّةُ

كان – رضي اللّه عنه– أَوّاها [13] شديدُ الْحَياءِ كثيرُ الوَرعِ حَازِماً مع رحْمَةٍ يَحفِظُ شَرفَهُ وكَرَامَتُهُ وكان غَنِياً بِجَاهِهِ وأخلاقِهِ. ولَم يُؤثَر عنه عِبَادَةَ الأصنامِ وأُثِرَ عنه الأخلاقُ الطَّيِّبَةُ.

آپ کی صفات اور آپ کی فضیلت

جہاں تک آپ رضی اللہ عنہ کی صفات کا تعلق ہے تو انہیں دو اقسام میں تقسیم کیا جاسکتا ہے:

ا۔۔۔جسمانی صفات

آپ کی بیٹی عائشہ رضی اللہ عنہ نے آپ کی صفت بیان کرتے ہوئے فرمایا: "آپ سفید رنگ کے دبلے پتلے مرد تھے، آپ کے گالوں پر بال کم تھے[9] اور کندھے مڑے ہوئے تھے[10]۔ آپ کے چہرے پر گوشت کم تھا اور آپ کی دونوں آنکھیں گہری[11] اور پیشانی ابھری ہوئی تھی۔

ب۔۔۔اخلاقی صفات

آپ رضی اللہ عنہ بہت دعا کرنے والے[13]، بہت حیاء والے، زیادہ تقوی کرنے والے، مضبوط مگر رحم دل شخصیت کے مالک تھے۔ آپ اپنے شرف اور وقار کی حفاظت کرنے والے تھے اور اپنی انا اور اخلاق کے معاملے میں غنی تھے۔ آپ سے کبھی بتوں کی عبادت کو منسوب نہیں کیا گیا بلکہ ہمیشہ آپ سے اچھے اخلاق ہی کو منسوب کیا گیا ہے۔

(9) خفيف العارضين: العارضُ صَفحَةُ الْخَدِّ والْمُرادُ خَفيفُ شَعرِ الْخَدِّ. (10) أجنَأ: الأَحْدَبُ وكَذَلكَ يُطلقُ عَلَى انْحِنَاءِ ما بين الكَتِفَيْنِ عَلَى الصَّدرِ. (11) غائر العينين. أي عَينَاهُ داخِلَتَانِ في رَأسِهِ. (12) الْخُلَفَاءُ الرَّاشِدُونَ، أمِيْن القضاة صح15. (13) أوّاهاً: الأوَّاهُ كثيرُ الدُّعَاءِ وكذلك رحيمُ القلبِ ورَقِيقه.

(9) خفیف العارضین۔ عارض چہرے کے گال کو کہتے ہیں، مراد یہ ہے کہ گال پر بال کم تھے۔ (10) اجناء کا معنی ہے مڑے ہوئے یعنی دونوں کندھے سینے کے گرد مڑے ہوئے تھے۔ (11) غائر العینین یعنی آنکھیں سر میں دھنسی ہوئی تھیں۔ (12) الخلفاء الراشدون از امین القضاۃ، ص ۱۵۔ (13) اواھا یعنی کثرت سے دعا کرنے والا اور اسی طرح نرم اور مہربان دل والا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صِفَاتُ	صفات، خصوصیات	أجنأ	مڑے ہوئے کندھے	غائِرُ	گہرا
فَضْلُ	فضیلت	صَفحَةُ	صفحہ، جلد	ناتِئ الْجَبهَةُ	ابھری ہوئی پیشانی
يُمكِنُ	وہ ممکن ہے	الْخَدِّ	گال	أَوّاها	بہت دعا کرنے والا
الْخَلْقِيَّةُ	جسمانی	الأَحْدَبُ	مڑے ہوئے، گول	الوَرعِ	تقوی
الْخُلُقِيَّةُ	اخلاقی	انْحِنَاء	گولائی	حَازِماً	مضبوط شخصیت کا مالک
نَحِيفاً	کمزور	الكَتِفَيْنِ	دو کندھے	جَاه	عزت، انا
العَارِضَيْنَ	دو گال	الصَّدر	سینہ	لَم يُؤثَر	یہ بیان نہیں کیا گیا

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وكان– رضِيَ اللّهُ عَنهُ – حَكيماً فقد ظَهَرَتْ حِكمَتُهُ ورِبَاطَةٌ جَأشِهِ فِي مَوَاجَهَةِ مَصَابَ الأُمَّةِ بِوَفَاةِ النبيِّ صلى الله عليه وسلم كما ظَهَرَتْ شَخصيَّتِهِ القَوِيَّةِ وحَنَكَتَهُ السِّيَاسِيَّةِ فِي اجتمَاعِ السَّقِيفَة.

وقد عبَرٌ عَن تَواضعِ جَمٍّ وزُهدٍ فِي الْخَلافَةِ حين رُشِّحَ [14] لَها وذلك "فِي خُطبَته التي خَطَبَهَا فِي الناسِ بَعدَ البَيعَةِ ومما جاءَ فيها: "أنِّي قد وُلِّيْتُ عليكُم ولَستُ بخَيرِكُمْ." (الْخطبة) [15] ومع عِلمُهُ بالقرآنِ والسُّنةِ وفَهمِهِ لِمَقَاصِدِ الشَّرعِ وأحكَامِهِ فقد كان كثِيْرُ الاستِشَارَةِ للصَّحَابَةِ وكانتِ الرحْمَةُ تَغَلَّبَ عَلى آرَائِهِ فقد أشَارَ بِقُبُولِ الْمَفَادَاةِ من أُسرَى بَدرٍ. [16]

آپ رضی اللہ عنہ صاحب حکمت تھے۔ آپ کی دانش اور ثابت قدمی امت کی مصیبتوں میں ظاہر ہوئی جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوئی۔ جیسا کہ آپ کی مضبوط شخصیت اور آپ کی سیاسی بصیرت سقیفہ کے اجتماع میں سامنے آئی۔

خلافت کے بارے میں آپ کے بہت زیادہ عجز و انکسار اور زہد و تقوی میں سبق ہے، جب آپ کو خلیفہ مقرر کیا گیا[14] تو اس وقت بیعت کے بعد آپ نے لوگوں کو جو خطبہ دیا، اس میں آیا ہے: "مجھے آپ لوگوں پر حکمران بنا دیا گیا ہے جبکہ میں آپ سے بہتر نہیں ہوں[15]۔" قرآن و سنت کے بارے میں آپ کے علم اور شریعت کے مقاصد کے بارے میں آپ کے اعلی فہم کے باعث صحابہ آپ سے کثرت سے مشورہ کرتے تھے۔ آپ کی رحم دلی آپ کی آراء پر غالب آجاتی جیسا کہ آپ نے بدر کے قیدیوں کے بارے میں فدیہ قبول کرنے کا مشورہ دیا۔ [16]

(14) رشح: أي اختياره وهيئوه للخلافة. (15) خُطبَتِهِ بعد البيعة كما سَيأتي إن شاء الله. (16) عصرُ الْخلافةِ الراشدَة، للدكتور/ أكرم ضياء العمري.

(14) رشح یعنی آپ کا انتخاب اور خلافت کے لئے آپ کو مقرر کیا جانا (15) بیعت کے بعد کا خطبہ جیسا کہ انشاء اللہ عنقریب آرہا ہے۔ (16) عصر الخلافۃ الراشدہ، ڈاکٹر اکرم ضیاء العمری۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَكيماً	صاحب دانش	تَواضِعِ	عجز و انکسار	البَيعَةِ	بیعت
رِبَاطَةٌ جَأشِهِ	مصیبت میں ثابت قدم	جَمٍّ	بہت زیادہ	سَيأتي	جلد وہ آئے گا
مَوَاجَهَةِ	سامنا کرنا	زُهدٍ	زہد و تقوی	وُلِّيْتُ	مجھے حاکم مقرر کیا گیا ہے
مَصَابَ	مصیبتیں	الْخَلافَةِ	خلافت	مَقَاصِدِ	مقاصد، مقصد کی جمع
ظَهَرَتْ	یہ ظاہر ہوئی	رُشِّحَ	اسے مقرر کیا گیا	الاستِشَارَةِ	مشورہ مانگنا
القَوِيَّةِ	قوی، مضبوط	خُطبَة	خطبہ، تقریر	أشَارَ	اس نے اشارہ کیا
حَنَكَتَهُ	ان کی عقل و دانش، بصیرت	خَطَبَ	اس نے خطبہ دیا	قُبُولِ	قبول کرنا
السِّيَاسِيَّةِ	سیاسی	اختياره	اس کا اختیار	الْمَفَادَاةِ	مفادات، فدیہ
عَبَرٌ	سبق	هيئوهِ	اس کو مقرر کیا جانا	أُسرَى بَدرٍ	بدر کے قیدی

البيعةُ لأبي بكرٍ رضي اللّه عنه بالْخَلافَة

بعدُ وفاةِ النبي صلى الله عليه و سلم، اجتَمَعَ الأنصارُ في سقيفَةِ بني سَاعَدَة لاختيَارِ خَليفَةٍ منهُمْ فَحَضَرَ إلَيهِم نَفَرٌ مِنَ الْمُهاجِرِينَ ومِنهُم أبو بكرٍ الصِّدِّيقُ، وعُمَرُ بنُ الْخَطَّابُ، وأبُو عُبَيدَةَ عَامِرُ بنُ الْجَرَّاحُ رضي اللّه عنهم. فَتَكَلَّمَ أبو بكرٍ وبَيَّنَ فَضلَ الأنصَارِ وقال:

"لقد رَضَيتُ لَكُم أحدُ هَذَينِ الرَّجُلَيْنِ فَبَايَعُوا أيُّهُمَا شئتُمْ." فَأخَذَ بيَدِ عُمَرَ بنَ الْخطاب، وبيَدِ أبِي عُبيدة بنِ الْجراحِ. فقال عمرُ بنُ الْخطابُ: "يَا مَعْشَرَ الأنصَارِ! ألَسْتُمْ تَعلَمُونَ أنّ رسولَ اللّهِ صلى الله عليه وسلم قَدْ أمَرَ أبَا بَكرٍ أنْ يُؤَمَّ الناسَ فأيُّكُم تُطَيِّبُ نفسَهُ أنْ يَتَقَدَّمَ أبَا بكرٍ." فقال الأنصارُ: "نَعُوذُ باللّهِ أنْ نَتَقَدَّمَ أبَا بكرٍ."[17]

فَقَدْ اسْتَدَّلَ عمرُ بن الْخطاب رضي اللّه عنه بأحْقيَّةِ أبِي بكرٍ بالْخَلافَة بعدُ أنْ ذَكَّرهُم بأمرِ الرسولِ صلى الله عليه و سلم أن يُؤَمَّ الناسَ أبو بكر رضي اللّه عنه فطَلَبَ عمرُ مِن أبِي بكرٍ أنْ يَبسُطَ يَدَهُ لِيُبَايِعَهُ فبَسَطَ يَدِه فَبَايَعَهُ عمرُ فالْمُهاجِرُونَ فَالأنصَارُ.

ابو بکر رضی اللہ عنہ کی بیعت خلافت

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے بعد انصار سقیفہ بنی ساعدہ میں اکٹھے ہوئے تاکہ وہ اپنے میں سے خلیفہ کا انتخاب کرلیں۔ ان کے پاس مہاجرین کا ایک گروہ آیا جن میں ابو بکر صدیق، عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ عامر بن الجراح رضی اللہ عنہم شامل تھے۔ ابو بکر نے بات کی اور انصار کی فضیلت بیان کی اور کہا:

"یقیناً میں تمہارے لئے ان دو افراد کو پسند کرتا ہوں۔ تو تم جسے چاہو، اس کی بیعت کرلو۔" انہوں نے عمر بن خطاب اور ابو عبیدہ بن جراح کا ہاتھ پکڑ لیا۔ تو عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے کہا: "اے انصار کے گروہ! کیا تم نہیں جانتے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ تو تم میں سے کون یہ پسند کرے گا کہ وہ ابو بکر سے آگے بڑھے۔" انصار نے کہا: "ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں کہ ہم ابو بکر سے آگے بڑھیں۔"

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کی خلافت کے حق کی دلیل یہ پیش کی کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو لوگوں کی امامت کا حکم دیا تھا۔ عمر نے ابو بکر سے ہاتھ پھیلانے کا مطالبہ کیا تاکہ وہ ان کی بیعت کریں۔ انہوں نے اپنا ہاتھ پھیلایا تو عمر رضی اللہ عنہ نے ان کی بیعت کرلی، پھر مہاجرین نے بیعت کی اور پھر انصار نے۔

(17) مُسنَدُ أحمَدَ 133/2

(17) مسند احمد، جلد ۲، صفحہ ۱۳۳

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سقيفَة	چھپر	رَضَيتُ	میں راضی ہوا	اسْتَدَّلَ	اس نے دلیل پیش کی
بنِي سَاعَدَةِ	انصار کا ایک خاندان	بَايَعُوا	تم سب بیعت کرلو!	أحْقيَّة	حق دار ہونا، اہلیت
حَضَرَ	وہ حاضر تھا	شئتُمْ	تم چاہو	ذَكَّرَ	اس نے تذکرہ کیا
نَفرٌ	گروہ	يَا مَعْشَرَ	اے گروہ!	طَلَبَ	اس نے مطالبہ کیا
تَكَلَّمَ	اس نے کلام کیا	تُطَيِّبُ	تم پسند کروگے	لِيُبَايِعَ	تاکہ وہ بیعت کرے
بَيَّنَ	اس نے واضح کیا	يَتَقَدَّمَ	وہ آگے بڑھتا ہے	بَايَعَ	اس نے بیعت کی
فَضلُ	فضیلت	نَتَقَدَّمَ	ہم آگے بڑھتے ہیں		

وما كانَ للأنصار رضوان اللّه عليهم أنْ يَتخلَّفُوا عنِ البيعَة بَعدُ أنْ نَبَّهَهُمْ عمرُ إلى تلكَ الْحَقيقَةُ ألا وهيَ أفْضَلِيَّةُ أبي بكرٍ رضي اللّه عنه على سَائِرِ الصَّحَابَة رضوانُ اللّه عليهم جَميعاً فاتَّفَقَتْ كَلِمَتُهُم علَى البَيعَة. وفي اليَومِ التَّالي صَعَدَ أبو بكرٍ رضي اللّه عنه الْمِنبَرَ فَبَايَعَهُ الناسُ وتَمَّتِ البَيعَةُ لأبِي بكرٍ.[18]

أُسلُوبُهُ فِي الْحُكْمِ رضي اللّه عنه

أعْلَنَ أبو بكرٍ رضي اللّه عنه أسلوبهُ في الْحكمِ من خَلال خُطبَته القَصيرَة التي خَطَبَهَا فِي الناسِ فِي مَسْجِد رسولِ اللّه صلى الله عليه وسلم فقالَ بعدُ أنْ حَمدَ اللّهَ وأثْنَى عَلَيه:

"ياأيُّهَا النَّاسُ! إنِّي قد وُلِّيتُ عليكُم ولستُ بخَيرِكُم. فإنْ أحسَنْتُ فأعينُوني وإنْ أسَأتُ فَقَوِّمُوني. الصِّدْقُ أمَانَةٌ والكَذْبُ خَيَانَةٌ والضَعيفُ فيكُم قَويٌّ عندي حتَّى ارْجعُ عَلَيه حَقَّهُ إنْ شَاءَ اللّه، والقَويُّ فيكُم ضَعيفٌ حتّى آخذُ الْحَقُّ منهُ إن شاء اللّه. لا يَدَعُ قَومٌ الْجِهَادَ فِي سَبِيلِ اللّه إلا خَذَلَهُمْ ولا تَشيعُ الفَاحِشَةُ فِي قومٍ إلاَ عَمَّهُمُ اللّهُ بالبَلاءِ. أطيعُوني ما أطَعْتُ اللّهَ ورسولَهُ فإذا عَصَيتُ اللّهَ ورسولَه فلا طَاعَةُ لِي عليكُم." [19]

انصار رضی اللہ عنہم کے لئے یہ ممکن نہ تھا کہ وہ بیعت میں پیچھے رہ جائیں بعد اس کے کہ عمر رضی اللہ عنہ نے اس حقیقت کے بارے میں انہیں متنبہ کر دیا تھا کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم پر فضیلت رکھتے ہیں۔ ان کی بیعت کے بارے میں ان کی بات پر متفق ہو گئے۔ اگلے دن ابو بکر رضی اللہ عنہ منبر پر چڑھے اور لوگوں نے ان کی بیعت کر لی۔ اس طرح ابو بکر کی بیعت مکمل ہو گئی۔[18]

آپ رضی اللہ عنہ کا طرز حکومت

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے طرز حکومت کا ایک مختصر خطبے کے دوران اعلان کر دیا جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی مسجد میں آپ نے لوگوں کے سامنے دیا۔ اللہ حمد وثنا کے بعد آپ نے فرمایا:

"اے لوگو! میں آپ پر حکمران مقرر کیا گیا ہوں مگر آپ سے بہتر نہیں ہوں۔ اگر میں اچھا کام کروں تو میری مدد کیجیے اور اگر برا کام کروں تو مجھے سیدھا کر دیجیے۔ سچائی دیانت داری ہے اور جھوٹ خیانت ہے۔ آپ میں سے کمزور میرے نزدیک طاقتور ہے جب تک کہ میں اللہ کے چاہنے پر اسے اس کا حق نہ دلوا دوں۔ اور آپ میں سے طاقتور میرے نزدیک کمزور ہے جب تک کہ میں اللہ کے چاہنے کے مطابق اس سے اس کے ذمہ حق نہ لے لوں۔ جب کوئی قوم اللہ کی راہ میں جدوجہد کو ترک کر دیتی ہے تو وہ اس پر رسوائی کو مسلط کر دیتا ہے۔ کسی قوم میں جب فحاشی پھیلتی ہے تو اللہ ان پر مصیبتیں پھیلا دیتا ہے۔ اگر میں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کروں تو میری اطاعت کیجیے اور اگر میں ان کی نافرمانی کروں تو میری اطاعت کرنا آپ پر لازم نہیں ہے۔[19]

(18) انظر لمحات في الخلافة الراشدة، للدكتور / عبد العزيز محمد نور ولي. (19) سيرة ابن هشام 661/4، البداية والنهاية 305/6.

(18) دیکھیے لمحات فی الخلافۃ الراشدہ، ڈاکٹر عبد العزیز محمد نور ولی۔ (19) سیرت ابن ہشام، جلد ۴، ص ۶۶۱، البدایہ والنہایہ جلد ۶ ص ۳۰۵

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَتخَلَّفُوا	وہ پیچھے رہ گئے	تَمَّتِ	وہ مکمل ہوئی	أسَأتُ	میں نے برائی کی
نَبَّهَهُمْ	اس نے انہیں تنبیہ کی	أسلوبُ	طریقہ کار	قَوِّمُوني	مجھے سیدھا کر دو
الْحقيقَةُ	حقیقت	الْحكمِ	حکومت کرنا	ارْجِعُ	میں لوٹا دوں
أفْضَلِيَّةُ	افضلیت	أعْلَنَ	اس نے اعلان کیا	آخذُ	لینے والا
سَائِرِ	تمام	القَصيرَة	چھوٹی	لا يَدَعُ	وہ نہیں چھوڑتا
اتَّفَقَتْ	وہ متفق ہوئی، ہوئے	أثْنَى عَلَيه	اس نے اس کی ثناء کی	خَذَلَ	رسوائی
التَّالِي	بعد میں آنے والا، اگلا	أحسَنْتُ	میں نے اچھا کیا	لا تَشيعُ	وہ نہیں پھیلتی
صَعَدَ	وہ چڑھا	أعِينُوني	میری مدد کرو	عَمَّهُمُ	وہ ان میں پھیلا دیتا ہے

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وقد تَضَمَّنَتْ هَذِه الْخُطبَةُ الْخُطُوطُ الرَّئِيسَةُ لِسَيَاسَتِهِ رضي اللّه عنه وهي:

1. سَاوَى نَفسَهُ بالناسِ يُسرَي عليه مِنَ الْحُكْمِ ما يُسرَي عليهم.
2. إقَامَةُ مُبدَأ التَّعَاوُن على الْحَقِّ.
3. رَفعُ شَعَارِ الصِّدقِ ومُحَارَبَةُ الكذْب.
4. الأخْذُ على الظَّالِمِ وإنصَافُ الْمَظلُومِ.
5. رفعُ رَايَةِ الْجِهَادِ في سبيلِ اللّه.
6. قَمعُ [20] الفَاحِشَةِ في الْمُجْتَمعِ.
7. الأَمْرُ بِطَاعَتِهِ مَا دَامَ يُقِيمُ حُدُودَ اللّه. [21]

اس خطبے میں آپ رضی اللہ عنہ کی پالیسی کے اہم خطوط بیان کیے گئے، وہ یہ ہیں:

۱۔ آپ نے اپنے آپ کو لوگوں کے برابر قرار دیا کہ جو حکم ان کے لئے ہے، وہی آپ کے لئے بھی ہے۔
۲۔ حق بات کے لئے تعاون کرنے کا اصول
۳۔ سچائی کی بات کی بلندی اور جھوٹ کے خلاف جنگ
۴۔ ظالم سے لینا اور مظلوم کے ساتھ انصاف کرنا
۵۔ جہاد فی سبیل اللہ کا جھنڈا بلند کرنا
۶۔ معاشرے سے فحاشی کا خاتمہ کرنا [20]
۷۔ ان کی اطاعت کا حکم جب تک وہ اللہ کی حدود کو قائم کرتے رہیں۔ [21]

أعْمَالُ أبِي بكرٍ رضي اللّه عنه:

أبُو بكرٍ رضي اللّه عنه لَهُ أعمَالٌ عَظيمةٌ فقد حَقَّقَ أهْدَافاً وإنْجَازَاتٌ كَثيْرَةٌ وجَليلَةٌ وكَانَتْ أيَّامُهُ حَافِلَةٌ بِأعمَالِ الْخَيْرِ مَعَ أنَّهَا لَم تَدُمْ إلا سنتَين وثَلاثَةُ أشهُرٍ و مِنَ أهَمِّ أعمَالِه ما يَلِي:

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے اعمال

ابو بکر رضی اللہ عنہ کے عظیم اقدامات ہیں۔ انہوں نے بہت سے ہدف اور بڑی کامیابیاں حاصل کیں۔ آپ کا دور نیکی کے اقدامات سے بھرا پڑا ہے باوجود اس کے کہ آپ صرف دو سال اور تین ماہ تک رہے۔ آپ کے اہم اقدامات درج ذیل ہیں:

(20) قَمعٌ: أي قَهَرَهُم وذَلَّلهم (21) لَمحات في الخلافة الراشدة، للدكتور/ عبد العزيز محمد نور ولي.

(20) قمع: یعنی ان پر سختی کر کے انہیں کمزور کرنا۔ (21) لمحات فی الخلافۃ الراشدہ، ڈاکٹر عبد العزیز محمد نور ولی

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَضَمَّنَتْ	یہ شامل ہے	التَّعَاوُنِ	تعاون	الْمُجْتَمعِ	معاشرہ
الْخُطُوطُ	خطوط، لائنیں	رَفعُ	اٹھانا	مَا دَامَ	جب تک وہ رہا
الرَّئِيسَةُ	بڑی	شَعَارِ	الفاظ، شعار	يُقِيمُ	وہ قائم کرتا ہے
سَيَاسَتِهِ	اس کی پالیسی	مُحَارَبَةُ	لڑائی، جنگ	حَقَّقَ أهْدَافاً	ہدف حاصل کر لئے
سَاوَى	اس نے برابر کیا	الأخْذُ	لینا	إنْجَازَاتٌ	کامیابیاں
يُسرَي عليه	اس پر ذمہ داری ہے	رَايَةِ	جھنڈا	حَافِلَةٌ	بھری ہوئی
إقَامَةُ	قائم کرنا	قَمعُ	قلع قمع کرنا	لَم تَدُمْ	وہ نہیں رہا
مُبدَأ	اصول	قَهَرَوذَلَّلَ	قابو پا کر مطیع بنانا	أهَمِّ	اہم ترین

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

أولاً إنفاذُ جَيشِ أُسَامَةَ بنَ زَيْدٍ رضي اللّه عنه

جَهَّزَ رسولُ اللّه صلى الله عليه وسلم جيشاً قَبلَ وَفَاتِه وأَمَّرَ عَلَيه أُسَامَةَ بنَ زيدٍ رضي اللّه عنهما. وكان أسَامَةُ قد أُمِرَ أن يَسِيْرَ إلى مَشَارِفِ الشَّامِ، فَعَسْكَرَ في الْجُرْفِ. وقد ضَمَّ جَيشه كِبَارُ النَّاسِ وخَيَارِهم وفيهم عُمَرُ رضي اللّه عنه ولكن هذا الْجَيشِ لَم يَبْرَحْ الْمَدِينَةَ لِمَرْضِ رسولِ اللّه صلى الله عليه وسلم. وما زَالَ مُعَسْكَرًا حتى تَوَفِّي رسولُ اللّهِ صلى الله عليه وسلم وتَوَلّى أبو بكرٍ رضي اللّه عنه الْخلافَةَ.

ولَمَّا وصَلَتْ أنْبَاءُ [22] بوَادِرِ الرِّدَّة رَأىَ أُسَامَةُ أنْ يَتَرِيث حتّى يَنْجَلِي الوَضْعِ وبخَاصَة وأنّ مَعَهُ وُجُوهُ النَّاسِ فأَبَى أبو بكرٍ رضي اللّه عنه إلاّ أن يَسِيْرَ إلى ما أُمِرَ به وقال: "ما كُنتُ لاستَفْتَحُ بشَيءٍ أَولَى من إنفَاذِ أمْرِ رسولِ اللّهِ صلى الله عليه وسلم ولإن تَخْطفنِي الطيْرُ أحبُّ إلَيَّ مِنْ ذَلِكَ." واستَأذَنَ أبو بكرٍ أسُامَةَ في عُمَرَ– رضي اللّه عنهم – فأذنَ لَه ومَضَى لِوَجهِه.

اول: اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کے لشکر کی روانگی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی وفات سے قبل ایک لشکر تیار کیا اور اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کو اس کا امیر مقرر فرمایا۔ اسامہ کو حکم دیا گیا کہ وہ شام کی بلند زمینوں کی طرف سفر کریں۔ انہوں نے جرف کے مقام پر چھاؤنی بنالی۔ ان کے لشکر میں بڑے اور بہترین لوگ تھے جن میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بھی شامل تھے۔ یہ لشکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے مرض کے باعث مدینہ سے ابھی نکلا ہی نہ تھا۔ وہ اس وقت تک چھاؤنی میں ہی تھے جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وفات پائی اور ابو بکر رضی اللہ عنہ خلیفہ منتخب ہوئے۔

جب بغاوت پھوٹ نکلنے کی خبر [22] پہنچی تو اسامہ نے تاخیر کرنے کا فیصلہ کیا تا کہ بات واضح ہو جائے اور خاص طور پر لوگوں کی (بیان کردہ) وجوہات ان تک پہنچ جائیں۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے (ان کی رائے کو ماننے سے) انکار کیا اور (حکم دیا کہ) انہیں جو حکم دیا گیا ہے، وہ اس کے لئے سفر کریں اور فرمایا: "میرے نزدیک کوئی چیز آغاز کرنے کے لئے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے حکم پر فوقیت نہیں رکھتی۔ اگر پرندے بھی مجھے اچک کرلے جائیں تو یہ میرے لئے اس سے زیادہ پسندیدہ ہوگا کہ (میں حضور کے حکم کی خلاف ورزی کروں)۔ ابو بکر نے عمر (کو روکنے) کے معاملے میں اسامہ رضی اللہ عنہم سے اجازت چاہی۔ انہوں نے اس کی اجازت دے دی اور اپنے مشن پر روانہ ہو گئے۔

(22) أنباء. أي أخبار.

(22) انباء یعنی خبریں

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
إنفَاذُ	نافذ کرنا	يَبْرَحْ	اس نے چھوڑ دیا	يَنْجَلِي	وہ واضح ہو گیا
جَيشِ	لشکر	ما زَالَ	اس نے نہ چھوڑا	أَبَى	اس نے انکار کیا
جَهَّزَ	اس نے سامان تیار کیا	تَوَفِّي	وہ فوت ہوا	لاستَفْتَحُ	ضرور میں آغاز کروں گا
أَمَّرَ	اس نے حکم دیا	تَوَلّى	وہ حکمران بنا	تَخْطفنِي	وہ مجھے اچک لیں
أن يَسِيْرَ	کہ وہ سفر کرے	أنْبَاءُ	خبریں	الطيْرُ	پرندے
مَشَارِفِ	بلند زمینیں	وَادِرِ	پھوٹ نکلنا	استَأذَنَ	اس نے اجازت مانگی
عَسْكَرَ	اس نے چھاؤنی بنائی	الرِّدَّة	فتنہ ارتداد، بغاوت	أذنَ	اس نے اجازت دی
الْجُرْفِ	تیز ڈھلان	يَتَرِيثَ	اس نے دیر کی	مَضَى	وہ گیا، وہ رہا

مَضَى أسامةُ رضي اللّه عنه إلى أرضِ الشامِ وقَاتَلَ مَن ارْتَدَّ مِن قَبِيلَةِ قُضَاعَةِ فَفَرُّوا إِلَى دُومَةِ الْجُندَلِ وسَارَ أسامةُ حتّى أغَارَ[23] على وآبل مِن نَوَاحِي مُؤتَه وأَدَّى مُهِمَّتَهُ بِنَجَّاحِ وعَادَ سالمًا غَانماً فِي أَرْبَعِينَ لَيلَةً.[24]

ثانياً: مُحَارَبَةُ الْمُرتَدِّينَ

وَصَلَتْ أنبَاءُ الرِّدَّةِ إلى عَاصِمَةِ الدَّوْلَةِ الإِسلاميَّةِ (الْمَدِينَةُ النَّبَوِيَّةُ) وكان الْمُرتَدُّونَ على ثَلاثَةِ أقسَامٍ:

- القسمُ الأَوَّلُ: عَادَ إلى عِبَادَةِ الأوثَانِ
- القسم الثاني: اتَّبَعَ أدعِيَاءَ النُّبُوَّةِ
- القسم الثالث: استَمَرَّ على الإِسلامِ ولكنَّهُم جَحَدُوا الزكاةَ وتَأَوَّلُوها بأنَّهَا خَاصَّةٌ بِزَمَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم[25]....

اسامہ شام کی سرزمین کی طرف روانہ ہوئے اور وہاں بغاوت کرنے والے قبیلہ قضاعہ سے جنگ کی۔ وہ دومۃ الجندل کی طرف فرار ہو گئے اور اسامہ ان کے تعاقب[23] میں وابل تک گئے جو کہ موتہ کے گردونواح میں واقع ہے۔ انہوں نے کامیابی سے اپنی مہم انجام دی اور چالیس راتوں میں صحیح وسلامت، مال غنیمت لے کر واپس آ گئے۔[24]

دوم: مرتدین سے جنگ

بغاوت کی خبریں دولت اسلامیہ کے دارالحکومت مدینۃ النبی تک پہنچیں۔ مرتدین کی تین اقسام تھیں:

- پہلی قسم: وہ لوگ جو بتوں کی عبادت کی طرف لوٹ گئے تھے
- دوسری قسم: نبوت کے (جھوٹے) دعوے داروں کے پیروکار
- تیسری قسم: جو اسلام پر باقی رہ گئے مگر انہوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا۔ انہوں نے اس کی تاویل یہ کی کہ یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے کے ساتھ مخصوص تھی۔[25]

(23) أغار: أي اشْتَدَّ في العُدُوِّ وأسْرَعَ. (24) لَمحات في الخلافة الراشدة، للدكتور/ عبد العزيز محمد نور ولي ص8. (25) فتح الباري 276/12.

(23) اغار یعنی دشمن کے معاملے میں سختی اور تیزی کرنا۔ (24) لمحات فی الخلافۃ الراشدہ، ڈاکٹر عبدالعزیز محمد نور ولی، صفحہ ۸۔ (25) فتح الباری ۱۲/۲۷۶

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
بغاوت کرنے والے	الْمُرتَدُّونَ	گردونواح	نَوَاحِي	اس نے بغاوت کی	ارْتَدَّ
دارالحکومت	عَاصِمَةِ	اردن کا ایک شہر	مُؤتَه	وہ فرار ہو گئے	فَرُّوا
ملک، سلطنت	الدَّولَةِ	اس نے ادا کیا	أَدَّى	شمالی عرب کا شہر	دُومَةِ الْجُندَلِ
نبوت کے دعوے دار	أدعِيَاءَ النُّبُوَّةِ	اپنی مہم	مُهِمَّتَهُ	اس نے حملہ کیا	أغَارَ
وہ مسلسل کرتا رہا	استَمَرَّ	کامیابی	نَجَّاحِ	اس نے سختی کی	اشْتَدَّ
انہوں نے انکار کیا	جَحَدُوا	صحیح وسالم	سالمًا	دشمن	عُدُوِّ
انہوں نے تاویل کی	تَأَوَّلُوا	مال غنیمت لانے والا	غَانِماً	وہ تیزی سے چلا	أسْرَعَ

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وقد أصْدَرَ أبو بكرٍ رضي اللّه عنه كتاباً عاماً وجْهَهُ إلَى المرتدين في أنْحَاءِ الْجَزِيرَة وأرسَلَ بِهَذَا الكتَاب رُسُلاً يَتَقَدَّمُونَ الْجَيشَ لِيقرَؤُوْهُ على الناسِ حتَى يَفتحُ لَهُم بَابُ الرُّجُوعِ إلَى الْحَقِّ ويُتيْحُ لَهُمُ الفُرصَةَ الْمُنَاسَبَةَ لكَي يَتَدَبَّرُوا أمرَهُم وحتَى يُبْرِئُ ذِمَّتَهُ أمامَ اللّه قبلَ أنْ تَقعَ الْحَربَ وتَراقَ[26] الدِّمَاءُ[27].

وكان من نَتيجَة ذلكَ أن وَقَعَتْ اصطِدَامَاتٌ بين جُيُوشِ الْمُسلمينَ وهَؤلاءِ الْمُتَمَرِّدينَ من الْمُتَنَبِّئِينَ والْمُرتَدِّينَ وبَذَلَ الْمُسلمُونَ في هذه الْحُرُوبِ كُلَ قُوَّتِهِمْ وتَجَلَّى[28] إيْمَانُهُم فِي أروعِ صُورَةٍ واستَطَاعُوا فِي النِّهَايَةِ وقَبلَ مُرُورِ عَامٍ أن يَقطَعُوا دَابِرَ الفِتنَةِ ويُعِيدُوا الْمُرتدينَ إلى دِينِهم الذي بَلَّغَهُ الرَّسُولُ صلى الله عليه و سلم.

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ایک کھلا خط جاری کیا جس میں جزیرہ (نما عرب) کے اطراف میں پھیلے مرتدین کو مخاطب کیا گیا تھا۔ انہوں نے قاصدوں کے ہاتھ یہ خط بھیجا جو کہ لشکر سے پہلے جاتے تھے تا کہ اسے پڑھ کر لوگوں کو سنائیں یہاں تک کہ ان کے لئے حق کی جانب واپس پلٹنے کا دروازہ کھل جائے اور انہیں مناسب فرصت مل جائے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ اپنے معاملے میں غور و فکر کریں اور وہ (ابو بکر) جنگ کرنے اور خون بہانے[26] سے پہلے (اتمام حجت کر کے) اللہ کے سامنے بری ہو جائیں۔[27]

اس کا نتیجہ یہ نکلا کہ مسلمانوں کے لشکروں اور نبوت کے جھوٹے دعوے داروں کے ان سرکش لشکروں اور مرتدین کے درمیان جھڑپیں شروع ہو گئیں۔ مسلمانوں نے ان جنگوں میں اپنی پوری قوت جھونک دی اور اپنے ایمان کی روشنی[28] کو اپنی سب سے بہترین صورت اپنی استطاعت کی آخری حد تک لگا دیا۔ ایک سال گزرنے سے پہلے ہی فتنہ کی جڑ کٹ گئی اور مرتدین اپنے دین کی طرف واپس آ گئے جس کی تبلیغ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی۔

(26) تُراق الدماء: تَنْصَبُّ (27) انظُر نَصُّ هَذا الكتاب فِي البداية والنهاية، لابن كثير ج5 ص 320-321. (28) التاريخ الإسلامي، محمود شاكر ص 68.

(26) تراق الدماء یعنی بہانا۔ (27) اس خط کے الفاظ البدایہ والنہایہ میں دیکھیے۔ از ابن کثیر جلد ۵ صفحہ ۳۲۰-۳۲۱ (28) تاریخ اسلامی، محمود شاکر ص ۶۸

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أصْدَرَ	اس نے بھیجا، صادر کیا	يَتَدَبَّرُوا	انہوں نے تدبر کیا	أروعِ	سب سے شاندار
كِتاباً	خط، کتاب، تحریر	يُبْرِئُ ذِمَّتَهُ	وہ اپنی ذمہ داری سے بری ہوتا ہے	استطَاعُوا	وہ قابل تھے
أنْحَاءِ	سمتیں، نحو کی جمع	أنْ تَقعَ	کہ وہ واقع ہو	النِّهَايَةِ	نہایت، اختتام
الْجَزِيرَةِ	جزیرہ نمائے عرب	تَراقَ الدِّمَاءُ	خون بہانا	الفِتنَةِ	فتنہ
رُسُلاً	قاصد	اصطِدَامَاتٌ	جھڑپیں	مُرُورِ عَامٍ	سال گزرنا
يَتَقَدَّمُونَ	وہ آگے جاتے تھے	جُيُوشِ	لشکر، جیش کی جمع	أن يَقطَعُوا	کہ وہ کاٹ دیں
لِيقرَؤُوْا	تا کہ وہ پڑھ کر سنائیں	الْمُتَمَرِّدِينَ	باغی، سرکش	دَابِرَ	جڑ
الرُّجُوعِ	واپس آنا، رجوع کرنا	الْمُتَنَبِّئِينَ	نبوت کا دعوی کرنے والے	يُعِيدُوا	وہ اعادہ کریں
يُتيْحُ	اس نے اجازت دی	بَذَلَ	اس نے پوری قوت جھونک دی	بَلَّغَ	اس نے تبلیغ کی
الْمُنَاسَبَةَ	مناسب	تَجَلَّى	اس نے روشنی ڈالنی		

ثالثاً: جَمعُ القُرآنِ الكَرِيْمِ

لَقَد كَانَتْ هَذه الفكرَةُ من عُمَرَ بن الْخطاب رضي اللّه عنه. أخرَجَ البُخَارِي فِي صَحِيحِهِ عن زَيدُ بنُ ثابتٍ رضي اللّه عنه قال: "أرسَلَ إِلَيَّ أبو بكرُ الصديقُ بعدَ مَقْتَلِ أهْلِ اليَمَامَةِ فإذَا عمرُ بن الْخطابَ عندَه."

قال أبُو بكر رضي اللّه عنه: "إنَّ عمرَ أتَاني فقال إنَّ القَتلَ قد اسْتَحرَّ[29] يومَ اليَمَامَةِ بقُرَّاء القرآنَ وإنِّي أخشى إن استَمَرَّ القتْلَ بالقُرَّاء بالْمَوَاطِنِ[30] فَيَذْهَبُ كثير منَ القرآنَ وإنِّي أرَى أنْ تَأمُرَ بجَمعِ القرآنَ ... ولَم يَزَلْ عمرُ يُرَاجِعُنِي حتّى شَرَحَ اللّهُ صَدْرِي لذلك ورأيتُ فِي ذلكَ الذي رَأىُ عمرَ."

وأمَرَ زيدَ بنَ ثابتٍ فَجَمَعَ القرآنَ منَ العَسْبِ[31] واللِّخَاف[32] وصُدُورُ الرِّجَال.[33]

سوم: قرآن کریم کی تدوین

یہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی فکر تھی۔ بخاری نے اپنی صحیح میں زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: "ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اہل یمامہ کی جنگ کے بعد مجھے بلانے کا پیغام بھیجا۔ اس وقت عمر بن خطاب ان کے پاس تھے۔"

ابو بکر رضی اللہ عنہ نے کہا: "عمر یہ معاملہ میرے پاس لائے ہیں کہ کہ یمامہ کی جنگ میں قرآن کے بہت سے قاری شدت[29] سے قتل ہو گئے ہیں۔ مجھے ڈر ہے کہ اگر ان جنگوں[30] میں قاری قتل ہوتے رہے تو قرآن کا بڑا حصہ کہیں ضائع نہ ہو جائے۔ میری رائے یہ ہے کہ آپ کو قرآن جمع کرنے کا حکم دیا جائے۔۔۔ عمر بار بار میری پاس پلٹ کر آتے رہے ہیں یہاں تک کہ اللہ نے میرا سینہ اس معاملے میں کھول دیا ہے۔ اب میری رائے بھی وہی ہے جو کہ عمر کی رائے ہے۔"

انہوں نے زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ کھجور کی چھال[31]، پتھروں[32] اور لوگوں کے سینوں[33] سے قرآن کو جمع کریں۔

(29) استَحَرَّ: اشتَدَّ (30) الْمُوَاطِن: جَمعُ مَوطِنٌ وهي الْمَشهَدُ من مَشَاهِدِ الْحُرُوب. (31) العَسبُ: جَمْعُ العُسَيبِ وهِيَ حَرِيدَةُ النَّخلِ الْمُستَقِيمِ يُكشَطُ وَرَقُهَا. (32) اللِّخَافُ: جَمعُ اللَخفَةِ وهِيَ حَجَرٌ أبيَضُ عَرِيضٌ رَقِيقٌ. (33) الْخلفاء الراشدون. الدكتور أمين القضاة ص 30.

(29) استحر یعنی شدت اختیار کر گیا۔ (30) المواطن، موطن کی جمع ہے، یعنی جنگ کے مواقع میں سے ایک موقع (31) العسب، اس کی جمع عسیب ہے۔ یہ کھجور کی سیدھی چھال ہوتی ہے جس سے پتے علیحدہ کر لیے گئے ہوتے ہیں۔ (32) اللخاف: یہ اللخفہ کی جمع ہے۔ یہ سفید چوڑا اور پتلا پتھر ہوتا ہے۔ (33) الخلفاء الراشدون، ڈاکٹر امین القضاۃ صفحہ ۳۰

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جَمعُ	جمع کرنا	استَمَرَّ	یہ جاری رہا	اللِّخَافِ	چپٹے پتھر
الفِكرَةُ	فکر	الْمَوَاطِنِ	جنگ کی جگہیں	الْمَشهَدُ	دیکھنے کی جگہ، منظر
مَقْتَلِ	قتل کی جگہ یا وقت	أرَى	میری رائے ہے	حَرِيدَةُ	کھجور کی چھال
اليَمَامَةِ	شرقی عرب کا ایک مقام	أنْ تَأمُرَ	کہ وہ تمہیں حکم دے	يُكشَطُ	اسے علیحدہ کیا گیا
أتَانِي	وہ میرے پاس لایا	يُرَاجِعُنِي	وہ مجھ سے رجوع کریں	وَرَقَ	پتہ
اسْتَحَرَّ	اس نے شدت پکڑ لی	شَرَحَ	اس نے کھولا	عَرِيضٌ	چوڑا
قُرَّاء	قاری کی جمع	العَسْبِ	کھجور کی چھال	رَقِيقٌ	پتلا
أخشِى	مجھے خوف ہے				

رابعاً: الفُتُوحَاتُ الإسلاميَّةُ

بَعدُ أنْ استَقَرَّ الْحُكْمَ لأبي بكر الصديق رضي اللّه عنه وقَمَعَ فتنَةُ الْمُرتَدِّينَ وعَادَت الأمُورُ إلَى نَصَابِهَا، اتَّجَهُ الصديقُ رضي اللّه عنه إلى الغَايَة السَّامِيَّةُ في الإِسلامِ وهيَ إعلاءُ كَلِمَة لا إلَهَ إلاّ اللّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّهِ وإخرَاجُ الناسِ بِهَا من الظُّلُمَاتِ إلَى النُّورِ لِذَا فَقَدَ آنَ الأَوَانَ لِنَشْرِ الدَّعْوَةِ خَارِجِ الْجَزِيرَةِ الْعَرَبِيَّةِ فكَانَت الفُتُوحَاتُ فِي عَهدِهِ فِي جَبهَتَيْنِ:

الأُولَى: جَبهَةُ الفُرْسِ في الشَّرقِ: لَمَّا فَرَغَ خَالدُ بنُ الوَلِيدُ من قِتَالِ الْمُرتدينَ، أرسَلَهُ أبو بكر بجَيش إلَى العِرَاق لمُحَارَبَة الْفُرْس الذين رَفَضُوا دَعوَةُ الإِسلامِ. ودَارَتْ أوَّلُ مَعركَة بَيْنَ الطَّرَفَيْنِ في كَاظِمَةً [34] فانْهَزَمَ الفُرسُ وقُتِلَ قائدُهُمْ، وغَنمَ الْمُسلمُونَ غَنَائمَ كَثيرَةً ثُم تَوَالَتْ انتِصَارَاتُ الْمسلمينَ فِي عِدَّةِ مَعَارِكَ حتّى دَخَلَتْ أكثَرُ الْمَنَاطِقِ الوَاقِعَةِ غَرْبُ الفُرَاتَ تَحتَ حُكمِهِم حَربًا أو صُلْحًا واتَّخَذُوا الْحِيْرَةَ مَركزًا لَهُم.

چہارم: فتوحات اسلامیہ

جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی حکومت مستحکم ہو گئی اور مرتدین کے فتنے کا قلع قمع ہو گیا اور معاملات نارمل حالات کی طرف لوٹ آئے تو صدیق رضی اللہ عنہ نے اسلام کے اعلیٰ مقصد کی طرف توجہ دی کہ کلمہ "لا الہ اللہ محمد رسول اللہ" کو بلند کیا جائے اور لوگوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی کی طرف لایا جائے۔ اس کے لئے اب ضروری تھا کہ دعوت کو جزیرہ عرب سے باہر پھیلایا جائے۔ (چونکہ اس دور میں بادشاہوں کی طرف سے مذہبی جبر کیا جاتا تھا، اس وجہ سے ضروری تھا کہ ان رکاوٹوں کو ختم کیا جائے۔) آپ کے دور کی فتوحات دو سمتوں میں تھیں:

پہلی سمت مشرق میں ایرانیوں کی جانب تھی۔ جب خالد بن ولید رضی اللہ عنہ مرتدین سے جنگ کرنے سے فارغ ہوئے تو ابو بکر نے انہیں ایک لشکر کے ساتھ عراق کی طرف بھیجا تاکہ وہ ایرانیوں سے جنگ کریں جنہوں نے اسلام کی دعوت کو ٹھکرا دیا ہے۔ دو فوجوں کے درمیان پہلا معرکہ "کاظمہ"[34] کے مقام پر ہوا۔ ایرانیوں کو شکست ہوئی اور ان کا لیڈر قتل ہو گیا۔ مسلمانوں کو اس میں کثیر مال غنیمت ملا۔ اس کے بعد مسلمانوں کی فتوحات بہت سے معرکوں میں جاری رہیں یہاں تک کہ دریائے فرات کے مغرب کے اکثر علاقے جنگ یا صلح کے نتیجے میں ان کی حکومت کے تحت آ گئے۔ انہوں نے "حیرہ" کو اپنا مرکز بنا لیا۔

(34) دیکھیے خریطہ صفحہ ۱۹

(34) انظر الْخريطة ص 19.

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الفُتُوحَاتُ	فتوحات	نَشْرِ	پھیلانا	غَنَائِمَ	مال غنیمت کی جمع
استَقَرَّ	یہ مضبوط ہو گیا	جَبهَتَيْنِ	دو اطراف	تَوَالَتْ	یہ جاری رہی
عَادَتِ	یہ واپس آیا	الفُرْسِ	فارسی، ایرانی	انتِصَارَاتُ	فتوحات
نَصَابِهَا	اس کی نارمل حالت	فَرَغَ	وہ فارغ ہوا	عِدَّة مَعَارِكَ	متعدد معرکے
اتَّجَهُ	اس نے توجہ کی	قِتَالِ	جنگ کرنا، لڑنا	الْمَنَاطِقِ	علاقے
الغَايَةِ	مقصد، غایت	رَفَضُوا	انہوں نے انکار کیا	الفُرَاتَ	دریائے فرات
السَّامِيَّةُ	اعلیٰ، بلند	دَارَتْ	یہ ہو گیا	صُلْحًا	صلح سے
إعلاءُ	بلند کرنا	الطَّرَفَيْنِ	دو طرفین	الْحِيْرَةَ	عراق کا ایک شہر
لِذَا فَقَدَ	کیونکہ یہ مفقود تھا	كَاظِمَةً	عراق کا شہر	مَركزًا	مرکز
آنَ الأَوَانَ	اب وقت تھا	انْهَزَمَ	اسے شکست ہوئی		

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وفي شَهْرِ صَفرٍ مِنَ السَّنَة الثَّالثَة عَشَرَةً أَمَرَ أَبُو بكرٍ خَالِدَ بْنَ الوليدُ أَنْ يَتَوَجَّهَ مَعَ قِسْمٍ مِن الْجَيشِ إِلَى الشَّامِ لِمُسَاعَدَةِ الْمُسلمينَ هُنَاكَ عَلَى الرُّومِ، وأَمَرَ أَنْ يَخلُفَ عَلَى العِرَاقِ الْمُثَنَّى بْنَ حَارِثَة[35].

الثَّانِيَّةُ: جَبهَةُ الرُّومِ فِي الشِّمَال: وَجَّهَ أبُو بكرٍ رضي اللّه عنهُ خَالِدَ بْنَ سعيد بْنَ العَاصِ على رَأسِ جَيشٍ مِنَ الدُّعَاة الفَاتِحِينَ إلى مَشَارِقِ الشَّامِ وعَسْكَرَ بِتِيمَاءِ والتَقَى الرُّومَ ثُم كَتَبَ إِلَى أَبِي بكرٍ يَطلُبُهُ الْمَدَدَ والعَونَ فَجَهَّزَ أبُوبكر رضي اللّه عنه أربَعَةَ جُيُوشٍ.

صفر ۱۳ ہجری میں ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لشکر کی ایک ڈویژن کے ساتھ شام کا رخ کریں تا کہ وہ وہاں مسلمانوں کی رومیوں کے خلاف مدد کر سکیں۔ انہوں نے حکم دیا کہ وہ عراق میں مثنی بن حارثہ[35] رضی اللہ عنہ کو (بطور کمانڈر) پیچھے چھوڑ جائیں۔

دوسری سمت شمال میں روم کی جانب تھی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو مقرر کیا جو کہ دعوت دینے والے فاتحین کے لشکر کے اگلے حصے میں تھے۔ انہوں نے انہیں شام کے مشرقی علاقے کی جانب جانے کا حکم دیا اور انہوں نے تیماء کو اپنی چھاؤنی بنایا۔ جب ان کا رومیوں سے سامنہ ہوا تو انہوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خط لکھ کر ان سے مدد اور حمایت مانگی۔ ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چار لشکر تیار کیے۔

- الأول: قائدُهُ عَمرُو بنُ العاصِ ووُجِّهَتْهُ إلى فَلَسطِيْنَ.
- الثاني: قائدُهُ شُرحَبِيلُ بنُ حَسَنَةً ووجهته إلى الأُردُن.
- الثالث: قائده يزيد بن أبي سفيان ووجهته البَلْقَاءُ.
- الرابع: قائده أبو عُبَيدَةَ عَامِرُ بنُ الْجرَّاحَ ووجهته حِمَصٍ.[36]

- پہلا: اس کے قائد عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے، اسے فلسطین کی جانب بھیجا گیا۔
- دوسرا: اس کے قائد شرحبیل بن حسنہ رضی اللہ عنہ تھے، اسے اردن کی جانب بھیجا گیا۔
- تیسرا: اس کے قائد یزید بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ تھے، اسے بلقاء کی جانب بھیجا گیا۔
- چوتھا: اس کے قائد ابو عبیدہ عامر بن الجراح رضی اللہ عنہ تھے، اسے حمص کی جانب بھیجا گیا[36]

(35) السيرة النبوية وتاريخ الخلفاء الراشدين، عبد الله الصالح العثيمين ص 81. (36) الخلفاء الراشدون، الدكتور أمين القضاة ص 30

(35) سیرت نبویہ و تاریخ الخلفاء الراشدین، از عبداللہ الصالح العثیمین صفحہ ۸۱
(36) الخلفاء الراشدون، ڈاکٹر امین القضاۃ، صفحہ ۳۰

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قِسْمٍ	فوج کی ڈویژن، تقسیم	مَشَارِقِ	مشرقی حصے	وُجِّهَتْهُ	اس نے اس کا رخ کیا
مُسَاعَدَةِ	مدد کرنا	يَطلبُ	وہ طلب کرتا ہے	فَلَسطِيْنَ	فلسطین
هُنَاكَ	وہاں	الْمَدَدَ	مدد	الأُردُن	اردن
أنْ يَخلُفَ	کہ وہ پیچھے چھوڑ جائے	العَونَ	مدد	البَلْقَاءُ	جنوبی شام کا علاقہ
الدُّعَاةِ	داعی کی جمع	قائِدُ	قائد، لیڈر	حِمَصٍ	وسطی شام کا شہر

سبق 3B: سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ

وَوَصَلَتْ جيوشُ الْمسلمينَ إلى مَشَارِفِ الشَّامِ وفلسطينَ فِي أَوَائِلِ السَّنَةِ الثَّالِثَةِ عَشَرَةً للهجرةِ ودَارَتْ بينَهَا وبَيْنَ جيوشِ الرُّومِ عِدَّةٌ اشْتِبَاكَاتٍ تَلَتْهَا مَعَارِكُ كَبِيْرَةٌ وفُتوحاتٌ عَظِيمَةٌ منهَا:

أ– مَعرِكَةُ أجنادينَ: سنة 13ه: بَعدُ الْمُنَاوَشَاتِ [37] الأولَى بَينَ الْمُسلمينَ والرُّومِ أَعَدَّ مَلِكُ الرُّومِ هِرَقْلَ جَيشًا كَبِيرًا لِمُقَاتَلَةِ الْمُسلمينَ. فَاستَنْجَدَ الْمُسلمونَ بأبي بكر رضي اللّه عنه وأَمَرَ أبو بكر خالدَ بن الوليد أنْ يَتَوَجَّهَ مِن العراقِ بقسمٍ مِن الْجَيشِ لِنَجدَتِهم.

واخْتَرَقَ خالدٌ الصَّحراءَ بِسُرعَةٍ مُذهِلَةٍ حتَى التَحَقَ بالْمُسلمينَ فِي الشَّامِ. فَتَوَلَّى قِيَادَتَهُمْ ورَتَّبَهُم تَرتِيبًا مُمتَازًا. وانطَلَقَ الْجَمِيعُ لِلوُقُوفِ مَعَ عَمرِو بنَ العَاصِ الذي كان يُواجِهُ جَيشًا رُومِيًا كبيرًا فِي أَجنَادِينَ مِن أَراضِي فَلسطينَ ولما التَقَى الطَّرفَانِ هَزَمَ الْمسلمونَ الرومَ هزيْمَةً كبيرةً [38] وانتَصَرُوا عليهم.

مسلمانوں کا لشکر شام اور فلسطین کے بلند علاقوں میں ۱۳ ہجری کے اوائل میں پہنچا۔ ان کے اور رومی لشکروں کے مابین متعدد جھڑپیں ہوئیں جن کے بعد بڑے معرکے اور عظیم فتوحات ہوئیں۔ ان میں یہ شامل ہیں:

ا۔۔ معرکہ اجنادین ۱۳ھ: مسلمانوں اور رومیوں کے درمیان ابتدائی جھڑپوں [37] کے بعد روم کے بادشاہ ہرقل نے مسلمانوں سے لڑنے کے لئے ایک بڑا لشکر تیار کیا۔ مسلمانوں نے ابو بکر رضی اللہ عنہ سے مدد مانگی تو ابو بکر نے خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو اپنے لشکر کے ایک ڈویژن کے ساتھ عراق کا رخ کرنے کا حکم دیا تاکہ وہ ان کی مدد کریں۔

خالد نے حیران کن رفتار سے صحرا پار کیا اور شام میں مسلمانوں سے جا ملے۔ انہوں نے ان کی قیادت سنبھالی اور انہیں غیر معمولی انداز میں منظم کیا۔ وہ سب عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کی طرف چلے تاکہ وہ ان کے لشکر کے ساتھ ٹھہریں جو کہ فلسطین کی سرزمین میں اجنادین کے مقام پر رومیوں کے بڑے لشکر کا سامنا کیے ہوئے تھا۔ جب دونوں اطراف میں جنگ ہوئی تو مسلمانوں نے روم کو بڑی شکست [38] دی اور ان کے خلاف فتح مند ہوئے۔

(37) المناوشات: جمع مناوشة أي خالط مقدمة الجيش. (38) السيرة النبوية وتاريخ الخلفاء الراشدين، عبد الله الصالح العثيمين ص 86

(37) مناوشات، واحد مناوشہ یعنی ہراول دستے کے ساتھ جنگ۔ (38) سیرت نبویہ و تاریخ الخلفاء الراشدین، عبد اللہ الصالح العثیمین صفحہ ۸۶

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وَصَلَتْ	وہ پہنچے	نَجدَتْهُم	وہ ان کی مدد کرے	مُمتَازًا	ممتاز، غیر معمولی
مَشَارِفِ	پہاڑی علاقہ	اخْتَرَقَ	وہ گزرا، اس نے پار کیا	انطَلَقَ	اس نے کوچ کیا
أوَائِلِ	آغاز، اوائل	سُرعَةٍ	سرعت، تیزی، رفتار	الوُقُوفِ	ٹھہرنا
دَارَتْ	یہ ہو گیا	مُذهِلَةٍ	حیران کن	أراضِي	زمین، اراضی
اشْتِبَاكَاتٍ	جھڑپیں	التَحَقَ	وہ جا ملا	الطَّرفَانِ	دو طرفیں، دو فوجیں
تَلَتْهَا	اس کے بعد آیا	تَوَلَّى	اس نے قیادت سنبھالی	هَزَمَ	اس نے شکست دی
الْمُنَاوَشَاتِ	جنگیں	قِيَادَتُهُمْ	ان کی قیادت	هزيْمَةً	شکست
مُقَاتَلَةِ	جنگ کرنا	رَتَّبَهُم	اس نے انہیں ترتیب دیا	انتَصَرُوا	انہوں نے غلبہ پالیا
استَنْجَدَ	اس نے مدد مانگی	تَرتِيبًا	ترتیب، تنظیم		

ب– مَرَجَ الصُّفْرِ سنة 13: حَدَّثَ هَذَا اللِّقَاء إِلَى الْجُنُوبِ من دِمَشْقٍ مَعَ قُوَّاتُ الرُّومِ التِي جَاءَتْ من حِمصٍ فِي الشِّمَالِ فَتَلتَفَ لِتَقَابُلِ الْمُسلمِينَ من الْجُنُوبِ ... وَقَفَ خَالِدٌ ومَعَهُ أَبُو عُبَيدَةَ وَرَاءَ الصُّفُوف. وسَارَ بِهِمْ نَحوَ جَيشِ الرُّومِ الذي بَعَثَهُ هرقَلَ. وكَانُوا من أهلِ القُوَّة والشِّدَّة لِيَغيثَ حَامِيَةَ دِمَشقَ التي كَانَ يُحَاصِرُهَا الْمُسلمونَ فاضطَرَّ الْمسلمونَ إِلَى أن يَسيرُوا نَحوهَا، وبَلَغَ عَدَدُ الرومِ أَكثَرُ من عَشَرَةَ آلاف اجتَمَعُوا فِي مَرَجَ الصُفرِ ونَظَرَ إِلَيهم خالدُ بن الوليدَ ثُم أسرَعَ يُعَبِّئُ جَيشَهُ كَتَعبِئَةٍ يومَ أجنَادِينَ وفِي هَذِهِ الْمَعرِكَةِ انْهَزَمَ الرُّومَ وأصَابَ الْمُسلمونَ عَسْكَرَهُمْ وقَتَلُوا مِنهُم كثيرًا وتَبَدَّدَتْ فُلولَهُمْ. [39] [40]

مَرَضُ أَبِي بكر رضي اللّه عنه ووَفَاتُهُ

كان سَبَبُ مرضِ أَبِي بكر الصديق رضي اللّه عنه أَنَّهُ اغتَسَلَ فِي يَومٍ بَارِدٍ فَأُصِيبَ بالْحُمَى خَمسَةَ عَشَرَ يومًا لا يُخرجُ فيها إلى الصَّلاةِ وكان يَأمُرُ عمرَ بن الْخَطَابُ أن يُصَلِّي بالناسِ وكان الناسُ يَدخُلُونَ إِلَيه يَزُورُونَهُ وهُو فِي البيتِ وكان عُثمَانُ رضي اللّه عنه أَلزَمَهُم له فِي مَرَضِهِ.

ب۔۔ مرج صفر کا معرکہ ۱۳ھ: رومی فوجوں کے ساتھ یہ آمنا سامنا دمشق کے جنوب میں پیش آیا جو کہ شمال میں حمص سے آئی تھیں تاکہ وہ جنوب سے آنے والے مسلمانوں کا مقابلہ کریں۔۔۔ خالد اور ان کے ساتھ ابو عبیدہ صفوں کے پیچھے رکے ہوئے تھے۔ انہوں نے رومی لشکر کی مانند سفر کیا جنہیں ہرقل نے بھیجا تھا۔ وہ بہت طاقتور اور شدید تھے تاکہ وہ دمشق میں اپنی فوج کی مدد کریں جن کا محاصرہ مسلمانوں نے کیا ہوا تھا۔ مسلمان اس پر مجبور ہو گئے کہ وہ اسی طرح سفر کریں۔ رومیوں کی تعداد ۱۰۰۰۰ تک پہنچ گئی تھی۔ وہ مرج الصفر کے مقام پر اکٹھے ہوئے۔ خالد بن ولید نے ان کی طرف دیکھا، پھر تیز رفتاری سے وہ حرکت میں آئے جیسا کہ انہوں نے اجنادین کی جنگ میں حرکت کی تھی۔ رومیوں کو اس معرکہ میں شکست ہوئی اور مسلمان ان کے چھاؤنی تک پہنچ گئے۔ انہوں نے کثیر تعداد میں انہیں قتل کیا اور باقی فوج کو ان سے کاٹ دیا۔ [39] [40]

ابو بکر رضی اللہ عنہ کا مرض اور ان کی وفات

ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بیماری کی وجہ یہ تھی کہ انہوں نے ایک سرد دن غسل کیا اور وہ پندرہ دن بخار میں مبتلا رہے۔ اس میں وہ نماز کے لئے نہ نکلتے۔ انہوں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ لوگ ان کے پاس داخل ہوتے اور ان کی زیارت کرتے تھے۔ وہ اپنے گھر میں ہی تھے اور عثمان رضی اللہ عنہ اس مرض کے دوران ان کی خدمت رہے تھے۔

(39) فلولھم: أي الباقي المنقطع منهم. (40) الطريق إلى دمشق، أحمد عادل كمال ص 293.

(39) فلولھم یعنی انہیں باقیوں سے الگ کر دیا۔ (40) الطریق الی دمشق از احمد عادل کمال صفحہ ۲۹۳

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَرَجَ	ملنے کی جگہ	سَارَ	اس نے سفر کیا	فُلولَ	ملٹری گروہ
حَدَّثَ	یہ واقع ہوا	لِيَغيثَ	تاکہ وہ مدد کرے	سَبَبُ	وجہ
اللِّقَاءِ	ملاقات	حَامِيَةً	فوج	مرضِ	مرض، بیماری
قُوَّاتُ	مسلح افواج	اضطَرَّ	وہ مجبور ہو گیا	اغتَسَلَ	اس نے غسل کیا
تَلتَفَ	اس نے گھیر اڈالا	يُحَاصِرُ	اس نے محاصرہ کیا	أُصِيبَ	وہ نشانہ بنا، مشکل کا شکار ہوا
تَقَابُلِ	مقابلہ کرنا	يُعَبِّئُ	وہ حرکت میں لایا	الْحُمَى	بخار، وائرل انفیکشن
وَقَفَ	وہ ٹھہرا	تَعبِئَة	حرکت میں لانا	يَزُورُونَ	وہ ملاقات کرتے ہیں
الصُّفُوفِ	صفیں	تَبَدَّدَتْ	وہ پھیل گئے	أَلزَمَهُم	اس نے ان کی ڈیوٹی لگائی

وَمَا زَالَ الْمَرَضُ به حتى تَوَفِّي أَبُو بكر رضي اللّه عنه مَسَاءُ لَيلَةَ الثُّلاثَاء لِثَمَانِي لَيَالٍ بَقِينَ مِن جَمَادِى الآخرة سَنَةَ ثَلاثُ عَشَرَةً لِلهِجرَةِ فَكَانَتْ خلافَتُهُ سَنَتَينِ وثَلاثَةُ أشهُرَ وعَشرَ لَيَالٍ.

وقد أوصَى – رضي اللّه عنه – أن تَغسِلَهُ زَوجَتُهُ أَسمَاءُ بِنْتُ عَمِيسَ رضي اللّه عنها وكُفِّنَ بثَوبَيْنِ وقيلَ بثَلاثَة.

وَصَلَّى عَلَيه عمرُ بن الْخطاب رضي اللّه عنه ودَفَنَ ليلاً إلى جانب صَاحِبِه عليه الصلاة والسلام وجُعِل رأسَهُ بمُحَاذَاةِ[41] كَتِفَي رَسولِ اللّه صلى الله عليه وسلم.[42] رحِمَهُ اللّهُ و رضِيَ عنهُ وجَزَاهُ عَنِ الإسلامِ والْمُسلمِينَ خَيرَ الْجَزَاء.

(مأخُوذُ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدِينة الْمُنَوَّرَة)

یہ مرض باقی رہا یہاں تک کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ ۱۳ ہجری کے جمادی الآخر کی ۲۳ ویں رات کی شام کو وفات پا گئے۔ اس وقت جمادی الآخر کی آٹھ راتیں ابھی باقی تھیں۔ آپ کی خلافت (کی مدت) دو سال، تین ماہ اور دس دن ہے۔

آپ رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ آپ کی زوجہ اسماء بنت عمیس رضی اللہ عنہا آپ کو غسل دیں۔ آپ کو دو کپڑوں میں کفن دیا گیا اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ تین کپڑوں میں۔

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے آپ کی نماز جنازہ پڑھائی اور رات کے وقت آپ کو اپنے دوست صلی اللہ علیہ وسلم کی سائیڈ پر دفن کیا۔ آپ کے سر کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے کندھے کے مقابل[41] رکھا گیا۔[42] اللہ آپ پر رحم فرمائے اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی خدمت کی عوض بہترین جزا دے۔ (اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کے کورس "تعلیم اللغۃ العربیہ" سے ماخوذ)

(41) بمحاذاة: أي وازاه. (42) الخلفاء الراشدون، الدكتور أمين القضاة 33.

(41) محاذاۃ یعنی سامنے۔ (42) الخلفاء الراشدون، ڈاکٹر امین القضاۃ صفحہ ۳۳

آج کا اصول:

فعل ماضی کا معنی ہوتا ہے کہ "کسی شخص نے کوئی کام ماضی میں ایک مرتبہ سر انجام دیا۔" آپ فعل ماضی کے ساتھ مزید الفاظ لگا کر مختلف معانی بنا سکتے ہیں۔ اس کی تفصیل اگلے اسباق میں بیان ہو گی۔ اس وقت صرف یہ نوٹ کر لیجیے کہ ماضی کے ساتھ لفظ "ما" کا اضافہ کر لینے سے اس کا مفہوم منفی ہو جاتا ہے۔ لو یا اِن لگانے سے اس کا مفہوم شرط کا ہو جاتا ہے۔ ھل یا أ لگانے سے اس کا مفہوم سوالیہ ہو جاتا ہے۔

چیلنج!

کَتَبَ اور کُتُبَ کے مابین کیا فرق ہے؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَسَاءُ	شام	كُفِّنَ	اسے کفن دیا گیا	وَازَاهُ	برابر میں رکھنا
بَقِينَ	باقی رہنا	دَفَنَ	اس نے دفن کیا	كَتِفَي	دو کندھے
أوصَى	اس نے وصیت کی	مُحَاذَاةِ	برابر میں	جَزَاهُ	وہ اسے جزا دے

سبق 4A: فعل ماضی مجہول

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

صيغة Person	فعل ماضي معلوم Past Tense: Active Voice		فعل ماضي مجهول Past Tense: Passive Voice	
واحد مذكر غائب	قَتَلَ	اس (ایک مرد) نے قتل کیا	قُتِلَ	اس (ایک مرد) کو قتل کیا گیا
تثنية مذكر غائب	قَتَلَا	ان (دو مردوں) نے قتل کیا	قُتِلَا	ان (دو مردوں) کو قتل کیا گیا
جمع مذكر غائب	قَتَلُوا	ان (سب مردوں) نے قتل کیا	قُتِلُوا	ان (سب مردوں) کو قتل کیا گیا
واحد مؤنث غائب	قَتَلَتْ	اس (ایک خاتون) نے قتل کیا	قُتِلَتْ	اس (ایک خاتون) کو قتل کیا گیا
تثنية مؤنث غائب	قَتَلَتَا	ان (دو خواتین) نے قتل کیا	قُتِلَتَا	ان (دو خواتین) کو قتل کیا گیا
جمع مؤنث غائب	قَتَلْنَ	ان (سب خواتین) نے قتل کیا	قُتِلْنَ	ان (سب خواتین) کو قتل کیا گیا
واحد مذكر حاضر	قَتَلْتَ	تم (ایک مرد) نے قتل کیا	قُتِلْتَ	تم (ایک مرد) کو قتل کیا گیا
تثنية مذكر حاضر	قَتَلْتُمَا	تم (دو مردوں) نے قتل کیا	قُتِلْتُمَا	تم (دو مردوں) کو قتل کیا گیا
جمع مذكر حاضر	قَتَلْتُمْ	تم (سب مردوں) نے قتل کیا	قُتِلْتُمْ	تم (سب مردوں) کو قتل کیا گیا
واحد مؤنث حاضر	قَتَلْتِ	تم (ایک خاتون) نے قتل کیا	قُتِلْتِ	تم (ایک خاتون) کو قتل کیا گیا
تثنية مؤنث حاضر	قَتَلْتُمَا	تم (دو خواتین) نے قتل کیا	قُتِلْتُمَا	تم (دو خواتین) کو قتل کیا گیا
جمع مؤنث حاضر	قَتَلْتُنَّ	تم (سب خواتین) نے قتل کیا	قُتِلْتُنَّ	تم (سب خواتین) کو قتل کیا گیا
واحد متكلم	قَتَلْتُ	میں نے قتل کیا	قُتِلْتُ	مجھے قتل کیا گیا
جمع متكلم	قَتَلْنَا	ہم نے قتل کیا	قُتِلْنَا	ہمیں قتل کیا گیا

سبق 4A: فعل ماضی مجہول

صيغة Person	فعل ماضي معلوم Past Tense: Active Voice		فعل ماضي مجهول Past Tense: Passive Voice	
واحد مذكر غائب	رَفَعَ	اس (ایک مرد) نے بلند کیا	رُفِعَ	اس (ایک مرد) کو بلند کیا گیا
تثنية مذكر غائب	رَفَعا	ان (دو مردوں) نے بلند کیا	رُفِعا	ان (دو مردوں) کو بلند کیا گیا
جمع مذكر غائب	رَفَعُوا	ان (سب مردوں) نے بلند کیا	رُفِعُوا	ان (سب مردوں) کو بلند کیا گیا
واحد مؤنث غائب	رَفَعَتْ	اس (ایک خاتون) نے بلند کیا	رُفِعَتْ	اس (ایک خاتون) کو بلند کیا گیا
تثنية مؤنث غائب	رَفَعَتَا	ان (دو خواتین) نے بلند کیا	رُفِعَتَا	ان (دو خواتین) کو بلند کیا گیا
جمع مؤنث غائب	رَفَعْنَ	ان (سب خواتین) نے بلند کیا	رُفِعْنَ	ان (سب خواتین) کو بلند کیا گیا
واحد مذكر حاضر	رَفَعْتَ	تم (ایک مرد) نے بلند کیا	رُفِعْتَ	تم (ایک مرد) کو بلند کیا گیا
تثنية مذكر حاضر	رَفَعْتُمَا	تم (دو مردوں) نے بلند کیا	رُفِعْتُمَا	تم (دو مردوں) کو بلند کیا گیا
جمع مذكر حاضر	رَفَعْتُمْ	تم (سب مردوں) نے بلند کیا	رُفِعْتُمْ	تم (سب مردوں) کو بلند کیا گیا
واحد مؤنث حاضر	رَفَعْتِ	تم (ایک خاتون) نے بلند کیا	رُفِعْتِ	تم (ایک خاتون) کو بلند کیا گیا
تثنية مؤنث حاضر	رَفَعْتُمَا	تم (دو خواتین) نے بلند کیا	رُفِعْتُمَا	تم (دو خواتین) کو بلند کیا گیا
جمع مؤنث حاضر	رَفَعْتُنَّ	تم (سب خواتین) نے بلند کیا	رُفِعْتُنَّ	تم (سب خواتین) کو بلند کیا گیا
واحد متكلم	رَفَعْتُ	میں نے بلند کیا	رُفِعْتُ	مجھے بلند کیا گیا
جمع متكلم	رَفَعْنَا	ہم نے بلند کیا	رُفِعْنَا	ہمیں بلند کیا گیا

سبق 4A: فعل ماضی مجہول

صيغة Person	فعل ماضي معلوم Past Tense: Active Voice		فعل ماضي مجهول Past Tense: Passive Voice	
واحد مذكر غائب	قَرُبَ	وہ(ایک مرد) قریب ہوا	قُرِبَ	اس(ایک مرد) کو قریب کیا گیا
تثنية مذكر غائب	قَرُبَا	وہ(دومرد) قریب ہوئے	قُرِبَا	ان(دومردوں) کو قریب کیا گیا
جمع مذكر غائب	قَرُبُوا	وہ(سب مرد) قریب ہوئے	قُرِبُوا	ان(سب مردوں) کو قریب کیا گیا
واحد مؤنث غائب	قَرُبَتْ	وہ(ایک خاتون) قریب ہوئی	قُرِبَتْ	اس(ایک خاتون) کو قریب کیا گیا
تثنية مؤنث غائب	قَرُبَتَا	وہ(دوخواتین) قریب ہوئیں	قُرِبَتَا	ان(دوخواتین) کو قریب کیا گیا
جمع مؤنث غائب	قَرُبْنَ	وہ(سب خواتین) قریب ہوئیں	قُرِبْنَ	ان(سب خواتین) کو قریب کیا گیا
واحد مذكر حاضر	قَرُبْتَ	تم(ایک مرد) قریب ہوئے	قُرِبْتَ	تم(ایک مرد) کو قریب کیا گیا
تثنية مذكر حاضر	قَرُبْتُمَا	تم(دومرد) قریب ہوئے	قُرِبْتُمَا	تم(دومردوں) کو قریب کیا گیا
جمع مذكر حاضر	قَرُبْتُمْ	تم(سب مرد) قریب ہوئے	قُرِبْتُمْ	تم(سب مردوں) کو قریب کیا گیا
واحد مؤنث حاضر	قَرُبْتِ	تم(ایک خاتون) قریب ہوئیں	قُرِبْتِ	تم(ایک خاتون) کو قریب کیا گیا
تثنية مؤنث حاضر	قَرُبْتُمَا	تم(دوخواتین) قریب ہوئیں	قُرِبْتُمَا	تم(دوخواتین) کو قریب کیا گیا
جمع مؤنث حاضر	قَرُبْتُنَّ	تم(سب خواتین) قریب ہوئیں	قُرِبْتُنَّ	تم(سب خواتین) کو قریب کیا گیا
واحد متكلم	قَرُبْتُ	میں قریب ہوا، ہوئی	قُرِبْتُ	مجھے قریب کیا گیا
جمع متكلم	قَرُبْنَا	ہم قریب ہوئے	قُرِبْنَا	ہمیں قریب کیا گیا

سبق 4A: فعل ماضی مجہول

صيغة Person	فعل ماضي معلوم Past Tense: Active Voice		فعل ماضي مجهول Past Tense: Passive Voice	
واحد مذكر غائب	سَمِعَ	اس (ایک مرد) نے سنا	سُمِعَ	اس (ایک مرد) کو سنا گیا
تثنية مذكر غائب	سَمِعا	ان (دو مردوں) نے سنا	سُمِعا	ان (دو مردوں) کو سنا گیا
جمع مذكر غائب	سَمِعُوا	ان (سب مردوں) نے سنا	سُمِعُوا	ان (سب مردوں) کو سنا گیا
واحد مؤنث غائب	سَمِعَتْ	اس (ایک خاتون) نے سنا	سُمِعَتْ	اس (ایک خاتون) کو سنا گیا
تثنية مؤنث غائب	سَمِعَتَا	ان (دو خواتین) نے سنا	سُمِعَتَا	ان (دو خواتین) کو سنا گیا
جمع مؤنث غائب	سَمِعْنَ	ان (سب خواتین) نے سنا	سُمِعْنَ	ان (سب خواتین) کو سنا گیا
واحد مذكر حاضر	سَمِعْتَ	تم (ایک مرد) نے سنا	سُمِعْتَ	تم (ایک مرد) کو سنا گیا
تثنية مذكر حاضر	سَمِعْتُمَا	تم (دو مردوں) نے سنا	سُمِعْتُمَا	تم (دو مردوں) کو سنا گیا
جمع مذكر حاضر	سَمِعْتُمْ	تم (سب مردوں) نے سنا	سُمِعْتُمْ	تم (سب مردوں) کو سنا گیا
واحد مؤنث حاضر	سَمِعْتِ	تم (ایک خاتون) نے سنا	سُمِعْتِ	تم (ایک خاتون) کو سنا گیا
تثنية مؤنث حاضر	سَمِعْتُمَا	تم (دو خواتین) نے سنا	سُمِعْتُمَا	تم (دو خواتین) کو سنا گیا
جمع مؤنث حاضر	سَمِعْتُنَّ	تم (سب خواتین) نے سنا	سُمِعْتُنَّ	تم (سب خواتین) کو سنا گیا
واحد متكلم	سَمِعْتُ	میں نے سنا	سُمِعْتُ	مجھے سنا گیا
جمع متكلم	سَمِعْنَا	ہم نے سنا	سُمِعْنَا	ہمیں سنا گیا

سبق 4A: فعل ماضی مجہول

اردو	عربي
ان پر ذلت اور غربت کو مسلط کر دیا گیا۔	ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ
جب ابن مریم کو بطور مثال بیان کیا گیا	وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلاً
اگر وہ فوت ہو جائے یا قتل کیا جائے تو کیا تم اپنی ایڑیوں پر پلٹ جاؤ گے ؟	أَفَإِيْن مَاتَ أَوْ قُتِلَ انْقَلَبْتُمْ عَلَى أَعْقَابِكُمْ
اگر وہ ہمارے پاس ہوتے تو نہ مرتے اور نہ قتل کیے جاتے	لَوْ كَانُوا عِنْدَنَا مَا مَاتُوا وَمَا قُتِلُوا
اے لوگو! مثال بیان کی گئی ہے، اسے غور سے سنو۔	يَا أَيُّهَا النَّاسُ ضُرِبَ مَثَلٌ فَاسْتَمِعُوا لَهُ
جسے مظلوم کے طور پر قتل کیا گیا تو اس کے وارث کے لئے قانونی اختیار ہم نے بنایا۔	وَمَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَاناً
اور جب ان سے کہا گیا کہ زمین میں فساد نہ پھیلاؤ	وَإِذَا قِيلَ لَهُمْ لا تُفْسِدُوا فِي الأَرْضِ
اور جب زندہ در گور کی گئی سے سوال کیا گیا، تمہیں کس جرم میں قتل کیا گیا	وَإِذَا الْمَوْءُودَةُ سُئِلَتْ. بِأَيِّ ذَنْبٍ قُتِلَتْ
اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے گئے	وَإِذَا الْوُحُوشُ حُشِرَتْ
اگر اس معاملے میں ہمارے پاس کوئی چیز ہوتی تو یہاں پر قتل نہ کیے جاتے	لَوْ كَانَ لَنَا مِنَ الأَمْرِ شَيْءٌ مَا قُتِلْنَا هَاهُنَا
جب صحیفوں کو کھول دیا گیا	وَإِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ
جب آسمان کو پھاڑ دیا گیا	وَإِذَا السَّمَاءُ كُشِطَتْ
جب اس سے کہا گیا : "اللہ سے ڈرو" تو اس کے تکبر نے گناہ کے باعث اسے پکڑ لیا۔	وَإِذَا قِيلَ لَهُ اتَّقِ اللَّهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالإِثْمِ

کیا آپ جانتے ہیں؟ عربی میں جب مستقبل کا کوئی ایسا یقینی واقعہ بیان کیا جاتا ہے جس میں ذرہ برابر بھی شک نہ ہو تو اسے ماضی کے صیغے میں بیان کیا جاتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ قرآن میں قیامت کے واقعات کو ماضی کے صیغے میں بیان کیا گیا ہے۔ ماضی کے صیغے میں مستقبل کی کسی بات کو بیان کرنا اس کے یقینی ہونے کی علامت ہے۔

سبق 4A: فعل ماضی مجہول

عربي	اردو
أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ كَمَا سُئِلَ مُوسَى مِنْ قَبْلُ	کیا تم ارادہ کرتے ہو کہ اپنے رسول سے ویسے سوال کرو جیسے اس سے پہلے موسی سے سوال کیا گیا؟
أَفَلا يَنْظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ	کیا تم اونٹوں کو نہیں دیکھتے کہ وہ کیسے تخلیق کیے گئے؟
وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ	اور آسمان کی طرف (نہیں دیکھتے کہ) اسے کیسے بلند کیا گیا؟
وَإِلَى الأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ	اور زمین کی طرف (نہیں دیکھتے کہ) اسے کیسے پھیلایا گیا؟
وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ	اور پہاڑوں کی طرف (نہیں دیکھتے کہ) انہیں کیسے نصب کیا گیا؟
خُلِقَ الإِنسَانُ مِنْ عَجَلٍ	انسان کو جلد باز تخلیق کیا گیا۔
خُلِقَ الإِنسَانُ ضَعِيفاً	انسان کو کمزور تخلیق کیا گیا۔
أَمْ خُلِقُوا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ أَمْ هُمْ الْخَالِقُونَ	کیا وہ کسی اور چیز سے تخلیق کیا گیا یا وہ خود تخلیق کرنے والے ہیں؟
فَلْيَنظُرْ الإِنسَانُ مِمَّ خُلِقَ. خُلِقَ مِنْ مَاءٍ دَافِقٍ	تو انسان کو دیکھنا چاہیے کہ اسے کس چیز سے تخلیق کیا گیا۔ اسے اچھلتے پانی سے بنایا گیا۔
كُتِبَ عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ	تم پر روزے فرض کیے گئے جیسے تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے۔
أَمْ خَلَقُوا السَّمَوَاتِ وَالأَرْضَ	کیا آسمان و زمین کو انہوں نے تخلیق کیا۔
كُتِبَ عَلَيْكُمْ الْقِصَاصُ فِي الْقَتْلَى	قتل کے معاملے میں تمہارے لئے قصاص کو فرض کیا گیا۔
وَحَمَلْنَاهُ عَلَى ذَاتِ أَلْوَاحٍ وَدُسُرٍ. تَجْرِي بِأَعْيُنِنَا جَزَاءً لِمَنْ كَانَ كُفِرَ	ہم نے سوار کیا اسے تختوں اور کیلوں (والی کشتی) پر۔ وہ ہماری آنکھوں کے سامنے چل رہی تھی۔ یہ بدلہ تھا اس کا کہ اس سے انکار کیا گیا تھا۔

مطالعہ کیجیے! توحید اور شرک میں کیا فرق ہے؟ اللہ کی نظر میں شرک کیوں ناقابل قبول ہے؟ شرک سے کیسے بچا جائے؟ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU01-0009-Monotheism.htm

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

كتابُ الطَّهارَةِ

تَعريفُ الطَّهَارَةِ: تُطلَقُ الطهارةُ ويُرَادُ بِهَا النَّزَاهَةَ عَنِ الأَقْذَارِ، والابتعَادُ عَنِ الشِّرْكِ والْمَعَاصِي. كما في قولِ الله تعالى: إنَّما يُرِيد اللّه لِيُذْهِبَ عنْكُمُ الرِّجْسَ أهْلَ البَيْتِ وَيُطَهِّرَكُم تَطْهِيراً [1]. وقوله تعالى: خُذْ مِنْ أمْوالِهِمْ صَدقةً تُطَهِّرُهُمْ وتُزَكِّيهِمْ بها [2]. فهذه طهارةٌ مَعنَوِيَّةٌ غيْرِ الطهارةِ الْحسِّيَةِ. والطهارةُ فِي اصطِلاحِ الفُقهاءِ: رَفْعُ ما يَمنَعُ مِنَ الصَّلاة ونَحوُهَا مِنْ حَدَثٍ أو خَبَثٍ، وتَكُونُ حقيقيَّةٌ كالطهارةِ بالْمَاءِ، وحُكْميَّةٌ كالطهارةِ بالتُّرابِ في التَّيمُّمِ.

ما الْحَدَثُ؟: الْحَدَثُ وَصْفٌ يَقُومُ بالبَدَنِ يَمنعُ الإنسانَ من الصلاةِ والطَّوَافِ ونَحوِهِمَا وهُوَ قِسمَانِ:

طہارت کی تعریف: گندگی سے پاک ہونے اور شرک وگناہ سے دور رہنے پر طہارت کا اطلاق کیا جاتا ہے اور اس سے یہی مراد لیا جاتا ہے۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے قول میں ہے: "نبی کے گھر والو! یقیناً اللہ یہ ارادہ کرتا ہے کہ تم سے گندگی کو دور لے جائے اور تمہیں نہایت ہی پاک صاف کر دے۔" [1] اور "ان کے اموال میں سے صدقہ لیجیے تاکہ اس کے ذریعے آپ انہیں پاک کریں اور ان کا تزکیہ کریں۔" [2] یہ معنوی طہارت ہے نہ کہ جسمانی طہارت۔ فقہاء کی اصطلاح میں طہارت سے مراد اس چیز کو اٹھالینا (یا ختم کر دینا) ہے جس کے باعث نماز پڑھنا ممنوع ہو۔ اس کی مثال حدث اور خبث ہیں۔ طہارت حقیقی بھی ہوسکتی ہے جیسے پانی سے طہارت حاصل کرنا اور حکمی بھی ہوسکتی ہے جیسے تیمم میں مٹی سے طہارت کرنا۔

حدث کیا ہے؟ حدث ایسی خصوصیت ہے جو جسم پر اگر لگ جائے تو انسان کو نماز، طواف اور اس طرح کے دیگر کاموں سے منع کیا جاتا ہے۔ اس کی دو اقسام ہیں۔

(1) الأحزاب 33:33. (2) التوبة 9:103

کیا آپ جانتے ہیں؟ اسلام آسانی کا دین ہے۔ اگر ایک شخص نے موزے یا جرابیں پہن رکھی ہیں تو دن میں کئی بار وضو کرنے کے لئے انہیں اتارنا چڑھانا اس کے لئے مشکل بن سکتا ہے۔ اسی وجہ سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے دوران ان پر مسح کی اجازت دی ہے بشرطیکہ پہنتے وقت انسان باوضو ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَعريفُ	تعریف	الرِّجْسَ	ناپاک	رَفْعُ	اٹھانا
الطَّهَارَةُ	طہارت، پاکیزگی	يُطَهِّرَكُم	وہ تمہیں پاک کرے	يَمنَعُ	وہ منع کرتا ہے
تُطلَقُ	اس کا اطلاق کیا جاتا ہے	تَطْهِيراً	پاک کرنا	حَدَثٍ	ناپاکی
يُرَادُ بِهَا	اس سے مراد ہے	تُطَهِّرُهُمْ	تم انہیں پاک کرو	خَبَثٍ	ظاہری غلاظت
النَّزَاهَة	خالی یا پاک ہونا	تُزَكِّيهِمْ	تم ان کی شخصیت سنوارو	حقيقيَّةٌ	حقیقی
الأَقْذَارِ	گندگی، غلاظت	مَعنَوِيَّةٌ	معنوی	حُكْميَّةٌ	حکم کے اعتبار سے
الابتِعَادُ	دور ہونا	الْحِسِّيَة	حسی، ظاہری	وَصْفٌ	وصف، خصوصیت
الْمَعَاصِي	گناہ	اصطِلاحِ	اصطلاح	يَقُومُ بالبَدَنِ	یہ بدن کو لگ جاتی ہے

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

1. حَدَثٌ أصغَرُ، وهو ما أَوجَبَ وُضوءًا كَالبَول، والغَائِط، والنَّومِ.

2. حدثٌ أكبَرُ ؛ وهو ما أوجب غُسلاً: كالْجَنَابَة.

ما الْخَبَثُ؟ الْخَبَثُ هوَ النَّجَاسَةُ التي تُصيبُ البدنَ أو الثوبَ أو الأرضَ أو غيْرَهَا.

۱۔ حدث اصغر، یہ وہ ہے جو وضو کو واجب کرے جیسے پیشاب، پاخانہ اور نیند۔

۲۔ حدث اکبر، یہ وہ ہے جو غسل کو واجب کرے، جیسے جنابت (ازدواجی عمل کرنا)

خبث کیا ہے: خبث وہ نجاست ہے جو بدن، کپڑے، زمین یا کسی اور چیز کو لگ جاتی ہے۔

النَّجَاسَةُ وأنوَاعُهَا	نجاست اور اس کی اقسام

النجاسةُ هي: القَذَارَةُ التي يَجبُ على الْمُسلم أنْ يَتَنَزَّهُ عنها ويَغسلُ ما أصابَهُ منها كالعَذرَة والبَول. والنجاسةُ منها الْحسِّيُّ ومنها الْمعْنَويُّ كما تَقَدَّمَ في الطَّهارة. فَمِنَ الْمَعْنويِّ ما وُردَ في قوله تعالى: "إنَّما الْمُشْرِكُون نَجَسٌ له" (التوبة) فَالظَّاهِرُ أنَّ نَجَاسَةَ الْمشركينَ نَجَاسَةٌ معنويةٌ وليسَتْ حِسيَّةٌ.

والنجاساتُ الْحسيةُ أنواعٌ ، من أهَمِّ هذه الأنواعِ ما يَأتي:

1– غَائطُ الآدَميُّ وبَولُه: أمّا الغائطُ فَلحَديثُ أبي هريرةَ رضي الله عنه أنَّ رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "إذا وَطِيَ أحدُكُمْ بنَعْله الأذى فإنَّ التراب لهُ طَهُورٌ." (رواه أبو داود والحاكم والبيهقي) وحديث أبي سعيد رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إذا جَاءَ أحَدُكُمْ الْمسْجدَ فلْيَقْلبْ نَعْلَيْه ولينْظُرْ فيهما فإن رَأَى خَبَثًا فليَمْسَحْهُ بالأرضِ ثُم لِيَصلْ فِيهِمَا." (أخرجه أحمد وأبو داود والحاكم وابن حبان).

نجاست وہ گندگی ہے جو مسلمان پر یہ لازم کر دیتی ہے کہ وہ اس سے پاک ہو اور جو کچھ جیسے شرمگاہ سے باہر آنے والی چیز اور پیشاب وغیرہ اسے لگ گیا ہے تو وہ اسے دھوئے۔ نجاست حسی بھی ہو سکتی ہے اور معنوی بھی جیسا کہ طہارت کے عنوان میں گزر چکا ہے۔ معنوی نجاست وہ ہے جو اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: "یقیناً مشرک نجس ہیں۔" (سورہ توبہ)۔ تو ظاہر ہے کہ مشرکین کی نجاست معنوی ہے، حقیقی نہیں ہے۔ حسی نجاست کی متعدد اقسام ہیں، اس کی اہم اقسام درج ذیل ہیں:

۱۔ انسان کا پیشاب اور پاخانہ: جہاں تک پاخانے کا تعلق ہے تو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے جوتے سے کسی گندگی کو رگڑ کر چلے تو مٹی ہی اس کی طہارت ہے۔" (ابوداؤد، حاکم اور بیہقی نے اسے روایت کیا)۔ اور ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد آئے تو اسے اپنے جوتے کو الٹا کر ان دونوں میں دیکھنا چاہیے۔ اگر وہ کوئی گندگی دیکھے تو اسے زمین سے رگڑے پھر پہن لے۔ (احمد، ابوداؤد، حاکم اور ابن حبان نے اسے روایت کیا۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَوجَبَ	اس نے واجب کیا	أنوَاعُ	اقسام	نَعْلِ	جوتا
البَولِ	پیشاب	القَذَارَةُ	گندگی	الأذى	گندگی، اذیت والی چیز
الغَائطِ	پاخانہ	أنْ يَتَنَزَّهُ	کہ وہ پاک ہو	طَهُورٌ	پاکیزگی
النَّومِ	نیند	العَذِرَة	شرمگاہ سے باہر آنا	لِيَقْلبْ	کہ وہ تبدیل کرے
الْجَنَابَة	جنسی عمل کے بعد گندگی	وُرِدَ	یہ لایا گیا	لِيَمْسَحْ	کہ وہ مسح کرے
تُصيبُ	یہ پہنچتی ہے	وَطِي	وہ پھیل کر دباتا ہے	لِيَصِلْ	کہ وہ ملائے

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

وأما البولُ فلحديث أبي هريرة وأنس رضي اللّه عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم أمَرَ أنْ يُراقَ على بَولِ الأعرابي ذَنُوبٌ من ماء. وهو في الصَّحيحَيْنِ....

2- لُعَابُ الكَلْبِ: لَما ثَبَتَ في الصحيحين وغيرُهما من حديث أبي هريرة رضي اللّه عنه أن رسول اللّه صلى اللّه عليه وسلم قال: "إذا شَرِب الكلب في إناء أحدكم فلْيَغْسله سَبْعاً." وما رواه مسلم وأحْمد: "طُهُورُ إناءِ أحدِكُم إذا وَلَغَ فيه الكلبُ أن يَغْسِلَهُ سبْعَ مرَّات أولاهُنَّ بالُّتراب."

3- دَمُّ الْحَيضِ: لحديث أسماء بنت أبي بكر رضي اللّه عنهما قالت: جَاءَتْ امرَأَةٌ إلَى النبي صلى الله عليه وسلم فقالت: "إحدَانَا يُصِيبُ ثَوبَها من دمِّ الْحيضِ كَيفَ تَصنَعُ؟" فقالَ: "تَحُتَّهُ [1] ثُم تَقْرُصُهُ [2] بالْماء ثم تَنْضَحَهُ [3] ثم تُصَلِّي فيه." (متفق عليه)

4- لَحمُ الْخنْزير: لقَوله تعالى: "قُلْ لا أَجِدُ فِي مَا أُوحِيَ إِلَيَّ مُحَرَّماً عَلَى طَاعِمٍ يَطْعَمُهُ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَسْفُوحاً أَوْ لَحْمَ خِنْزِيرٍ فَإِنَّهُ رِجْسٌ." (الأنعام: 145) والرِّجْسُ : النَّجَسُ.

جہاں تک پیشاب کا تعلق ہے تو ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما کی حدیث اس کی دلیل ہے جس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیہاتی کے پیشاب پر پانی کا ڈول بہانے کا حکم دیا۔ یہ بخاری و مسلم میں ہے۔

۲۔ کتے کا تھوک: جیسا کہ صحیحین اور دیگر کتب میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے ثابت شدہ ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کتا تم میں سے کسی کے برتن میں پی لے تو اسے چاہیے کہ اسے سات بار دھوئے۔" جیسا کہ مسلم اور احمد نے روایت کیا: "تمہارے برتنوں کی طہارت یہ ہے کہ جب کتا ان میں منہ ڈال دے تو انہیں سات بار دھوو، ان میں پہلی مرتبہ مٹی سے ہو۔"

۳۔ ماہواری کا خون: جیسا کہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: ایک خاتون نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئی اور کہنے لگی: "ہم میں سے کسی ایک کے کپڑے کو ماہواری کا خون لگ جاتا ہے تو وہ کیا کرے؟" فرمایا: "اسے کسی چیز سے رگڑو [1]، پھر اس پر پانی ڈال کر انگلیوں سے کھرچو [2]، پھر اس پر پانی بہاؤ [3] اور پھر اس میں نماز پڑھ لو۔" (متفق علیہ)

۴۔ خنزیر کا گوشت: اللہ تعالی کے فرمان کے مطابق: "آپ کہیے کہ جو کچھ میری جانب وحی کیا گیا ہے، اس میں میں کھانے کی کوئی چیز حرام نہیں پاتا سوائے اس کے کہ وہ مردار ہو، یا بہایا ہوا خون ہو یا خنزیر کا گوشت ہو کیونکہ وہ ناپاک ہے۔" رجس کا معنی نجس یا ناپاک ہوتا ہے۔

(1) تَحُتَّهُ: أي تَحُكَّهُ بِطَرَفِ حَجَرٍ أو عُودٍ مثلاً. (2) تَقْرُصُهُ: أي تَدلِكُهُ بأطرَافِ الأصَابِعِ والأظفَارِ. (3) تَنضَحَهُ: تَرَشَّهُ بالْمَاءِ.

(۱) تحتہ یعنی اس کو مثلاً کسی پتھر یا لکڑی کے کنارے سے رگڑو۔ (۲) تقرصہ یعنی اس کو انگلیوں اور ناخنوں سے کھرچو۔ (۳) تنضحہ یعنی اس پر پانی بہاؤ۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أنْ يُراقَ	کہ اسے بہادیا جائے	تَحُكَّهُ	وہ اسے مسلتی ہے	لَحمُ	گوشت
ذَنُوبٌ	گناہ	عُودٍ	چھڑی	الْخنْزِيرِ	خنزیر، سور
لُعَابُ	تھوک، لعاب دہن	تَقْرُصُ	وہ مسلتی ہے	لا أَجِدُ	میں نہیں پاتا
دَمُّ	خون	تَدلِكُهُ	وہ رگڑتی ہے	مُحَرَّما	حرام کردہ
الْحَيضِ	ماہواری، حیض	الأصَابِعَ	انگلیاں	طَاعِمٍ	کھانے کی چیز
إحدَانَا	ہم میں سے ایک	الأظفَارِ	ناخن	مَيْتَةً	مردار
تَصنَعُ	وہ کرتی یا بناتی ہے	تَنْضَحَ	وہ بہاتی ہے	مَسْفُوحاً	بہایا ہوا
تَحُتَّ	وہ رگڑتی ہے	تَرَشَّه	وہ اس پر بہاتی ہے	رِجْسٌ	ناپاک

5- بَولٌ و رَوثٌ ما لا يُؤكَلُ لَحمُهُ: لحديث ابن مسعود رضي اللّه عنه قال: أتَى النبيُّ صلى الله عليه وسلم الغَائطَ فامَرني أن آتيَهُ بثلاثَة أحْجَار، فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنَ، والتَمَسْتُ الثالثَ فَلَمْ أجِدْهُ، فأخَذْتُ رَوْثَةً فأتَيتُهُ بِهَا، فأخَذَ الْحَجَرَينِ وألْقَى الرَّوْثَةَ وقال: "هذا رِجسٌ." رواهُ البُخاري وابنُ ماجه وابنُ خُزَيْمَة وزَادَ فِي رِوَايةٍ: "إنَّهَا رَكْسٌ، إنَّهَا رَوْثَةُ حِمَارٍ."

۵۔ ہر وہ جانور جس کا گوشت کھایا جاتا ہے کا پیشاب اور فضلہ: ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم جائے حاجت کے لئے گئے تو انہوں نے مجھے سے تین پتھر دینے کا کہا۔ مجھے دو پتھر ملے، میں نے تیسرے کی تلاش کی مگر وہ نہ مل سکا۔ میں نے گوبر (کا خشک ٹکڑا) لیا اور یہ آپ کو دے دیا۔ آپ نے دونوں پتھر تو لے لیے مگر گوبر کو پھینک دیا اور فرمایا: "یہ ناپاک ہے۔" بخاری، ابن ماجہ، ابن خزیمہ نے اسے روایت کیا۔ ان کی روایت میں یہ اضافی الفاظ ہیں: "یہ ناپاک ہے، یہ تو گدھے کا گوبر ہے۔"

بَابُ أحْكَامِ الْمُيَاهِ	پانی کے احکام سے متعلق باب

يَنقَسِمُ الْمَاءُ إلَى عِدَّة أقسامٍ ولِكُلٍّ منها حُكمٌ يَخُصُّهُ.

أولا: الْمَاءُ الطَّهُور: وهو الْماءُ الباقيُّ على خلقته حَقِيقَةً أو حُكماً. فمثَالُ الْماء الباقيِّ على خلْقَته حقيقةً: الْمَاءُ النَّازِلُ من السماء، كالأمطَارِ والثَّلج. ومثال الْماء الباقي على خلقته حُكماً: الْماءُ الْمُتَغَيَّرُ بِمَا يَشُقُّ صَونُ الْماء عنه كالطَّحَالَب وأوراق الشَّجَرِ. وحُكمُهُ: أنَّهُ طاهرٌ في نفسه مُطَهِّرٌ لغَيْره يُستَعمَلُ في العبادات كالوُضُوء والغُسْلِ وفي العَادَاتِ كالشَّرب وطَهْيِ الطعام. قال الله تعالى: "و أنزلنا مِنَ السَّماء ماءً طَهُورًا." (الفرقان 25:48) وقال صلى الله عليه وسلم عِندَمَا سُئِلَ عن البَحرِ: "هو الطَّهورُ مَاؤُهُ الْحِلُّ مَيْتَتُهُ."[1]

پانی کو متعدد اقسام میں تقسیم کیا جا سکتا ہے اور ان میں سے ہر ایک کے لئے مخصوص حکم ہے۔

اول۔۔ پاک کرنے والا پانی: یہ وہ پانی ہے جو حقیقی یا حکمی اعتبار سے اپنی اصل حالت میں باقی ہو۔ حقیقی اعتبار سے اپنی اصل حالت میں باقی رہنے والے پانی کی مثال وہ پانی ہے جو آسمان سے اترے جیسے بارش یا برف۔ حکمی اعتبار سے اپنی اصل حالت پر باقی رہنے والے پانی کی مثال وہ پانی ہے جس کا رنگ پانی کے پودوں یا درختوں کے پتوں کے باعث تبدیل ہو جائے مگر اسے پانی ہی کا نام دیا جائے۔ ان (دونوں) کا حکم یہ ہے کہ یہ اپنے آپ میں پاک ہے اور دوسرے کو پاک کرنے والا ہے۔ اسے عبادات جیسے وضو، غسل کے لئے یا عادی امور جیسے پینے اور کھانا پکانے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی نے فرمایا: "ہم نے آسمان سے پاک پانی اتارا۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے جب سمندر کے بارے میں سوال کیا گیا تو فرمایا: "اس کا پانی پاک ہے اور اس کا مردار حلال ہے۔"

(1) رواه الْخمسَةُ وقال الترمذيُ: هذا الْحديثُ صحيحٌ وسألتُ مُحمدُ بنُ إسْمَاعيلَ الْبَخاريُ عَنهُ فقال حديثٌ صحيحٌ	پانچوں نے اسے روایت کیا اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث صحیح ہے، میں نے اس کے بارے میں محمد بن اسماعیل بخاری سے پوچھا تو انہوں نے اسے صحیح حدیث قرار دیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رَوثٌ	گوبر، جانور کا فضلہ	الْمُيَاهِ	پانی	الثَّلَجِ	برف
يُؤكَلُ	وہ کھایا جاتا ہے	يَنقَسِمُ	اسے تقسیم کیا جاتا ہے	الْمُتَغَيَّرُ	تبدیل ہونے والا
أحْجَارٍ	پتھر، حجر کی جمع	يَخُصُّهُ	وہ اس سے خاص ہے	يَشُقُّ	اس سے پھٹ نکلتا ہے
التَمَسْتُ	میں نے تلاش کیا	الباقِيُّ	باقی رہنے والا	الطَّحَالِب	پانی کے پودے
ألقَى	اس نے پھینکا	خلقته	اپنی اصل تخلیق	مُطَهِّرٌ	پاک کرنے والا
رِجسٌ	ناپاک	حُكماً	حکم کے اعتبار سے	يُستَعمَلُ	اسے استعمال کیا جاتا ہے
رَكْسٌ	گندگی	النَّازِلُ	نازل ہونے والا	طَهْيِ	پکانا
حِمَارٍ	گدھا	الأمطَارِ	بارش		

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

ثانیا: الْماء الطَّاهِر: وهُوَ الْمَاءُ الذي خَالَطَهُ شَيءٌ طَاهِرٌ مثلُ الصَّابُون واللَّبَن والدَّقِيق وغيْرِهَا فَغَيَّرَ مِن أوصَافِهِ كُلِّهَا أو بَعضِهَا. وحكمه: أنَّه طهورٌ مَا دَامَ حَافِظًا لإطلاقِ اسمِ الْماءِ عَلَيه، فإنْ خَرَجَ عَن إطلاقِه بِحَيثُ لا يَتَنَاوَلَهُ اسمُ الْماءِ الْمُطلَقِ كَانَ طاهرًا فِي نفسِه غَيْرُ مُطَهِّرٍ لِغَيْرِه.

ثالثا: الْماء النَّجِس: وهو الْماءُ الذي خَالَطَتْهُ نَجَاسَةٌ فَغَلَبَتْ عليهِ وغيَّرتْ أحَدُ أوصَافِهِ الثَّلاثَةِ: اللَّونُ، والطَّعْمُ، والرَّائِحَةُ. وحكمُه: أنه لا يَجُوزُ استِعمَالُهُ لا فِي العباداتِ ولا فِي العاداتِ، واللهُ أعلَمُ.

دوم۔۔پاک پانی: یہ وہ پانی ہے جس میں کوئی پاکیزہ چیز جیسے صابن، دودھ، آٹا وغیرہ شامل ہو جائے اور اس کے اوصاف کو مکمل یا جزوی طور پر بدل دے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ یہ اس وقت تک پاک کرنے والا ہے جب تک اس پر اسم "پانی" کا اطلاق ہو سکے۔ اگر یہ "پانی" ہونے سے نکل جائے کہ اس پر اسم "پانی" کا اطلاق نہ ہو سکے تو پھر یہ پاک تو ہے مگر دوسری چیز کو پاک نہیں کر سکتا۔

سوم۔۔غلیظ پانی: یہ وہ پانی ہے جس میں کوئی نجاست مل جائے اور اس پر غالب آ جائے اور اس کے تین اوصاف یعنی رنگ، ذائقہ یا بو میں سے کسی ایک کو بدل دے۔ اس کا حکم یہ ہے کہ اس کا استعمال نہ تو عبادات میں جائز ہے اور نہ ہی عادی امور میں۔ اللہ بہتر جاننے والا ہے۔

تَطهِيْرُ ما أصَابَتْهُ النَّجَاسَةُ	جو نجاست لگ جائے، اسے پاک کرنے کا طریق کار

1– تَطهِيْرُ البَدَنِ والثَّوب: إذا أصَابَ بدنَ الإنسانَ أو ثوبَهُ نَجاسَةٌ وَجَبَ غُسلُها بِالْمَاءِ حتى تَزُولَ عَينُهَا إن كانتْ مَرئِيَّةٌ، فإنْ بَقِيَ بَعدُ الغَسلِ أثرٌ يَصعُبُ زَوالُهُ فهو مَعفُوٌّ عَنه، وذلك لِحديثِ أسْمَاءَ الْمُتَقَدَّمِ فِي دَمِ الْحيضِ.

2– تطهِيْرُ الأرضِ: إذا أصَابَتْ الأرضَ نَجاسةٌ فإنها تُطَهِّرُ بِصَبِّ الْماءِ عليها لحديثِ أبي هريرةَ وأنَسٍ الْمتقدمِ فِي بولِ الآدمِيِّ: "صَبُّوا عليه ذَنُوباً من الْماء." وتَطهَّرَ كذلك بالْجَفَافِ إن كانَتْ النَجَاسَةُ مَائِعَةً، فإن كان لَها جِرْمٌ (أي جِسْمٌ) فَإنَّ الأرْضَ لا تَطْهُرْ إلا بِزوالِ عينِ النَّجَاسَةِ عنها.

۱۔ جسم اور کپڑے کی پاکیزگی: جب انسان کے جسم یا کپڑے کو نجاست لگ جائے تو ضروری ہے کہ وہ اسے پانی سے دھوئے یہاں تک کہ یہ زائل ہو جائے اگر یہ نظر آنے والی ہے۔ اگر دھونے کے بعد اس کا نشان باقی رہ جائے اور اسے ختم کرنا دشوار ہو تو پھر یہ معاف ہے۔ یہ اسماء رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بنیاد پر ہے جو کہ ماہواری کے خون کے بارے میں اوپر گزر چکی ہے۔

۲۔ زمین کی پاکیزگی: جب زمین پر نجاست لگ جائے تو پھر یہ پانی بہانے سے پاک ہو جاتی ہے جیسا کہ انسان کے پیشاب سے متعلق ابو ہریرہ اور انس رضی اللہ عنہما کی اوپر بیان کردہ حدیث میں ہے کہ: "اس پر پانی کا ایک ڈول بہا دو۔" اگر نجاست مائع ہے تو پھر (زمین کے) خشک ہونے سے بھی یہ پاک ہو جاتی ہے۔ اگر اس کا ٹھوس وجود ہے تو پھر زمین اس وقت تک پاک نہیں ہوتی جب تک کہ یہ نجاست بالکل زائل نہ ہو جائے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خَالَطَ	یہ مکس ہوتا ہے	اللَّونُ	رنگ	زَوالُ	زائل کرنا
الصَّابُونِ	صابن	الطَّعْمُ	ذائقہ	مَعفُوٌّ	معاف کیا گیا
الدَّقِيقِ	آٹا	الرَّائِحَةُ	بو	الْمُتَقَدَّمِ	پہلے بیان کردہ
غَيَّرَ	اس نے تبدیل کیا	تَطهِيْرُ	پاک کرنا	صَبِّ	بہانا
إطلاقِ	اطلاق کرنا	تَزُولَ	یہ زائل کر دیتا ہے	الْجَفَافِ	خشک
يَتَنَاوَلَ	وہ پہنچتا ہے	عَينُهَا	اسے دیکھنے میں	مَائِعَةً	مائع حالت میں
غَلَبَتْ	وہ غالب آ گئی	مَرئِيَّةٌ	نظر آنے والا، مرئی	جِرْمٌ	ٹھوس حالت
غيَّرتْ	وہ تبدیل ہو گئی	يَصعُبُ	وہ مشکل ہے	جِسْمٌ	جسم

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

3- تطهير النَّعْلِ: يَطْهُرُ النَّعْلَ والْخُفَّ بالدَّلْكِ فِي الأرضِ، لِحديث أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إذا جَاءَ أَحَدُكُم الْمسجدَ فَلْيَقْلِب نَعلَيه وَلْيَنْظُر فِيهِمَا فإن رأى خبثاً فليمسَحْه بالأرْضِ ثُمَّ لِيُصَلِّ فِيهِمَا." أخرجه أحْمد وأبو داود والْحاكم وابن حبان.

4- تطهير الإِنَاء: إِذَا أصابَت الإِناءَ نَجاسةٌ فإنْ كانت لُعابَ كَلْبٍ فإنَّهُ يُغسَلُ سَبْعَ مَراتٍ إحداهُنَّ بالتُّرَاب لِلحَدِيثِ الْمُتقدمِ فِي لُعابِ الكَلْب. وإذا كانت النجاسةُ غيْرُ لُعابِ الكلب فإنَّ الإناءَ يُغْسَل حَتّى تَذهبَ عينُ النجاسةِ أو لونُها أو رِيْحُها.

۳۔ جوتے کی پاکیزگی: جوتا اور موزہ زمین پر رگڑنے سے پاک ہو جاتا ہے جیسا کہ ابو سعید رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں آئے تو اپنے جوتے کو پلٹا کر دیکھ لے۔ اگر اسے کوئی گندگی نظر آئے تو اسے زمین سے رگڑ لے اور پھر پہن لے۔ اسے احمد، ابو داؤد، حاکم اور ابن حبان نے روایت کیا۔

۴۔ برتن کی پاکیزگی: اگر برتن کو نجاست لگ جائے اور وہ کتے کا تھوک ہو تو پھر اسے سات مرتبہ دھویا جاتا ہے جس میں پہلی مرتبہ مٹی سے (دھونا ضروری ہے) جیسا کہ کتے کے تھوک سے متعلق حدیث میں گزر چکا ہے۔ اگر یہ کتے کے تھوک کے علاوہ کوئی اور نجاست ہو تو پھر برتن کو اس وقت تک دھویا جاتا ہے جب تک کہ نجاست، اس کا رنگ اور بدبو ختم نہ ہو جائے۔

بَابُ الوُضُوءِ	وضو کا باب

الوُضُوءُ: طَهارةٌ مَائيَّةٌ تَتَعَلَّقُ بالأعضَاءِ الْمَذكُورَة فِي قوله تعالى: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلَاةِ فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ." (الْمائدة 5:6). حكمه: واجِبٌ على من أَرَادَ الصلاةَ أو الطَّوَافَ.

دَلِيلُ الوَجُوب: الآيةُ السابِقَةُ وحديثُ أَبِي هريرةَ رضي اللّه عنه أنّ النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا تُقبَلُ صلاةُ مَنْ أَحْدَثَ حتّى يَتَوضّأ." رواه الشيخان وأبو داود والترمذي وأحْمد واللفظ للبخاري. ولفظُ أَبِي داود: "لا تَتِمُّ صلاةٌ... ". وقد انْعَقَدَ إجْمَاعُ الْمسلمين على مَشْرُوعِيَّةِ الوضوءِ. فصَارَ معلومًا من الدِّينِ بِالضَّرُورَةِ.

وضو وہ پانی کی طہارت ہے جس کا تعلق ان اعضا سے جن کا ذکر اللہ تعالیٰ کے اس قول میں ہے: "اے اہل ایمان! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ۔ اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ۔" اس کا حکم یہ ہے کہ جو شخص نماز یا طواف کا ارادہ کرے، یہ اس کے لئے ضروری ہے۔ واجب ہونے کی دلیل اوپر بیان کردہ آیت ہے اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو شخص حدث میں مبتلا ہو تو جب تک وہ وضو نہ کرے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔" بخاری و مسلم، ابو داؤد، ترمذی اور احمد نے اسے روایت کیا اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ ابو داؤد کے الفاظ میں ہے: "نماز مکمل نہیں ہوتی۔۔۔" وضو کے شرعی حکم ہونے پر مسلمانوں کا اتفاق رائے ہے۔ یہ دین کی بنیادی ضرورت ہے جو معلوم و معروف ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْخُفَّ	چمڑے کے موزے	رُءُوسِ	سر، راس کی جمع	يَتوضّأ	وہ وضو کرتا ہے
الدَّلْكِ	رگڑنا	أَرْجُلَ	پاؤں، رجل کی جمع	الشيخان	بخاری ومسلم
رِيْحُ	بو	الْكَعْبَيْنِ	دونوں ٹخنے	لا تَتِمُّ	یہ مکمل نہیں ہوتی
مَائِيَّةٌ	پانی والی	واجِبٌ	واجب، ضروری	انْعَقَدَ	وہ منعقد ہوگیا
تَتَعَلَّقُ	اس کا تعلق ہے	أَرَادَ	اس نے ارادہ کیا	إِجْمَاعُ	اجماع، اتفاق رائے
الأعضَاءِ	اعضاء	دَلِيلُ	دلیل	مَشْرُوعِيَّة	شرعی حکم ہونا
قُمْتُمْ	تم کھڑے ہو	لا تُقبَلُ	اسے قبول نہیں کیا جاتا	صَارَ	وہ ہوگیا
الْمَرَافِقِ	کلائیاں، مرفق کی جمع	أَحْدَثَ	وہ ناپاک ہوگیا	الضَّرُورَة	لازمی ہونا

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

فُرُوضُ الْوُضُوءِ: للوضوءِ فروضٌ إذا نَقَصَ منها فَرْضٌ فِإنّ الوضوءَ يكونُ ناقصًا ولا يُعْتَدُّ به شَرْعاً، وهَذِه الفروضُ هِيَ:

1– غَسْلُ الوَجْه، ومِن الوجهِ الفمُ والأنفُ، فالْمُضَمضَمَةُ والاستِنشَاقُ والاستنثَارُ واجِبَةٌ على الرَّاجِحِ [و قيل مُستَحَبٌ]. وَحَدُّ الوجهِ مِن مَنَابَتِ الشَّعرِ إِلَى أسفَلَ اللِّحيَيْنَ [1] طُولاً، وعن الأُذُنِ إِلَى الأذنِ عَرضًا.

2– غسلُ اليَدَينِ إلى الْمِرْفَقَيْن: ويَدخلُ الْمِرْفقانِ فِي الْمَغسُولِ.

3– مَسحُ الرأْسِ، ومنهُ الأذنَانِ، فمَسحُهما واجبٌ على الراجح [و قيل مُستَحَبٌ] لِحديث: "الأُذُنَانِ من الرَّأسِ." رواه أحْمد وأبو داود.

4– غسلُ الرِجلَيْن إلى الكَعبَيْن: ويدخل الكعبَانُ فِي الْمَغسولِ.

5– الترتيب: وهُو أن يغسلَ الوجهَ ثُم اليدين ثُم يَمسحُ بالرأسِ ثُم يغسلُ الرِجلين كما جَاءَ فِي الآيةِ. [2]

6– الْمُوَالاةِ: وهي أَلاَ يُؤَخِّرُ غَسْلَ عُضْوٍ حتَى يَجِفَّ الذي قبله.

وضو کے فرائض: وضو کے کچھ فرائض ہیں۔ اگر ان میں سے کوئی فرض کم ہو تو وضو ناقص رہتا ہے اور شرعی اعتبار سے اس سے آگے بڑھنا جائز نہیں ہے۔ یہ فروض یہ ہیں:

۱۔ چہرہ دھونا: چہرہ میں منہ اور ناک شامل ہیں۔ اس وجہ سے کلی کرنا، ناک میں پانی ڈالنا اور کھینچنا، ترجیح دیے گئے نقطہ نظر کے مطابق واجب ہیں (اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ مستحب ہیں)۔ چہرے کی حد لمبائی میں بال شروع ہونے کی جگہ سے لے داڑھی [1] کے نچلے حصے تک ہے اور چوڑائی میں ایک کان سے دوسرے کان تک۔

۲۔ ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھونا: دھونے کی جگہ میں کہنیاں شامل ہیں۔

۳۔ سر کا مسح: اس میں دونوں کان شامل ہیں۔ ان کا مسح کرنا ترجیح شدہ نقطہ نظر کے مطابق واجب ہے (جبکہ بعض اس مستحب سمجھتے ہیں)۔ اس کی بنیاد یہ حدیث ہے کہ "دونوں کان، سر کا حصہ ہیں۔" اسے احمد اور ابو داؤد نے روایت کیا۔

۴۔ ٹخنوں تک پاؤں دھونا: دھونے کی جگہ میں ٹخنے شامل ہیں۔

۵۔ ترتیب: اس کا مطلب ہے کہ پہلے چہرہ دھویا جائے، پھر دونوں ہاتھ، پھر سر کا مسح کیا جائے اور پھر دونوں پاؤں دھوئے جائیں جیسا کہ آیت میں آیا ہے۔ [2]

۶۔ موالات: یعنی ایک عضو کے خشک ہونے سے پہلے دوسرا دھو لیا جائے۔

(1) اللَّحيانُ الْمقصودُ بِهما عَظمُ الفَكِّ الأسفَلِ. (2) إجْمَاع العُلَمَاءِ على فروضِ الأربعةِ الأولَى و اختلافُهُم على رقم 6،5. قيل هُم مُستَحَبٌ

(۱) داڑھی سے مراد تھوڑی کا نچلا حصہ ہے۔ (۲) علماء کا پہلی چار چیزوں کے فرض ہونے پر اتفاق ہے اور نمبر ۵ اور ۶ پر اختلاف۔ بعض کی رائے میں یہ مستحب ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فُرُوضُ	فرائض	الاستِنشَاقُ	ناک میں پانی ڈالنا	طُولاً	لمبائی میں
نَقَصَ	اس نے کمی کی	الاستِنثَارُ	ناک میں پانی کھینچنا	الأذنِ	کان
ناقصًا	کم، ناقص	الرَّاجِحِ	جسے ترجیح دی جائے	عَرضًا	چوڑائی میں
لا يُعْتَدُّ	اس حد کو پار نہیں کیا جاتا	مُستَحَبٌ	مستحب، اچھا مگر غیر لازم	الْمَغسُولِ	دھوئی گئی جگہ
الفمُ	منہ	مَنَابَت	جڑ	الْمُوَالاة	دھونے میں دیر نہ کرنا
الأنفُ	ناک	أسفَلَ	نچلا حصہ	عَظمُ	ہڈی
الْمُضَمضَمَةُ	کلی کرنا	اللِّحيَيْنَ	داڑھی کی دونوں سائیڈیں	الفَكِّ	حصہ

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

فأمّا دليلُ الفُرُوضِ الأربعة الأولى، فالآية الْمُتقدِّمَة وهي آية المائدة: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِذَا قُمْتُمْ إِلَى الصَّلاة فَاغْسِلُوا وُجُوهَكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ إِلَى الْمَرَافِقِ وَامْسَحُوا بِرُءُوسِكُمْ وَأَرْجُلَكُمْ إِلَى الْكَعْبَيْنِ." وأما دَليلُ التَرتيب، فَلأنَّ الآية ذَكَرَتْ الأعضاءَ مُرَتَّبَةً. [1] ثُم أنّ النبي صلى الله عليه وسلم لَم يُثبَتْ عنه ولا مَرَّةً وَاحدَةً أنّه خَالفٌ هَذَا التَّرتيب، وفِعْلُهُ صلى الله عليه وسلم بَيَانٌ للواجبِ الوارِدِ فِي الآية إذْ لَم يَرِد فيها إلا الواجِبَ. ولِعُمُومِ قوله صلى الله عليه وسلم : "إِبْدَأْ بِمَا بَدَأَ اللّٰهُ بِه." رَوَاهُ مُسلم من حديث جابرٍ رضي الله عنه.

وأما دليلُ الْمُوالاة: فما رَوَى عمرُ رضي الله عنه أنّ رجُلاً تَوَضَّأَ فَتَرَكَ مَوضِعُ ظُفُرٍ من قَدَمِه فأبصَرَهُ النبي صلى الله عليه وسلم فقال: "ارْجَعْ فاحْسِن وُضُوءَكَ." فَرَجَعَ فتوضَّأَ ثُم صَلَّى. (رواه مسلم)، وفي لفظ: "أن النبيَ صلى الله عليه وسلم رَأَى رجلاً يُصلِّي وفِي رِجلِهِ لَمعَةً قَدْرَ الدِّرْهَمِ لَم يُصبهَا الْماءُ فأمَرَه النبي صلى الله عليه وسلم أن يُعيدَ الوضوءَ والصَّلاةَ." (رواه أبو داود).

پہلے چار کے فرض ہونے کی دلیل سورہ مائدہ کی آیت ہے: "اے اہل ایمان! جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو اپنے چہروں اور ہاتھوں کو کہنیوں سمیت دھوؤ۔ اپنے سر کا مسح کرو اور اپنے پاؤں ٹخنوں تک دھوؤ۔" جہاں تک ترتیب کی دلیل کا تعلق ہے تو اس آیت میں اعضاء کو ترتیب سے ذکر کیا گیا ہے [1]۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے ایک بار بھی ثابت شدہ نہیں ہے کہ آپ نے اس ترتیب کے خلاف کیا ہو۔ آپ کا فعل واجب ہونے کو واضح کرتا ہے کیونکہ اگر کوئی بات آیت میں بیان کردہ ہو اور اس کے خلاف نہ کیا گیا ہو تو پھر وہ واجب ہوتا ہے۔ آپ کا عمومی قول ہے: "اس سے شروع کرو جس سے اللہ نے شروع کیا ہے۔" مسلم نے اسے جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں روایت کیا۔

موالات کی دلیل وہ ہے جو عمر رضی اللہ عنہ نے روایت کی کہ ایک شخص نے وضو کیا اور پاؤں میں ناخن کی جگہ کو چھوڑ دیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا تو فرمایا: "واپس جاؤ اور اپنا وضو اچھی طرح کرو۔" وہ واپس آیا، اور وضو کیا پھر نماز پڑھی۔ (مسلم نے اسے روایت کیا)۔ بعض الفاظ میں ہے: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ نماز پڑھ رہا ہے مگر اس کے پاؤں میں درہم کے برابر جگہ پر پانی نہیں پہنچا تو نبی صل اللہ علیہ وسلم نے وضو اور نماز کو دوبارہ کرنے کا حکم دیا۔"

(1) وإن كانَت الآية وَرَدَ فيها عَطفُ الأعضاء بالوَاوِ ومَعَلُومٌ أن الوَاو لمُجَرَّدِ العَطفِ لا تُفيدُ ترتيبًا، إلا أن في الآية قَرِينَةً تَدُلُّ على الترتيبِ وهي إدخَالُ الْمَجرورِ بين الْمَنصُوبَاتِ [الْمَمسُوحُ وهو الرأسُ بين الْمَغسُولاتِ وهي بقيةُ الأعضاءِ] وفي اللغة العربية لا يُفَصَّلُ النظيْرُ عن نظيْرِه إلا لِعلَّة.

ا۔ آیت میں حرف عطف "واؤ" کے ساتھ اعضاء کو بیان کیا گیا ہے اور یہ بات معلوم ہے کہ واؤ محض عطف کے لئے ہوتی ہے، اس سے ترتیب لازم نہیں ہوتی۔ لیکن اس آیت میں ایک اشارہ ہے جو ترتیب کی دلیل ہے۔ وہ یہ ہے کہ نصب دیے گئے اسموں (چہرہ، ہاتھ اور پاؤں) کے درمیان ایک جر دیے گئے اسم (سر جس کا مسح کیا جاتا ہے) کو داخل کیا گیا ہے۔ عربی زبان میں کسی چیز کو اس جیسی چیز سے فاصلے پر نہیں رکھا جاتا سوائے اس کے کہ کوئی خاص وجہ ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُرَتَّبَةً	ترتیب میں	تَوَضَّأَ	اس نے وضو کیا	لَم يُصبهَا	اس نے اس تک نہ پہنچایا
لَم يُثبَتْ	یہ ثابت نہیں ہے	تَرَكَ	اس نے چھوڑ دیا	أن يُعيدَ	کہ وہ واپس جائے
خَالفٌ	مخالفت کرنے والا	مَوضِعُ	جگہ	عَطفٌ مُجَرَّدٍ	محض ایک حرف عطف
بَيَانٌ	بیان، تشریح	ظُفُرٍ	ناخن	لا تُفيدُ	یہ فائدہ نہیں دیتا
الوارِدِ	آنے والا	قَدَمِ	قدم، پاؤں	قَرِينَةُ تَدُلُّ	قرینہ جو دلیل ہے
لَم يَرِد	اس نے رد نہیں کیا	أبصَرَ	اس نے دیکھا	إدخَالُ	داخل کرنا
عُمُومِ	عام طور پر	فاحْسِن	تو اس نے اچھی طرح کیا	لا يُفَصَّلُ	اس میں فاصلہ نہیں کیا گیا
إبْدَأْ	شروع کرنا	لَمعَةً	خشک جگہ	النظيْرُ	مثال
بَدَأَ	اس نے شروع کیا	قَدْرَ	برابر، اندازہ	عِلَّة	وجہ

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

شُروطُ صِحَّةِ الوُضُوءِ: ليكونَ الوضوءُ صحيحاً هُنَاك شروطٌ لابُدَّ منها وهِيَ مُبَيَّنَةً فيما يأتي:

1– الإسلام: إذ لا تَصِحُّ عِبَادَةُ الكافِرِ، والوُضُوءُ عِبَادَةٌ. 2– العَقلُ: فالْمَجنُونُ لَيسَ مُطالَبًا بالعِبَادَةِ ولا تصح عبادتُه. 3– التمْييز: فإنَّ غَيْرَ الْمُمَيِّزِ لا يُفَرِّقُ بَيْن العبادة وغيرها. 4– وُجُودُ الْمَاءِ الطَّهور: فلا يصحُّ الوضوءُ بماءٍ غيرِ طَهور كما تَقَدَّمَ. 5– النيَّةُ: وفي شرط لصحَّة كُلِّ عبادة، لقول النبي صلى الله عليه وسلم: "إنَّمَا الأعمالُ بالنِّيَّات وإنّما لكُلِّ امْرِىءٍ ما نَوَى..." مُتفقٌ عليه من حديث عمرَ بن الْخطَّاب رضي الله عنه. 6– انقطَاعُ مَا يُوجِبُ الوَضوءَ، من بَولٍ أو غائطٍ أو نحوهِمَا. 7– إزَالَةُ ما يَمنَعُ وصولِ الْمَاءِ إلَى البَشَرَةِ ؛ كالعَجِينِ والشُحُومِ ونَحوِهَا. 8– الاستِنجَاءُ أوِ الاستِجمَارُ. فلا يصحُّ الوضوءُ مِمَّنْ به نَجاسة فِي مَحَلِّ البَولِ أوِ الغَائطِ.

وضو صحیح ہونے کی شرائط: وضو کے صحیح ہونے کے لئے کچھ شرائط ہیں جو کہ ضروری ہیں۔ ان کی وضاحت درج ذیل ہے:

(۱) اسلام: کفر کرنے والے کی عبادت درست نہیں اور وضو عبادت ہے۔ **(۲) عقل:** پاگل سے عبادت کا مطالبہ نہیں ہے اس وجہ سے اس کی عبادت بھی درست نہیں ہے۔ **(۳) فرق کرنے کی صلاحیت:** جو شخص فرق کرنے کی صلاحیت نہ رکھے وہ عبادت اور غیر عبادت میں فرق نہیں کر سکتا۔ **(۴) پاک کرنے والے پانی کا موجود ہونا:** جیسا کہ اوپر گزر چکا کہ وضو پاک کرنے والے پانی کے بغیر نہیں ہوتا۔ **(۵) نیت:** ہی ہر عبادت کے صحیح ہونے کے لئے شرط ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً اعمال کا دارومدار نیت پر ہے، ہر شخص کے لئے وہی کچھ ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔۔۔" عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث جس پر بخاری و مسلم کا اتفاق ہے۔ **(۶) اس چیز کو منقطع (ختم) ہونا جو کہ وضو کو واجب کرے** جیسے پیشاب، پاخانہ یا ان کی طرح کی دیگر چیزیں۔ **(۷) اس چیز کو زائل کرنا جو پانی کو جلد تک پہنچنے سے روکے** جیسے پیسٹ، چربی وغیرہ۔ **(۸) پانی یا پتھر سے استنجا۔** وہ درست نہیں ہے اگر پیشاب یا پاخانے کے مقام پر نجاست لگی ہوئی ہو۔

سُنَنُ الوُضوءِ	وضوء کی سنتیں

1– السِّوَاكُ: لحديث أبي هريرة رضي اللّه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لَولا أنْ أشُقَّ على أُمَّتِي لأمَرْتُهُم بالسِّواك عِنْد كُلِّ صلاةٍ." رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ، وفِي رواية لأحْمدَ: "لأمَرْتُهُمْ بالسَّوَاكِ مَعَ كُلِّ وُضوءٍ." وللبخاري تعليقاً: "لأمرتُهُم بالسَّوَاكِ عِندَ كُلِّ وضوءٍ."

(۱) مسواک: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر میری امت کے لئے مشکل نہ ہوتا تو میں انہیں ضرور ہر نماز کے وقت مسواک کرنے کا حکم دیتا۔" اسے (محدثین کی) جماعت نے روایت کیا ہے۔ احمد کی روایت میں ہے: "میں انہیں ہر وضو کے وقت مسواک کرنے کا حکم ضرور دیتا۔" بخاری کی روایت، جس میں راویوں کی زنجیر مکمل نہیں ہے، میں ہے: "میں ضرور انہیں ہر وضو کے ساتھ مسواک کرنے کا حکم ضرور دیتا۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لابُدَّ	ضروری ہے	تَقَدَّمَ	یہ پہلے گزر گیا	الاستِجمَارُ	پتھر سے استنجا کرنا
مُبَيَّنَةً	واضح	انقِطَاعُ	منقطع کرنا	مَحَلِّ	جگہ
الكافِرِ	کفر کرنے والا	يُوجِبُ	یہ واجب کرتا ہے	سُنَنُ	سنت اعمال
الْمَجنُونُ	پاگل	إزَالَةُ	زائل کرنا	السِّوَاكُ	مسواک کرنا
مُطالَبًا	جس سے مطالبہ کیا جائے	البَشَرَةِ	کھال، جلد	أشُقَّ	بہت مشکل
التمْييز	فرق کرنا	العَجِينِ	پیسٹ	أُمَّتِي	میری امت
الْمُمَيِّزِ	فرق کرنے والا	الشُحُومِ	چربی	أمَرْتُهُم	میں نے انہیں حکم دیا
لا يُفَرِّقُ	وہ فرق نہیں کرتا	الاستِنجَاءُ	بول وبراز کے اعضاء دھونا	تعليقاً	ایسی روایت جس کے مکمل راوی بیان نہ ہوں

2- التَسمِيَّةُ فِي أوَّله: لحديث أبي هريرة رضي اللّه عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا صلاة لمن لا وُضُوءَ له، ولا وضوء لمن لَم يذكر اسم اللّه عليه." رواه أحْمد وَأبو داود وابن ماجه وهو حديث حسن. 3- غَسلُ الكَفَّيْن: يَغسلُ كَفَّيه ثَلاثُ مرَّات بإفرَا غ الْماء عَلَيْهِمَا من الإناء إنْ كان يَتوَضَّأ من إناء لأنّ عُثمَانَ رضي اللّه عنه وَصَفَ وضوءَ النبيّ صلى الله عليه وسلم فقال: "دَعَا بالْمَاءَ فافْرَغَ عَلى كَفَّيْه ثَلاثَ مَرّات فَغَسَلَهُما، ثُم أدْخَلَ يَدَهُ في الإناء..." مُتفق عليه. 4- البَدءُ بالْمُضْمَضَة والاسْتنْشَاق عندَ غَسْل الوجْه والْمُبَالَغَةُ فيهمَا ما لَمْ يَكن صائماً. لَمَّا جَاءَ في وصف وُضُوئه صلى الله عليه وسلم، ولقولَه صلى الله عليه وسلم: "وَبَالِغْ في الاستنشاق إلا أن تَكونَ صائمًا." رواه الْخَمسَةُ وَصَحَّحَهُ الترمذي.

5- تَخْليلُ اللّحْيَة الكَثيْفَة: لحديث عثمانَ رضي اللّه عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم: "كان يُخَلّلُ لحيَته. قال الترمذي: هذا حديث حسن صحيح. وقال البخاري: هذا أصحُّ حديث في البَاب. 6- تَخليلُ أصابع اليَدين والرجلَين: لحديث ابن عباس رضي اللّه عنهما أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إذا تَوضأْتَ فَخَلّلْ أصابعَ يَدَيْكَ وَرجْليك." رواه أحْمد والترمذي وابن ماجه، وحديثُ الْمستورد ابن شداد رضي اللّه عنه قال: "رأيتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يُخلّلُ أصابعَ رجلَيه بخنْصَره." رواه الْخمسة إلا أحْمد. 7- التَّيَامُن: أي البدءُ باليُمنَى قبلَ اليُسْرَى في اليدين والرجلين، وذلك لحديث عائشةَ رضي اللّه عنها: "كان النبيُ صلى الله عليه وسلم يُعْجبُه التَّيَمُّنُ في تَنَعُّله وَتَرَجُّله وَطُهُوْره وَفي شأْنه كُلّه." مُتَّفَقٌ عليه.

(۲) شروع میں بسم اللہ پڑھنا: جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس کی نماز نہیں جس نے وضو نہ کیا، اور اس کا وضو نہیں جس نے اس پر اللہ کا نام نہ پڑھا۔" احمد، ابو داؤد، ابن ماجہ نے اسے روایت کیا اور یہ درمیانے درجے کی مستند حدیث ہے۔ **(۳) دونوں ہتھیلیوں کو دھونا:** (وضو کرنے والا) اپنی ہتھیلیوں کو تین بار برتن سے پانی ڈال کر دھوتا ہے اگر وہ کسی برتن سے وضو کر رہا ہو کیونکہ عثمان رضی اللہ عنہ نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے وضو کی کیفیت بیان کرتے ہوئے کہا: "آپ نے پانی منگوایا پھر اپنی ہتھیلیوں پر تین مرتبہ پانی ڈال کر ان دونوں کو دھویا۔ پھر آپ نے اپنا ہاتھ برتن میں داخل کیا۔۔۔" متفق علیہ۔

(۴) منہ دھونے کے شروع میں کلی کرنا اور ناک میں پانی ڈالنا اور ان میں مبالغہ کرنا اگر وہ روزے دار نہ ہو: جیسا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بارے میں آیا ہے اور آپ کا ارشاد ہے کہ: "ناک میں پانی ڈالنے میں کچھ زیادہ کرو اگر تم روزے دار نہ ہو۔" پانچ (محدثین) نے اسے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔

(۵) گھنی داڑھی میں خلال کرنا: جیسا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم اپنی داڑھی کا خلال فرماتے تھے۔ ترمذی کی رائے میں یہ حدیث حسن صحیح ہے اور بخاری کی رائے میں یہ حدیث اس باب کی صحیح ترین روایت ہے۔ **(۶) ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرنا:** جیسا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم وضو کرو تو اپنے ہاتھوں اور پاؤں کی انگلیوں میں خلال کرو۔" احمد، ترمذی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا۔ مستورد ابن شداد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ انہوں نے کہا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنی چھوٹی انگلی سے ہاتھ پاؤں کی انگلیوں میں خلال کر رہے تھے۔" اسے سوائے احمد کے باقی پانچ نے روایت کیا۔ **(۷) دائیں سے شروع کرنا:** یعنی ہاتھ پاؤں دھوتے وقت دائیں جانب سے آغاز کیا جائے جیسا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم جوتا پہننے، اتارنے، طہارت کرنے اور ہر معاملے میں دائیں ہاتھ سے آغاز کو پسند فرماتے تھے۔" متفق علیہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
التَسميَّةُ	بسم اللہ کہنا	صائماً	روزے کی حالت میں ہونا	خَلِّلْ	خلال کرو
الكَفَّيْنِ	دو ہتھیلیاں	تَخْليلُ	گیلی انگلیاں پھیر کر خلال	خِنْصِرِ	چھنگلیا، چھوٹی انگلی
إفرَاغِ	خالی کرنا	الكَثيْفَة	گھنی	التَيَامُن	سیدھے ہاتھ سے شروع کرنا
البَدءُ	شروع کرنا	يُخَلِّلُ	وہ خلال کرتا ہے	اليُمنَى	دایاں
الْمُبَالَغَةُ	زیادہ کرنا، مبالغہ کرنا	أصحُّ	صحیح ترین	اليُسْرَى	بایاں

8- الغَسلَتان الثانيةُ والثالثةُ: الغَسْلُ مرةً في الوضوءِ هو الفَرضُ وما وَرَدَ في الغَسلتَيْنِ والثلاث فهُوَ للاستحبَاب، وذلك لحديث عمرو بن شعيب عن أبيه عن جده رضي الله عنهم قال: جَاءَ أعرابيٌ إلى رسول اللّهَ صلى الله عليه وسلم يَسأَلُهُ عن الوضوء، فَأَراه ثلاثاً ثلاثاً، وقَال: "هذا الوضوءُ فَمَنْ زَادَ على هَذَا فقد أسَاءَ وتَعَدَّى وظَلَمَ." رواه أحْمد والنسائي وابن ماجه ،وحديث عثمانَ رضي اللّه عنه: "أنّ النبي صلى الله عليه وسلم تَوَضَّأ ثلاثًا ثلاثًا." رواه مسلم وأحْمد.

9- الذِّكْرُ بعدَ الوضوء: لحديث عمرَ رضي الله عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ما منكم من أحد يَتَوَضَّأ فَيُسْبِغُ الوضُوءَ ثُم يقول: أشهَدُ أن لا إله إلا اللّه وحده لا شريكَ له، وأشهد أن مُحمداً عبدُهُ ورسولُه إلا فُتحَتْ له أبوابُ الْجَنَّة الثَّمانيةُ، يَدخُلُ من أيُّهَا شَاءَ." رواه مسلم وأحْمد و أبوداود.

10- الاقتصَادُ في الْماء: لحديث عبد الله بن عمرو رضي الله عنهما أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم مرَّ بسَعد وهو يَتوضَّأ فقال: "ما هذا السَّرَفُ؟" فقال: "أ في الوُضُوءِ إسرَافٌ؟" قَالَ: "نَعَمْ، وإن كنتُ على نَهْرٍ جارٍ." رواه ابن ماجه، ويَشهَدُ له قولَه صلى الله عليه وسلَم : "هذا الوضوءُ فمن زَادَ على هذا فقد أسَاءَ وَتَعَدَّى وظَلَمَ."، وقد تَقَدَّمَ ذكرَهُ قريباً.

(۸) دوسری اور تیسری مرتبہ دھونا: وضو میں ایک مرتبہ دھونا فرض ہے جبکہ دو یا تین مرتبہ دھونے کے بارے میں جو آیا ہے، وہ مستحب ہونے کے لئے ہے۔ یہ عمرو بن شعیب کی حدیث میں ہے جو انہوں نے اپنے والد اور انہوں نے ان کے دادا رضی اللہ عنہم سے روایت کی، انہوں نے کہا: "ایک دیہاتی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور وہ وضو کے بارے میں پوچھ رہا تھا۔ آپ نے اسے تین تین مرتبہ کر کے دکھایا اور فرمایا: "یہ وضو ہے، جس نے اس پر زیادتی کی، اس نے برا کیا، حد پھلانگی اور (خود پر) ظلم کیا۔" احمد، نسائی اور ابن ماجہ نے اسے روایت کیا۔ عثمان رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم تین تین بار وضو (میں دھویا) کرتے تھے۔ مسلم اور احمد نے اسے روایت کیا۔

(۹) وضو کے بعد کا ذکر: جیسا کہ عمر رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تم میں سے کوئی جب وضو کرے تو وہ وضو مکمل کرنے کے بعد کہے: میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ اکیلا ہے اور اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور اس کے رسول ہیں۔ تو اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھول دیے جائیں گے، وہ جس میں سے چاہے، داخل ہو جائے۔" مسلم، احمد اور ابو داؤد نے اسے روایت کیا۔

(۱۰) پانی کے استعمال میں میانہ روی: جیسا کہ عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سعد رضی اللہ عنہ کے پاس کے گزرے جبکہ وہ وضو کر رہے تھے۔ آپ نے فرمایا: "یہ کیا فضول خرچی ہے؟" انہوں نے کہا: "کیا وضو کے معاملے میں بھی اسراف ہے؟" فرمایا: "ہاں اگرچہ یہ جاری دریا پر ہو۔" ابن ماجہ نے اسے روایت کیا۔ اس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد بھی گواہ ہے جو اوپر قریب ہی گزر چکا ہے کہ "یہ وضو ہے، جس نے اس پر زیادتی کی، اس نے برا کیا، حد پھلانگی اور (خود پر) ظلم کیا۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اسِتحبَابِ	مستحب ہونا	يُسْبِغُ	وہ مکمل کرتا ہے	إسرافٌ	اسراف، فضول خرچی
أسَاءَ	اس نے برا کیا	الاقتِصَادُ	میانہ روی	نَهْرٍ	دریا، نہر
تَعَدَّى	اس نے حد پھلانگی	مرَّ	وہ گزرا	جارٍ	جاری، بہتا ہوا
ظَلَمَ	اس نے ظلم کیا	السَّرَفُ	فضول خرچی کرنا		

الْمَسحُ على الْخُفَّيْنِ	موزوں پر مسح کرنا

1 – دَليلُ مَشرُوعيَّته: ما رواهُ البُخاري ومسلمُ عن هَمَّامِ النَّخعي رضي اللّه عنه قال: "بَالَ جريرُ بنُ عبد اللّه ثُم تَوضَّأَ ومَسَحَ على خُفَّيه، فَقيلَ: "تَفعَّلَ هذا وقد بُلتَ؟" قال: "نَعَم، رَأَيتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم بَالَ ثُم توضأ ومَسَحَ على خُفَّيهِ." قالَ إبراهيمُ [1]: "فَكَانَ يُعجِبُهُمْ هذا الْحديثَ لأَنَّ إسلامَ جَريرَ كان بَعدُ نُزُولِ الْمَائدة."

2 – مَشرُوعيَّةُ الْمَسحِ على الْجَورَبيْن: قَدْ رُوِيَ عن كثيْرٍ مِنَ الصَّحَابَة. قال أبو داود: "وَمَسَحَ على الْجَورَبَيْنِ عليُّ بنُ أَبِي طالب وابنُ مسعودٍ و البَراءُ بن عازب ، وأَنَسُ بن مالكٍ وأبو أمامةَ وسهلُ بن سعدٍ ، وعَمرُو بن حُريث،ورَوَي ذلك عن عمرَ بن الْخطاب وابن عباسٍ وروي أيضا عَن عبد اللّه بن عمر وسعد بن أَبِي وقاص وأَبِي مسعودِ البدري وغيْرهم.

3 – شروطُ الْمسحِ على الْخُفين وما فِي مَعنَاهُما: يُشتَرَطُ لِجَوَازِ الْمسح أن يُلْبَسَا على طَهارة لحديث الْمُغيرة بن شُعْبَةَ رضي اللّه عنه قال: "كنتُ مَعَ النبي صلى الله عليه وسلم ذَاتَ لَيلَةٍ فِي مَسيرٍ فَافْرَغْتُ عليه من الإِدَوَاةِ فَغَسَلَ وجْهَهُ وذِراعَيهِ ومَسَحُ برأسِهِ، ثُم أَهوَيتَ لأَنزَعَ خُفَّيهِ فقال: "دَعْهُمَا فإنِّي أدخلتُهُمَا طاهرتَيْنِ." فَمَسَحَ عَلَيهِمَا. رواه البخاري ومسلم وأحْمد.

(۱) اس کے شرعی حکم ہونے کی دلیل: جیسا کہ بخاری و مسلم نے ہمام نخعی رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، انہوں نے کہا: جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا۔ ان سے کہا گیا: "آپ نے یہ کیا کیا جب کہ آپ نے پیشاب کیا ہے؟" فرمایا: "ہاں، میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ نے پیشاب کیا، پھر وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح فرمایا۔" ابراہیم نے کہا: "وہ اس حدیث سے اس لئے حیران ہوئے کہ جریر سورۃ مائدہ کے نزول کے بعد مسلمان ہوئے تھے (جس میں پاؤں دھونے کا حکم ہے۔)

(۲) جرابوں پر مسح کرنے کا شرعی حکم: اسے کثیر صحابہ سے روایت کیا گیا ہے، ابو داؤد کی رائے ہے: "علی بن ابی طالب، ابن مسعود، براء بن عازب، انس بن مالک، ابو امامہ، سہل بن سعد، عمرو بن حریث رضی اللہ عنہم جرابوں پر مسح کیا کرتے تھے۔ یہی روایت عمر بن خطاب، ابن عباس رضی اللنہ عنہم سے ہے اور ایسا ہی عبد اللہ بن عمر، سعد بن ابی وقاص اور ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہم وغیرہ سے روایت کیا گیا ہے۔

(۳) موزوں پر مسح کی شرائط اور اس کا معنی کیا ہے: مسح کے جائز ہونے کی شرط یہ ہے کہ انہیں پاکیزہ حالت میں پہنا جائے جیسا کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ رات کے وقت سفر میں تھا۔ میں نے آپ سے سامان اتارا تو آپ نے اپنا چہرہ اور دونوں کلائیاں دھوئیں اور اپنے سر کا مسح فرمایا۔ پھر میں جھکا کہ آپ کے موزے اتاروں تو آپ نے فرمایا: "ان دونوں کو چھوڑو، جب میں نے انہیں پہنا تھا تو میں پاک تھا۔" آپ نے ان پر مسح فرمایا۔ بخاری، مسلم اور احمد نے اسے روایت کیا۔

(1) إبراهيم: هو ابن يزيد النخعي من أئمة التابعين

(۱) ابراہیم: وہ ابن یزید نخعی ہیں جو کہ تابعین کے اماموں میں سے ایک ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بَالَ	اس نے پیشاب کیا	يُشتَرَطُ	اس کی شرط رکھی جاتی ہے	أهوَيتَ	میں جھکا
بُلتَ	تم نے پیشاب کیا	أن يُلْبَسَا	کہ وہ دونوں پہنیں	أنزَعَ	میں اتاروں
يُعجَبُ	وہ حیران کرتا ہے	مَسِيرٍ	سفر	دَعْهُمَا	ان دونوں کو چھوڑ دو
الْجَورَبَيْنِ	کپڑے کی جرابیں	الإِدَوَاةِ	پانی کا برتن	أئمة	امام کی جمع، بڑا عالم یا لیڈر
الْخُفَّيْنِ	چمڑے کے موزے	ذِرَاعَيهِ	اپنے دونوں بازو	التابعيْن	صحابہ کرام کے شاگرد

نَواقِض الوضوءِ	وضو توڑنے والی اشیاء

للوضوء نَواقِضٌ تُبطلُهُ وتُخرجُهُ عَن إفَادَة الْمَقصُود منه وهي:

1 – كُلُّ مَا خرج مِنَ السَّبِيلَيْن: سَوَاءٌ أ كَانَ بَولاً أمْ غائطاً أم رِيْحاً أم مَنِيًّا أم مَذْياً أم وَدْياً أم غيْر ذلك. وكَذَلكَ إذا خَرَجَ البولُ أو الغائطُ مِنْ غيْر السَّبِيلَيْن كالْجَرح. لقوله تعالى: "أَوْ جَاءَ أَحَدٌ مِنْكُم مِّنَ الْغَائِطِ..." (المائدة 5:6). ولحديث أبي هريرةَ رضي الله عنه قال: "قال رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم لا يُقبلُ اللهُ صَلاةَ أحدِكُم إذا أَحْدَثَ حتّى يَتوَضَّأ." فقال رجلٌ مِنْ حَضْرَمَوْت: "ما الْحَدَثُ يا أبا هُريرة؟" قال: "فُساءٌ أو ضُراطٌ." متفق عليه.

2 – زَوَالُ العَقلِ أو تَغْطِيَتُهُ بسُكْرٍ أو إغْمَاء أو نَوم أو جُنُون أو دَوَاء : لحديث صفوانَ بن عَسَّالٍ رضي الله عنه قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم يَأمُرُنَا إذا كنا سَفْراً ألا نَنْزِعَ خِفَافَنا ثلاثةَ أيامٍ ولَيَالِيهِنَّ إلا مِنْ جَنَابَة ، لكِنَّ مِنَ غائط وبولٍ ونوم." رواه أحْمدَ والنسائي والترمذي وصحَّحَهُ. فإن كان النوم يَسيْرًا أو كان مُمَكِّناً مَقْعَدَتَهُ من الأرض يَنْتَظِرُ الصلاةَ. فإنه لا يَنتَقِضُ وضَوْؤُهُ، وذلكَ لحديث أنَسَ رضي اللّه عنه قالَ: "كَانَ أصحابُ رسول الله صلى الله عليه وسلم يَنتَظِرُونَ العشَاءَ الآخرةَ حتَى تَخْفُقَ رُؤُوسُهُمْ ثُم يُصَلُّون ولا يَتَوَضَّؤُون." رواه مسلم والترمذي وأبو داود، ولَفظ الترمذي: "لقد رَأيتُ أصحابُ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُوْقَظُون للصلاةِ حتّى إنّي لأسْمَعُ لأحَدِهم غَطِيطاً، ثُم يَقُومُونَ فَيصلُّونَ ولا يَتَوَضَّؤُونَ."

وضو کے کچھ نواقض ہیں جو اسے باطل کر دیتے ہیں اور (انسان کو) اس مقصد سے نکال دیتے ہیں جو کہ وضو سے مقصود ہے، وہ یہ ہیں:

(۱) ہر چیز جو دو راستوں سے باہر آئے: برابر ہے کہ وہ پیشاب ہو، پاخانہ ہو، ہوا ہو، منی ہو، مذی ہو، ودی ہو یا کچھ اور ہو۔ یہی معاملہ اس پیشاب یا پاخانے کا ہے جو ان راستوں کے علاوہ جیسے زخم وغیرہ کے راستے نکل آئے۔ اس کی دلیل اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "یا تم میں سے کوئی رفع حاجت سے آیا ہو۔۔۔" اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی بنیاد ہے، انہوں نے کہا کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی حدث کا شکار ہو تو پھر اس کی نماز اس وقت تک قبول نہ ہوگی جب تک وہ وضو نہ کرے۔" حضر موت کے ایک شخص نے کہا: "ابوہریرہ! یہ حدث کیا ہے؟" فرمایا: "آواز کے ساتھ یا بغیر ہوا خارج ہونا۔" متفق علیہ۔

(۲) عقل کا مستقل زائل ہونا یا نشے یا بے ہوشی یا نیند یا پاگل پن یا دوا کی وجہ سے اس کا عارضی طور پر زائل ہونا: جیسا کہ صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں حکم دیتے تھے کہ جب ہم سفر میں ہوں تو اپنے موزے تین دن رات تک نہ اتاریں سوائے اس کے کہ جنابت کی حالت ہو۔ لیکن پاخانے، پیشاب یا نیند (میں انہیں پہنے رکھ کر مسح کرنے کی اجازت دیتے تھے۔) احمد، نسائی اور ترمذی نے اسے روایت کیا اور (ترمذی نے) اسے صحیح قرار دیا۔ اگر نیند ہلکی ہو یا (انسان) نماز کے انتظار میں زمین پر بیٹھنے کی حالت میں (اونگھ لے) تو اس کا وضو نہیں ٹوٹتا۔ یہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے۔ انہوں نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ عشاء کی نماز کا آخری وقت تک انتظار کرتے تھے یہاں تک کہ (نیند سے) ان کے سر جھوم جاتے تھے، پھر وہ نماز پڑھ لیتے تھے مگر وضو نہ کرتے تھے۔" مسلم، ترمذی اور ابو داؤد نے اسے روایت کیا۔ ترمذی کے الفاظ میں ہی ہے کہ "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کو دیکھا ہے کہ وہ نماز کے لئے جاگتے رہتے تھے یہاں تک کہ میں ان کے خراٹوں کی آواز سنتا تھا مگر وہ کھڑے ہو کر بغیر وضو کیے نماز پڑھ لیتے تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَواقِضٌ	توڑنے والے	ضُراطٌ	آواز کے بغیر ہوا خارج کرنا	يَسيْرًا	آسان
تُبطِلُ	یہ اسے باطل کرتی ہے	تَغْطِيَة	عارضی طور پر رکنا	مُمَكِّناً	مضبوطی سے جمے رہنا
إفَادَةِ الْمَقصُودِ	درکار فائدہ	سُكْرٍ	نشہ	مَقْعَدَة	بیٹھنے کی جگہ
السَّبِيلَيْنِ	(پیشاب وپاخانہ کے) دو راستے	إغْمَاء	بے ہوشی	يَنتَقِضُ	یہ توڑ دیتا ہے
مَنِيًّا مَذْياً وَدْياً	شرمگاہ کے تین مادے	دَوَاء	دوا	تَخْفُقَ	یہ اترتا ہے
الْجَرحِ	زخم	خِفَافَنا	ہمارے موزے	يُوْقَظُون	انہیں جگایا جاتا ہے
فُساءٌ	آواز سے ہوا خارج کرنا	لَيَالِيهِنَّ	ان کی راتیں	غَطِيطاً	خراٹے لینا

3 – مَسُّ الفَرجِ بِدُونِ حَائِلٍ: لحديث بُسرة بنتِ صفوان رضي اللّه عنها أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "مَنْ مَسَّ ذَكَرَه فَلا يُصَلِّ حتى يَتَوضَّأ." رواه الْخمسة وصححه الترمذيُّ وَنُقِلَ عن البخاريِّ: أنَّه أصحُّ الشيءِ في هذا الباب، وحديث أبي هريرة رضي اللّه عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "مَنْ أفْضَى بيده إلى ذَكَرِه ليس دونه سترٌ فَقَد وَجَبَ الوُضُوء." رواه أحْمد، وابن حبَّان في صحيحه وصححه الحاكم وابن عبد البر وأخرَجَهُ البَيهقي.

4 – أكْلُ لَحمَ الإبلَ: لحديث جابرِ بن سَمُرَةَ أنَّ رجلاً سَأَلَ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم: "أ تَوَضَّأ من لُحُومِ الغَنَم؟" قال: "إنْ شئْتَ فَتَوَضَّأ، وإنْ شئتَ فَلا تَتَوضَّأ." قال: "أ تَوَضَّأ من لُحُومِ الإبلِ؟" قال: "نَعَم توضأ من لُحومِ الإبلِ." قال: "أ أُصَلِّي فِي مَرَابِضَ الغَنَم؟" قال: "نعم." قال: "أ أصُلِّي فِي مُبارَكِ الإبلِ؟" قال: "لا." رواه مسلم وأحْمد.

(۳) شرمگاہ کو بغیر کسی رکاوٹ کے چھونا: جیسا کہ بسرہ بنت صفوان رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنی شرمگاہ کو چھوا وہ وضو کے بغیر نماز نے پڑھے۔" اسے پانچ محدثین نے روایت کیا اور ترمذی نے اسے صحیح قرار دیا۔ بخاری سے نقل کیا گیا ہے کہ یہ اس باب میں صحیح ترین چیز ہے۔ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے اپنی شرمگاہ کو اپنے ہاتھ میں بغیر کسی حجاب کے لیا تو اس پر وضو ضروری ہو گیا۔" احمد نے اسے روایت کیا اور ابن حبان نے بھی اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔ حاکم اور ابن عبدالبر نے اسے صحیح قرار دیا اور بیہقی نے اسے روایت کیا۔

(۴) اونٹ کا گوشت کھانا: جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا: "کیا کوئی بھیڑ بکری کا گوشت کھا کر وضو کرے؟" فرمایا: "اگر تم چاہو تو وضو کر لے اور چاہو تو نہ کرو۔" پوچھا: "کیا اونٹ کا گوشت کھا کر کوئی وضو کرے؟" فرمایا: "ہاں، اونٹ کے گوشت کے بعد وضو کرے۔" پوچھا: "کیا میں بھیڑ بکریوں کے بارے میں نماز پڑھ لوں؟" فرمایا: "جی ہاں۔" پوچھا: "کیا میں اونٹوں کے باڑے میں نماز پڑھ لوں؟" فرمایا: "نہیں۔" (کیونکہ اونٹ نماز پڑھنے والے کو نقصان پہنچا سکتے ہیں۔) اسے مسلم اور احمد نے روایت کیا۔

آج کا اصول: کسی فعل کا انجام دینے والا فاعل ہمیشہ حالت رفع میں ہوتا ہے جبکہ اس کا مفعول ہمیشہ حالت نصب میں ہوتا ہے۔ مثلاً کَتَبَ زَيدٌ رِسَالَةً (زید نے خط لکھا) میں زید فاعل ہے جو کہ حالت رفع میں ہے جبکہ رسالہ یا خط مفعول ہے جو کہ حالت نصب میں ہے۔ اگر فاعل یا مفعول مبنی ہو تو اس کی حالت تبدیل نہیں ہوتی۔ اگر یہ غیر منصرف ہو تو اس کی حالت نصب اور جر ایک سی ہوتی ہے۔

چیلنج! اپنے ذخیرہ الفاظ میں سے فعل ماضی معلوم کے کم از کم دس الفاظ تلاش کیجیے اور انہیں مجہول بنائیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَسُّ	مس کرنا	ذَكَرَ	مرد کا عضو تناسل	الإبلَ	اونٹنی
الفَرجِ	شرمگاہ	أفْضَى	اس نے لیا	الغَنَمِ	بھیڑ بکری
حَائِلٍ	رکاوٹ	سترٌ	ڈھانپنے کا کپڑا	مَرَابِضَ	بھیڑ بکریوں کا باڑہ
		وَجَبَ	وہ ضروری ہو گیا	مُبارَكِ	اونٹوں کا باڑہ

سبق 4B: طہارت وپاکیزگی کا قانون

الشَّكُّ فِي الطَّهَارَةِ	طہارت کے بارے میں شک

مَن تَيَقَّنَ الطهارةَ وَشَكَّ في الْحَدَث حُكِمَ ببَقائه على الطَّهارة،ولا عِبْرَةَ بالشَّكِّ لأنَّ الطهارةَ هيَ الْمُتَيَقَّنَةُ ولا يُنْقَلُ عنها إلا بِيَقِيْنٍ. من تَيَقَّنَ الْحَدَثَ وَشكَّ في الطهارة بَنَى على اليقينِ وهو الْحَدَثَ، ولَا عِبْرَةَ بالشَّكِّ لأن الْحَدَثَ هو الْمُتَيَقَّنُ ولا يُنْتَقَل عَنْهُ إلَا بيَقِيْن.

وذلكَ لحديث عَبَّاد بن تَميم عن عَمِّه قال: شُكِيَ إلى النبي صلى الله عليه وسلم: "الرجلُ يُخَيِّلُ إليه أنه يَجِدُ الشيءَ في الصلاة." فقال: "لا يَنْصَرِفُ حتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أوْ يَجِدَ رِيْحًا." رواه الْجَمَاعَةُ إلا الترمذي.

وحديث أبي هريرة رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم: "إذا وَجَدَ أحدُكم في بَطْنه شيئٍ فَأَشْكَلَ عليه أخَرَجَ منه شي أمْ لا، فَلا يَخْرُجْ مِن الْمسْجِدِ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أو يَجِدَ رِيْحًا." رواه مسلم وأبوداود والترمذي.

(مأخوُذ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدِينة الْمُنَوَّرَة)

جسے طہارت کا یقین ہو اور ناپاکی کے بارے میں شک ہو تو حکم یہ ہے کہ اس کی طہارت باقی ہے۔ شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ طہارت کا ہونا یقینی ہے اور اس یقین سے وہ بغیر (ناپاکی کے) یقین کے نہیں نکل سکتا۔ جسے ناپاکی کا یقین ہو اور طہارت کا شک ہو، تو چونکہ یہ یقین کی بنیاد پر ہے، اس وجہ سے وہ ناپاک ہے۔ یہاں بھی شک کا کوئی اعتبار نہیں ہے کیونکہ ناپاکی یقینی ہے اور اس سے وہ یقین کے بغیر نکل نہیں سکتا۔

یہ عباد بن تمیم کی حدیث کی بنیاد پر ہے جو انہوں نے اپنے چچا سے روایت کی ہے، انہوں نے کہا: نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے شکایت کی گئی: "ایک شخص کو نماز میں خیال گزرتا ہے کہ اس سے کوئی چیز (ہوا وغیرہ) نکلی ہے۔" فرمایا: "وہ اس وقت تک نہ پلٹے جب تک کہ وہ آواز نہ سن لے یا ہوا نکلنے کو محسوس نہ کر لے۔" سوائے ترمذی کے محدثین کی جماعت نے اسے روایت کیا۔

ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی اپنے پیٹ میں کچھ محسوس کرے اور اسے شک ہو کہ اس میں کچھ نکلا ہے یا نہیں، تو وہ اس وقت تک مسجد سے نہ نکلے جب تک کہ وہ آواز نہ سن لے یا ہوا نکلتی محسوس نہ کر لے۔" مسلم، ابو داؤد اور ترمذی نے اسے روایت کیا۔ (اسلامی یونیورسٹی مدینہ منورہ کے "تعلیم اللغۃ العربیۃ" سے ماخوذ)

مطالعہ کیجیے!

بعض لوگ دو چہرے کیوں رکھتے ہیں۔ دوہری شخصیت کا انسان کی ساکھ پر کیا اثر ہوتا ہے؟

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0016-Twofaces.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَيَقَّنَ	اسے یقین ہو گیا	الْمُتَيَقَّنَةُ	یقینی چیز	يُخَيِّلُ	وہ خیال کرتا ہے
شَكَّ	شک، وہم	لا يُنْقَلُ	یہ منتقل نہیں ہوتا	يَنْصَرِفُ	وہ چھوڑ دیتا ہے
بَقاءٌ	باقی رہنا	لا يُنْتَقَل	یہ منتقل نہیں کیا جاتا	بَطْن	پیٹ
عِبْرَةَ	سبق، عبرت، اعتبار	شُكِي	شک، وہم	أشْكَلَ	اسے شک ہو گیا

سبق 5A: فعل مضارع معلوم

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

صيغة	فعل		فعل	
واحد مذكر غائب	يَضْرِبُ	وہ (ایک مرد) مارتا ہے یا مارے گا	يَسْمَعُ	وہ (ایک مرد) سنتا ہے یا سنے گا
تثنية مذكر غائب	يَضْرِبَانِ	وہ (دو مرد) مارتے ہیں یا ماریں گے	يَسْمَعَانِ	وہ (دو مرد) سنتے ہیں یا سنیں گے
جمع مذكر غائب	يَضْرِبُونَ	وہ (سب مرد) مارتے ہیں یا ماریں گے	يَسْمَعُونَ	وہ (سب مرد) سنتے ہیں یا سنیں گے
واحد مؤنث غائب	تَضْرِبُ	وہ (ایک خاتون) مارتی ہے یا مارے گی	تَسْمَعُ	وہ (ایک خاتون) سنتی ہے یا سنے گی
تثنية مؤنث غائب	تَضْرِبَانِ	وہ (دو خواتین) مارتی ہیں یا ماریں گی	تَسْمَعَانِ	وہ (دو خواتین) سنتی ہیں یا سنیں گی
جمع مؤنث غائب	يَضْرِبْنَ	وہ (سب خواتین) مارتی ہیں یا ماریں گی	يَسْمَعْنَ	وہ (سب) سنتی ہیں یا سنیں گی
واحد مذكر حاضر	تَضْرِبُ	تم (ایک مرد) مارتے ہو یا مارو گے	تَسْمَعُ	تم (ایک مرد) سنتے ہو یا سنو گے
تثنية مذكر حاضر	تَضْرِبَانِ	تم (دو مرد) مارتے ہو یا مارو گے	تَسْمَعَانِ	تم (دو مرد) سنتے ہو یا سنو گے
جمع مذكر حاضر	تَضْرِبُونَ	تم (سب مرد) مارتے ہو یا مارو گے	تَسْمَعُونَ	تم (سب مرد) سنتے ہو یا سنو گے
واحد مؤنث حاضر	تَضْرِبِينَ	تم (ایک خاتون) مارتی ہو یا مارو گی	تَسْمَعِينَ	تم (ایک خاتون) سنتی ہو یا سنو گی
تثنية مؤنث حاضر	تَضْرِبَانِ	تم (دو خواتین) مارتی ہو یا مارو گی	تَسْمَعَانِ	تم (دو خواتین) سنتی ہو یا سنو گی
جمع مؤنث حاضر	تَضْرِبْنَ	تم (سب خواتین) مارتی ہو یا مارو گی	تَسْمَعْنَ	تم (سب خواتین) سنتی ہو یا سنو گی
واحد متكلم	أَضْرِبُ	میں مارتا ہوں یا ماروں گا	أَسْمَعُ	میں سنتا ہوں یا سنوں گا
جمع متكلم	نَضْرِبُ	ہم مارتے ہیں یا ماریں گے	نَسْمَعُ	ہم سنتے ہیں یا سنیں گے

سبق 5A: فعل مضارع معلوم

صيغة	فعل		فعل	
واحد مذكر غائب	يَقْرُبُ	وہ(ایک مرد) قریب ہوتا ہے یا ہو گا	يَفْرَحُ	وہ(ایک مرد) خوش ہوتا ہے یا ہو گا
تثنية مذكر غائب	يَقْرُبَانِ	وہ(دو) قریب ہوتے ہے یا ہوں گے	يَفْرَحَانِ	وہ(دو) خوش ہوتے ہے یا ہوں گے
جمع مذكر غائب	يَقْرُبُونَ	وہ(سب) قریب ہوتے ہیں یا ہوں گے	يَفْرَحُونَ	وہ(سب) خوش ہیں یا ہوں گے
واحد مؤنث غائب	تَقْرُبُ	وہ(ایک) قریب ہوتی ہے یا ہو گی	تَفْرَحُ	وہ(ایک) خوش ہوتی ہے یا ہو گی
تثنية مؤنث غائب	تَقْرُبَانِ	وہ(دو) قریب ہوتی ہیں یا ہوں گی	تَفْرَحَانِ	وہ(دو) خوش ہوتی ہیں یا ہوں گی
جمع مؤنث غائب	يَقْرُبْنَ	وہ(سب) قریب ہوتی ہیں یا ہوں گی	يَفْرَحْنَ	وہ(سب) خوش ہوتی ہیں یا ہوں گی
واحد مذكر حاضر	تَقْرُبُ	تم(ایک) قریب ہوتے ہو یا ہو گے	تَفْرَحُ	تم(ایک) خوش ہوتے ہو یا ہو گے
تثنية مذكر حاضر	تَقْرُبَانِ	تم(دو) قریب ہوتے ہو یا ہو گے	تَفْرَحَانِ	تم(دو) خوش ہوتے ہو یا ہو گے
جمع مذكر حاضر	تَقْرُبُونَ	تم(سب) قریب ہوتے ہو یا ہو گے	تَفْرَحُونَ	تم(سب) خوش ہوتے ہو یا ہو گے
واحد مؤنث حاضر	تَقْرُبِينَ	تم(ایک) قریب ہوتی ہو یا ہو گی	تَفْرَحِينَ	تم(ایک) خوش ہوتی ہو یا ہو گی
تثنية مؤنث حاضر	تَقْرُبَانِ	تم(دو) قریب ہوتی ہو یا ہو گی	تَفْرَحَانِ	تم(دو) خوش ہوتی ہو یا ہو گی
جمع مؤنث حاضر	تَقْرُبْنَ	تم(سب) قریب ہوتی ہو یا ہو گی	تَفْرَحْنَ	تم(سب) خوش ہوتی ہو یا ہو گی
واحد متكلم	أَقْرُبُ	میں قریب ہوتا ہوں یا ہوں گا	أَفْرَحُ	میں خوش ہوتا ہوں یا ہوں گا
جمع متكلم	نَقْرُبُ	ہم قریب ہوتے ہیں یا ہوں گے	نَفْرَحُ	ہم خوش ہوتے ہیں یا ہوں گے

اردو	عربي
وہ لوگ جو غیب پر ایمان لاتے ہیں، نماز قائم کرتے ہیں اور ہم نے رزق دیا ان کو، وہ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔	الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وَيُقِيمُونَ الصَّلَاةَ وَمِمَّا رَزَقْنَاهُمْ يُنفِقُونَ
تم میں سے ایک ایسا گروہ ہونا چاہیے جو نیکی کی طرف بلاتے ہیں، بھلائی کی تلقین کرتے ہیں اور برائی سے روکتے ہیں۔	وَلْتَكُنْ مِنْكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنْ الْمُنْكَرِ
ان کی سرکشی میں وہ انہیں ڈھیل دیتا ہے تاکہ وہ اس میں بھٹکتے رہیں۔	يَمُدُّهُمْ فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ
جب فرشتوں سے ہم نے کہا: آدم کو سجدہ کرو۔ تو انہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے۔	وَإِذْ قُلْنَا لِلْمَلَائِكَةِ اسْجُدُوا لِآدَمَ فَسَجَدُوا إِلاَّ إِبْلِيسَ
جب ہم نے تمہیں اہل فرعون سے نجات دی، انہوں نے بدترین عذاب کو تم پر مسلط کیا تھا۔	وَإِذْ نَجَّيْنَاكُمْ مِنْ آلِ فِرْعَوْنَ يَسُومُونَكُمْ سُوءَ الْعَذَابِ
پھر اس کے بعد تمہیں معاف کر دیا تاکہ تم شکر کرو۔	ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِنْ بَعْدِ ذَلِكَ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُونَ
اللہ کا ارادہ کہ تمہاری توبہ قبول فرمائے۔	وَاللَّهُ يُرِيدُ أَنْ يَتُوبَ عَلَيْكُمْ
کیا وہ انتظار کرتے ہیں کہ اللہ ان کے پاس بادلوں کے سائے میں آ جائے۔	هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَهُمْ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ مِنْ الْغَمَامِ
وہ آپ سے سوال کرتے ہیں کہ وہ کیا خرچ کریں۔	يَسْأَلُونَكَ مَاذَا يُنفِقُونَ
جو کچھ بھی مال تم خرچ کرو یا منتوں میں سے تم نذر مانو، تو یقیناً اللہ اسے جانتا ہے۔	وَمَا أَنفَقْتُمْ مِنْ نَفَقَةٍ أَوْ نَذَرْتُمْ مِنْ نَذْرٍ فَإِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُهُ
اس کی تاویل کوئی نہیں جانتا ہے سوائے اللہ کے	وَمَا يَعْلَمُ تَأْوِيلَهُ إِلاَّ اللَّهُ

مطالعہ کیجیے! ٹرانسپرنسی انٹرنیشنل کی ایک رپورٹ اور ایک حدیث۔ امت مسلمہ کی اخلاقی حالت پر ایک چشم کشا تحریر۔

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0004-Transparency.htm

سبق 5A: فعل مضارع معلوم

اردو	عربي
وہ اس کے لئے ہے جو تم میں سے اس مصیبت سے ڈرے۔	ذَلِكَ لِمَنْ خَشِيَ الْعَنَتَ مِنْكُمْ
وہ لوگ جو کہتے ہیں: ہمارے رب یقیناً ہم ایمان لائے۔ پس تو ہمارے گناہوں کو معاف فرما دے۔	الَّذِينَ يَقُولُونَ رَبَّنَا إِنَّنَا آمَنَّا فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا
آپ کہیے: "اے اللہ! تو ہی حکومت کا مالک ہے، تو جسے چاہتا ہے حکومت دیتا ہے اور جس سے تو چاہتا ہے، حکومت چھین لیتا ہے۔	قُلْ اللَّهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ
تو زندہ سے مردہ کو نکالتا ہے اور بغیر حساب کے رزق دیتا ہے، جسے تو چاہتا ہے۔	وَتُخْرِجُ الْمَيِّتَ مِنْ الْحَيِّ وَتَرْزُقُ مَنْ تَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ
یقیناً اللہ جانتا جو کچھ تم کرتے ہو۔	إِنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ
کیا تم کتاب کے بعض حصے پر ایمان لاتے ہو اور بعض حصے کا انکار کرتے ہو؟ تو تم میں سے اس کی سزا کیا ہے جو ایسا کرتا ہو، سوائے دنیا میں رسوائی کے۔	أَفَتُؤْمِنُونَ بِبَعْضِ الْكِتَابِ وَتَكْفُرُونَ بِبَعْضٍ فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلاَّ خِزْيٌ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا
جب تم نے کہا: "اے موسیٰ! ہم آپ پر ہرگز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ اللہ کو کھلے عام نہ دیکھ لیں۔" تو آسمانی بجلی نے تمہیں پکڑ لیا اور تم دیکھ رہے تھے۔	وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً فَأَخَذَتْكُمْ الصَّاعِقَةُ وَأَنْتُمْ تَنظُرُونَ
اللہ کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔	يَفْعَلُ اللَّهُ مَا يَشَاءُ
جب تم نے کہا: "ہم ایک ہی کھانے پر ہرگز صبر نہ کریں گے۔	وَإِذْ قُلْتُمْ يَا مُوسَى لَنْ نَصْبِرَ عَلَى طَعَامٍ وَاحِدٍ

آج کا اصول: بعض فعل ایسے ہوتے ہیں جن میں مفعول کا ہونا ضروری ہوتا ہے۔ جیسے كَتَبَ زَيْدٌ رِسالَةً (زید نے خط لکھا)۔ یہ جملہ "رسالہ" یا خط کے بغیر مکمل نہیں سمجھا جائے گا۔ ایسے افعال کو "فعل متعدی" کہتے ہیں۔ بعض ایسے افعال ہوتے ہیں جن میں مفعول کی ضرورت نہیں ہوتی جیسے جَاءَ زَيْدٌ (زید آیا)۔ یہ جملہ بغیر کسی مفعول کے مکمل ہے۔ ایسے افعال کو "فعل لازم" کہتے ہیں۔

چیلنج!
فعل لازم اور متعدی کی پانچ مثالیں تلاش کیجیے۔

عربي	اردو
قَالُوا يَا شُعَيْبُ أَصَلاتُكَ تَأْمُرُكَ أَنْ نَتْرُكَ مَا يَعْبُدُ آبَاؤُنَا أَوْ أَنْ نَفْعَلَ فِي أَمْوَالِنَا مَا نَشَاءُ	وہ بولے: "اے شعیب! کیا آپ کی نماز آپ کو تلقین کرتی ہے کہ ہم چھوڑ دیں جو ہمارے آباؤاجداد پوجتے تھے یا کہ اپنے اموال میں ہم کریں، جو ہم چاہیں۔
أَنَّ اللَّهَ يَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ	یقیناً اللہ کھڑا کرے گا جو قبروں میں ہیں۔
إِنَّ الَّذِينَ يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ النَّبِيِّينَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَيَقْتُلُونَ الَّذِينَ يَأْمُرُونَ بِالْقِسْطِ مِنَ النَّاسِ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ	یقیناً وہ لوگ جنھوں نے اللہ کی آیات کے ساتھ کفر کرتے ہیں اور انبیاء کو اور ان لوگوں کو ناحق قتل کرتے ہیں، جو انصاف کا حکم دیتے ہیں، تو انہیں دردناک عذاب کی خبر دیجیے۔
كُنْتُمْ خَيْرَ أُمَّةٍ أُخْرِجَتْ لِلنَّاسِ تَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَتَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنْكَرِ وَتُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ	تم بہترین امت ہو جو لوگوں کے لئے نکال کھڑی کی گئی، تم تلقین کرتے ہو نیکی کی اور منع کرتے ہو برائی سے اور اللہ پر ایمان رکھتے ہو۔
إِنَّ اللَّهَ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	یقیناً اللہ دیکھنے والا ہے جو تم عمل کرتے ہو۔
إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ	صرف تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں اور صرف تجھ سے ہی ہم مدد مانگتے ہیں۔
رَبَّنَا لا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا	ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا نہ کرنا اس کے بعد کہ تو نے ہمیں ہدایت دی۔
كَذَلِكَ اللَّهُ يَفْعَلُ مَا يَشَاءُ	اللہ اسی طرح کرتا ہے جو وہ چاہتا ہے۔
كَيْفَ يَهْدِي اللَّهُ قَوْماً كَفَرُوا بَعْدَ إِيمَانِهِمْ	اللہ کیسے ہدایت دے ایسی قوم کو جس نے ایمان لانے کے بعد کفر کیا
وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الْمَسْكَنَةُ ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ وَيَقْتُلُونَ الأَنْبِيَاءَ بِغَيْرِ حَقٍّ ذَلِكَ بِمَا عَصَوْا وَكَانُوا يَعْتَدُونَ	غربت کو ان پر مسلط کر دیا گیا۔ وہ اس وجہ سے تھا کہ وہ لوگ اللہ کی آیتوں سے کفر کرتے تھے اور انبیاء کو ناحق قتل کرتے تھے۔ وہ اس وجہ سے تھا کہ انہوں نے نافرمانی کی اور وہ حد سے بڑھنے والے تھے۔

سبق 5B: عربی تعبیر

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربی زبان	اللُغَةُ العَرَبِيَّة

اللغةُ العربيةُ هي لغةُ القرآن الكريْمِ، وبها نَطَقَ خاتَمُ الْمُرسلِيْنَ، فالعنَايَةُ بها عنَايةُ بكتاب الله تعالى وسُنَّة نَبِيِّه صلى الله عليه وسلم. قال شَيخُ الإسلامِ ابنُ تَيميَّة [1]: "اللغةُ العربيةُ مِنَ الدِّينِ، ومَعْرِفَتُهَا فرضٌ وَاجبٌ، فإنّ فَهمُ الكتابِ والسنةِ فرضٌ، ولا يَفهَمَانِ إلا بِفَهمِ اللغةِ العربية، وما لا يَتِمُّ الواجبُ إلا به فهو وَاجِبٌ." [2]
إذَا فَتَعَلُّمُ اللغةِ العربيةِ ضَرُورَةٌ لِكُلِ مسلمٍ؟ كَي يَقُومُ بِشعَائِرِه التَعَبُّدِيَّة، ويَتَمَكَّنُ مِن تِلاوةِ كِتَابِ رَبِّه وفَهمِ سُنةِ نبيه عليه الصلاة والسلام.

عربی زبان قرآن کریم کی زبان ہے۔ اسی میں خاتم المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کلام فرمایا۔ اس وجہ سے اس کا اہتمام کرنا اللہ تعالیٰ کی کتاب اور اس کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کا اہتمام کرنا ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ [1] کی رائے ہے: "عربی زبان دین میں سے ہے، اس کا جاننا فرض اور واجب ہے۔ کیونکہ کتاب اور سنت کو سمجھنا فرض ہے اور یہ دونوں عربی زبان سمجھنے کے بغیر سمجھے نہیں جاسکتے۔ جس کے بغیر واجب پورا نہ کیا جاسکے، وہ خود بھی واجب ہوتا ہے۔" [2]

جب ایسا ہے تو پھر عربی زبان سیکھنا ہر مسلمان کی ضرورت ہوئی۔ تاکہ وہ عبادت کے شعائر ادا کرسکتے اور اپنے رب کی کتاب کی تلاوت اور اپنے نبی علیہ الصلوۃ والسلام کی سنت کا فہم اس کے لئے ممکن ہوسکے۔

(1) تَقِيُ الدين مُحمد بنُ عبدُ الْحليمِ بنُ تيمية الْحُرَّاني الدِّمَشقِي، وَلَدَ فِي حُرَّان سنة 661 هـ وتَوَفِّي فِي دِمَشْقَ سنةً 728 هـ. (2) اقتِضَاءُ الصِّرَاطِ الْمُستَقِيمِ 1/ 470.

(۱) تقی الدین محمد بن عبدالحلیم بن تیمیہ الحرانی الدمشقی۔ ۶۶۱ھ میں حران میں پیدا ہوئے اور ۷۲۸ھ میں دمشق میں فوت ہوئے۔ (۲) اقتضاء الصراط المستقیم، جلد ۱، صفحہ ۴۷۰

مطالعہ کیجیے! مایوسی سے نجات کیسے؟ اس تحریر میں مصنف نے مایوسی کی وجوہات اور اس سے نجات حاصل کرنے کے طریقوں پر بحث کی ہے۔

http://www.mubashirnazir.org/ER/L0002-00-Frustration.htm

معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ
مقدس رسوم، شعیرہ کی جمع	شَعَائِرِ	اہتمام کرنا	عِنَايَةُ	زبان	اللُغَةُ
عبادت سے متعلق	التَعَبُّدِيَّة	جاننا	مَعْرِفَة	اس نے گفتگو کی	نَطَقَ
وہ ممکن ہوتا ہے	يَتَمَكَّنُ	وہ مکمل کرتا ہے	يَتِمُّ	مہر، سیل	خاتَمُ
تلاوت	تِلاوة	سیکھنا	تَعَلُّمُ	رسول، مرسل کی جمع	الْمُرسلِيْنَ
تلاش، طلب	اقتِضَاءُ	ضرورت، لازم ہونا	ضَرُورَةٌ		

سبق 5B: عربی تعبیر

أهْمِيَّةُ التَّعبيْرِ: التعبيْرُ: هُو إفصَاحُ الإنسان بلسَانه أو قَلَمه عمَّا في نفسه منَ الأفكَارِ والْمَعَاني. وهُو يُعتَبَرُ أهَمُّ أقسامِ اللغة العربية لأنَّهُ يَمتَازُ بأنهُ غَايَةٌ وغَيْرُه وَسَائلُ مُسَاعَدَة عَلَيه. إنَّهُ وَسيلَةُ الإفهام، واتِّصَالُ الفَرد بغَيْرِه، ووسيلةُ الإفصاحِ عمّا في نفسِ الإنسانِ وما يَشعُرُ بِه، ووسيلةُ لِنقلِ التُّرَاثِ الإنسانيِّ للأجيَالِ الْحَاضِرَة والْمُستَقبَلَة، وهو أحَدُ جَانبَي تَعلُّم اللغة وهُما:

أ– جانبُ الأخذِ: وهُوَ عِبارَةٌ عن قُدرَةِ الطَّالبِ على فَهمِ اللغة، وهذا الْجَانب له مُهَارَتَان هُما: (1) فَهمُ الْمَسمُوعِ. (2) فهمُ الْمَقرُوءِ.

ب– جانبُ العَطاءِ: وهو عبارةٌ عن قدرةِ الطالبِ على الإفْهَامِ والتعبيْرِ عمّا في نفسه وله أيضًا مهارتان هُما: (1) التعبيْرُ الشَفهِيُّ. (2) التعبيْرُ التَحرِيرِيُّ.

تعبیر (اظہار خیال) کی اہمیت: تعبیر کا مطلب ہے کہ انسان کے دل میں جو افکار اور معانی ہیں اپنی زبان یا اپنے قلم سے انہیں بیان کر دے۔ یہ عربی زبان (سیکھنے) کی اہم ترین اقسام میں سے ہے کیونکہ یہ سب سے نمایاں اور ممتاز ہے۔ یہ مقصد ہے اور اس کے علاوہ دیگر وسائل ہیں جو اس کو سپورٹ کرتے ہیں۔ یہ سمجھانے کا وسیلہ ہے اور ایک فرد کا دوسرے سے تعلق قائم کرتا ہے۔ انسان کے دل میں جو کچھ ہے اور جو شعور وہ رکھتا ہے، اسے بیان کرنے کا ذریعہ ہے اور انسانی ورثے کو موجودہ اور آئندہ نسلوں میں منتقل کرنے کا ذریعہ بھی ہے۔ زبان سیکھنے میں اس کے دو پہلو ہیں، وہ یہ ہیں:

ا۔۔۔ لینے کا پہلو: اس کا مطلب ہے کہ ایک طالب علم کی زبان کو سمجھنے کی قوت۔ اس پہلو کے لئے دو مہارتیں (حاصل کرنا) ضروری ہے: (۱) سنی ہوئی بات کو سمجھنے کی صلاحیت اور (۲) پڑھی ہوئی بات کو سمجھنے کی صلاحیت۔

ب۔۔۔ دینے کا پہلو: اس کا مطلب ہے کہ طالب علم کے دل میں جو کچھ ہے، وہ اسے سمجھانے اور بیان کرنے کے قابل ہو جائے۔ اس کے لئے بھی دو مہارتیں (حاصل کرنا) ضروری ہے۔ (ا) زبان سے اظہار خیال کرنا اور (ب) تحریر کے ذریعے اظہار خیال کرنا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أهْمِيَّةُ	اہمیت	وَسِيلَةُ	وسیلہ، ذریعہ	الأخذ	لینا
التَّعبِيْرِ	اظہار خیال	الإفهامِ	سمجھنا	عِبارَةٌ	عبارت
إفصَاحُ	الفاظ میں بیان کرنا	اتِّصَالُ	ملانا	قُدرَة	قدرت، طاقت
لِسَانِ أو قَلَمِ	زبان یا قلم	الفَرِد	فرد، ایک شخص	الطَّالِبِ	طالب علم
الأفكَارِ	خیالات، افکار	يَشعُرُ	وہ شعور رکھتا ہے	مُهَارَتَان	دو مہارتیں
الْمَعَانِي	معانی	نقلِ	حرکت دینا، منتقل کرنا	الْمَسمُوعِ	سنی ہوئی بات
يُعتَبَرُ	اسے سمجھا جاتا ہے	التُّرَاثِ	ورثہ	الْمَقرُوءِ	پڑھی ہوئی بات
يُمتَازُ	وہ ممتاز ہے	الأجيَالِ	نسلیں، جیل کی جمع	العَطاءِ	دینا
غَايَةُ	مقصد، غایت	الْحَاضِرَة	موجودہ	الشَفهِيُّ	زبانی
وسائِلُ	وسائل	الْمُستقبَلَة	مستقبل کی	التَحرِيرِيُّ	تحریری
مُسَاعَدَةِ	مدد، سپورٹ	جَانِبَي	دو طرف		

سبق 5B: عربی تعبیر

مَوضُوعَاتُ التَعبِيرِ:

التعبِيرُ الوَظِيفِيُّ: وهو ما يُؤَدِّي غَرضًا تَقتَضِيه حَيَاةُ الطَّالِب فِي مُحِيطِ تَعلِيمِه كَعَرضِ كِتَابٍ، أو فِي مُحِيطِ مُجْتَمعه كَمُرَاسَلَةِ الأصدِقَاءِ، والْمُحَادَثَةِ، والإِلقَاءِ، والإعلانَاتِ. ونَحوُ ذَلِكَ.

التعبِيرُ الإبدَاعِي: ويُقصَدُ به إظهَارُ الْمَشَاعِرِ والإفصَاحِ عن العَوَاطِفِ، وخَلجَاتِ النَفْسِ، وتَرجُمَةِ الاحسَاسَاتِ الْمُختَلَفَةِ بِعبَارَةٍ مُنتَقَاةِ اللَّفظِ، جَيِّدَةِ النَّسقِ كَكِتَابَةِ الْمُقَالات، وتَأليفُ القَصَصِ، ونَظمُ الشِّعْرِ.

كَيفَ تَكتُبُ تعبِيْرًا جيدًا؟ لِكَي تَستَطِيعُ اسْتِخْدَامَ الأسالِيبَ الْجَيِّدَةَ فِي تعبِيْرِكَ نَنصَحُكَ بالآتِي:

تعبیر کے موضوعات:

کام کاج سے متعلق تعبیر: یہ وہ ہے جس کا تقاضا ایک طالب علم کی تعلیمی زندگی کرتی ہے جیسے کتاب پیش کرنا، یا پھر اس کی معاشرتی زندگی (اس کا تقاضا کرتی ہے) جیسے دوستوں کو خط لکھنا، روز مرہ کی گفتگو، ملاقاتیں، اعلانات اور اس طرح کے دیگر۔

تخلیقی تعبیر: اس کا مقصد اندر کے جذبات اور احساسات کا اظہار ہے جیسے ہمدردی، نفسانی جذبات، اور مختلف قسم کے احساسات کا منتخب الفاظ میں بیان جس کی ترتیب و تنظیم عمدہ ہو جیسے مقالات لکھنا، کہانیاں تالیف کرنا اور شعر کہنا۔

اچھی تعبیر کیسے لکھی جائے؟ اپنی تعبیر میں اچھے اسالیب کے استعمال کے قابل ہونے کے لئے ہم آپ کو درج ذیل کی نصیحت کرتے ہیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَوضُوعَاتُ	موضوعات، ٹاپک	الْمُحَادَثَة	گفتگو	مُنتَقَاة	انتخاب
الوَظِيفِيُّ	کام سے متعلق	الإِلقَاءِ	ملاقات	جَيِّدٌ، جَيِّدَة	اچھا، اچھی
يُؤَدِّي	اسے ادا کیا جاتا ہے	الإعلانَاتِ	اعلانات	النَّسقِ	تنظیم
غَرضًا	غرض یا مقصد سے	الإبدَاعِي	تخلیقی	الْمُقَالاتِ	مقالے
تَقتَضِي	یہ تقاضا کرتا ہے	يُقصَدُ	اس کا ارادہ کیا جاتا ہے	تَأليفُ القَصَصِ	کہانیاں لکھنا
مُحِيطِ	احاطہ کرتے ہوئے	إظهَارُ	اظہار خیال	نَظمُ الشِّعْرِ	شعر ترتیب دینا
تَعلِيمِ	تعلیم دینا	الْمَشَاعِرِ	اندرونی احساسات	تَستَطِيعُ	تم قابل ہو جاؤ گے
عَرضِ	پیش کرنا	العَوَاطِف	محبت، ہمدردی	اسْتِخْدَامَ	استعمال کرنا
مُجْتَمعِ	معاشرہ	خَلجَاتِ	جذبات، خلجات	الأسالِيبَ	اسلوب کی جمع، کہنے کا انداز
مُرَاسَلَة	خط و کتابت، مراسلت	تَرجُمَة	ترجمہ	نَنصَحُ	ہم نصیحت کرتے ہیں
الأصدِقَاءِ	دوست، صدیق کی جمع	الاحسَاسَات	احساسات	الآتِي	درج ذیل

سبق 5B: عربی تعبیر

- كَثْرَةُ الاطِّلاعِ والقِرَاءَةِ، فإنّ ذلك يُوسعُ دَائِرَةَ ثَقَافَتِكَ، ويَمْلأ فِكرَكَ بالْمَعانِي والألفاظِ التي تَرَقَّى بِمُستَوَى تعبيرك من حيثُ الكَلِمَةِ الْجيدةِ والأسلوبِ الْمُهذَّبِ.
- قِرَاءَةُ النُّصُوصِ الْمَشكُولَة بصَوت مُرتَفعٍ، فإنّ ذلك وَسِيلَةٌ لاستِقَامَة لسَانِكَ.
- حِفظٌ ما استَطَعْتَ من النُّصُوصِ العَرَبِيَّة الْمَشكُولَة بَدْءًا بالقرآنِ الكريْمِ والْحَديثِ النبويِّ الشريفِ ثُم النصوصِ الأَدَبِيَّةِ شعرًا ونثرًا، فإنّ ذلك يُعِينُكَ على الاستِشهَادِ بِهَا فِي مَوضوعَاتِكَ فَيَزيدُهَا رَونَقًا وجَمَالاً.
- الإكثَارُ من الاستمَاعِ إلى الكلامِ العربي، وذلك عن طريقِ حُضُورِ الْمُحَاضَراتِ والنَّدَوَاتِ والأمسِيَاتِ الشِّعرِيَّةِ، وسمَاعِ الأشرِطَةِ النَّافِعَةِ، لأن ذلك يُساعِدُ على تَنمِيةِ ثَقَافَتِكَ، وتُعَوِّدُ أُذُنَكَ سمَاعَ الكلامِ العربيِّ الفصيحِ.

- معلومات اور مطالعے کی کثرت۔ یقیناً اسی سے آپ کے علم و ثقافت کا دائرہ وسیع ہوتا ہے اور آپ کی فکر معانی اور الفاظ سے پر ہوتی ہے۔ اس طرح اچھے الفاظ اور مہذب اسالیب سیکھ کر آپ اپنی تعبیر کا لیول بڑھا سکتے ہیں۔
- تحریر شدہ عبارتوں کو با آواز بلند پڑھنا۔ یہ آپ کی زبان کو استقامت عطا کرنے کا ذریعہ ہے۔
- اپنی استطاعت کے مطابق تحریری عربی کی عبارتوں کو یاد کرنا جیسے قرآن کریم اور حدیث نبوی سے شروع کرتے ہوئے پھر نظم و نثر کی ادبی عبارتیں یاد کرنا۔ یہ آپ کو اپنے موضوعات میں ان سے دلیل پیش کرنے میں مدد دے گا اور اس (آپ کی تعبیر) کی رونق اور خوبصورتی میں اضافہ کرے گا۔
- عربی کلام کو کثرت سے سننا۔ اس کا طریقہ ہے لیکچرز، کانفرنسیں اور (شعریہ شامیں یعنی) مشاعروں میں شرکت کرنا اور مفید کیسٹوں کو سننا۔ یہ آپ کی قابلیت کو نشوونما دے گا اور آپ کے کانوں کو فصیح عربی کلام سننے کی عادت ڈالے گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الاطِّلاعِ	اطلاع، معلومات	صَوتٍ مُرتَفَعٍ	بلند آواز	حُضُورِ	حاضر ہونا
القِرَاءَةِ	پڑھنا	استِقَامَة	مضبوط ہونا	الْمُحَاضَرات	لیکچر
يُوسِعُ	وہ وسیع ہوگا	حِفظٌ	یاد کرنا	النَّدَوَات	سیمینار، ندوہ کی جمع
دَائِرَةَ	دائرہ	استَطَعْتَ	تم طاقت رکھو	الأمسِيَات الشِّعرِيَّة	شاعری کی شامیں یعنی مشاعرے
ثَقَافَة	ثقافت، تعلیم	بَدْءًا	شروع کرنا		
يَمْلأ	وہ بھر دے گا	شعرًا ونثرًا	شعر اور نثر	سمَاعِ	سننا
فِكرَ	فکر	يُعِينُ	وہ مدد کرتا ہے	الأشرِطَة	کیسٹیں، شریط کی جمع
تَرَقَّى	اس نے ترقی کی	الاستِشهَاد	ثبوت میں پیش کرنا	النَّافِعَة	فائدہ مند
مُستَوَى	درجہ، لیول	يَزِيدُ	وہ زیادہ کرتا ہے	يُساعِدُ	وہ مدد کرتا ہے
الْمُهذَّب	مہذب، تہذیب یافتہ	رَونَقًا	رونق، حسن	تَنمِية	نمو دینا، ترقی دینا
النُّصُوصِ	متن، نص کی جمع	الإكثَارُ	زیادہ کرنا	تُعَوِّدُ	وہ عادی بناتا ہے
الْمَشكُولَة	تحریری	الاستِمَاعِ	سننا	الفصيحِ	فصیح و بلیغ زبان

سبق 5B: عربی تعبیر

- الإكثار من الْمَوَاقِفِ الكلامية التي تَحلُّ عُقدَةَ اللِّسَانِ، وذلك بالتزَامِ التَّحَدُّث باللغةِ العربيةِ مَعَ زُمُلائِكَ وأسَاتِذَتِكَ ومع كلِ مَن تَلتَقِيهِ ما استطعْتَ إلى ذلكَ سبيلاً.
- الالتزَامُ عِندَ كِتَابَةٍ أو إلقَاءِ الْمَوضُوعِ بالآتي:
  - ☐ حُسنُ البَدءِ، وحُسنُ الْخَتَّامِ، وضرورةُ الإِيْجَازِ فيهما.
  - ☐ تَحديدُ خُطُوَاتِ الْمَوضُوعِ، والتِزَامِ التَّرَابُطِ الْمَنطَقِيِّ، من غيْرِ اضْطَرَابٍ ولا تَنَاقُضٍ.
  - ☐ أنْ تكونَ الْجُمَلُ وِعَاءَ مُنَاسبًا للمعنَى فلا هي بالإِيْجَازِ الْمُخِلِّ ولا الإسهَابِ الْمُمِلِّ.
  - ☐ الاستِفَادَةُ من الْمَصَادِرِ الْخَارِجيَّة، ومن ثَقَافَتِكَ العَامَّة، وتَجَارُبِك السَّابقَة مع ضرورةِ الاستشهادِ بالآياتِ القرآنيَّة، والأحاديثِ النَبَويَّة، والأبْيَاتِ الشِّعرِيَّةِ، والْحِكَمِ، والأمثالِ، ليكونَ الْمَوضوعُ مُمتِّعًا جَذَّابًا غَنِيًّا بالْمَعَانِي.

- علمی محفلوں میں بکثرت شرکت کرنا جو کہ آپ کی زبان کی گرہ کھول سکیں۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ جتنا آپ کر سکیں، اتنا ہی آپ اپنے کولیگز، اساتذہ اور ہر ملنے والے شخص کے ساتھ عربی میں گفتگو کرنے کو لازم کر لیں۔
- کسی موضوع کو تحریر یا تخلیق کرتے وقت، ان باتوں کا خیال رکھنا:
  - ☐ خوبصورت انداز میں آغاز اور خوبصورت اختتام اور ان دونوں میں ضروری اختصار۔
  - ☐ موضوع کے نکات کی حد بندی، اور ان میں بغیر کسی کنفیوژن یا تضاد کے منطقی ربط کو برقرار رکھنا۔
  - ☐ بیرونی مآخذوں جیسے عام بول چال اور سابقہ تجربات سے استفادہ۔ خاص طور پر آیات قرآنیہ، احادیث نبویہ، اشعار، حکمت کی باتوں اور ضرب الامثال سے دلیل پیش کرنا تاکہ موضوع دلچسپ، پرکشش اور معانی سے پر ہو سکے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمَوَاقِفِ	مواقع، جگہیں	الإِيْجَازِ	مختصر بات کرنا	الْمُمِلِّ	بور کر دینے والا
الكلاميةِ	کلام سے متعلق	تَحديدُ	حد قائم کرنا	الاستِفَادَةُ	فائدہ اٹھانا
تَحِلُّ	یہ کھول دیتی ہے	خُطُوَاتِ	خطوط، اسٹیپ	الْمَصَادِرِ	ماخذ، سورس
عُقدَةَ	گرہ	التَّرَابُطِ	ملانا	الْخَارِجيَّة	خارجی، باہر والے
التِزَامِ	لازم پکڑنا	الْمَنطَقِيِّ	عقلی انداز میں	تَجَارُبِ	تجربے
التَّحَدُّثِ	بیان کرنا، گفتگو	اضْطَرَابِ	کنفیوز ہونا	الأبْيَاتِ	شعر، بیت کی جمع
زُمُلاء	کولیگز۔ زمیل کی جمع	تَنَاقُض	متضاد بات کرنا	الْحِكَمِ	پر حکمت باتیں
أَسَاتذَة	اساتذہ	الْجُمَلُ	جملے	الأمثالِ	ضرب الامثال
تَلتَقِي	تم ملتے ہو	وِعَاءَ	سائز	مُمتِّعًا	دلچسپ
حُسنُ	خوبصورتی	الْمُخِلِّ	خلل والا، مشکل والا	جَذَّابًا	جاذب، پرکشش
الْخَتَّامِ	اختتام، انجام	الإسهَابِ	بہت زیادہ الفاظ	غَنِيًّا	غنی، بھرے ہوئے

- الانتبَاه إلَى تَجَنُّبِ الأَخْطَاءِ النَّحوِيَّةِ واللُّغويَّةِ ما أمْكَنَ، والبُعد كُلُّ البُعدِ عَنِ الكَلِمات العَامِيَّةِ والأعجَمِيَّةِ.
- العنايَةُ بِكِتَابَةِ الْمَوضُوعِ خطأً وتَرقِيمًا وتَنظِيمًا.

- نحوی یا لغوی غلطیوں سے ممکن حد تک غلطی سے بچنے پر متنبہ رہنا اور عوامی و عجمی الفاظ سے اجتناب کرنا
- موضوع کو پر لکھتے ہوئے غلطیوں پر غور کرنا، نمبر دینا اور منظم انداز میں مواد پیش کرنا

الْخِطَــابَةُ	خطابت

الْخطابةُ: هي فَنُّ مُخَاطَبَةِ الْجَمَاهِيْرِ لِلتَّأثِيْرِ عَليهم واسْتِمَالَتِهِم.

أنْواعُهَا: خُطُبٌ دِينِيَّةٌ، خطبٌ سَيَاسِيَّةٌ، خطبٌ عَسكَرِيَّةٌ، خطبٌ اجتماعِيَّةٌ، خطبُ الْمُؤتَمرات والوُفُود، و خطبُ الْمُنَاسَبَاتِ.

أجْزَاءُ الْخُطبَةِ: الْمُقَدِّمَةُ، الْمَوضُوعُ، الْخَاتِمَةُ.

خطابت بڑی تعداد میں موجود لوگوں سے خطاب کرنے کا فن ہے تاکہ ان پر اثر انداز ہوا جا سکے اور انہیں (کسی بات پر) قائل کیا جا سکے۔

اس کی اقسام: دینی خطبات، سیاسی تقاریر، فوجی تقاریر، معاشرتی تقاریر، کانفرنسوں اور وفود کے سامنے خطاب اور خاندانی اجتماعات میں خطاب۔

خطبے کے اجزا: مقدمہ (ابتدائی حصہ)، موضوع اور خاتمہ

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الانتبَاه	متنبہ ہونا، توجہ دینا	تَرقِيمًا	نمبر وار	عَسكَرِيَّةٌ	فوجی، عسکری
تَجَنُّبِ	بچنا	تَنظِيمًا	منظم ہونا	اجتمَاعِيَّةٌ	اجتماعی، سماجی
الأَخْطَاءِ	غلطیاں	الْخطابةُ	خطابت، فن تقریر	الْمُؤتَمراتِ	کانفرنسیں
النَّحوِيَّةِ	گرامر سے متعلق	فَنُّ	فن	الوُفُودِ	وفود، وفد کی جمع
اللُّغوِيَّةِ	زبان سے متعلق	مُخَاطَبَةِ	خطاب کرنا	الْمُنَاسَبَاتِ	خاندانی محفلیں
أمْكَنَ	یہ ممکن ہے	الْجَمَاهِيْرِ	بہت سے لوگ	أجْزَاءُ	جز کی جمع
البُعد	دور رہنا	التَّأثِيْرِ	تاثیر	الْمُقَدِّمَةُ	شروع کا حصہ، ابتدائیہ
العَامِيَّةِ	عوامی	اسْتِمَالَة	قائل کرنا	الْمَوضُوعُ	موضوع
الأعجَمِيَّةِ	عجمی، غیر عربی	دِينِيَّةٌ	دینی	الْخَاتِمَةُ	آخر کا حصہ، خاتمہ
خَطأً	غلطی سے	سَيَاسِيَّةٌ	سیاسی		

سبق 5B: عربی تعبیر

إرشَادَاتُ لِلخَطِيبِ: يَنبَغِي أنْ تَتَوَافَرَ فِي الْخَطِيبِ الصفاتُ الآتِيَةُ:

خطیب کے لئے راہنما اصول: خطیب میں درج ذیل صفات کاوافر مقدار میں موجود ہونا ضروری ہے۔

- الاستِعدَادُ الفطرِي.
- ويُمكِنُ تَنمِيَتُهُ بالتَّدرِيب.
- وكَثرةُ مُزَاوَلَة الْخَطَابَة.
- الْجُرأةُ وقُوَّةُ الشَخصِيَّةُ.
- حُضُورُ البَدِيهَةِ.

- فَصَاحَةُ اللِّسَانِ وطَلاقَتُه.
- حسنُ الإلقاءِ وجُودَتهِ.
- التَزَوُّدُ بالعُلُومِ من شَتَى الفُنُون.
- القُدوَةُ الْحَسَنَةُ.

- فطری صلاحیت
- تربیت کے ذریعے نشو ونما دینے کی امکانی صلاحیت
- خطابت کی پریکٹس کی کثرت
- جرأت اور شخصی قوت
- وجدانی قوت کا حاضر رہنا

- زبان کی فصاحت اور روانگی
- ادا کرنے کی خوبصورتی اور اس کا اعلیٰ معیار
- مختلف علوم وفنون کا اچھا علم
- اچھی مثالیں

کیا آپ جانتے ہیں؟ دور جاہلیت کے عرب میں بھی حج اور خانہ کعبہ کے انتظامی امور سے متعلق معاملات کی ذمہ داری ایک قابل فخر عمل سمجھا جاتا تھا۔ مکہ کے لوگوں نے ان کاموں کو اپنے اندر تقسیم کر رکھا تھا۔ خانہ کعبہ کی صفائی و ستھرائی کا کام "سدانہ" کہلاتا تھا۔ حاجیوں کو پانی فراہم کرنے "سقایہ" کہا جاتا تھا۔ غریب حاجیوں کو کھانا کھلانا "رفادہ" کہلاتا تھا۔ ان مقاصد کے لئے الگ سے فنڈ مہیا کیے جاتے۔

مکہ کے دیگر اعلیٰ خاندانوں نے مختلف عہدے بانٹ رکھے تھے۔ کسی کے پاس پارلیمنٹ ہاؤس یا "دار الندوہ" کو سنبھالنے کی ذمہ داری تھی تو کسی کے پاس جنگ میں جھنڈا اٹھانے کی، کسی کے پاس وزارت خارجہ کے امور تھے اور کسی کے پاس فوجی کیمپ سنبھالنے کے۔ فتح مکہ کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان عہدوں کو ایک نئی ترتیب دی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
إرشَادَاتُ	گائیڈلائن، نصیحتیں	التَّدرِيبِ	ٹریننگ	جُودَة	کوالٹی
الْخَطِيبِ	خطیب، تقریر کرنے والا	مُزَاوَلَةِ	پریکٹس کرنا	التَزَوُّدُ	سامان اکٹھا کرنا
يَنبَغِي	یہ ضروری ہے	الْجُرأةُ	جرأت، بے خوفی	العُلُومِ	علوم
أنْ تَتَوَافَرَ	بڑی تعداد میں ہونا	حُضُورُ	حاضر ہونا	شَتَى	مختلف
الآتِيَةُ	درج ذیل	البَدِيهَةِ	بدیہی، وجدانی	الفُنُونِ	فن کی جمع، فنون
الاستِعدَادُ	استعداد، صلاحیت	طَلاقَة	زبان کی روانی	القُدوَةُ	مثالیں
الفِطرِي	فطری	القَاءُ	الفاظ بولنا، ڈالنا، پھینکنا		

سبق 5B: عربی تعبیر

خُطبَةُ الوِدَاعِ لِرسولِ اللهِ[1] صلى الله عليه وسلم	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا آخری خطبہ

أيُّهَا النَّاسُ: اسْمَعُوا منِّي أُبَيِّنُ لَكُم، فإنِّي لا أدري لَعَلِّي لا ألقَاكُم بَعدَ عَامِي هذا، فِي مَوقِفِي هَذَا. أيها الناس: إنّ دِمَاءَكُم وأموَالَكُم حَرَامٌ عليكم إلى أنْ تَتَّقُوا ربَّكُم، كحُرمَةِ يَومِكُم هذا، فِي شَهرِكُم هذا، فِي بَلَدِكُم هذا. ألاَ هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللّهم اشْهَدْ.

فَمَن كانَتْ عندَهُ أمَانَةٌ فَليُؤَدِّهَا إلى مَنْ ائتَمَنَهُ عليها. وإنّ رِبَا الْجَاهلِيَّة مَوضُوعٌ ولَكن لكم رُؤُوسُ أموَالِكُم لا تَظلِمُونَ ولا تُظلَمُونَ. قَضَى اللهُ أنْ لا رِبَا، وإنّ أوَّلَ رِبَا أبْدَأُ به رِبَا عَمِّي العباسِ بنِ عبدِ الْمُطَّلب. وإنَّ دِمَاءَ الْجاهليةِ موضوعَةٌ.... وإنَّ مآثِرَ الْجاهليةِ موضوعةٌ غيرُ السَّدَانَةِ والسِّقَايَةِ. والعَمَدُ قُودٌ، وشِبهُ العمدِ ما قُتِلَ بالعَصَا والْحَجَرِ، وفيه مِائَةُ بَعيْرٍ، فمَن زَادَ فهُو من أهلِ الْجاهليةِ.

أيها الناسُ: إنّ الشيطانَ قد يَئِسَ أن يُعبَدَ فِي أرضِكُم هذه، ولكنَّهُ قد رَضِيَ أن يُطاعَ فيما سِوَى ذلك مما تَحقِرُونَ مِن أعمالِكم.

اے لوگو! میری بات غور سے سنیے، میں آپ کے لئے واضح کر رہا ہوں۔ مجھے نہیں معلوم کہ میں اس سال کے بعد آپ سے اس جگہ پر مل سکوں گا یا نہیں۔ اے لوگو! اگر آپ اللہ کا خوف رکھتے ہیں تو یقیناً آپ کے خون، آپ کے مال آپ کے لئے مقدس ہیں بالکل اس دن کی حرمت کی طرح، اس مہینے کی حرمت کی طرح اور اس شہر کی حرمت کی طرح۔ کیا میں نے یہ بات پہنچا دی؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

تو جس کے پاس بھی کوئی امانت ہو تو اسے اس کو ادا کر دینا چاہیے جس کی وہ ملکیت ہو۔ یقیناً جاہلیت کا سود باطل ہے مگر آپ کے لئے آپ کا اصل سرمایہ ہے، نہ تو آپ ظلم کیجیے اور نہ ہی آپ پر ظلم ہو۔ اللہ نے فیصلہ کر دیا ہے کہ کوئی سود نہیں ہو گا۔ سب سے پہلا سود جسے (ختم کرنے) سے میں ابتدا کرتا ہوں، وہ میرے چچا عباس بن عبد المطلب کا سود ہے (جو لوگوں نے انہیں ادا کرنا ہے)۔ یقیناً جاہلیت کا خون بھی باطل ہے۔۔۔ یقیناً جاہلیت کے عہدے بھی باطل ہیں سوائے کعبہ کی صفائی اور حجاج کو پانی پلانے کے عہدوں کے۔ جان بوجھ کر قتل کی سزا کو نافذ کیا جائے گا۔ جو قتل جان بوجھ کر قتل سے مشابہ ہو (یعنی غلطی سے قتل) جیسے کسی کو لاٹھی یا پتھر سے مار دیا جائے تو پھر اس میں سو اونٹ (کی دیت ادا کرنا ضروری ہے)۔ جس نے اس پر زیادتی کی، وہ اہل جاہلیت میں سے ہے۔

اے لوگو! شیطان مایوس ہو چکا ہے کہ آپ کی اس سرزمین میں اب اس کی عبادت کی جائے لیکن وہ اس پر خوش ہے کہ اس کے علاوہ دیگر معاملات میں اس کی پیروی ہو گی۔ یہ وہ ہے جو آپ اپنے (نیک) اعمال کو حقیر سمجھتے ہیں۔

(1) أُصُولُ الْخِطَابَةِ والإنشَاءِ ص 54.

(۱) اصول الخطابۃ والانشاء صفحہ ۵۴

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الوِدَاعِ	الوداعی، آخری	لِيُؤَدِّهَا	اسے ادا کرنا چاہیے	السَّدَانَةِ	کعبہ کی صفائی وستھرائی
أُبَيِّنُ	میں واضح کرتا ہوں	ائتَمَنَهُ	اسے امانت ادا کرنا ہو	السِّقَايَةِ	حجاج کو پانی پلانا
لَعَلِّي	مجھے امید ہے کہ	رِبَا	ربا، سود	العَمَدُ	جان بوجھ کر
ألقَاكُم	میں تمہیں ملوں گا	مَوضُوعٌ	باطل	قُودٌ	قصاص لینا
حُرمَةِ	حرمت، پاکیزگی	رُؤُوسُ أموَالِ	اصل سرمایہ	شِبهُ	اس کی طرح
بَلَدِ	شہر	أبْدَأُ	میں شروع کرتا ہوں	بَعيْرٍ	اونٹ
بَلَّغْتُ	میں نے پہنچایا	عَمِّي	میرا چچا	يَئِسَ	وہ مایوس ہو گیا
اشْهَدْ	گواہ رہ!	مآثِرُ	اعلیٰ عہدے	تَحقِرُونَ	تم حقارت کرتے ہو
أمَانَةٌ	امانت، دیانت داری	الْجَاهلِيَّةِ	دور جاہلیت ما قبل اسلام	الإنشَاءِ	لکھنا

أيها الناسُ: إنّ لنسَائكُم عليكم حَقًّا، ولكم عليهن حقٌ، لكم عليهن ألا يُوطئنَ فَرشَكُم غَيرَكُم، ولا يُدخلنَ أحدا تَكرَهُونَهُ بُيُوتَكُم إلا بإذنكُم، ولا يأتِيْنَ بفاحشَةٍ مُبَيِّنَةٍ فإنْ فعلن فَإنّ اللّهَ قد أذِنَ لكم أن تَعضَلُوهُنَّ وتَهجَرُوهُنَّ في الْمَضَاجعِ، وتَضربُوهُنَّ ضربًا غير مُبَرِّحٍ، فإن انتَهيْنَ وأطَعنَكُم فَعليكم رِزقُهُنَّ وكِسوَتُهُنَّ بالْمَعرُوفِ، فاتقوا اللهَ في النساءِ، واستَوصُوا بهِنَّ خيرًا. ألا هل بلغتُ؟ اللهم اشهدْ.

أيها الناس: إنّما الْمُؤمنُونَ إخْوَةٌ، فلا يَحِلُّ لامرئ مالُ أخيه إلاّ عَن طَيبِ نَفسٍ منهُ. ألا هل بلغتُ؟ اللهم اشهد. فلا تَرجِعنَ بَعدِي كُفَّارًا يضربُ بعضُكُم رِقابُ بعضٍ، فإنّي قد تَرَكتُ فيكم ما إنْ أخَذتُم به لنْ تَضلُّوا بعدَه، كتابَ اللهِ وسُنَّتي؟ ألا هل بلغت؟ اللهم اشهد.

أيها الناس: إنّ ربَّكم واحدٌ، وإنّ أبَاكم واحدٌ، كُلُّكُم لآدمَ، وآدمُ من تُرَاب، أكرَمُكُم عندَ الله أتقاكُم، وليسَ لِعَرَبِيٍّ على أعجَمِيٍّ فَضلٌ إلا بالتَّقوى. ألا هل بلغت؟ اللهم اشهد. فَلِيُبلغْ الشاهدُ الغائبَ، والسلام عليكم ورحْمة اللهِ وبركاته.

اے لوگو! آپ کی خواتین کا آپ پر حق ہے اور ان پر آپ کا حق ہے۔ ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ آپ کے بستر پر آپ کے علاوہ کسی کو نہ آنے دیں (یعنی بدکاری نہ کریں) اور نہ ہی کسی ایسے شخص کو آپ کے گھر میں گھسنے کی اجازت دیں جسے آپ ناپسند کرتے ہوں اور نہ ہی کوئی کھلی بے حیائی کا کام کریں۔ اگر وہ ایسا کریں تو اللہ نے آپ کو اجازت دی ہے کہ آپ انہیں سمجھایئے، پھر ان سے بستروں میں الگ سو جایئے اور (پھر بھی مسئلہ حل نہ ہو تو) انہیں ہلکی سی ضرب لگایئے۔ اگر وہ باز آجائیں تو آپ کی اطاعت کرنے لگیں تو پھر آپ کی ذمہ داری ہے کہ انہیں معاشرے کے اچھے رواج کے مطابق خوراک، کپڑا وغیرہ فراہم کیجیے۔ اللہ سے خواتین کے معاملے میں ڈرتے رہیے اور انہیں اچھی بات کی نصیحت کرتے رہیے۔ کیا میں نے یہ بات پہنچا دی ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

اے لوگو! یقیناً اہل ایمان تو بھائی بھائی ہیں۔ کسی شخص کے لئے یہ جائز نہیں ہے کہ وہ اپنے بھائی کا مال لے سوائے اس کے کہ اس کی اپنی رضامندی ہو۔ کیا میں نے یہ بات پہنچا دی ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ میرے بعد کفر کی طرف لوٹ نہ جایئے گا کہ آپ ایک دوسرے کی گردنیں مارنے لگیں۔ میں نے آپ میں ایسی چیز چھوڑ دی ہے کہ اگر میرے بعد آپ اسے پکڑ لیں گے تو کبھی گمراہ نہ ہوں گے یعنی اللہ کی کتاب اور میری سنت؟ کیا میں نے یہ بات پہنچا دی ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔

اے لوگو! آپ کا رب ایک ہے، آپ کا باپ ایک ہے۔ آپ سب آدم کی اولاد ہیں جو مٹی سے بنے تھے۔ اللہ کے نزدیک آپ میں سب سے زیادہ باعزت وہ ہے جو اس سے زیادہ ڈرنے والا ہے۔ کسی عرب کو عجمی پر سوائے تقوی کے کوئی فضیلت نہیں۔ کیا میں نے یہ بات پہنچا دی ہے؟ اے اللہ! گواہ رہنا۔ آپ میں جو موجود ہیں، وہ یہ بات انہیں پہنچا دیجیے جو غائب ہیں۔ والسلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حقٌ	حق	تَهجَرُوهُنَّ	تم انہیں چھوڑ دو	طَيبِ نَفسٍ	دل کی خوشی سی
يُوطِئنَ	وہ ازدواجی تعلق قائم کریں	الْمَضَاجعِ	بستر	تَرجِعنَ	تم واپس آؤ
فَرشَ	بستر	تَضرِبُوهُنَّ	تم انہیں ہلکی ضرب لگاؤ	رِقابُ	گردنیں
يُدخِلنَ	وہ داخل کرتی ہیں	مُبَرِّحٍ	سخت	لنْ تَضِلُّوا	تم گمراہ نہ ہو جاؤ گے
تَكرَهُونَ	تم ناپسند کرتے ہو	انتَهيْنَ	وہ باز آجائیں	أكرَمُكُم	تم میں سے باعزت
يأتِيْنَ	وہ لے کر آئیں	كِسوَتُهُنَّ	ان کا لباس	أتقَاكُم	سب سے زیادہ متقی
فاحِشَةٍ	فحش کام	الْمَعرُوفِ	معاشرے کا قانون	لِيُبلِغْ	اسے پہنچانا چاہیے
مُبَيِّنَةٍ	کھلا، واضح	استَوصَوا	پر خلوص ہو جاؤ	الشاهدُ	موجود، گواہ
تَعضَلُوهُنَّ	تم انہیں سمجھاؤ	لامرِئٍ	کسی شخص کے لئے	الغائبَ	غیر موجود، غائب

سبق 5B: عربی تعبیر

نَمُوذَجٌ لِلخُطبَةِ	خطبے کا نمونہ

إنّ الْحمدَ لله نَحمَدُهُ ونَستعِينُهُ ونَستَغفِرُهُ، ونَعُوذُ باللهِ من شُرُورِ أنفُسِنَا ومن سَيِّئَاتِ أعمَالِنَا. مَنْ يَهدِهِ اللهُ فلا فَضْلَ لَهُ ومَن يُضلِلْ فلا هَادِيَ له وأشهَدُ أنْ لا إله إلا اللهُ وَحدَهُ لا شريكَ له وأشهدُ أنّ مُحمدًا عبدُهُ ورسولُه. [1]

يَا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ حَقَّ تُقَاته وَلا تَمُوتُنَّ إلاَّ وَأَنْتُمْ مُسْلمُونَ. يَا أَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوا رَبَّكُمْ الَّذي خَلَقَكُمْ منْ نَفْس وَاحدَة وَخَلَقَ منْهَا زَوْجَهَا وَبَثَّ منْهُمَا رجَالاً كَثيراً وَنسَاءً وَاتَّقُوا اللَّهَ الَّذي تَتَسَاءَلُونَ به وَالأَرْحَامَ إنَّ اللَّهَ كَانَ عَلَيْكُمْ رَقيباً. يَا أَيُّهَا الَّذينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ وَقُولُوا قَوْلاً سَديداً. يُصْلحْ لَكُمْ أَعْمَالَكُمْ وَيَغْفرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ وَمَنْ يُطعْ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ فَازَ فَوْزاً عَظيماً.

أمّا بعدُ: "فإنّ خيْرَ الْحديثِ كتابُ اللهِ وخيرَ الْهَدْيِ هدىُ مُحمد صلى الله عليه وسلم وشَرُّ الأمورِ مُحدَثَاتُهَا وكلُّ مُحْدَثَةٍ بِدعَةٌ و كُلُّ بِدْعَةٍ ضَلالَةٌ."[2]

یقیناً تعریف تو اللہ کے لئے ہے، ہم اس کی تعریف کرتے ہیں، اس سے مدد مانگتے ہیں اور اپنی شخصیت کی برائیوں اور اپنے اعمال کی کوتاہیوں سے اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ جسے اللہ ہدایت دے تو اس میں اس شخص کی کوئی خوبی نہیں اور جسے وہ گمراہ کرے، اس کے لئے کوئی ہدایت دینے والا نہیں ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں، وہ اکیلا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔

اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرتے رہیے جیسا کہ ڈرنے کا حق ہے اور آپ کو صرف اسی حالت میں موت آئے کہ آپ اللہ کے فرمانبردار ہوں۔ اے لوگو! اللہ سے ڈریے جس نے آپ کو ایک جان (آدم) سے پیدا کیا اور پھر اس سے اس کا جوڑا (حوا) بنایا اور پھر ان دونوں سے کثیر مرد و خواتین (دنیا بھر میں) پھیلا دیے۔ اللہ سے ڈرتے رہیے جس کے سامنے آپ جواب دہ ہیں اور رحم کے رشتوں کا خیال رکھیے۔ یقیناً اللہ آپ پر نگران ہے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے ڈرتے رہیے اور سیدھی بات کہیے۔ اللہ آپ کے اعمال (کے نتائج) کو آپ کے لئے درست کر دے گا اور آپ کے گناہ معاف کر دے گا۔ جس نے اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کی، اس نے بڑی کامیابی پائی۔

اس کے بعد: یقیناً سب سے اچھی بات اللہ کی کتاب ہے اور سب سے اچھی ہدایت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت ہے۔ سب سے بدترین امور دین میں نئی نئی باتیں ہیں۔ دین میں ہر نئی بات بدعت ہے اور ہر بدعت گمراہی ہے۔

(1) مسند الإمام أحمد بن حنبل جـ 5 /57. (2) صحيح مسلم جـ 2 باب 13 رقم 867

چیلنج! اپنے ذخیرہ الفاظ میں فعل مضارع مجہول کے دس الفاظ تلاش کیجیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَمُوذَجٌ	مثال، سامپل	بَثَّ	اس نے پھیلایا	فَازَ	وہ کامیاب ہو گیا
شُرُورِ	برائیاں	تَتَسَاءَلُونَ	تم سے پوچھا جائے گا	فَوْزاً	کامیابی
أنفُسِنَا	ہماری شخصیتیں	رَقِيباً	دیکھنے والا	الْهَدْيِ	ہدایت
يَهدِ	وہ ہدایت دیتا ہے	سَدِيداً	سیدھا	مُحدَثَاتُ	نئی نئی باتیں
يُضلِلْ	وہ گمراہ کرتا ہے	يُصْلِحْ	وہ اصلاح کرے گا	بِدعَةٌ	بدعت، دین میں نئی چیز
هَادِيَ	ہدایت دینے والا	يُطِعْ	وہ اطاعت کرے گا	ضَلالَةٌ	گمراہی

سبق 5B: عربی تعبیر

نَمُوذَجٌ لِلخُطبَةِ الثَانِيةِ	دوسرے خطبے کا نمونہ

الْحمدُ لله ربِّ العالَمِيْنَ والصَّلاةُ والسَّلامُ على أشرَفِ الأنبيَاءِ والْمُرسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وعلى آلِه وصَحبِه أجْمَعِيْنَ، ومَن اهتَدَى بِهَديِه واستَنَّ بِسُنَّتِه.

أمَّا بَعدُ: فأيهَا الإخوَةُ الْمُؤمِنُونَ! أوصيكُم وإيَّايَ بتقوى الله فإنّ خَيْرُ الزَّاد التَّقوى واعلَمُوا أيّها الإخوَةُ الْمُؤمنونَ أنّ اللهَ سُبحَانَهُ وتَعَالَى أمَرَنَا بالصلاة والسلام على نَبِيِّه فَقالَ عَزَّ وَجَلَّ: إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيماً.[1] وقال النبي صلى الله عليه وسلم: "مَن صَلَّى عَلَيَّ واحدَةً صلى اللهُ عليه عَشرًا."[2]

اللَّهُمَّ صَلِّ على مُحَمَّد وعلى آلِ مُحَمَّد كما صليتَ على إبراهيمَ وعلى آل إبراهيمَ إنك حَميدٌ مُجيدٌ. وَارْضِ اللهمَّ عَنِ الْخُلَفَاءِ الرَّاشِدينَ أبي بكرٍ وعمرَ وعثمانَ وعَلِيٍّ وعَن سائرِ الصَّحَابَةِ والتَّابِعِيْنَ. قال النبي صلى الله عليه وسلم: "اللهَ اللهَ! فِي أصحَابِي. اللهَ اللهَ! فِي أصحابي. لا تَتَّخِذُوهم غَرضًا بَعدِي، فَمَن أحَبَّهُم فَبِحُبِّي أحَبَّهُم ومن أبغَضَهُم فَبِبُغضِي أبغَضَهُم."[3]

تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ درود و سلام ہوں انبیاء و مرسلین میں سب سے باعزت ہمارے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی آل اور تمام صحابہ پر اور اس پر جس نے آپ کی ہدایت سے روشنی حاصل کی اور آپ کی سنت سے رہنمائی پائی۔

اس کے بعد: اے مومن بھائیو! میں آپ کو اللہ سے ڈرنے کی نصیحت کرتا ہوں۔ یقیناً سب سے اچھا زادِ راہ تقویٰ ہے۔ جان لیجیے اے مومن بھائیو! کہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ہمیں اپنے نبی پر درود و سلام بھیجنے کا حکم دیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا: "یقیناً اللہ اور اس کے فرشتے نبی پر درود بھیجتے ہیں۔ تو اے اہلِ ایمان! تم بھی آپ پر درود اور خوب سلام بھیجو۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس نے مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجا، اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔"

اے اللہ! محمد پر درود بھیج اور آپ کی آل پر جیسا کہ تو نے ابراہیم پر درود بھیجا اور ان کی آل پر۔ یقیناً تو ہی قابلِ تعریف اور بزرگ و برتر ہے۔ اے اللہ! تو خلفاء راشدین ابو بکر، عمر، عثمان، علی اور تمام صحابہ و تابعین سے راضی ہو جا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ اللہ! میرے صحابہ!!! اللہ اللہ! میرے صحابہ!!! میرے بعد ان کو نشانہ نہ بنا لینا۔ جس نے ان سے محبت کی تو ایسا میری محبت ہی میں کیا اور جس نے ان سے بغض رکھا تو میرے بغض کے باعث ہی ان سے بغض رکھا۔

(1) الأحزاب آية 56. (2) صحيح مسلم جـ 1 باب 17 رقم 408 (3) مسند الإمام أحمد بن حنبل جـ 5 ص 57

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أشرَفِ	سب سے معزز	سَلِّمُوا	تم سلام کرو!	غَرضًا	نشانہ
اسْتَنَّ	اس نے راستہ اپنا لیا	تَسْلِيماً	سلام کرنا	أحَبَّهُم	اس نے ان سے محبت کی
أوصِي	میں نصیحت کرتا ہوں	ارْضِ	راضی ہو جا!	بِحُبِّي	مجھ سے محبت کے سبب
يُصَلُّونَ	وہ درود بھیجتے ہیں	سائِرِ	تمام	أبغَضَهُم	اس نے ان سے بغض رکھا
صَلُّوا	تم درود بھیجو!	تَتَّخِذُوهُم	تم انہیں بناتے ہو	بِبُغضِي	مجھ سے بغض کے سبب

سبق 5B: عربی تعبیر

اللهمَ اقسمْ لنا مِن خَشيَّتِكَ ما تَحوَّلَ به بينَنا وبيْنَ مَعصيَتِكَ ومن طَاعَتِكَ ما تُبلِّغُنا به جَنَّتكَ، ومنَ اليَقيْنِ ما تُهوِّنُ به علينا مَصَائِبَ الدُّنيَا. اللهمَ مَتِّعنَا بأسْمَاعِنَا وأبصَارِنَا وقُوَّاتِنَا ما أحيَيْتَنَا، واجعَلهُ الوَارِثُ منَّا. اللهمُ اجعَلْ ثَأرَنَا على مَن ظَلَمنَا، وانصُرنَا على مَن عَادَانَا، ولا تَجعَلْ مُصيبَتُنَا فِي دينِنَا، ولا تَجعَلْ الدُّنيَا أكبَرَ هَمنَا ولا مُبلَغُ عِلمنَا ولا تُسَلِّطْ علينا بِذُنُوبِنَا مَن لا يَخَافُكَ ولا يَرحَمنَا.

أيهَا الإخوةُ الكِرَامُ! "إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَى وَيَنْهَى عَنْ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ." فاذكُرُوا اللهَ يَذكُرُكُمْ وادعُوهُ يَستَجِبُ لَكُم واشكُرُوهُ عَلَى نِعمَهُ يُزدكُم ولَذكرُ اللهِ أكبَرُ واللهُ يَعلَمُ ما تَصنَعُونَ... أقِمِ الصَّلاةَ...

(مأخوذْ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدينةِ الْمُنَوَّرَة)

اے اللہ! ہمارے لئے اپنے خوف میں سے حصہ دے دے جو ہمارے اور تیری نافرمانی کے بیچ میں حائل ہو جائے۔ (ہمارے لئے حصہ دے دے) اپنی اطاعت میں سے جو ہمیں تیری جنت تک پہنچا دے۔ (ہمارے لئے حصہ دے دے) اپنے یقین میں سے جو ہمارے لئے دنیا کی مصیبتوں کو آسان کر دے۔ اے اللہ! ہمیں تو جب تک زندہ رکھے، ہمیں سننے، دیکھنے اور دیگر کام کرنے کی قوتیں عطا کیے رکھ۔ اسے ہمارا وارث بنا دے۔ اے اللہ! جس نے ہم پر ظلم کیا، تو اس سے بدلہ لے لے اور جس نے ہم پر چڑھائی کی، تو اس کے خلاف ہماری مدد فرما۔ ہمارے دین میں مصیبت نہ بنا اور دنیا کو ہماری بڑی پریشانی اور علم میں رکاوٹ نہ بنا۔ ہم پر ہمارے گناہوں کے سبب کسی ایسے کو مسلط نہ فرما جو تیرا خوف نہ رکھے اور ہم پر رحم نہ کرے۔

اے معزز بھائیو! "یقیناً اللہ عدل، احسان، رشتے داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور فحاشی، برائی اور سرکشی سے منع فرماتا ہے۔ وہ آپ کو نصیحت کرتا ہے تاکہ آپ یاد رکھیں۔" تو اللہ کو یاد کیجیے، وہ آپ کو یاد رکھے گا۔ اسے پکاریے، وہ آپ کو جواب دے گا۔ اس کی نعمتوں کا شکر کیجیے، وہ آپ کو زیادہ دے گا۔ اللہ کا ذکر ہی سب سے بڑا ہے۔ جو آپ کرتے ہیں، اللہ اسے دیکھ رہا ہے۔۔۔ نماز کے لئے کھڑے ہو جائیے۔

مطالعہ کیجیے! ہمارے زیادہ جھگڑوں کی سب سے بڑی وجہ بدگمانی ہے۔ اس کا علاج کیسے کیا جائے؟ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0007-Suspicion.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اقسِمْ	حصہ تقسیم کر	أبصَارِنَا	ہماری قوت بصارت	لا تُسَلِّطْ	مسلط نہ فرما!
خَشيَّتِكَ	تیرا خوف	قُوَّاتِنَا	ہماری قوتیں	يَخَافُ	وہ خوف رکھتا ہے
تَحوَّلَ	یہ حائل ہو گیا	أحيَيْتَنَا	تو ہمیں زندہ رکھے	إِيتَاء	دینا
مَعصيَة	گناہ	اجعَل	بنا دے	الْبَغْيِ	بغاوت، سرکشی
تُبلِّغُنا	اس نے ہمیں پہنچا دیا	الوَارِثُ	وارث	يَعِظُ	وہ نصیحت کرتا ہے
تُهوِّنُ	اس نے آسان بنا دیا	ثَأرَنَا	ہمارا انتقام	يَستَجِب	وہ جواب دے گا
مَصَائِبَ	مصیبتیں	عَادَانَا	اس نے ہم پر چڑھائی کی	يُزد	وہ زیادہ کرے گا
مَتِّعنَا	ہمیں سامان دے	هَمنَا	ہماری پریشانیاں	تَصنَعُونَ	تم کرتے یا بناتے ہو
أسْمَاعِنَا	ہماری قوت سماعت	مُبلَغ	آخری حد	أقِمِ	کھڑے ہو جاؤ!

سبق 6A: فعل مضارع مجہول

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

صيغة	فعل مضارع معلوم		فعل مضارع مجهول	
واحد مذكر غائب	يَنْصُرُ	وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا	يُنْصَرُ	اس کی مدد کی جاتی ہے یا کی جائے گی
تثنية مذكر غائب	يَنْصُرَانِ	وہ دونوں مدد کرتے ہیں	يُنْصَرَانِ	ان دونوں کی مدد کی جاتی ہے
جمع مذكر غائب	يَنْصُرُونَ	وہ سب مدد کرتے ہیں	يُنْصَرُونَ	ان سب کی مدد کی جاتی ہے
واحد مؤنث غائب	تَنْصُرُ	وہ مدد کرتی ہے	تُنْصَرُ	اس (خاتون) کی مدد کی جاتی ہے
تثنية مؤنث غائب	تَنْصُرَانِ	وہ دونوں مدد کرتی ہیں	تُنْصَرَانِ	ان دونوں کی مدد کی جاتی ہے
جمع مؤنث غائب	يَنْصُرْنَ	وہ سب مدد کرتی ہیں	يُنْصَرْنَ	ان سب کی مدد کی جاتی ہے
واحد مذكر حاضر	تَنْصُرُ	تم مدد کرتے ہو	تُنْصَرُ	تمہاری (مرد) مدد کی جاتی ہے
تثنية مذكر حاضر	تَنْصُرَانِ	تم دونوں مدد کرتے ہو	تُنْصَرَانِ	تم دونوں کی مدد کی جاتی ہے
جمع مذكر حاضر	تَنْصُرُونَ	تم سب مدد کرتے ہو	تُنْصَرُونَ	تم سب کی مدد کی جاتی ہے
واحد مؤنث حاضر	تَنْصُرِينَ	تم (ایک خاتون) مدد کرتی ہو	تُنْصَرِينَ	تمہاری (خاتون) مدد کی جاتی ہے
تثنية مؤنث حاضر	تَنْصُرَانِ	تم دونوں مدد کرتی ہو	تُنْصَرَانِ	تم دونوں کی مدد کی جاتی ہے
جمع مؤنث حاضر	تَنْصُرْنَ	تم سب مدد کرتی ہو	تُنْصَرْنَ	تم سب خواتین کی مدد کی جاتی ہے
واحد متكلم	أَنْصُرُ	میں مدد کرتا ہوں	أُنْصَرُ	میری مدد کی جاتی ہے
جمع متكلم	نَنْصُرُ	ہم مدد کرتے ہیں	نُنْصَرُ	ہماری مدد کی جاتی ہے

سبق 6A: فعل مضارع مجہول

صيغة Person	فعل مضارع معلوم		فعل مضارع مجهول	
واحد مذكر غائب	يَضرِبُ	وہ مارتا ہے یا مارے گا	يُضرَبُ	اس کو مارا جاتا ہے یا مارا جائے گا
تثنية مذكر غائب	يَضرِبَانِ	وہ دونوں مارتے ہیں	يُضْرَبَانِ	ان دونوں مردوں کو مارا جاتا ہے
جمع مذكر غائب	يَضرِبُونَ	وہ سب مارتے ہیں	يُضْرَبُونَ	ان سب مردوں کو مارا جاتا ہے
واحد مؤنث غائب	تَضرِبُ	وہ مارتی ہے	تُضْرَبُ	اس خاتون کو مارا جاتا ہے
تثنية مؤنث غائب	تَضرِبَانِ	وہ دونوں مارتی ہیں	تُضْرَبَانِ	ان دونوں خواتین کو مارا جاتا ہے
جمع مؤنث غائب	يَضرِبْنَ	وہ سب مارتی ہیں	يُضْرَبْنَ	ان سب خواتین کو مارا جاتا ہے
واحد مذكر حاضر	تَضرِبُ	تم مارتے ہو	تُضْرَبُ	تمہیں (مرد) مارا جاتا ہے
تثنية مذكر حاضر	تَضرِبَانِ	تم دونوں مارتے ہو	تُضْرَبَانِ	تم دونوں مردوں کو مارا جاتا ہے
جمع مذكر حاضر	تَضرِبُونَ	تم سب مارتے ہو	تُضْرَبُونَ	تم سب مردوں کو مارا جاتا ہے
واحد مؤنث حاضر	تَضرِبِينَ	تم مارتی ہو	تُضْرَبِينَ	تمہیں (خاتون) مارا جاتا ہے
تثنية مؤنث حاضر	تَضرِبَانِ	تم دونوں مارتی ہو	تُضْرَبَانِ	تم دونوں خواتین کو مارا جاتا ہے
جمع مؤنث حاضر	تَضرِبْنَ	تم سب مارتی ہو	تُضْرَبْنَ	تم سب خواتین کو مارا جاتا ہے
واحد متكلم	أضرِبُ	میں مارتا ہوں	أُضْرَبُ	مجھے مارا جاتا ہے
جمع متكلم	نَضرِبُ	ہم مارتے ہیں	نُضْرَبُ	ہمیں مارا جاتا ہے

سبق 6A: فعل مضارع مجہول

صیغة	فعل مضارع معلوم		فعل مضارع مجہول	
واحد مذكر غائب	يَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سنے گا	يُسْمَعُ	اس کو سنا جاتا ہے یا سنا جائے گا
تثنية مذكر غائب	يَسْمَعَانِ	وہ دونوں سنتے ہیں	يُسْمَعَانِ	ان دونوں مردوں کو سنا جاتا ہے
جمع مذكر غائب	يَسْمَعُونَ	وہ سب سنتے ہیں	يُسْمَعُونَ	ان سب مردوں کو سنا جاتا ہے
واحد مؤنث غائب	تَسْمَعُ	وہ سنتی ہے	تُسْمَعُ	اس خاتون کو سنا جاتا ہے
تثنية مؤنث غائب	تَسْمَعَانِ	وہ دونوں سنتی ہیں	تُسْمَعَانِ	ان دونوں خواتین کو سنا جاتا ہے
جمع مؤنث غائب	يَسْمَعْنَ	وہ سب سنتی ہیں	يُسْمَعْنَ	ان سب خواتین کو سنا جاتا ہے
واحد مذكر حاضر	تَسْمَعُ	تم سنتے ہو	تُسْمَعُ	تمہیں (مرد) سنا جاتا ہے
تثنية مذكر حاضر	تَسْمَعَانِ	تم دونوں سنتے ہو	تُسْمَعَانِ	تم دونوں مردوں کو سنا جاتا ہے
جمع مذكر حاضر	تَسْمَعُونَ	تم سب سنتے ہو	تُسْمَعُونَ	تم سب مردوں کو سنا جاتا ہے
واحد مؤنث حاضر	تَسْمَعِينَ	تم سنتی ہو	تُسْمَعِينَ	تمہیں (خاتون) سنا جاتا ہے
تثنية مؤنث حاضر	تَسْمَعَانِ	تم دونوں سنتی ہو	تُسْمَعَانِ	تم دونوں خواتین کو سنا جاتا ہے
جمع مؤنث حاضر	تَسْمَعْنَ	تم سب سنتی ہو	تُسْمَعْنَ	تم سب خواتین کو سنا جاتا ہے
واحد متكلم	أَسْمَعُ	میں سنتا ہوں	أُسْمَعُ	مجھے سنا جاتا ہے
جمع متكلم	نَسْمَعُ	ہم سنتے ہیں	نُسْمَعُ	ہمیں سنا جاتا ہے

سبق 6A: فعل مضارع مجہول

عربي	اردو
وَلا تَحْسَبَنَّ الَّذِينَ قُتِلُوا فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتاً بَلْ أَحْيَاءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُونَ	جو لوگ اللہ کی راہ میں قتل کئے جائیں ان کو مردہ گمان نہ کرو، بلکہ وہ اپنے رب کے پاس زندہ ہیں، انھیں رزق دیا جاتا ہے
قَالَ لا يَأْتِيكُمَا طَعَامٌ تُرْزَقَانِه إِلاَّ نَبَّأْتُكُمَا بِتَأْوِيلِه	وہ بولا: اس سے پہلے کہ تم دونوں کے پاس کھانا لایا جائے جسے تمہیں رزق دیا جاتا ہے، میں تم دونوں کو اس (خواب کی) تعبیر بتا دوں گا۔
وَمَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ الْكَذِبَ وَهُوَ يُدْعَى إِلَى الإِسْلامِ	اس سے بڑھ کر ظالم کو جو اللہ پر جھوٹا الزام عائد کرے جبکہ اسے اسلام کی طرف بلایا جاتا ہے
وَتَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً كُلُّ أُمَّةٍ تُدْعَى إِلَى كِتَابِهَا الْيَوْمَ تُجْزَوْنَ مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ	اور تم دیکھو گے کہ ہر امت اپنے گھٹنوں پر گری ہوئی ہے۔ ہر امت کو اس کی کتاب کی طرف بلایا جائے گا۔ جزا دی جائے گی آج تمہیں جو تم عمل کرتے ہو
وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ	ستارے اور درخت دونوں سجدہ کرتے ہیں
قَالُوا سَمِعْنَا فَتًى يَذْكُرُهُمْ يُقَالُ لَهُ إِبْرَاهِيمُ	وہ بولے: ایک لڑکے کے بارے میں ہم نے سنا کہ وہ ان کا ذکر کر رہا تھا۔ اسے ابراہیم کہا جاتا ہے ہے۔
ثُمَّ يُقَالُ هَذَا الَّذِي كُنتُمْ بِهِ تُكَذِّبُونَ	پھر اس سے کہا جائے گا: یہ ہے وہ جسے تم جھٹلایا کرتے تھے۔
يَخَافُونَ رَبَّهُمْ مِنْ فَوْقِهِمْ وَيَفْعَلُونَ مَا يُؤْمَرُونَ	وہ اپنے اوپر سے اپنے رب کا خوف رکھتے ہیں اور وہ کرتے ہیں جس کا انہیں حکم دیا جاتا ہے۔
فَافْعَلُوا مَا تُؤْمَرُونَ	تو کرو جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔
وَامْضُوا حَيْثُ تُؤْمَرُونَ	وہیں جاتے رہو جہاں کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے۔
فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنْ الْمُشْرِكِينَ	تو اعلان کر دیجیے جس کا تمہیں حکم دیا جاتا ہے اور مشرکین سے منہ پھیر لیجیے۔

مطالعہ کیجیے! مثبت رویہ ہی زندگی کی علامت ہے۔
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0017-Positive.htm

سبق 6A: فعل مضارع مجہول

اردو	عربي
وہ بولا: ابا جان! آپ کیجیے جس کا آپ کو حکم دیا جاتا ہے۔ اگر اللہ نے چاہا تو جلد ہی آپ مجھے صبر کرنے والوں میں پائیں گے	قَالَ يَا أَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ مِنْ الصَّابِرِينَ
تو جسے اس کے بھائی کی جانب سے معاف کر دیا گیا تو اسے چاہیے کہ وہ معاشرے کے قانون کی پیروی کر کے (دیت ادا کرے)۔	فَمَنْ عُفِيَ لَهُ مِنْ أَخِيهِ شَيْءٌ فَاتِّبَاعٌ بِالْمَعْرُوفِ
کیا رحمان کے علاوہ دیوتا ہم نے بنائے جن کی عبادت کی جاتی ہے	أَجَعَلْنَا مِنْ دُونِ الرَّحْمَنِ آلِهَةً يُعْبَدُونَ
میں اس کی عبادت نہیں کروں گا جس کی تم عبادت کرتے ہو	لا أَعْبُدُ مَا تَعْبُدُونَ
پھر اس کی طرف واپس لوٹایا جائے گا	ثُمَّ إِلَيْهِ يُرْجَعُونَ
آسمانوں اور زمین کی چھپی چیزیں اللہ کی ہیں اور اسی کی طرف معاملات کو لوٹایا جاتا ہے	وَلِلَّهِ غَيْبُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ وَإِلَيْهِ يُرْجَعُ الأَمْرُ
حکومت اسی کی ہے اور اسی کی طرف تمہیں لوٹایا جائے گا	وَلَهُ الْحُكْمُ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ
لوگوں کی طرف واپس جاؤں گا تاکہ وہ جان جائیں	أَرْجِعُ إِلَى النَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَعْلَمُونَ
ان سے عذاب کم نہ کیا جائے گا اور نہ ہی ان کی طرف نظر کی جائے گی	لا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ الْعَذَابُ وَلا هُمْ يُنظَرُونَ
وہ بولا: جلد ہی ہم دیکھیں گے کہ تم نے سچ کہا یا تم جھوٹے تھے۔	قَالَ سَنَنظُرُ أَصَدَقْتَ أَمْ كُنتَ مِنْ الْكَاذِبِينَ

مطالعہ کیجیے!

اے اللہ! تیری مانند کون ہے؟ اللہ کی محبت پیدا کرنے والی ایک تحریر۔
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU01-0008-LikeYou.htm

عربي	اردو
قُلْ لا تُسْأَلُونَ عَمَّا أَجْرَمْنَا وَلا نُسْأَلُ عَمَّا تَعْمَلُونَ	کہیے: تم سے سوال نہیں پوچھا جائے گا اس کے بارے میں جو جرم ہم نے کیا اور ہم سے سوال نہیں کیا جائے گا اس کے بارے میں جو تم عمل کرتے ہو
وَلا تُسْأَلُ عَنْ أَصْحَابِ الْجَحِيمِ	اور اہل دوزخ کے بارے میں تم سے سوال نہ کیا جائے گا
تَظُنُّ أَنْ يُفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ	وہ گمان کرتے ہیں کہ کمر توڑ عذاب ان پر واقع کر دیا جائے
إِذَا سَمِعْتُمْ آيَاتِ اللَّهِ يُكْفَرُ بِهَا	جب اللہ کی آیات کو تم نے سنا کہ ان سے انکار کر دیا گیا
سَتُكْتَبُ شَهَادَتُهُمْ وَيُسْأَلُونَ	عنقریب ان کی گواہی لکھا جائے گا اور ان سے سوال کیا جائے گا
فَسَأَكْتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ	تو عنقریب میں اسے لکھوں گا ان کے لئے جو ڈرنے والے ہیں۔
وَلا يُقْبَلُ مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَلا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَلا هُمْ يُنصَرُونَ	سفارش کو ان کے بارے میں نہیں قبول کیا جائے گا اور نہ ہی کوئی فدیہ لیا جائے گا اور نہ ہی ان کی مدد کی جائے گی
يُعْرَفُ الْمُجْرِمُونَ بِسِيمَاهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِي وَالأَقْدَامِ	مجرم اپنے چہروں سے پہچانے جائیں گے تو انہیں پیشانی اور پاؤں سے پکڑا جائے گا۔
تُؤخَذُ مِنْ أغنِيَاءِهُمْ وَ تُرَدّ الي فُقَرَائهم	ان کے امیروں سے (زکوۃ) لی جائے اور ان کے غرباء کو لوٹائی جائے۔
أَيَحْسَبُ الإِنسَانُ أَنْ يُتْرَكَ سُدًى	کیا انسان گمان کرتا ہے کہ اسے بغیر کسی مقصد کے چھوڑ دیا جائے گا
قَالَ أَنظِرْنِي إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ	وہ بولا: مجھے اس دن تک مہلت دے جب انہیں اٹھایا جائے گا
ثُمَّ إِنَّكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ تُبْعَثُونَ	پھر یقینا قیامت کے دن تمہیں اٹھایا جائے گا
وَلا تَقُولُوا لِمَنْ يُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ أَمْوَاتٌ	جو اللہ کی راہ میں قتل کیے جاتے ہیں انہیں مردہ نہ کہو۔
فَيَقْتُلُونَ وَيُقْتَلُونَ	تو وہ قتل کرتے ہیں اور انہیں قتل کیا جاتا ہے۔

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

سُورَةُ النُّورِ	وہ سورت جس میں حجروں کا ذکر ہے

إِنَّ الَّذِينَ يُحِبُّونَ أَنْ تَشِيعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِينَ آمَنُوا لَهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَاللَّهُ يَعْلَمُ وَأَنْتُمْ لا تَعْلَمُونَ. وَلَوْلا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ وَأَنَّ اللَّهَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَتَّبِعُوا خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ وَمَنْ يَتَّبِعْ خُطُوَاتِ الشَّيْطَانِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُ بِالْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَلَوْلا فَضْلُ اللَّهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهُ مَا زَكَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ أَبَداً وَلَكِنَّ اللَّهَ يُزَكِّي مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. وَلا يَأْتَلِ أُولُوا الْفَضْلِ مِنْكُمْ وَالسَّعَةِ أَنْ يُؤْتُوا أُولِي الْقُرْبَى وَالْمَسَاكِينَ وَالْمُهَاجِرِينَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا أَلا تُحِبُّونَ أَنْ يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

إِنَّ الَّذِينَ يَرْمُونَ الْمُحْصَنَاتِ الْغَافِلاتِ الْمُؤْمِنَاتِ لُعِنُوا فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِيمٌ. يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ أَلْسِنَتُهُمْ وَأَيْدِيهِمْ وَأَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوا يَعْمَلُونَ. يَوْمَئِذٍ يُوَفِّيهِمُ اللَّهُ دِينَهُمُ الْحَقَّ وَيَعْلَمُونَ أَنَّ اللَّهَ هُوَ الْحَقُّ الْمُبِينُ. الْخَبِيثَاتُ لِلْخَبِيثِينَ وَالْخَبِيثُونَ لِلْخَبِيثَاتِ وَالطَّيِّبَاتُ لِلطَّيِّبِينَ وَالطَّيِّبُونَ لِلطَّيِّبَاتِ، أُوْلَئِكَ مُبَرَّءُونَ مِمَّا يَقُولُونَ، لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَرِزْقٌ كَرِيمٌ.

جو لوگ یہ چاہتے ہیں کہ اہل ایمان میں فحاشی پھیلے، وہ دنیا و آخرت میں دردناک سزا کے مستحق ہیں۔ اللہ جانتا ہے اور تم نہیں جانتے۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا اور یہ بات نہ ہوتی کہ اللہ بڑا شفیق و رحیم ہے، (تو تہمتیں لگانے کے مجرموں کو بڑی سزا بھگتنا پڑتی۔)

اے اہل ایمان! شیطان کے نقش قدم پر نہ چلو۔ اس کی پیروی کوئی کرے گا تو وہ تو اسے فحاشی اور برائی ہی کی تلقین کرے گا۔ اگر اللہ کا فضل اور اس کا رحم و کرم تم پر نہ ہوتا تو تم میں سے کوئی شخص پاک نہ ہو سکتا۔ مگر اللہ ہی جسے چاہتا ہے پاک کر دیتا ہے، اور اللہ سننے والا اور جاننے والا ہے۔ آپ میں سے جو لوگ صاحب فضل اور صاحب قدرت ہیں، وہ اس بات کی قسم نہ کھا بیٹھیں کہ اپنے رشتہ دار، مسکین اور اللہ کی راہ میں ہجرت کرنے والوں کی مدد نہ کریں گے۔ انہیں معاف کر دینا چاہیے اور درگزر کرنا چاہیے۔ کیا آپ نہیں چاہتے کہ اللہ آپ کو معاف کرے؟ اور اللہ تو غفور و رحیم ہے۔

جو لوگ پاک دامن، بے خبر مومن خواتین پر تہمتیں لگاتے ہیں، ان پر دنیا اور آخرت میں لعنت کی گئی اور ان کے لئے بڑا عذاب ہے۔ وہ اس دن کو بھول نہ جائیں جبکہ ان کی اپنی زبانیں اور ان کے اپنے ہاتھ پاؤں ان کے کرتوتوں کے خلاف گواہی دیں گے۔ اس دن اللہ وہ بدلہ انہیں بھرپور دے دے گا جس کے وہ مستحق ہیں اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ اللہ ہی حق ہے، سچ کو سچ کر دکھانے والا۔ خبیث عورتیں خبیث مردوں کے لئے ہیں اور خبیث مرد خبیث عورتوں کے لئے۔ پاکیزہ خواتین پاکیزہ مردوں کے لئے ہیں پاکیزہ مرد پاکیزہ خواتین کے لئے۔ ان کا دامن پاک ہے، ان باتوں سے جو بنانے والے بناتے ہیں۔ ان کے لئے مغفرت بھی ہے رزق کریم بھی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَنْ تَشِيعَ	کہ یہ پھیل جائے	أَنْ يُؤْتُوا	کہ وہ دیں	لُعِنُوا	ان پر لعنت کی گئی
رَءُوفٌ	مہربان	لْيَعْفُوا	انہیں معاف کرنا چاہیے	أَلْسِنَة	زبانیں، لسان کی جمع
زَكَا	اس نے پاک کیا	لْيَصْفَحُوا	انہیں نظر انداز کرنا چاہیے	يُوَفِّي	اسے موت دی جائے گی
يُزَكِّي	وہ پاک کرتا ہے	يَرْمُونَ	وہ نشانہ بناتے ہیں	الْخَبِيثِينَ	خبیث مرد
لا يَأْتَلِ	اسے نہیں روکنا چاہیے	الْمُحْصَنَات	پاکدامن خواتین	الطَّيِّبُونَ	پاکیزہ مرد
السَّعَةِ	مال میں وسعت	الْغَافِلات	غیر محتاط خواتین	مُبَرَّءُونَ	بری

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ بُيُوتِكُمْ حَتَّى تَسْتَأْنِسُوا وَتُسَلِّمُوا عَلَى أَهْلِهَا ذَلِكُمْ خَيْرٌ لَكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ. فَإِنْ لَمْ تَجِدُوا فِيهَا أَحَداً فَلا تَدْخُلُوهَا حَتَّى يُؤْذَنَ لَكُمْ وَإِنْ قِيلَ لَكُمْ ارْجِعُوا فَارْجِعُوا هُوَ أَزْكَى لَكُمْ وَاللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ عَلِيمٌ. لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَدْخُلُوا بُيُوتاً غَيْرَ مَسْكُونَةٍ فِيهَا مَتَاعٌ لَكُمْ وَاللَّهُ يَعْلَمُ مَا تُبْدُونَ وَمَا تَكْتُمُونَ.

قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَغُضُّوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ وَيَحْفَظُوا فُرُوجَهُمْ ذَلِكَ أَزْكَى لَهُمْ إِنَّ اللَّهَ خَبِيرٌ بِمَا يَصْنَعُونَ. وَقُلْ لِلْمُؤْمِنَاتِ يَغْضُضْنَ مِنْ أَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوجَهُنَّ وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ مَا ظَهَرَ مِنْهَا وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلا يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ أَوْ آبَائِهِنَّ أَوْ آبَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ أَبْنَائِهِنَّ أَوْ أَبْنَاءِ بُعُولَتِهِنَّ أَوْ إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي إِخْوَانِهِنَّ أَوْ بَنِي أَخَوَاتِهِنَّ أَوْ نِسَائِهِنَّ أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ أَوْ التَّابِعِينَ غَيْرِ أُوْلِي الإِرْبَةِ مِنْ الرِّجَالِ أَوْ الطِّفْلِ الَّذِينَ لَمْ يَظْهَرُوا عَلَى عَوْرَاتِ النِّسَاءِ وَلا يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ وَتُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ.

اے اہل ایمان! آپ اپنے گھروں کے سوا دوسرے گھروں میں داخل نہ ہوا کریں جب تک کہ گھر والوں کی اجازت نہ لے لیں اور گھر والوں پر سلام نہ کر لیں۔ یہ طریقہ آپ کے لئے بہتر ہے۔ توقع ہے کہ آپ اس کا خیال رکھیں گے۔ پھر اگر وہاں آپ کسی کو نہ پائیں تو اس وقت تک داخل نہ ہوں جب تک کہ آپ کو اس کی اجازت نہ دے دی جائے۔ اور اگر آپ سے کہا جائے کہ واپس چلے جاؤ تو پھر واپس چلے جایئے۔ یہ آپ کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے اور جو کچھ آپ کرتے ہیں، اللہ اسے خوب جانتا ہے۔ البتہ آپ کے لئے اس میں کوئی مضائقہ نہیں ہے کہ ایسی عمارتوں میں آپ داخل ہو جائیں جو کسی کے رہنے کی جگہ نہ ہو اور جن میں آپ کے فائدے (یا کام) کی کوئی چیز ہو۔ آپ جو کچھ ظاہر کرتے ہیں اور جو کچھ چھپاتے ہیں، سب کی اللہ کو خبر ہے۔

اے نبی! مومن مردوں سے کہیے کہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔ یہ ان کے لئے زیادہ پاکیزہ طریقہ ہے۔ جو کچھ وہ کرتے ہیں، اللہ اس سے باخبر رہتا ہے۔ اور اے نبی! مومن خواتین سے کہیے کہ وہ اپنی نظریں بچا کر رکھیں اور اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں سوائے اس کے جو خود بخود ظاہر ہو جائے اور اپنے سینوں پر اپنی اوڑھنیوں کے آنچل ڈالے رہیں۔ وہ اپنا بناؤ سنگھار ظاہر نہ کریں سوائے ان لوگوں کے سامنے: شوہر، باپ، شوہروں کے باپ، اپنے بیٹے، شوہروں کے بیٹے، بھائی، بھتیجے، بھانجے، اپنے میل جول کی خواتین، اپنے غلام یا وہ زیر دست مرد جو کسی اور قسم کی غرض نہ رکھتے ہوں، اور وہ بچے جو خواتین کی پوشیدہ باتوں سے ابھی واقف نہ ہوئے ہوں۔ وہ اپنے پاؤں زمین پر مارتی نہ چلا کریں کہ اپنی جو زینت انہوں نے چھپا رکھی ہو، اس کا لوگوں کو علم ہو جائے۔ اے اہل ایمان! اللہ سے مل کر توبہ کرتے رہیے، امید ہے کہ آپ فلاح پا لیں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَسْتَأْنِسُوا	تم اجازت لے لو	تَكْتُمُونَ	تم چھپاتے ہو	الإِرْبَةِ	جنسی خواہش
تُسَلِّمُوا	تم سلام کر لو	يَغُضُّوا	وہ باحیا رکھیں	عَوْرَاتِ	چھپانے کی جگہیں، شرمگاہ
لَمْ تَجِدُوا	تم نہ پاؤ	يَحْفَظُوا	وہ حفاظت کریں	لا يَضْرِبْنَ	انہیں نہیں مارنا چاہیے
يُؤْذَنَ	اسے اجازت دی جائے	لا يُبْدِينَ	وہ ظاہر نہ کریں	يُخْفِينَ	وہ چھپائیں
أَزْكَى	زیادہ پاکیزہ	زِينَتَهُنَّ	اپنا بناؤ سنگھار	أَرْجُلِهِنَّ	ان کے پاؤں
مَسْكُونَةٍ	قابل رہائش	بُعُولَتِهِنَّ	ان کے خاوند	مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُنَّ	جو تمہارے ہاتھ کی ملکیت ہیں یعنی غلام خواتین
تُبْدُونَ	تم ظاہر کرتے ہو				

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

وَأَنكِحُوا الأَيَامَى مِنكُمْ وَالصَّالِحِينَ مِنْ عِبَادِكُمْ وَإِمَائِكُمْ إِنْ يَكُونُوا فُقَرَاءَ يُغْنِهِمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ وَاسِعٌ عَلِيمٌ. وَلْيَسْتَعْفِفْ الَّذِينَ لا يَجِدُونَ نِكَاحاً حَتَّى يُغْنِيَهُمْ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ وَالَّذِينَ يَبْتَغُونَ الْكِتَابَ مِمَّا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوهُمْ إِنْ عَلِمْتُمْ فِيهِمْ خَيْراً وَآتُوهُمْ مِنْ مَالِ اللَّهِ الَّذِي آتَاكُمْ وَلا تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ إِنْ أَرَدْنَ تَحَصُّناً لِتَبْتَغُوا عَرَضَ الْحَيَاةِ الدُّنْيَا وَمَنْ يُكْرِهُّنَّ فَإِنَّ اللَّهَ مِنْ بَعْدِ إِكْرَاهِهِنَّ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

وَلَقَدْ أَنزَلْنَا إِلَيْكُمْ آيَاتٍ مُبَيِّنَاتٍ وَمَثَلاً مِنْ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِلْمُتَّقِينَ. اللَّهُ نُورُ السَّمَوَاتِ وَالأَرْضِ مَثَلُ نُورِهِ كَمِشْكَاةٍ فِيهَا مِصْبَاحٌ الْمِصْبَاحُ فِي زُجَاجَةٍ الزُّجَاجَةُ كَأَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُوقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُبَارَكَةٍ زَيْتُونَةٍ لا شَرْقِيَّةٍ وَلا غَرْبِيَّةٍ يَكَادُ زَيْتُهَا يُضِيءُ وَلَوْ لَمْ تَمْسَسْهُ نَارٌ نُورٌ عَلَى نُورٍ يَهْدِي اللَّهُ لِنُورِهِ مَنْ يَشَاءُ وَيَضْرِبُ اللَّهُ الأَمْثَالَ لِلنَّاسِ وَاللَّهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيمٌ.

آپ میں سے جو لوگ اکیلے ہوں اور آپ کے لونڈی غلاموں میں سے جو صالح ہوں، ان کے نکاح کر دیا کریں۔ اگر وہ غریب بھی ہوں تو اللہ اپنے فضل سے انہیں غنی کر دے گا۔ اللہ بڑی وسعت والا اور علم والا ہے۔ اور جو نکاح کا موقع نہ پائیں، انہیں چاہیے کہ عفت مآبی اختیار کریں یہاں تک کہ اللہ انہیں اپنے فضل سے غنی کر دے۔ آپ کے غلاموں میں سے جو اپنی آزادی کو خریدنے (مکاتبت) کی درخواست کریں، ان سے لازماً مکاتبت کر لیجیے اگر آپ کو معلوم ہو کہ ان کے اندر بھلائی ہے اور ان کو اس میں سے دیجیے جو اللہ نے آپ کو دیا ہے۔ اپنی لونڈیوں کو اپنے دنیاوی فائدوں کی خاطر قحبہ گری پر مجبور نہ کیجیے جبکہ وہ خود پاکدامن رہنا چاہتی ہوں اور جو کوئی انہیں مجبور کرے تو اس جبر کے بعد اللہ ان کے لئے غفور و رحیم ہے۔ ہم نے صاف صاف ہدایت دینے والی آیات تمہیں بھیج دی ہیں، اور ان قوموں کی عبرتناک مثالیں بھی ہم آپ کے سامنے پیش کر چکے ہیں جو آپ سے پہلے ہو گزری ہیں، اور وہ نصیحتیں ہم نے کر دی ہیں جو ڈرنے والوں کے لئے ہوتی ہیں۔

اللہ آسمانوں اور زمین کا نور ہے۔ اس کے نور کی مثال ایسی ہے جیسے ایک طاق میں چراغ رکھا ہوا ہو، چراغ ایک فانوس میں ہو، فانوس موتی کی طرح چمکتے ہوئے تارے کی مانند ہو اور چراغ زیتون کے ایک ایسے مبارک درخت کے تیل سے روشن کیا جاتا ہو جو نہ شرقی ہو نہ غربی، جس کا تیل آپ ہی آپ بھڑکا پڑتا ہو چاہے آگ اس کو نہ لگے۔ (اس طرح) روشنی پر روشنی (بڑھنے کے تمام اسباب جمع ہو گئے ہوں)۔ اللہ اپنے نور کی طرف جسے چاہتا ہے، رہنمائی فرماتا ہے، وہ لوگوں کو مثالوں کے ذریعے بات سمجھاتا ہے، وہ ہر چیز سے خوب واقف ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ دور جاہلیت میں غلامی اپنی بدترین حالت میں موجود تھی۔ اس کی سب سے غلیظ شکل جنسی غلامی تھی۔ خوبصورت و نوجوان لڑکیوں کو غلام بنا کر انہیں عصمت فروشی پر لگا دیا جاتا تاکہ وہ اپنے آقاؤں کے لئے پیسہ کما سکیں۔ قرآن نے اس سے منع فرمایا اور انہیں اپنے آقا کی بیوی قرار دیا سوائے اس کے کہ اس کا آقا اس لونڈی کی مرضی سے اس کی کہیں شادی کر دے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَنكِحُوا	تم نکاح کرو	فَتَيَاتِكُمْ	تمہاری لونڈیاں	زُجَاجَةٍ	فانوس
الأَيَامَى	کنوارے	الْبِغَاءِ	سرکشی، بدکاری	كَوْكَبٌ	ستارہ
إِمَائِكُمْ	اپنی لونڈیوں	أَرَدْنَ	وہ ارادہ کریں	دُرِّيٌّ	چمک دار
فُقَرَاءَ	غریب لوگ	تَحَصُّناً	پاکدامنی بر قرار رکھنا	يُوقَدُ	اسے جلایا گیا
لْيَسْتَعْفِفْ	اسے پاکدامن رہنا چاہیے	عَرَضَ	منافع، رقم، سامان	زَيْتُونَةٍ	زیتون کا تیل
يَبْتَغُونَ	وہ تلاش کرتے ہیں	يُكْرِهُّنَّ	وہ انہیں مجبور کرتا ہے	زَيْتُهَا	اس کا تیل
الْكِتَابَ	قانونی کاغذ، مکاتبت	إِكْرَاه	مجبور کرنا	يُضِيءُ	یہ روشن کرتا ہے
كَاتِبُوا	ان سے آزادی کا معاہدہ لکھو	مِشْكَاة	شیشے کا کیس	تَمْسَسْ	یہ مس کرتا یعنی چھوتا ہے
لا تُكْرِهُوا	انہیں مجبور نہ کرو	مِصْبَاحٌ	چراغ		

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

فِي بُيُوت أَذِنَ اللَّهُ أَنْ تُرْفَعَ وَيُذْكَرَ فِيهَا اسْمُهُ يُسَبِّحُ لَهُ فِيهَا بِالْغُدُوِّ وَالآصَالِ. رِجَالٌ لا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلا بَيْعٌ عَنْ ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ يَخَافُونَ يَوْماً تَتَقَلَّبُ فِيهِ الْقُلُوبُ وَالأَبْصَارُ. لِيَجْزِيَهُمْ اللَّهُ أَحْسَنَ مَا عَمِلُوا وَيَزِيدَهُمْ مِنْ فَضْلِهِ وَاللَّهُ يَرْزُقُ مَنْ يَشَاءُ بِغَيْرِ حِسَابٍ.

وَالَّذِينَ كَفَرُوا أَعْمَالُهُمْ كَسَرَابٍ بِقِيعَةٍ يَحْسَبُهُ الظَّمْآنُ مَاءً حَتَّى إِذَا جَاءَهُ لَمْ يَجِدْهُ شَيْئاً وَوَجَدَ اللَّهَ عِنْدَهُ فَوَفَّاهُ حِسَابَهُ وَاللَّهُ سَرِيعُ الْحِسَابِ. أَوْ كَظُلُمَاتٍ فِي بَحْرٍ لُجِّيٍّ يَغْشَاهُ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ مَوْجٌ مِنْ فَوْقِهِ سَحَابٌ ظُلُمَاتٌ بَعْضُهَا فَوْقَ بَعْضٍ إِذَا أَخْرَجَ يَدَهُ لَمْ يَكَدْ يَرَاهَا وَمَنْ لَمْ يَجْعَلْ اللَّهُ لَهُ نُوراً فَمَا لَهُ مِنْ نُورٍ. (النور 24:19-40)

(اس کے نور کی طرف ہدایت پانے والے) ان گھروں میں پائے جاتے ہیں جنہیں بلند کرنے کا، اور جن میں اپنے نام کی یاد کا اللہ نے حکم دیا۔ ان میں ایسے لوگ صبح و شام اس کی تسبیح کرتے ہیں جنہیں تجارت اور خرید و فروخت اللہ کی یاد سے اور اقامت نماز اور ادائے زکوۃ سے غافل نہیں کر دیتی۔ وہ اس دن سے ڈرتے ہیں جس میں دل الٹنے اور آنکھیں پتھرا جانے کی نوبت آ جائے گی، (اور وہ یہ سب کچھ اس لئے کرتے ہیں) تاکہ اللہ ان کے بہترین اعمال کی جزا ان کو دے اور مزید اپنے فضل سے نوازے، اللہ جسے چاہتا ہے بے حساب دیتا ہے۔

(اس کے برعکس) جنہوں نے کفر کیا ان کے اعمال کی مثال ایسی ہے جیسے بے آب و گیاہ صحرا میں سراب کہ پیاسا اس کو پانی سمجھے ہوئے تھا، مگر جب وہاں پہنچا تو کچھ نہ پایا، بلکہ وہاں اس نے اللہ کو موجود پایا، جس نے اس کا پورا پورا حساب چکا دیا، اور اللہ کو حساب لیتے دیر نہیں لگتی۔ یا پھر اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک گہرے سمندر میں اندھیرا، کہ اوپر ایک موج چھائی ہوئی ہے، اس پر ایک اور موج، اور اس کے اوپر بادل۔ تاریکی پر تاریکی مسلط ہے، آدمی اپنا ہاتھ نکالے تو اسے بھی نہ دیکھنے پائے۔ جسے اللہ نور عطا نہ کرے، اس کے لئے پھر کوئی نور نہیں۔

آج کا اصول: اگر فعل ماضی کے ساتھ لفظ "لیت" لگا دیا جائے تو ماضی میں کسی خواہش یا حسرت کرنے کا معنی دیتا ہے جیسے فَهِمَ کا معنی ہے "اس نے سمجھا" جبکہ لَيتَ فَهِمَ کا معنی ہے "کاش وہ سمجھ جاتا۔"

چیلنج! اپنی ذخیرہ الفاظ میں سے دس ایسے افعال تلاش کیجیے جن میں کسی کام کرنے سے روکا گیا ہو۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ قرآن مجید نے مسلم معاشرے سے غلامی کو ختم کرنے کے لئے تدریجاً اقدامات کیے۔ ان آیات میں چند اقدامات بیان کیے گئے ہیں جیسے غلام مرد و خواتین کی شادی کرنا اور اگر وہ اپنی آزادی خریدنا چاہیں تو انہیں لازمی طور پر آزادی دے دینا۔ اس کے لئے ان سے ان کی قیمت آسان قسطوں میں وصول کی جا سکتی ہے اور معاشرے کا یہ فرض ہے کہ وہ قسطیں ادا کرنے میں ان کی مدد کرے۔ اسے مکاتبت کہا جاتا ہے۔ اس کی مزید تفصیل کے لئے دیکھیے کتاب "اسلام میں جسمانی و ذہنی غلامی کے انسداد کی تاریخ"۔ http://www.mubashirnazir.org/ER/Slavery/L0018-00-Slavery.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْغُدُوِّ	صبح کے وقت	حِسَابٍ	حساب و کتاب	لُجِّيٍّ	تاریک، بہت گہرا
الآصَالِ	شام کے وقت	سَرَابٍ	سراب، دھوکہ	يَغْشَا	یہ اس پر چھا جاتی ہے
تُلْهِيهِمْ	یہ انہیں غافل کرتی ہے	قِيعَةٍ	صحرا	مَوْجٌ	موج، لہر
تَتَقَلَّبُ	اسے موڑ دیا جائے گا	الظَّمْآنُ	پیاسا	سَحَابٌ	بادل
لِيَجْزِيَهُمْ	تاکہ وہ انہیں جزا دے	وَفَّا	وہ پورا دیتا ہے	لَمْ يَكَدْ	وہ نہیں دیکھتا

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

سُورَةُ الْحُجُرَاتِ	وہ سورت جس میں حجروں کا ذکر ہے

بسم اللهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تُقَدِّمُوا بَيْنَ يَدَيْ اللَّهِ وَرَسُولِهِ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ سَمِيعٌ عَلِيمٌ. يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَرْفَعُوا أَصْوَاتَكُمْ فَوْقَ صَوْتِ النَّبِيِّ وَلا تَجْهَرُوا لَهُ بِالْقَوْلِ كَجَهْرِ بَعْضِكُمْ لِبَعْضٍ أَنْ تَحْبَطَ أَعْمَالُكُمْ وَأَنْتُمْ لا تَشْعُرُونَ. إِنَّ الَّذِينَ يَغُضُّونَ أَصْوَاتَهُمْ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ أُولَئِكَ الَّذِينَ امْتَحَنَ اللَّهُ قُلُوبَهُمْ لِلتَّقْوَى لَهُمْ مَغْفِرَةٌ وَأَجْرٌ عَظِيمٌ. إِنَّ الَّذِينَ يُنَادُونَكَ مِنْ وَرَاءِ الْحُجُرَاتِ أَكْثَرُهُمْ لا يَعْقِلُونَ. وَلَوْ أَنَّهُمْ صَبَرُوا حَتَّى تَخْرُجَ إِلَيْهِمْ لَكَانَ خَيْراً لَهُمْ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَحِيمٌ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا إِنْ جَاءَكُمْ فَاسِقٌ بِنَبَإٍ فَتَبَيَّنُوا أَنْ تُصِيبُوا قَوْماً بِجَهَالَةٍ فَتُصْبِحُوا عَلَى مَا فَعَلْتُمْ نَادِمِينَ. وَاعْلَمُوا أَنَّ فِيكُمْ رَسُولَ اللَّهِ لَوْ يُطِيعُكُمْ فِي كَثِيرٍ مِنْ الأَمْرِ لَعَنِتُّمْ وَلَكِنَّ اللَّهَ حَبَّبَ إِلَيْكُمْ الإِيمَانَ وَزَيَّنَهُ فِي قُلُوبِكُمْ وَكَرَّهَ إِلَيْكُمْ الْكُفْرَ وَالْفُسُوقَ وَالْعِصْيَانَ أُوْلَئِكَ هُمْ الرَّاشِدُونَ. فَضْلاً مِنْ اللَّهِ وَنِعْمَةً وَاللَّهُ عَلِيمٌ حَكِيمٌ.

اے اہل ایمان! اللہ اور اس کے رسول کے آگے پیش قدمی نہ کرو اور اللہ سے ڈرو، اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔ اے اہل ایمان! اپنی آواز کو نبی کی آواز سے بلند نہ کرو، اور نہ نبی کے ساتھ اونچی آواز سے بات کیا کرو جس طرح تم آپس میں ایک دوسرے سے کرتے ہو۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ تمہارا کیا کرایا سب غارت ہو جائے اور تمہیں خبر بھی نہ ہو۔ جو لوگ اللہ کے رسول کے حضور بات کرتے ہوئے اپنی آواز پست رکھتے ہیں اور وہ در حقیقت وہی لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ نے تقوی کے لیے جانچ لیا ہے، ان کے لئے مغفرت ہے اور اجر عظیم۔

اے نبی! جو لوگ آپ کو حجروں کے باہر سے پکارتے ہیں، ان میں اسے اکثر بے عقل ہیں۔ اگر وہ آپ کے باہر آنے تک صبر کرتے تو انہی کے لئے بہتر تھا، اللہ درگزر کرنے والا اور رحیم ہے۔

اے اہل ایمان! اگر کوئی فاسق تمہارے پاس کوئی خبر لے کر آئے تو تحقیق کر لیا کرو، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کسی گروہ کو نادانستہ نقصان پہنچا بیٹھو اور پھر اپنے کیے پر پشیمان ہو۔ خوب جان رکھو کہ تمہارے درمیان اللہ کے رسول موجود ہیں۔ اگر وہ بہت سے معاملات میں تمہاری بات مان لیا کریں تو تم خود ہی مشکلات میں مبتلا ہو جاؤ۔ مگر اللہ نے تم کو ایمان کی محبت دی اور اس کو تمہارے لیے دل پسند بنا دیا، اور کفر و فسق اور نافرمانی سے تم کو متنفر کر دیا۔ ایسے ہی لوگ اللہ کے فضل و احسان سے راست رو ہیں اور اللہ علیم و حکیم ہیں۔

آج کا اصول: چونکہ عربی میں کسی جماعت یا گروہ کو مونث سمجھا جاتا ہے، اس وجہ سے گروہ کے لئے عموماً واحد مونث کا صیغہ استعمال ہوتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْحُجُرَاتِ	حجرے، چھوٹے کمرے	يُنَادُونَ	وہ آواز لگاتے ہیں	تُصْبِحُوا	تم ہو جاؤ
لا تُقَدِّمُوا	آگے نہ بڑھو	وَرَاءِ	پیچھے	نَادِمِينَ	نادم، شرمندہ
لا تَرْفَعُوا	بلند نہ کرو	فَاسِقٌ	فاسق، گناہ گار	عَنِتُّمْ	تمہاری مشکل
تَحْبَطَ	یہ ضائع ہو جائے گا	نَبَإٍ	خبر	حَبَّبَ	اس نے محبت پیدا کی
يَغُضُّونَ	وہ پست کرتے ہیں	تَبَيَّنُوا	تفتیش کرو	زَيَّنَ	اس نے مزین کیا
امْتَحَنَ	اس نے امتحان لیا	تُصِيبُوا	تم نقصان پہنچا دو	كَرَّهَ	اس نے نفرت پیدا کی

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا فَإِنْ بَغَتْ إِحْدَاهُمَا عَلَى الأُخْرَى فَقَاتِلُوا الَّتِي تَبْغِي حَتَّى تَفِيءَ إِلَى أَمْرِ اللَّهِ فَإِنْ فَاءَتْ فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا بِالْعَدْلِ وَأَقْسِطُوا إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ. إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِنْ قَوْمٍ عَسَى أَنْ يَكُونُوا خَيْراً مِنْهُمْ وَلا نِسَاءٌ مِنْ نِسَاءٍ عَسَى أَنْ يَكُنَّ خَيْراً مِنْهُنَّ وَلا تَلْمِزُوا أَنفُسَكُمْ وَلا تَنَابَزُوا بِالأَلْقَابِ بِئْسَ الاِسْمُ الْفُسُوقُ بَعْدَ الإِيمَانِ وَمَنْ لَمْ يَتُبْ فَأُوْلَئِكَ هُمْ الظَّالِمُونَ.

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اجْتَنِبُوا كَثِيراً مِنْ الظَّنِّ إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَلا تَجَسَّسُوا وَلا يَغْتَبْ بَعْضُكُمْ بَعْضاً، أَيُحِبُّ أَحَدُكُمْ أَنْ يَأْكُلَ لَحْمَ أَخِيهِ مَيْتاً فَكَرِهْتُمُوهُ وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ تَوَّابٌ رَحِيمٌ.

يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّا خَلَقْنَاكُمْ مِنْ ذَكَرٍ وَأُنثَى وَجَعَلْنَاكُمْ شُعُوباً وَقَبَائِلَ لِتَعَارَفُوا إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ إِنَّ اللَّهَ عَلِيمٌ خَبِيرٌ. (الحجرات **49:1-13**)

اور اگر اہل ایمان میں سے دو گروہ آپس میں لڑ پڑیں تو ان کے درمیان صلح کراؤ۔ پھر اگر ان میں سے ایک گروہ دوسرے گروہ سے زیادتی کرے تو زیادتی کرنے والے سے لڑو یہاں تک کہ وہ اللہ کے حکم کی طرف پلٹ آئے۔ پھر اگر وہ پلٹ آئے تو ان کے درمیان عدل سے صلح کرادو اور انصاف کرو کہ اللہ انصاف کرنے والوں کو پسند کرتا ہے۔ مومن تو ایک دوسرے کے بھائی ہیں، لہذا اپنے بھائیوں کے درمیان تعلقات کو درست کرو اور اللہ سے ڈرو، امید ہے کہ تم پر رحم کیا جائے گا۔

اے اہل ایمان! نہ تو مرد دوسرے مردوں کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں اور نہ ہی خواتین دوسری خواتین کا مذاق اڑائیں، ہو سکتا ہے کہ وہ ان سے بہتر ہوں۔ آپس میں ایک دوسرے پر طعنے بازی نہ کرو اور نہ ہی ایک دوسرے کو برے القاب سے یاد کرو۔ ایمان لانے کے بعد فسق میں نام پیدا کرنا بہت بری بات ہے۔ جو لوگ اس روش سے باز نہ آئیں وہی ظالم ہیں۔

اے اہل ایمان! بہت گمان کرنے سے پرہیز کرو کہ بعض گمان گناہ ہوتے ہیں۔ تجسس نہ کیا کرو۔ اور تم میں سے کوئی کی غیبت بھی نہ کرے۔ کیا تمہارے اندر کوئی ایسا ہے جو اپنے مرے ہوئے بھائی کا گوشت کھانا پسند کرے گا؟ دیکھو، تم خود اس سے گھن کھاتے ہو۔ اللہ سے ڈرو، اللہ بڑا توبہ قبول کرنے والا اور رحیم ہے۔

لوگو! ہم نے تمھیں ایک مرد اور ایک خاتون سے پیدا کیا اور پھر تمہاری قومیں اور قبیلے بنا دیے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچانو۔ درحقیقت اللہ کے نزدیک تم میں سب سے زیادہ عزت والا وہ ہے جو تمہارے اندر سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ یقیناً اللہ سب کچھ جاننے والا اور باخبر ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
طَائِفَتَانِ	دو گروہ	أَقْسِطُوا	انصاف کرو!	اجْتَنِبُوا	اجتناب کرو، بچو
اقْتَتَلُوا	وہ لڑ پڑیں	الْمُقْسِطِينَ	انصاف کرنے والے	الظَّنِّ	برا ظن، بدگمانی
أَصْلِحُوا	تم صلح کروادو	لا يَسْخَرْ	اسے مذاق نہ اڑانا چاہیے	إِثْمٌ	گناہ
بَغَتْ	اس نے سرکشی کی	عَسَى	ممکن ہے کہ	لا تَجَسَّسُوا	تجسس نہ کرو
الأُخْرَى	دوسری	لا تَلْمِزُوا	عیب جوئی مت کرو	لا يَغْتَبْ	اسے غیبت نہ کرنی چاہیے
قَاتِلُوا	تم سب لڑو	لا تَنَابَزُوا	برے نام نہ رکھو	كَرِهْتُمُوهُ	تم اس سے نفرت کروگے
تَبْغِي	انہوں نے بغاوت کی	الأَلْقَابِ	برے نام	شُعُوباً	قومیں، گروہ
تَفِيءَ	وہ واپس آئیں	لَمْ يَتُبْ	اس نے توبہ نہ کی	لِتَعَارَفُوا	تا کہ تم باہم تعارف کرو

وہ سورت جس میں لوہے کا ذکر ہے	سُورَةُ الْحَدِيدِ

أَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِينَ آمَنُوا أَنْ تَخْشَعَ قُلُوبُهُمْ لِذِكْرِ اللَّهِ وَمَا نَزَلَ مِنْ الْحَقِّ وَلا يَكُونُوا كَالَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلُ فَطَالَ عَلَيْهِمْ الأَمَدُ فَقَسَتْ قُلُوبُهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ. اعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ يُحْيِي الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا قَدْ بَيَّنَّا لَكُمْ الآيَاتِ لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ. إِنَّ الْمُصَّدِّقِينَ وَالْمُصَّدِّقَاتِ وَأَقْرَضُوا اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً يُضَاعَفُ لَهُمْ وَلَهُمْ أَجْرٌ كَرِيمٌ. وَالَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ أُوْلَئِكَ هُمْ الصِّدِّيقُونَ وَالشُّهَدَاءُ عِنْدَ رَبِّهِمْ لَهُمْ أَجْرُهُمْ وَنُورُهُمْ وَالَّذِينَ كَفَرُوا وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا أُوْلَئِكَ أَصْحَابُ الْجَحِيمِ.

اعْلَمُوا أَنَّمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا لَعِبٌ وَلَهْوٌ وَزِينَةٌ وَتَفَاخُرٌ بَيْنَكُمْ وَتَكَاثُرٌ فِي الأَمْوَالِ وَالأَوْلادِ كَمَثَلِ غَيْثٍ أَعْجَبَ الْكُفَّارَ نَبَاتُهُ ثُمَّ يَهِيجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرّاً ثُمَّ يَكُونُ حُطَاماً، وَفِي الآخِرَةِ عَذَابٌ شَدِيدٌ وَمَغْفِرَةٌ مِنْ اللَّهِ وَرِضْوَانٌ وَمَا الْحَيَاةُ الدُّنْيَا إِلاَّ مَتَاعُ الْغُرُورِ. سَابِقُوا إِلَى مَغْفِرَةٍ مِنْ رَبِّكُمْ وَجَنَّةٍ عَرْضُهَا كَعَرْضِ السَّمَاءِ وَالأَرْضِ أُعِدَّتْ لِلَّذِينَ آمَنُوا بِاللَّهِ وَرُسُلِهِ ذَلِكَ فَضْلُ اللَّهِ يُؤْتِيهِ مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ.

کیا اہل ایمان کے لئے ابھی وہ وقت نہیں آیا کہ ان کے دل اللہ کے ذکر سے پگھل جائیں اور اس کے نازل کردہ حق کے آگے جھکیں اور وہ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہیں پہلے کتاب دی گئی تھی، پھر ایک لمبی مدت ان پر گزر گئی تو ان کے دل سخت ہو گئے اور آج ان میں سے اکثر فاسق بنے ہوئے ہیں؟ خوب جان لو کہ اللہ زمین کو اس کی موت کے بعد زندگی بخشتا ہے، ہم نے نشانیاں تم کو صاف صاف دکھادی ہیں، شاید کہ تم عقل سے کام لو۔ مردوں اور خواتین میں سے جو لوگ صدقات دینے والے ہیں اور جنہوں نے اللہ کو قرض حسن دیا ہے، ان کو یقیناً کئی گنا بڑھا کر دیا جائے گا اور ان کے لئے بہترین اجر ہے۔ اور جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہیں، وہی اپنے رب کے نزدیک صدیق اور شہید ہیں، ان کے لئے ان کا اجر اور ان کا نور ہے۔ اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور ہماری آیات کو جھٹلایا ہے وہ دوزخی ہیں۔

خوب جان لو کہ یہ دنیا کی زندگی اس کے سوا کچھ نہیں کہ محض ایک کھیل، دل لگی اور ظاہری ٹیپ ٹاپ اور تمہارا آپس میں ایک دوسرے میں فخر جتلانا اور مال و اولاد میں ایک دوسرے سے بڑھ جانے کی کوشش کرنا ہے۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسے ایک بارش ہو گئی تو اس سے پیدا ہونے والی نباتات کو دیکھ کر کاشت کار خوش ہو گئے۔ پھر وہی کھیتی پک جاتی ہے اور تم دیکھتے ہو کہ وہ زرد ہو گئی۔ پھر وہ بھس بن کر رہ جاتی ہے۔ اس کے برعکس آخرت وہ جگہ ہے جہاں سخت عذاب ہے اور اللہ کی مغفرت اور اس کی خوشنودی ہے۔ دنیا کی زندگی ایک دھوکے کے سوا کچھ نہیں۔ دوڑو اور ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کرو اپنے رب کی مغفرت اور اس جنت کی طرف جس کی وسعت آسمان و زمین جیسی ہے، جو مہیا کی گئی ہے ان لوگوں کے لئے جو اللہ اور اس کے رسولوں پر ایمان لائے ہوں۔ یہ اللہ کا فضل ہے، جسے چاہتا ہے عطا فرماتا ہے، اور اللہ بڑے فضل والا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْحَدِيدِ	لوہا، اسٹیل	أَقْرَضُوا	قرض دو	أَعْجَبَ	اس نے خوش کر دیا
طَالَ	وہ طویل ہو گیا	يُضَاعَفُ	اسے کئی گنا کیا جائے گا	يَهِيجُ	یہ ہو گیا
الأَمَدُ	مدت	الْجَحِيمِ	جہنم	مُصْفَرّاً	پیلا
قَسَتْ	وہ سخت ہو گئے	لَعِبٌ	کھیل	حُطَاماً	ٹوٹا پھوٹا
بَيَّنَّا	ہم نے واضح کر دیا	لَهْوٌ	فضول کام	الْغُرُورِ	دھوکہ
الْمُصَّدِّقِينَ	صدقہ کرنے والے	تَفَاخُرٌ	ایک دوسرے پر فخر کرنا	سَابِقُوا	تم سب دوڑو!
		غَيْثٍ	سبزہ، فصل	أُعِدَّتْ	اسے تیار کیا گیا

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی ومعاشرتی ہدایات

مَا أَصَابَ مِنْ مُصِيبَةٍ فِي الأَرْضِ وَلا فِي أَنْفُسِكُمْ إِلاَّ فِي كِتَابٍ مِنْ قَبْلِ أَنْ نَبْرَأَهَا إِنَّ ذَلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ. لِكَيْلا تَأْسَوْا عَلَى مَا فَاتَكُمْ وَلا تَفْرَحُوا بِمَا آتَاكُمْ وَاللَّهُ لا يُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُورٍ. الَّذِينَ يَبْخَلُونَ وَيَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبُخْلِ وَمَنْ يَتَوَلَّ فَإِنَّ اللَّهَ هُوَ الْغَنِيُّ الْحَمِيدُ.

لَقَدْ أَرْسَلْنَا رُسُلَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَأَنْزَلْنَا مَعَهُمْ الْكِتَابَ وَالْمِيزَانَ لِيَقُومَ النَّاسُ بِالْقِسْطِ وَأَنْزَلْنَا الْحَدِيدَ فِيهِ بَأْسٌ شَدِيدٌ وَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ وَلِيَعْلَمَ اللَّهُ مَنْ يَنْصُرُهُ وَرُسُلَهُ بِالْغَيْبِ إِنَّ اللَّهَ قَوِيٌّ عَزِيزٌ.

وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا نُوحاً وَإِبْرَاهِيمَ وَجَعَلْنَا فِي ذُرِّيَّتِهِمَا النُّبُوَّةَ وَالْكِتَابَ فَمِنْهُمْ مُهْتَدٍ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ. ثُمَّ قَفَّيْنَا عَلَى آثَارِهِمْ بِرُسُلِنَا وَقَفَّيْنَا بِعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ وَآتَيْنَاهُ الإِنْجِيلَ وَجَعَلْنَا فِي قُلُوبِ الَّذِينَ اتَّبَعُوهُ رَأْفَةً وَرَحْمَةً، وَرَهْبَانِيَّةً ابْتَدَعُوهَامَا كَتَبْنَاهَا عَلَيْهِمْ إِلاَّ ابْتِغَاءَ رِضْوَانِ اللَّهِ فَمَا رَعَوْهَا حَقَّ رِعَايَتِهَا فَآتَيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا مِنْهُمْ أَجْرَهُمْ وَكَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ. (الْحديد 57:16-27)

کوئی مصیبت ایسی نہیں ہے جو زمین میں یا تمہارے اپنے نفس پر نازل ہوتی ہو اور ہم نے اس کو پیدا کرنے سے پہلے ایک کتاب میں لکھ نہ رکھا ہو۔ ایسا کرنا اللہ کے لئے بہت آسان کام ہے۔ (یہ سب کچھ اس لیے ہے) تاکہ جو کچھ بھی نقصان تمہیں ہو اس پر تم دل شکستہ نہ ہو اور جو کچھ اللہ تمہیں عطا فرمائے اس پر پھول نہ جاوٴ۔ اللہ ایسے لوگوں کو پسند نہیں کرتا جو اپنے آپ کو بڑی چیز سمجھتے ہیں اور فخر جتاتے ہیں، جو خود بخل کرتے ہیں اور دوسروں کو بخل کرنے پر اکساتے ہیں۔ اب اگر کوئی روگردانی کرتا ہے تو اللہ بے نیاز اور ستودہ صفات ہے۔

ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں، اور لوہا اتارا جس میں بڑی طاقت ہے اور لوگوں کے لئے منافع ہیں۔ یہ اس لیے کیا گیا ہے کہ اللہ امتحان لے لے کہ کون اس کو دیکھے بغیر اس کی اور اس کے رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ یقیناً اللہ بڑی قوت والا اور زبردست ہے۔

ہم نے نوح اور ابراہیم کو بھیجا اور ان دونوں کی نسل میں نبوت اور کتاب رکھ دی۔ پھر ان کی اولاد میں سے کسی نے ہدایت اختیار کی اور بہت سے فاسق ہوگئے۔ ان کے بعد ہم نے پے در پے اپنے رسول بھیجے، اور ان سب کے بعد عیسیٰ ابن مریم کو مبعوث کیا اور انہیں انجیل عطا کی، اور جن لوگوں نے ان کی پیروی اختیار کی، ان کے دلوں میں ہم نے ترس اور رحم ڈال دیا۔ اور رہی رہبانیت، تو انہوں نے اسے خود ایجاد کر لیا تھا، ہم نے اسے ان پر فرض نہیں کیا تھا، مگر اللہ کی خوشنودی کی طلب میں انہوں نے آپ ہی یہ بدعت نکال لی اور پھر ان کی پابندی کرنے کا بھی جو حق تھا، اسے ادا نہ کیا۔ ان میں سے جو لوگ ایمان لائے ہوئے تھے، ان کا اجر ہم نے ان کو عطا کیا، مگر ان میں سے اکثر لوگ فاسق ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَنْ نَبْرَأَهَا	ہم اسے وجود میں لائے	يَتَوَلَّ	وہ توجہ نہیں دیتا	قَفَّيْنَا	ہم نے پے در پے بھیجا
يَسِيرٌ	آسان	الْبَيِّنَاتِ	روشن دلائل	آثَارِهِمْ	ان کے نقش قدم
لِكَيْلا	تاکہ وہ نہ ہو جائے	الْمِيزَانَ	میزان، ترازو	رَأْفَةً	نرمی
تَأْسَوْا	تم مایوس ہو جاوٴ	بَأْسٌ	سختی	رَهْبَانِيَّةً	ترک دنیا
فَاتَ	وہ نقصان ہو گیا	شَدِيدٌ	سخت، شدید	ابْتَدَعُوا	انہوں نے ایجاد کر لیا
لا تَفْرَحُوا	تم نہ خوش ہو جاوٴ	قَوِيٌّ	طاقتور	كَتَبْنَا	ہم نے فرض نہ کیا
مُخْتَالٍ	متکبر، سرکش	ذُرِّيَّة	اولاد	رِضْوَانِ	رضا، خوشی
فَخُورٍ	شیخی باز	مُهْتَدٍ	سیدھی راہ پر چلنے والا	رَعَوْهَا	انہوں نے اس کی رعایت کی
يَبْخَلُونَ	وہ بخل کرتے ہیں			رِعَايَتِهَا	اس کی رعایت

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

سُورَۃُ الْحَشر	وہ سورت جس میں حشر کا ذکر ہے

وَمَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْهُمْ فَمَا أَوْ جَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلا رِكَابٍ وَلَكِنَّ اللَّهَ يُسَلِّطُ رُسُلَهُ عَلَى مَنْ يَشَاءُ وَاللَّهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ. مَا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَى رَسُولِهِ مِنْ أَهْلِ الْقُرَى فَلِلَّهِ وَلِلرَّسُولِ وَلِذِي الْقُرْبَى وَالْيَتَامَى وَالْمَسَاكِينِ وَابْنِ السَّبِيلِ كَيْ لا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ وَمَا آتَاكُمُ الرَّسُولُ فَخُذُوهُ وَمَا نَهَاكُمْ عَنْهُ فَانْتَهُوا وَاتَّقُوا اللَّهَ إِنَّ اللَّهَ شَدِيدُ الْعِقَابِ.

لِلْفُقَرَاءِ الْمُهَاجِرِينَ الَّذِينَ أُخْرِجُوا مِنْ دِيَارِهِمْ وَأَمْوَالِهِمْ يَبْتَغُونَ فَضْلاً مِنَ اللَّهِ وَرِضْوَاناً وَيَنْصُرُونَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ أُولَئِكَ هُمُ الصَّادِقُونَ. وَالَّذِينَ تَبَوَّءُوا الدَّارَ وَالإِيمَانَ مِنْ قَبْلِهِمْ يُحِبُّونَ مَنْ هَاجَرَ إِلَيْهِمْ وَلا يَجِدُونَ فِي صُدُورِهِمْ حَاجَةً مِمَّا أُوتُوا وَيُؤْثِرُونَ عَلَى أَنْفُسِهِمْ وَلَوْ كَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ فَأُولَئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ. وَالَّذِينَ جَاءُوا مِنْ بَعْدِهِمْ يَقُولُونَ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا وَلإِخْوَانِنَا الَّذِينَ سَبَقُونَا بِالإِيمَانِ وَلا تَجْعَلْ فِي قُلُوبِنَا غِلاًّ لِلَّذِينَ آمَنُوا رَبَّنَا إِنَّكَ رَءُوفٌ رَحِيمٌ.
(الْحشر 59:6-10)

جو مال اللہ نے ان کے قبضے سے نکال کر اپنے رسول کی طرف پلٹا دیے، وہ ایسے مال نہیں ہیں جن پر تم نے اپنے گھوڑے اور اونٹ دوڑائے ہوں، بلکہ اللہ اپنے رسولوں کو جس پر چاہتا ہے، تسلط عطا فرما دیتا ہے، اور اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔ جو کچھ بھی اللہ ان بستیوں کے لوگوں سے اپنے رسول کی طرف پلٹا دے، وہ اللہ، رسول، رشتہ داروں، یتیموں، مسکینوں اور مسافروں کے لئے ہے تاکہ وہ تمہارے مالداروں ہی کے درمیان گردش نہ کرتا رہ جائے۔ جو کچھ رسول تمہیں دیں تو تم لے لو اور جس چیز سے وہ تمہیں روک دیں، اس سے رک جاؤ۔ اللہ سے ڈرتے رہو، اللہ سخت سزا دینے والا ہے۔

(نیز وہ مال) ان غریب مہاجرین کے لئے ہے جو اپنے گھروں اور جائیدادوں سے نکال باہر کیے گئے ہیں۔ یہ لوگ اللہ کا فضل اور اس کی خوشنودی چاہتے ہیں اور اللہ اور اس کے رسول کی حمایت پر تیار رہتے ہیں۔ یہی راستباز لوگ ہیں۔ (اور وہ ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو ان مہاجرین کی آمد سے پہلے ہی ایمان لا کر دار الہجرت میں مقیم تھے۔ یہ ان لوگوں سے محبت کرتے ہیں جو ہجرت کر کے ان کے پاس آئے ہیں اور جو کچھ بھی ان کو دے دیا جائے، اس کی کوئی حاجت تک یہ اپنے دلوں میں محسوس نہیں کرتے اور اپنی ذات پر دوسروں کو ترجیح دیتے ہیں خواہ اپنی جگہ خود ضرورت مند ہوں۔ حقیقت یہ ہے کہ جو لوگ اپنے دل کی تنگی سے بچا لیے گئے، وہی فلاح پانے والے ہیں۔ (اور یہ ان لوگوں کے لئے بھی ہے) جو ان اگلوں کے بعد آئے ہیں، جو کہتے ہیں کہ "اے ہمارے رب! ہمیں اور ہمارے ان سب بھائیوں کو بخش دے جو ہم سے پہلے ایمان لا چکے ہیں اور ہمارے دلوں میں اہل ایمان کے لئے کوئی بغض نہ رکھ، اے ہمارے رب، تو بڑا مہربان اور رحیم ہے۔

آج کا اصول: اگر فعل مضارع کے ساتھ لفظ "لعل" لگا دیا جائے تو یہ مستقبل میں امید کرنے کا معنی دیتا ہے جیسے یَفْھَمُ کا معنی ہے "وہ سمجھے گا" جبکہ لَعَلَّ یَفْھَمُ کا معنی ہے "مجھے امید ہے کہ وہ سمجھ جائے گا۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْحَشر	اکٹھا کرنا	الْقُرَى	بستیاں، آبادیاں	يُؤْثِرُونَ	وہ ایثار کرتے ہیں
أَفَاءَ	اس نے دیا	دُولَةً	گردش کرنا	خَصَاصَةٌ	غربت
جَفْتُمْ	تم فوجی مہم پر گئے	الْعِقَاب	سزا	يُوقَ	اسے بچایا جاتا ہے
خَيْلٍ	گھوڑا	تَبَوَّءُوا	انہوں نے بنایا	شُحَّ	لالچ
رِكَاب	سواری کے جانور (اونٹ)	الدَّارَ	گھر	سَبَقُونَا	انہوں نے ہم پر سبقت کی
يُسَلِّطُ	وہ مسلط کرتا ہے	هَاجَرَ	اس نے ہجرت کی	غِلاًّ	بغض، حسد

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

سُورَةُ الطَّلاق	وہ سورت جس میں طلاق کا ذکر ہے

بسم الله الرحمن الرحيم

يا أيها النَّبيُّ إذَا طَلَّقْتُمْ النِّسَاءَ فَطَلِّقُوهُنَّ لعدَّتِهِنَّ وَأَحْصُوا الْعدَّةَ وَاتَّقُوا اللَّهَ رَبَّكُمْ لا تُخْرجُوهُنَّ منْ بُيُوتهِنَّ وَلا يَخْرُجْنَ إلاَّ أَنْ يَأْتينَ بفَاحشَةٍ مُبَيِّنَةٍ وَتلْكَ حُدُودُ اللَّه وَمَنْ يَتَعَدَّ حُدُودَ اللَّه فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهُ لا تَدْري لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدثُ بَعْدَ ذَلكَ أَمْراً. فَإِذَا بَلَغْنَ أَجَلَهُنَّ فَأَمْسكُوهُنَّ بمَعْرُوفٍ أَوْ فَارقُوهُنَّ بمَعْرُوفٍ وَأَشْهدُوا ذَوَى عَدْلٍ منْكُمْ وَأَقيمُوا الشَّهَادَةَ للَّه.

ذَلكُمْ يُوعَظُ به مَنْ كَانَ يُؤْمنُ باللَّه وَالْيَوْمِ الآخرِ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً. وَيَرْزُقْهُ منْ حَيْثُ لا يَحْتَسبُ وَمَنْ يَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّه فَهُوَ حَسْبُهُ إنَّ اللَّهَ بَالغُ أَمْره قَدْ جَعَلَ اللَّهُ لكُلِّ شَيْءٍ قَدْراً.

وَاللاَّئي يَئسْنَ منْ الْمَحيضِ منْ نسَائكُمْ إنْ ارْتَبْتُمْ فَعدَّتُهُنَّ ثَلاثَةُ أَشْهُرٍ وَاللاَّئي لَمْ يَحضْنَ وَأُوْلاتُ الأَحْمَالِ أَجَلُهُنَّ أَنْ يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ منْ أَمْره يُسْراً. ذَلكَ أَمْرُ اللَّه أَنزَلَهُ إلَيْكُمْ وَمَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يُكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّئَاته وَيُعْظمْ لَهُ أَجْراً.

اے نبی! جب آپ لوگ خواتین کو طلاق دیں تو انہیں ان کی عدت کے لئے طلاق دیا کیجیے۔ اور عدت کے زمانے کا ٹھیک ٹھیک شمار کیجیے اور اللہ سے ڈرتے رہیے جو آپ کا رب ہے۔ (زمانہ عدت میں) نہ تو انہیں ان کے گھروں سے نکالیے اور نہ وہ خود نکلیں سوائے اس کے کہ وہ کسی صریح فحاشی کی مرتکب ہوں۔ یہ اللہ کی مقرر کردہ حدیں ہیں اور جو کوئی اللہ کی حدود سے تجاوز کرے گا، وہ اپنے اوپر خود ظلم کرے گا۔ آپ لوگ نہیں جانتے، شاید اس کے بعد اللہ (موافقت کی) کوئی صورت پیدا کر دے۔ پھر جب وہ اپنی (عدت کی) مدت کے خاتمہ پر پہنچیں تو یا انہیں احسن انداز میں (اپنے نکاح میں) باقی رکھیے، یا شریفانہ طریقے سے ان سے جدا ہو جائیے۔ اور دو ایسے افراد کو گواہ بنا لیجیے جو آپ میں سے اچھے کردار کے ہوں۔ اور (اے گواہ بننے والو) آپ لوگ بھی گواہی کو ٹھیک ٹھیک اللہ کے لئے ادا کیجیے۔

یہ باتیں ہیں جن کی آپ لوگوں کو نصیحت کی جاتی ہے، ہر اس شخص کو جو اللہ اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو۔ جو کوئی اللہ سے ڈرتے ہوئے کام کرے گا، اللہ اس کے لئے مشکلات سے نکلنے کا کوئی راستہ پیدا کر دے گا اور اسے ایسے راستے سے رزق دے گا جدھر اس کا گمان بھی نہ جاتا ہو گا۔ جو اللہ پر بھروسہ کرے، وہ اس کے لئے کافی ہے۔ اللہ اپنا کام پورا کر کے رہتا ہے۔ اللہ نے ہر چیز کے لئے ایک منصوبہ مقرر کر رکھا ہے۔

اور تمہاری خواتین میں سے جو ماہواری سے مایوس ہو چکی ہوں، ان کے معاملہ میں اگر آپ لوگوں کو کوئی شک لاحق ہے تو (جان لیجیے کہ) ان کی عدت تین مہینے ہے۔ اور یہی حکم ان کا ہے جن کی ماہواری (بلوغت کی عمر تک پہنچنے کے باوجود) ابھی شروع ہی نہ ہوئی ہو۔ اور حاملہ خواتین کی عدت یہ ہے کہ ان کا وضع حمل ہو جائے۔ جو شخص اللہ سے ڈرے، اس کے معاملہ میں وہ سہولت پیدا کر دیتا ہے۔ یہ اللہ کا حکم ہے جو اس نے آپ کی جانب نازل کیا ہے۔ جو اللہ سے ڈرے گا، اللہ اس کے گناہوں کو اس سے دور کر دے گا اور اس کو بڑا اجر دے گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الطَّلاق	طلاق	يُحْدِثُ	وہ نیا معاملہ کرتا ہے	يَئِسْنَ	وہ مایوس ہو جائیں
طَلِّقُوهُنَّ	انہوں نے انہیں طلاق دی	أَمْسِكُوا	انہیں روکو	ارْتَبْتُمْ	تمہیں شک ہو
عِدَّةَ	عدت کی مدت	فَارِقُوا	انہیں علیحدہ کرو	يَحِضْنَ	ان کی ماہواری ہو جائے
أَحْصُوا	شمار کرو!	يُوعَظُ	اسے نصیحت کی جاتی ہے	الأَحْمَالِ	حمل کی جمع
يَتَعَدَّ	اس نے حد پھلانگی	يَحْتَسِبُ	وہ خیال کرتا ہے	يُكَفِّرْ	وہ مٹا دے گا
لا تَدْرِي	تم نہیں جانتے	اللاَّئِي	وہ سب خواتین جو	يُعْظِمْ	وہ بڑا کرے گا

سبق 6B: قرآن مجید کی معاشی و معاشرتی ہدایات

أَسْكِنُوهُنَّ مِنْ حَيْثُ سَكَنتُم مِنْ وُجْدِكُمْ وَلا تُضَارُّوهُنَّ لِتُضَيِّقُوا عَلَيْهِنَّ وَإِنْ كُنَّ أُولاتِ حَمْلٍ فَأَنْفِقُوا عَلَيْهِنَّ حَتَّى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ فَإِنْ أَرْضَعْنَ لَكُمْ فَآتُوهُنَّ أُجُورَهُنَّ وَأْتَمِرُوا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوفٍ وَإِنْ تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهُ أُخْرَى. لِيُنفِقْ ذُو سَعَةٍ مِنْ سَعَتِهِ وَمَنْ قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهُ فَلْيُنفِقْ مِمَّا آتَاهُ اللَّهُ لا يُكَلِّفُ اللَّهُ نَفْساً إِلاَّ مَا آتَاهَا سَيَجْعَلُ اللَّهُ بَعْدَ عُسْرٍ يُسْراً.

وَكَأَيِّنْ مِنْ قَرْيَةٍ عَتَتْ عَنْ أَمْرِ رَبِّهَا وَرُسُلِهِ فَحَاسَبْنَاهَا حِسَاباً شَدِيداً وَعَذَّبْنَاهَا عَذَاباً نُكْراً. فَذَاقَتْ وَبَالَ أَمْرِهَا وَكَانَ عَاقِبَةُ أَمْرِهَا خُسْراً. أَعَدَّ اللَّهُ لَهُمْ عَذَاباً شَدِيداً فَاتَّقُوا اللَّهَ يَا أُولِي الأَلْبَابِ الَّذِينَ آمَنُوا قَدْ أَنزَلَ اللَّهُ إِلَيْكُمْ ذِكْراً. رَسُولاً يَتْلُو عَلَيْكُمْ آيَاتِ اللَّهِ مُبَيِّنَاتٍ لِيُخْرِجَ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ مِنْ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ وَمَنْ يُؤْمِنْ بِاللَّهِ وَيَعْمَلْ صَالِحاً يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي مِنْ تَحْتِهَا الأَنْهَارُ خَالِدِينَ فِيهَا أَبَداً قَدْ أَحْسَنَ اللَّهُ لَهُ رِزْقاً. اللَّهُ الَّذِي خَلَقَ سَبْعَ سَمَاوَاتٍ وَمِنْ الأَرْضِ مِثْلَهُنَّ يَتَنَزَّلُ الأَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوا أَنَّ اللَّهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ وَأَنَّ اللَّهَ قَدْ أَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْماً.

ان (خواتین) کو (دوران عدت) اسی جگہ رکھیے جہاں آپ لوگ رہتے ہیں، جیسی کچھ بھی جگہ آپ کو میسر ہو۔ انہیں تنگ کرنے کے لئے ان کو نہ ستائیے۔ اور اگر وہ حاملہ ہوں تو ان پر اس وقت تک خرچ کرتے رہیے جب تک ان کا وضع حمل نہ ہو جائے۔ پھر اگر وہ آپ کے لئے (آپ کے بچے کو) دودھ پلائیں تو ان کا معاوضہ انہیں دیجیے، اور اچھے طریقے سے (معاوضے کا معاملہ) باہمی گفت و شنید سے طے کر لیجیے۔ لیکن اگر آپ نے (معاوضہ طے کرنے کے بعد) ایک دوسرے کو تنگ کیا تو بچے کو کوئی اور خاتون دودھ پلا لے گی۔ خوشحال شخص اپنی خوشحالی کے مطابق نفقہ دے، اور جس کو رزق کم دیا گیا ہو، وہ اسی مال میں سے خرچ کرے جو اللہ نے اسے دیا ہے۔ اللہ نے جس کو جتنا کچھ دیا ہے، اس سے زیادہ کو وہ اسے مکلف نہیں کرتا۔ بعید نہیں کہ اللہ تنگ دستی کے بعد فراخ دستی بھی عطا فرمائے۔

کتنے ہی ایسے شہر ہیں جنہوں نے اپنے رب اور اس کے رسولوں کے حکم سے سرتابی کی تو ہم نے ان سے سخت محاسبہ کیا اور ان کو بری طرح سزا دی۔ انہوں نے اپنے کیے کا مزہ چک لیا اور ان کا انجام کار نقصان ہی نقصان ہے۔ اللہ نے (آخرت میں) ان کے لئے سخت عذاب مہیا کر رکھا ہے۔ پس اللہ سے ڈرتے رہیے، اے صاحب عقل ایمان لانے والو! اللہ نے آپ کی طرف ایک نصیحت نازل کر دی ہے، ایک ایسے رسول جو آپ کو اللہ کی صاف صاف ہدایت دینے والی آیات سناتے ہیں تاکہ ایمان لانے والوں اور نیک عمل کرنے والوں کو تاریکیوں سے نکال کر روشنی میں لے آئیں۔ جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور نیک عمل کرے، اللہ اسے ایسی جنتوں میں داخل کرے گا جن کے نیچے نہریں بہتی ہوں گی۔ یہ لوگ ان میں ہمیشہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ نے ایسے شخص کے لئے بہترین رزق تیار کر رکھا ہے۔ اللہ وہ ہے جس نے سات آسمان بنائے اور زمین کی قسم سے بھی انہی کی مانند۔ ان کے درمیان حکم نازل ہوتا رہتا ہے۔ (یہ بات اس لئے بتائی جا رہی ہے) تاکہ آپ جان لیجیے کہ اللہ ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے، اور یہ کہ اللہ کا علم ہر چیز پر محیط ہے۔ (اس سبق میں دیا گیا ترجمہ سید ابوالاعلیٰ مودودی کے "تفہیم القرآن" سے ماخوذ ہے)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَسْكِنُوا	رہائش فراہم کرو!	تَعَاسَرْتُمْ	تم تنگی میں ہو	عَذَّبْنَاهَا	ہم نے اسے عذاب دیا
وُجْدِكُمْ	تمہارا پانا	تُرْضِعُ	وہ خاتون دودھ پلائے	نُكْراً	مثال بنا دینا
تُضَارُّوا	تم ضرر پہنچاؤ	ذُو سَعَةٍ	دولت مند، صاحب وسعت	ذَاقَتْ	اس نے ذائقہ چکھا
لِتُضَيِّقُوا	تاکہ تم تنگ کرو	عُسْرٍ	تنگی	وَبَالَ	وبال
يَضَعْنَ	وہ بچہ پیدا کریں	يُسْراً	آسانی	عَاقِبَةُ	نتیجہ
أَرْضَعْنَ	وہ بچے کو دودھ پلائیں	عَتَتْ	اس نے نافرمانی کی	خُسْراً	نقصان
أُجُورَهُنَّ	ان کے معاوضے	حَاسَبْنَاهَا	ہم نے اس کا حساب لیا	أَحَاطَ	اس نے احاطہ کیا
أْتَمِرُوا	فیصلہ کرو				

سبق 7A: ثلاثی مجرد کے گروہ اور مصدر

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

مصدر	معني	ماضي معلوم	ماضي مجهول	مضارع معلوم	مضارع مجهول
رِزْقٌ (ن)	رزق دینا	رَزَقَ	رُزِقَ	يَرزُقُ	يُرزَقُ
سَجْدَةٌ (ن)	سجدہ کرنا	سَجَدَ	سُجِدَ	يَسْجُدُ	يُسْجَدُ
قولٌ (ن)	کہنا	قَالَ	قِيلَ	يَقُولُ	يُقَالُ
أمرٌ (ن)	کسی کام کیلئے کہنا	أمَرَ	أُمِرَ	يَأمُرُ	يُؤمَرُ
رُجُوعٌ (ف)	رجوع کرنا	رَجَعَ	رُجِعَ	يَرجِعُ	يُرجَعُ
شُكرٌ (ن)	شکر کرنا	شَكَرَ	شُكِرَ	يَشْكُرُ	يُشْكَرُ
عِبادَةٌ (ن)	عبادت کرنا	عَبَدَ	عُبِدَ	يَعبُدُ	يُعبَدُ
نَظْرٌ (ن)	دیکھنا، انتظار کرنا	نَظَرَ	نُظِرَ	يَنظُرُ	يُنظَرُ
عِلْمٌ (س)	جاننا، علم رکھنا	عَلِمَ	عُلِمَ	يَعْلَمُ	يُعْلَمُ
شَهَادَةٌ (س)	گواہی دینا	شَهِدَ	شُهِدَ	يَشهَدُ	يُشهَدُ
مَرْضٌ (س)	بیمار ہونا	مَرِضَ	مُرِضَ	يَمرَضُ	يُمرَضُ
غَلْبَةٌ (ض)	غلبہ پانا	غَلَبَ	غُلِبَ	يَغلِبُ	يُغلَبُ
جَلْسَةٌ (ض)	بیٹھنا	جَلَسَ	جُلِسَ	يَجلِسُ	يُجلَسُ

کیا آپ نے یہ نوٹ کیا ہے کہ ان میں سے اکثر الفاظ تو ٹھیک ٹھیک قاعدے کے مطابق بنائے جاتے ہیں البتہ چند الفاظ ایسے ہیں جس میں قواعد وضوابط سے کچھ ہٹ کر معاملہ کیا جاتا ہے جیسے قال يقول، باع يبيع، رأى يرى، ان کی تفصیل ہم لیول ۴ میں بیان کریں گے انشاء اللہ۔

آج کا اصول: اگر فعل مضارع کے ساتھ لفظ "س" لگا دیا جائے تو یہ مستقبل میں اس فعل کے جلد ہی ہونے کا معنی دیتا ہے جیسے يَفْهَمُ کا معنی ہے "وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا" جبکہ سَيَفْهَمُ کا معنی ہے "عنقریب وہ سمجھ جائے گا۔"

سبق 7A: ثلاثی مجرد کے گروہ اور مصدر

مصدر	معني	ماضي معلوم	ماضي مجهول	مضارع معلوم	مضارع مجهول
كِتَابَةٌ (ن)	لکھنا	كَتَبَ	كُتِبَ	يَكْتُبُ	يُكْتَبُ
فِعْلٌ (ف)	کرنا	فَعَلَ	فُعِلَ	يَفْعَلُ	يُفْعَلُ
كُفْرٌ (ن)	کفر یا ناشکری کرنا	كَفَرَ	كُفِرَ	يَكْفُرُ	يُكْفَرُ
أَخْذٌ (ن)	لینا، پکڑنا	أَخَذَ	أُخِذَ	يَاخُذُ	يُؤْخَذُ
قُبُولٌ (س)	قبول کرنا	قَبِلَ	قُبِلَ	يَقْبَلُ	يُقْبَلُ
تَرْكٌ (ن)	ترک کرنا، چھوڑنا	تَرَكَ	تُرِكَ	يَتْرُكُ	يُتْرَكُ
بِعْثَةٌ (ن)	بھیجنا، کھڑا کرنا	بَعَثَ	بُعِثَ	يَبْعُثُ	يُبْعَثُ
قَتْلٌ (ن)	قتل کرنا	قَتَلَ	قُتِلَ	يَقْتُلُ	يُقْتَلُ
عَمَلٌ (ف)	عمل کرنا	عَمِلَ	عُمِلَ	يَعْمَلُ	يُعْمَلُ
ضَرْبٌ (ض)	مارنا، چلنا، کہنا	ضَرَبَ	ضُرِبَ	يَضْرِبُ	يُضْرَبُ
نُصْرَةٌ (ن)	مدد کرنا	نَصَرَ	نُصِرَ	يَنْصُرُ	يُنْصَرُ
كِرَامَةٌ (ك)	باعزت ہونا	كَرُمَ	كُرِمَ	يَكْرُمُ	يُكْرَمُ
حِسْبٌ (ح)	سوچنا، غور کرنا	حَسِبَ	حُسِبَ	يَحْسِبُ	يُحْسَبُ
فَرْحَةٌ (س)	خوش ہونا	فَرِحَ	فُرِحَ	يَفْرَحُ	يُفْرَحُ
بُعْدٌ (ك)	دور ہونا	بَعُدَ	بُعِدَ	يَبْعُدُ	يُبْعَدُ
قُرْبَةٌ (ك)	قریب ہونا	قَرُبَ	قُرِبَ	يَقْرُبُ	يُقْرَبُ

اب ان سے فعل ماضی و مضارع، معلوم و مجہول کے مکمل جداول خود تیار کیجیے۔

سبق 7B: شرح حدیث

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

أَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ	ہر صاحب حق کو اس کا حق دو

عن أبي جُحَيْفَةَ وَهْب بن عبد اللّه رضي اللّه عنه قال: آخَى النَّبِيُّ صلى الله عليه وسلم بَين سَلْمَانَ الفَارِسيِّ وأَبي الدَّرْدَاء. فَزَارَ سَلْمَانُ أبا الدرداءِ، فرأى أمَّ الدرداء مُتَبَذِّلَةً، فقال: "ما شأنُكِ؟" قالت: "أخوكَ أبو الدرداءِ ليس له حاجةٌ في الدنيا."

فجاء أبو الدرداء، فَصَنَعَ له طعاماً، فقال له: "كُلْ، فإنِّي صائمٌ." قال: "ما أنا بآكلٍ حتى تأكلَ." فأَكَلَ. فلمّا كان الليلُ ذَهَبَ أبو الدرداء يَقُوم، فقال له: "نَمْ." فَنَامَ. ثم ذَهَبَ يَقُومُ، فقال له: "نَمْ." فلما كان منْ آخرِ اللَّيْلِ قال سلمانُ: "قُمِ الآنَ." فَصَلَّيَا جَميعاً. فقال له سلمانُ: "إنَّ لِرَبِّكَ عليك حَقًّا، وإنَّ لِنَفْسِكَ عليك حَقًّا، ولأَهْلِكَ عليك حَقًّا. فَأَعْطِ كُلَّ ذي حَقٍّ حَقَّهُ."

فأتى النبيَّ صلى الله عليه وسلم فذكر ذلك له، فقال النبيُّ صلى الله عليه وسلم: "صَدَقَ سَلْمَانُ." (رواه البخاري في الصوم)

ابو جحیفہ وہب بن عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا کہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی اور ابو درداء رضی اللہ عنہما کو بھائی بنا دیا تھا۔ سلمان ابو دردا سے ملنے گئے تو انہوں نے ام درداء کو دیکھا کہ وہ اجڑی ہوئی حالت میں ہیں۔ انہوں نے پوچھا: "آپ کا کیا معاملہ ہے؟" کہنے لگیں: "آپ کے بھائی ابو دردا کو تو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہیں ہے۔"

پھر ابو درداء آئے اور ان کے لئے کھانا تیار کیا اور ان سے کہا: "آپ کھائیے، میں تو روزے سے ہوں۔" انہوں نے کہا: "میں اس وقت تک نہ کھاؤں گا جب تک کہ آپ نہیں کھائیں گے۔" پھر انہوں نے کھانا کھا لیا۔ جب رات کا وقت آیا تو ابو دردا (نماز کے لئے) کھڑے ہو گئے اور ان (ابو دردا سے سلمان) نے کہا: "آپ سو جائیے۔" وہ سو گئے۔ پھر اٹھے اور کھڑے ہو گئے تو انہوں نے پھر کہا، "سو جائیے۔" جب رات کا آخری وقت آیا تو سلمان نے کہا: "اب اٹھیے۔" ان دونوں نے مل کر (تہجد کی) نماز پڑھی۔ پھر سلمان نے ان سے کہا: "آپ کے رب کا آپ پر حق ہے۔ آپ کی اپنی جان کا آپ پر حق ہے اور آپ کے اہل و عیال کا آپ پر حق ہے۔ ہر صاحب حق کو اس کا حق دیجیے۔"

پھر وہ (ابو دردا) نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آئے اور یہ بات ان سے بیان کی تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سلمان نے سچ کہا۔" (بخاری نے روزوں سے متعلق باب میں اسے روایت کیا۔)

کیا آپ جانتے ہیں؟ اسلامی متن جیسے قرآن اور حدیث کی تشریح کرنے کے لئے ان کا مختلف زاویوں سے تجزیہ کیا جاتا ہے۔ (۱) الفاظ کے الگ الگ معنی۔ (۲) گرامر سے متعلق معاملات۔ (۳) زبان کے اسلوب سے متعلق معاملات جیسے کوئی لفظ اپنے حقیقی معنی میں استعمال ہوا ہے یا مجازی معنی میں۔ (۴) عبارت کا سیاق و سباق۔ (۵) عبارت میں بیان کردہ پیغام۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَعْطِ	دے دو!	مُتَبَذِّلَةً	خوبصورت کپڑے نہ پہننے والی	آكِلٌ	کھانے والا
آخَى	اس نے بھائی بنایا	صَنَعَ	اس نے بنایا، کیا	نَمْ	سو جاؤ
زَارَ	اس نے زیارت کی	كُلْ	کھاؤ!	نَامَ	وہ سو گیا

سبق 7B: شرح حدیث

أ ــ شرحُ الْمُفْرَدَاتِ	ا۔ اکیلے اکیلے الفاظ کی تشریح
الکلمة (لفظ)	**معناها (اس کا معنی)**
آخَى بينهما	جَعَلَهُمَا كالأَخَوَيْنِ. الْمُضَارِعِ: يُؤَاخِي. الْمَصدَرُ: مُؤَاخَاةٌ.
ان دونوں کے درمیان بھائی چارہ کروادیا:	ان دونوں کو بھائیوں کی طرح بنادیا۔ اس کا مضارع یواخی ہے اور مصدر مواخات ہے۔
تَبَذَّلَ	لَبِسَ ثِيَابَ الْبِذْلَةِ، وهي لباسُ الْمِهْنَةِ والعَمَلِ. والتَّبَذُّلُ: تَرْكُ التَّزَيُّنِ.
اچھی وضع قطع اختیار نہ کرنا	اس نے اچھے کپڑے نہ پہنے یعنی کام کاج کالاباس پہن لیا، تبذل کا معنی ہے بناؤ سنگھار ترک کرنا۔
صَنَعَ الشيءَ	عَمِلَه. والْمصدر: صُنْعٌ.
اس نے چیز بنائی	اس پر کام کیا، اس کا مصدر صنع ہے۔
الشَّأْنُ	الْحال والأَمْرُ. جَمع: شُؤُون.
شان، معاملہ	حالت اور معاملہ، اس کی جمع شؤون ہے۔
صَدَقَ سلمانُ	هذا إقرارُ من النبيِ صلى الله عليه وسلم دَالَ على صِحَّةِ قولِ سلمان رضي اللّه عنه. والإقرار من السنَةِ. ولأنه صلى الله عليه وسلم لا يَقَرُّ أحدًا على باطلٍ.
سلمان نے سچ کہا:	یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا اقرار ہے جو کہ سلمان رضی اللہ عنہ کی رائے کے صحیح ہونے پر دلیل ہے۔ یہ اقرار آپ کی زبان سے ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کبھی باطل کا اقرار نہیں فرماتے۔
ب ــ إيضَاحَاتٌ نَحوِيَّةٌ	ب۔۔۔ گرامر سے متعلق وضاحتیں

(1) مَا أَنَا بِآكِلٍ: هذه "ما الْحجَازِيَّةُ". وهِي من أخَوَات "لَيسَ." تَدخُلُ على الْجُملَةِ الاسْمِيَّةِ، فَتَرفَعُ اسْمَهَا وتَنْصِبُ خَبْرَهَا، نَحْوُ: ما هَذَا بَشَرًا. (يُوسُف 12:31). وقَدْ يَقتَرِنُ خَبَرُهَا بِالبَاءِ، نَحْوُ: وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمّا تَعْمَلُون. (البقرة 2:74).

(1) مَا أَنَا بِآكِلٍ: یہ "ماحجازیہ" ہے اور یہ "لیس" کے گروہ سے ہے۔ جب یہ جملہ اسمیہ پر داخل ہوتا ہے تو اس کے اسم کو رفع اور خبر کو نصب دے دیتا ہے۔ مثلاً ما هَذَا بَشَرًا (میں ھذا مبتدا مرفوع ہے اور بشر خبر منصوب ہے۔) اس کی خبر باء کے ساتھ بھی آتی ہے جیسے وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمّا تَعْمَلُون. (میں غافل خبر ہے جو باء کے ساتھ آنے سے مجرور ہو گیا ہے۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شرحُ	تشریح	إقرارُ	اقرار کرنا	أخَوَاتِ	بہنیں، ایک ہی گروہ سے متعلق
الْمُفْرَدَاتِ	اکیلے اکیلے الفاظ	دَالَ	یہ دلیل ہے	تَرفَعُ	وہ رفع دیتا ہے
لَبِسَ	اس نے پہنا	صِحَّة	صحت، درستگی	تَنْصِبُ	وہ نصب دیتا ہے
البِذْلَةِ	کام کاج کے کپڑے	لا يَقَرُّ	وہ اقرار نہیں کرتا ہے	يَقتَرِنُ	وہ ملتا ہے، ساتھ آتا ہے
الْمِهْنَةِ	پیشہ، کام کاج	إيضَاحَاتٌ	توضیحات، تشریح	نَحْوُ	مثال کے طور پر
التَّزَيُّنِ	خوبصورت لباس پہننا	نَحوِيَّةٌ	نحو یا گرامر سے متعلق		

(2) حتّى تأكُلَ: "حتّى" هنا بمعنَى "إلى". و يُنصَبُ الفعلُ الْمضارعُ بَعدَهَا بإضمَارِ "أنْ" و هُوَ مَحْذُوفٌ.

(3) فلما كان الليل...: هنا "كان" تَامَّةٌ. وتَكُونُ تامةً إذا كانَتْ بمعنَى "حَدَثَ، وُجِدَ، وَقَعَ"، وحِينَئِذٍ يكونُ مَرفُوعُها فَاعِلاً. إليك مثالَيْنِ آخرَيْنِ: (أ) مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وما لَم يَشَأْ لَم يَكُنْ. (ب) ولَمَّا كان الليلُ مَاتَ الْمَرِيضُ.

(4) إنّ لرَبِّكَ عليكَ حَقًّا: هنا "حقًّا" اسمُ إنّ. إذا كان اسمُ "إنّ" نَكرَةً وخَبَرُهَا شبهُ جُملَةٍ وَجَبَ تَوَسُّطُ خَبَرِهَا بينَهَا وبَيْنَ اسْمُهَا، نَحو: "إنّ لَدَينَا أنكَالاً." (الْمُزَّمِّلُ 73:12) وإذا كَانَ الاسمُ مَعرِفَةً جَازَ تَوَسُّطُ الْخَبَرِ، نَحوُ: إنّ إلَينَا إيَابَهُمْ ثُم إنّ عَلَينا حِسَابَهُمْ. (الغاشية: 26-88:25)

(5) كُلْ فإنّي صَائمٌ: هَذه الفَاءُ التَّعْلِيلِيَّةُ فَمَعنَى "فإنّي" "لأنّي". إلَيكَ أمثلَةً أُخرَى لِلْفَاء التعليلية: (أ) لا تَأكُلُوا بالشِّمَالِ فَإنَّ الشيطانَ يَأكُلُ بالشمالِ. (ب) إيَّاكُم والْحَسَدُ فإنَّ الْحَسَدَ يأكُلُ الْحَسَنَاتِ كما تَأكلُ النارُ الْحَطَبَ. (جـ) إيَّاكَ والكَذِبَ فَإنَّهُ خُلُقٌ ذَمِيمٌ.

(2) حتّى تأكُلَ: یہاں "حتیٰ" الی کے معنی میں ہے۔ اس کے فعل مضارع کو ایک مخفی "اَن" کے باعث نصب دی جاتی ہے جو کہ حذف کر دیا گیا ہے۔

(3) فلما كان الليل...: یہاں "کان" تامہ ہے۔ یہ اس وقت تامہ ہوتا ہے جب یہ "ہو گیا، پایا، واقع ہوا" کے معنوں میں ہو۔ اس وقت اس کا فاعل مرفوع ہوتا ہے۔ اس کی دیگر مثالیں یہ ہیں: (أ) مَا شَاءَ اللّٰهُ كَانَ، وما لَم يَشَأْ لَم يَكُنْ. (ب) ولَمَّا كان الليلُ مَاتَ الْمَرِيضُ. (دیکھیے سب میں کان "واقع ہو گیا" کے معنی میں ہے، اس لئے اسے "کان تامہ" کہا جاتا ہے۔ جب یہ اس معنی میں نہ ہو تو پھر اسے "کان ناقصہ" کہا جاتا ہے۔ تفصیل کے دیکھیے لیول 2 کا سبق 5A۔)

(4) إنّ لرَبِّكَ عليكَ حَقًّا: یہاں "حقا" اِنّ کا اسم ہے۔ جب "ان" کا اسم نکرہ ہو اور اس کی خبر جملے کی مانند ہو تو لازم ہے کہ خبر کو اس کے اور اس کے اسم کے درمیان لایا جائے جیسے "إنّ لَدَينَا أنكَالاً."۔ اگر اسم معرفہ ہو تو پھر خبر کے بیچ میں اسے لانا جائز ہے جیسے إنّ إلَينَا إيَابَهُمْ ثُم إنّ عَلَينا حِسَابَهُمْ.۔

(5) كُلْ فإنّي صَائمٌ: یہ فاء تعلیلیہ (وجہ بیان کرنے والا) ہے۔ اس کا معنی ہے "کیونکہ میں"۔ فاء تعلیلیہ کی دیگر مثالیں آپ کے لئے یہ ہیں: (ا) بائیں ہاتھ سے نہ کھاؤ کیونکہ شیطان بائیں ہاتھ سے کھاتا ہے۔ (ب) حسد سے بچو کیونکہ حسد نیکیوں کو ایسے کھاتا ہے جیسے آگ لکڑیوں کو۔ (ج) جھوٹ سے بچو کیونکہ یہ برے اخلاق میں سے ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ اردو کی طرح عربی میں بھی الفاظ کے مجازی معنی عام استعمال ہوتے ہیں۔ اس سے کلام میں خوبصورتی پیدا ہوتی ہے۔ جیسے کہا جائے، "زید شیر ہے۔" یہاں شیر کا لفظ حقیقی معنی یعنی جانور شیر کے لئے نہیں بلکہ مجازی معنی میں استعمال ہوا ہے۔ جملے کا معنی ہے "زید بہادر ہے۔" اس کی مزید تفصیلات کا مطالعہ ہم انشاء اللہ لیول ۵ میں کریں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
إضمَارٍ	کسی لفظ کا پوشیدہ ہونا	مَاتَ	وہ مر گیا	مَعرِفَةً	اسم معرفہ
مَحْذُوفٌ	حذف کیا گیا لفظ	نَكرَةً	اسم نکرہ	إيَابَهُمْ	واپسی کی جگہ
تَامَّةٌ	مکمل	شبهُ جُملَةٍ	جملے کی طرح	التَّعْلِيلِيَّةُ	وجہ بیان کرنے والا
وَقَعَ	وہ واقع ہوا	وَجَبَ	یہ ضروری ہو گیا	أمثلَةُ	مثالیں
مَرفُوعُ	جس لفظ پر رفع ہو	تَوَسُّطُ	درمیان میں ہونا	الْحَطَبَ	ایندھن کی لکڑیاں
فَاعِلاً	فعل کرنے والا شخص	أنكَالاً	بیڑیاں	ذَمِيمٌ	قابل مذمت

جـ ــ مِنَ الْجَوَانِبِ البَلاغِيَّةِ	ج۔۔۔ بلاغت کے پہلو سے اہم نکات

الكِنَايَةُ فِي قولِ أمِّ الدَرداءِ "أخُوكَ أبُو الدرداءِ لَيسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا." فَهذِهِ العِبَارَةُ كِنايةٌ عَن انْصِرَافِهِ عَنِ الدُّنيَا، وعَدمِ اهْتِمَامِهِ بِهَا.

ام درداء رضی اللہ عنہا کے قول میں ایک کنایہ ہے: "تمہارے بھائی ابو درداء کو تو دنیا میں کسی چیز کی ضرورت نہیں۔" اس عبارت میں کنایہ ہے کہ وہ دنیا سے منہ موڑے ہوئے ہیں اور اس کا اہتمام نہیں کرتے۔

د ــ مَا يُستَفَادُ مِنَ النَّصِّ	د۔۔۔ اس عبارت سے کیا نتائج اخذ کیے جاسکتے ہیں؟

(1) الإسلامُ دينُ التَّوسُّط والاعْتدَال، الدينُ الذِّي يَجمَعُ بَيْنَ مَطَالِب الدُّنيَا ومَطَالِبَ الدِّين. فعَلَى الإنسان أن يَبْتَغِي فِيمَا آتَاهُ اللّٰهُ الدارَ الآخرةَ، وألاَّ يَنْسَى نَصِيبَه من الدنيا ويُحْسِنُ كَمَا أحسَنَ اللّٰهُ إلِيه. فَيَصُومُ ويُفْطِرُ، ويَقُومُ اللَّيلَ يَنَامُ، ويَتزَوَّجُ النساءَ، فَيَجمَعُ بذلكَ بَيْنَ عِبَادَةِ اللهِ تَعَالَى وبَيْنَ ما يَطلُبُهُ الْجَسَدُ وما تَبْتَغِيهِ الرُّوحُ.

(2) لا تَشَدُّدَ فِي الدينِ، ولا رَهْبَانِيَّةَ فِي الإسلامِ، وعلى الْمسلمِ أن يُدْرِكَ هذهِ الْحَقِيقَةُ فلا يُنْهِكْ جَسَدَهُ فِي العِبَادَةِ، ولا يُسْرِفْ فِي حِرْمانِ نَفْسِهِ من طَيِّبَاتِ الدنيا الْمُبَاحَةِ.

(۱) اسلام میانہ روی اور اعتدال کا دین ہے۔ یہ وہ دین ہے جس میں دنیا اور دین دونوں کے مقاصد کو اکٹھا کر دیا گیا ہے۔ یہ انسان کی ذمہ داری ہے کہ اللہ جو کچھ اسے دار آخرت میں دے گا، اسے تلاش کرے مگر دنیا میں اپنا حصہ نہ بھول جائے اور اس میں اچھی طرح زندگی بسر کرے جیسا اللہ نے اس کے اچھا معاملہ کیا ہے۔ وہ روزہ بھی رکھے اور نہ بھی رکھے۔ وہ رات کو نماز بھی پڑھے اور کسی خاتون سے شادی بھی کرے۔ سا طرح وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کے ساتھ (دنیاوی معاملات) کو اکٹھا کر لے اور جسم اور روح کے تقاضوں کو پورا کرے۔

(۲) دین میں نہ تو کوئی تشدد ہے اور نہ ہی رہبانیت۔ مسلمان کی یہ ذمہ داری ہے کہ وہ اس حقیقت کو سمجھ لے اور اپنے جسم کو نہ تو عبادت سے روکے اور نہ ہی دنیا کے جائز اور پاکیزہ امور کو اپنے نفس کے لئے حرام کرے۔

چیلنج! اس سبق میں کوئی سے تین الفاظ یا الفاظ کے مجموعے تلاش کیجیے جن میں لفظ کو مجازی معنی میں استعمال کیا گیا ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْجَوَانِبِ	جانب، اطراف	الاعْتِدَالِ	میانہ روی	الْجَسَدُ	جسم
البَلاغِيَّةِ	بلاغت کے اعتبار سے	يَجمَعُ	وہ جمع کرتا ہے	تَبْتَغِي	وہ چاہتا ہے
الكِنَايَةُ	کنایہ، اشارہ	مَطَالِبِ	مطلب کی جمع	الرُّوحُ	روح
العِبَارَةُ	عبارت	يَنْسَى	وہ بھول جاتا ہے	تَشَدُّدَ	انتہاپسندی
انْصِرَافِ	واپس پلٹنا	نَصِيب	حصہ	يُسْرِف	وہ اسراف کرتا ہے
اهْتِمَامِ	اہتمام کرنا	يُحْسِنُ	وہ اچھا کرتا ہے	حِرْمَانِ	حرام کرنا، منع کرنا
يُستَفَادُ	اس سے استفادہ کیا جاتا ہے	أحسَنَ	اس نے اچھا کیا	الْمُبَاحَةِ	جائز، جسے کرنا یا نہ کرنا جائز ہو
النَّصِّ	واضح عبارت	يُفْطِرُ	وہ روزہ نہیں رکھتا ہے		

سبق 7B: شرح حدیث

أ تَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِن حُدُودِ اللهِ؟	کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟

عن عائشةَ رضي اللّه عنها أنّ قُرَيْشاً أَهَمَّهم شأنُ الْمرأةِ الْمَخْزُوميَّةِ التي سَرَقَتْ، فقالوا: "مَن يُكلِّم فيها رسولَ الله صلى الله عليه وسلم؟". فقالوا: "مَن يَجْتَرِئُ عليه إلا أُسامةُ ابْنُ زَيْدٍ حبُّ رسولِ اللّه صلى الله عليه وسلم؟"فَكَلَّمَه أسامةُ، فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: "أتَشْفَعُ فِي حَدٍّ مِن حُدُودِ الله تعالى؟" ثُم قَامَ، فاخْتَطَبَ، ثُم قال: "إنَّما أَهْلَكَ الَّذين مِنْ قَبْلِكم أَنَّهم كانوا إذا سَرَقَ فيهم الشَّرِيفُ تَرَكُوهُ، وإذا سَرَقَ فيهم الضَّعِيفُ أَقَامُوا عليه الْحَدَّ، وايْمُ اللهِ لَوْ أَنَّ فاطمةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَها." (متفق عليه)

سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ مخزومی خاتون کا معاملہ، جس نے چوری کی تھی، قریش کے لئے اہمیت اختیار کر گیا۔ انہوں نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں کون بات کرے گا؟" وہ بولے: "اسامہ بن زید کے علاوہ اس کی جرأت کون کر سکتا ہے کیونکہ وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو پیارے ہیں؟" تو اسامہ نے یہ بات کر دی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کیا تم اللہ تعالیٰ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟" پھر آپ کھڑے ہوئے اور آپ نے خطبہ دیا اور فرمایا: "یقیناً تم سے پہلے لوگ اس لئے ہلاک ہو گئے کہ اگر ان میں کوئی معزز شخص چوری کرتا تھا تو اسے چھوڑ دیتے تھے اور جب کوئی کمزور شخص ایسا کرتا تو اس پر سزا جاری کر دیتے۔ اللہ کی قسم! اگر محمد کی بیٹی فاطمہ بھی چوری کرتی تو اس کا ہاتھ بھی کاٹ دیا جاتا۔" (متفق علیہ)

أ ـــ شرحُ الْمُفرَدَاتِ	ا۔۔۔ اکیلے الفاظ کی تشریح

الكلمة	معناها
أَهَمَّ الأمْرُ فلاناً	أَقْلَقَه وأَحْزَنَهُ
فلاں معاملہ اہم ہوا	اس نے اسے پریشان اور غمگین کر دیا۔
الْمَخْزوميّة	نِسْبَة إلى بَني مَخْزُوم. واسمُ هذه الْمرأة فاطمةُ بِنْتُ الأسْوَدِ بْنِ عَبْدِ الأَسَدِ.
مخزومی خاتون	یہ بنی مخزوم کی طرف نسبت ہے۔ اس خاتون کا نام فاطمہ بنت اسود بن عبد الاسد تھا۔
جَرُؤَ على الشيءِ	أَقْدَمَ عليه من غَيْرِ تَوَقُّفٍ، فَهُوَ جَرِيءٌ. والْمَصدَرُ: جُرْأَةٌ، وجَرَاءةٌ.
کسی چیز میں جرأت کرنا	بغیر توقف کیے آگے بڑھ کر اقدام کرنا، تو ایسا شخص جری ہے۔ اس کا مصدر جرأت یا جراءۃ ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَشْفَعُ	تم سفارش کرتے ہو	اخْتَطَبَ	اس نے خطبہ دیا	أَحْزَنَ	اس نے غم کیا
حَدٌّ	حد، شرعی سزا	أَهْلَكَ	اس نے ہلاک کر دیا	نِسْبَة	نسبت، رشتہ
أَهَمَّهم	ان کا سب سے اہم معاملہ	الشَّرِيفُ	شریف، قابل عزت	جَرُؤَ	جرأت کرنا
الْمَخْزُومِيَّةِ	بنو مخزوم قبیلے کی خاتون	وايْمُ اللهِ	اللہ کی قسم	أَقْدَمَ	اس نے قدم بڑھائے
سَرَقَتْ	اس نے چوری کی	قَطَعْتُ	میں نے کاٹا	تَوَقُّف	توقف کرنا
يَجْتَرِئُ	وہ جرأت کرتا ہے	أَقْلَقَ	اس نے پریشان کر دیا	جَرِيءٌ	جرأت مند

سبق 7B: شرح حدیث

الكلمة	معناها
اِجترأَ على الشيء	تَشَجَّع. والْمراد هنا: أنه لا يجترئ عليه أحَدٌ لِمَهَابَتِهِ صلى الله عليه وسلم ، ولكنَّ أسامَة له إِدْلال ومَنْزِلَةٌ عند رسولِ اللّٰه صلى الله عليه وسلم ، فهو يَجْسُرُ على ذلك.
کسی چیز پر جرأت کرنا	بہادری کرنا۔ اس سے یہاں مراد ہے کہ آپ کے رعب کے باعث کس میں جرأت ہے، لیکن چونکہ اسامہ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے دلیل پیش کرنے کا مقام تھا، اس لئے وہ اس پر جرأت کر سکے۔
الْحِبُّ	الْمَحْبوب. ج أَحْبَاب، وحِبَّانٌ.
جس سے محبت ہو	یعنی محبوب۔ اس کی جمع احباب اور حبان ہیں۔
كَلَّم	المراد به هنا شَفَعَ
اس نے کلام کیا	یہاں مراد ہے، اس نے سفارش کی
شَفَعَ لِفُلان إِلى فلانٍ فِي كذا	طَلَبَ إليه أن يُعَاوِنَهُ فيه. فهو شَفيعٌ وشَافِعٌ وسُمِّيَ الشافِعُ شافعاً لأنه يَضُمُّ طلَبه إلى طلب الْمَشْفُوعِ له. والْمصدر: شَفَاعَةٌ . تقول: اِشْفَعْ لي إلىَ الْمُدِيرِ فِي سَفَرِي إلى مَكةَ.
فلاں نے فلاں معاملے میں فلاں سے سفارش کی	یعنی اس نے اس معاملے میں مدد کرنے کا مطالبہ کیا۔ ایسا شخص شفیع، شافع کہلاتا ہے اور اسے شافع اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ مشفوع کے لئے مطالبہ کرتا ہے۔ اس کا مصدر "شفاعت" ہے۔ آپ کہتے ہیں: مکہ کے سفر کے معاملے میں منیجر سے میری سفارش کر دو۔
الْحَدُّ	حَدُّ الشيءِ: طَرَفُه. وفي اصطلاح الشَّرْعِ: عُقُوبَةٌ مُقَدَّرَةٌ وَجَبَتْ على الْجَانِي. ج حُدُودٌ
حد	کسی چیز کی حد یعنی اس کا کنارہ۔ شرعی اصطلاح میں اس سے مراد وہ متعین سزا ہے جو مجرم کو دی جاتی ہے۔ جمع حدود۔
اِخْتَطَبَ	خَطَبَ
اس نے خطبہ دیا	اس نے خطبہ دیا

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اِجترأَ	جرأت کرنا	ج	جمع کی علامت	الْمُدِيرِ	منیجر
تَشَجَّعَ	اس نے جرأت کی	شَفَعَ	اس نے سفارش کی	طَرَفُ	کنارہ، حد
الْمراد هنا	یہاں یہ مراد ہے	أن يُعَاوِنَ	کہ وہ تعاون کرے	اصطلاح	کسی فن کی اصطلاحات
مَهَابَة	سنجیدگی، رعب	شَفِيعٌ	سفارش کرنے والا	عُقُوبَةٌ	سزا
إِدْلال	دلیل دینا	شَافِعٌ	سفارش کرنے والا	مُقَدَّرَةٌ	مقرر کردہ
مَنْزِلَةٌ	درجہ، منزلت	الْمَشْفُوعِ	جس کی سفارش کی جائے	الْجَانِي	جرم کا ارتکاب کرنے والا
يَجْسُرُ	وہ جسارت کرتا ہے	شَفَاعَةٌ	سفارش		
الْمَحْبوب	محبوب	اِشْفَعْ	سفارش کرو		

سبق 7B: شرح حدیث

الكلمة	معناها
الشَّرَفُ	المَجْدُ والحَسَبُ وعُلُوُّ المَنْزِلَةِ. والشَّرِيف: صاحبُ الشَّرَف. ج شُرَفَاءُ وأشْرَافٌ.
عزت وشرف	بزرگی، اعلی خاندان اور اعلی رتبہ۔ شریف وہ ہے جسے عزت وشرف حاصل ہو۔ جمع شرفاء اور اشراف۔
الضَّعِيف	المراد بالضعيف هنا الوَضِيع وهو ضِدُّ الشَّرِيف.
کمزور	یہاں ضعیف سے مراد کمزور ہے۔ یہ شریف کا متضاد ہے۔
أقام الْحدَّ	نَفَّذَ
اس نے حد قائم کی	اس نے نافذ کیا۔
هَلَكَ	مَاتَ. المصدر: هَلاكٌ ، وتَهْلُكَةٌ . وأَهْلَكَهُ: جَعَلَهُ يَهْلِكُ.
وہ ہلاک ہوا	وہ مر گیا۔ اس کا مصدر ہلاک، یا تہلکہ ہے۔ اس نے اسے ہلاک کیا یعنی اسے مرا ہوا بنا دیا۔
اَيْمُ اللَّه	كلمةُ قَسَمٍ. هَمزَتُهَا هَمزَةُ وَصلٍ. يُقَالُ: وَايْمُ اللَّهِ، لأفْعَلَنَّ كذا.
اللہ کی قسم	یہ قسم کا کلمہ ہے۔ اس کا ہمزہ، ہمزہ وصلی ہے۔ کہا جاتا ہے: وایم اللہ، میں ہر گز ایسا نہ کروں گا۔

ب ــ إيضَاحَاتٌ نَحوِيَّةٌ	ب۔۔۔ گرامر سے متعلق توضیحات

(1) إِنَّما أَهْلَكَ: إنَّما هي "إنَّ" دَخلَتْ عَلَيها "مَا الكَافَّةُ" فكَفَّتْها عَنِ العَمَلِ. وتُفيدُ "إنَّمَا التَّعْيِيْنَ، وهُوَ إثباتُ الْحُكَمِ للمَذكُورِ، ونَفْيُهُ عمّا عَدَاهُ، نَحو: "إنَّما الصَدَقَاتُ للفُقَرَاءِ." (التوبة 9:62) تَدخُلُ إنّما على الْجُملَةِ الفعلِيَّةِ أيضًا كَمَا فِي الْحَدِيثِ، وكَمَا فِي قَولِهِ تعالَى: "قُلْ إِنَّما يُوحَي إِلَيَّ أَنَّما إِلَهُكُم إِلَهٌ واحِدٌ." (الأنبياء 21:108)

(1) إنَّما أَهْلَكَ: انما یہاں "ان" ہے جو کہ "ماکافہ" پر داخل ہوا ہے۔ تو اسے عمل سے روک دیتا ہے۔ "انما" متعین کرنے کا فائدہ دیتا ہے۔ یہ مذکورہ بات کی توثیق کرتا ہے اور اس کے علاوہ جو کچھ ہو اس کی نفی کر دیتا ہے۔ جیسے "صدقات تو صرف غرباء کے لئے ہیں"۔ انما جملہ فعلیہ پر بھی اسی طرح داخل ہوتا ہے جیسا کہ حدیث میں ہے۔ اسی طرح اللہ تعالی کے قول میں ہے: "آپ کہیے کہ میری طرف تو صرف یہی وحی کیا جاتا ہے کہ تمہارا خدا، صرف ایک ہی خدا ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمَجْدُ	عزت، بزرگی	تَهْلُكَةٌ	تباہی	الْحُكَمِ	حکم
الْحَسَبُ	اچھے خاندان سے تعلق	قَسَمٍ	قسم کھانا	الْمَذكُورِ	بیان کردہ
عُلُوٌّ	بلندگی	هَمزَةُ وَصلٍ	لفظ کے شروع میں ساکن ہمزہ	نَفْيُ	نفی کرنا
الوَضِيع	کمتر	مَا الكَافَّةُ	"ما" جو نفی کے لئے ہو	عَدَاه	اس کے علاوہ
ضد	ضد، متضاد	كَفَّتْ	اس نے روک دیا	الْجُملَة الفعلِيَّة	وہ جملہ جس کا مرکزی حصہ فعل ہو
نَفَّذَ	اس نے نافذ کیا	التَّعْيِيْنَ	تعین کرنا		
هَلاكٌ	ہلاک، تباہ	إثباتُ	ثابت کرنا، مثبت ہونا	يُوحَي	اسے وحی کیا جاتا ہے

(2) إنّما أهلك الذين من قبلكم أنّهم كانوا: فَاعِلُ "أَهْلَكَ"، الْمَصدَرُ الْمُؤَوَّلُ، وتَقرِيرُهُ: أَهَلَكَ الذينَ مِن قَبلِكُم كَونُهُم يَترَكُونَ الشَّرِيفَ ويُقِيمُونَ الْحَدَّ على الضعيف.

(3) لَو أنّ فَاطِمَةَ... سَرِقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا: تُسَمَّى "لو" حَرفَ امتِنَاعٍ لامتِنَاعٍ "أي امْتِنَاعِ الْجَوَابِ لامتناعِ الشَّرْطِ. فمعنَى قولِنَا: "لو اجتَهَدْتَ لَنَجَحْتَ." أَنَّكَ ما اجتهدتَ، ولِذلكَ لَم تَنْجَحْ. إذَنْ: "لو" تُفيدُ ثَلاثَةَ أمور: (أ) الشَّرطِيَّةُ. (ب) وتَقْيِيدُ الشرطيةُ بالزَّمَنِ الْماضِي. (جـ) وامتناعُ السَّبَبِ. تَلِي "لو" إمّا جُملَةٌ فِعليَّةٌ، نَحو: "لَو أَتَيْتَنِي لأَتَيْتُك." وإما "أَنَّ" وَصِلَتُها، نَحو: "لو أَنّ فاطمةَ بنتَ مُحمد سرقَتْ لقطعْتُ يَدَهَا."

وجَوَابُ "لو" الْمُثْبَتُ اقْتِرَانُهُ بِاللّامِ أكثرُ كما فِي الأَمثِلَةِ السَّابِقَةِ. وقد تُحذَفُ كما في هذا الْحديثِ الشَّرِيفِ: "لو أَنَّ ابنَ آدمَ أُعْطِيَ واديًا مَلآنَ من ذَهَبٍ أَحَبَّ إليه ثانياً..."

أما جوابُها الْمَنْفِيُّ فَعَدَمُ اقترَانِها باللامِ أكثرُ، نَحو: قوله تعالى: "ولَوْ شَاءَ اللَّهُ ما فَعَلُوه." (الأنعام: 137) وإليك أَمثِلَةُ أُخرَى لِ "لو". (أ) لو رأيتَ ذَاكَ الْمَنْظَرَ لأَعْجَبَكَ. (ب) لو لَم أَمْرَضْ فِي أَثْنَاءِ الاخْتِبَارِ لَنَجَحْتُ بِتقدِيرٍ مُمْتَازٍ. (جـ) لو عَرَفْتُ أَنَّكَ قَادِمٌ مَا سَافَرْتُ.

(2) إنّما أهلك الذين من قبلكم أنّهم كانوا: یہاں "اہلک" کا فاعل ایک مخفی مصدر ہے۔ اس کی تفصیل یہ ہے: تم میں سے پہلوں کو ایسا ہونے نے ہلاک کر دیا کہ وہ معزز کو چھوڑ دیتے تھے اور کمزور پر سزا نافذ کر دیتے تھے۔

(3) لَو أنّ فَاطِمَةَ... سَرِقَتْ لَقَطَعْتُ يَدَهَا: "لو" کو حرف امتناع کا نام دیا جاتا ہے یعنی جواب شرط کے غلط ہونے سے شرط کا غلط ہونا واضح ہو۔ جیسے ہماری بات "اگر وہ محنت کرتا تو ضرور کامیاب ہوتا" کا مطلب ہے کہ چونکہ اس نے محنت نہ کی، اس وجہ سے کامیاب نہ ہو سکا۔ "لو" سے تین معاملات اخذ کیے جا سکتے ہیں: (ا) شرط۔ (ب) شرط کو زمانہ ماضی سے مخصوص کرنا۔ (ج) سبب کے غلط ہونے کو بیان کرنا۔ "لو" جملہ فعلیہ میں بھی آ سکتا ہے جیسے "اگر تم مجھے دو گے تو میں تمہیں دوں گا۔" یا پھر "انّ" کے ساتھ مل کر آ سکتا ہے جیسے "لو أَنّ فاطمة بنتَ مُحمد سرقَتْ لقطعْتُ يَدَهَا." ۔ "لو" کا جواب اگر مثبت ہو تو اکثر اوقات لام کے ساتھ مل کر آتا ہے جیسا کہ پچھلی مثالوں میں گزر چکا ہے۔ یہ (لام) کبھی حذف بھی کر دیا جاتا ہے جیسے اس حدیث شریف میں ہے: "اگر ابن آدم کو سونے سے بھری ایک وادی دے دی جائے تو وہ دوسری کی تمنا کرے گا۔"

اس کا جواب اگر منفی ہو تو پھر اکثر اوقات لام کے بغیر آتا ہے جیسے اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "اگر اللہ چاہتا تو وہ نہ کرتے۔" آپ کے لئے "لو" کی دیگر مثالیں یہ ہیں: (ا) اگر تم وہ منظر دیکھتے تو حیران رہ جاتے۔ (ب) اگر میں امتحان کے دوران بیمار نہ پڑتا تو پھر امتیازی رزلٹ کے ساتھ کامیاب ہوتا۔ (ج) اگر میں جانتا کہ آپ آنے والے ہیں تو سفر نہ کرتا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمُؤَوَّلُ	جس کی تاویل کی جائے	إِذَنْ	تب	أُعْطِيَ	اسے دیا گیا
تَقديرُ	وضاحت، اندازہ	تُفِيدُ	یہ فائدہ دیتی ہے	مَلآنَ	دو بھرے ہوئے
كَونُ	ہونا	الزَّمَنِ	زمانہ	ذَهَب	سونا
امتِنَاعٍ	منع کرنا	السَّبَبِ	وجہ	الْمَنْفِيُّ	منفی
الشَّرْطِ	شرط	جَوَابُ	جواب (شرط کا جواب)	الاخْتِبَارِ	ٹسٹ کرنا، معائنہ کرنا
اجتَهَدْتَ	تم نے کوشش کی	الْمُثْبَتُ	مثبت	سَافَرْتُ	میں نے سفر کیا
لَنَجَحْتَ	تم ضرور کامیاب ہوئے	اقْتِرَانُ	ملانا	تَقدِيرٍ	اندازہ، وضاحت
تَنْجَحْ	تو کامیاب ہوتے ہو	تُحذَفُ	اسے حذف کیا جاتا ہے	قَادِمٌ	آنے والا

سبق 7B: شرح حدیث

جـ ــ مِنَ الْجَوَانبِ البَلاغيَّةِ	ج۔۔۔ بلاغت کے پہلو سے اہم نکات

فِي قَوْلِ النبي صلى الله عليه وسلم: "أ تَشفعُ فِي حَدّ من حُدُود الله؟" استفهَامٌ إنكَاريٌّ مَعناهُ الاسْتِنْكَارُ وعَدَمُ القَبُولِ، أي أنَّ رَسولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم يُنْكِرُ عَلَى أسامةَ هَذِهِ الشَّفَاعَةَ، أي لا يَصِحُّ لك يا أسامةُ أنْ تَشفَعَ فِي حَدّ من حُدودِ الله.

وكَذَلِكَ فِي قَوْلِهِم: "مَن يَجترِئُ عليه إلا أُسامَةَ؟" استفهامٌ إنْكَارِيٌّ بِمَعنَى النَّفْيُ أي لا أحدَ إلا أسامةُ يَجترئ عليه فَيَشفَعُ فيه.

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد: "کیا تم اللہ کی حدود میں سے ایک حد کے بارے میں سفارش کر رہے ہو؟" میں استفہام انکاری ہے جس میں حوصلہ شکنی اور عدم قبولیت کا معنی پایا جاتا ہے۔ یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اسامہ کی اس سفارش کے بارے میں حوصلہ شکنی فرمار ہے ہیں، یعنی اے اسامہ! تمہارے لئے یہ درست نہیں ہے کہ تم اللہ کی حدود میں سے کسی حد کے بارے میں سفارش کرو۔

د ــ مَا يُستَفَادُ مِنَ النَّصِّ	د۔۔ عبارت سے کیا اخذ کیا جاسکتا ہے؟

(1) حِرصُ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم عَلَى تَأكيدِ مَبْدَأ العَدْلِ والْمُسَاوَاةِ بَيْنَ النَّاسِ.

(2) كُلُّ إنسانٍ يَنَالُ جَزَاءَ عَمَلِه، خَيْرًا أو شَرًّا، دُونَ النَّظَرِ إلَى الأَنْسَابِ والأَحْسَابِ.

(3) حُدُودُ اللهِ تُقَامُ على الْجَمِيعِ، فَلا تُسْقَطُ لِقَرَابَةٍ، ولا تُخَفَّفُ لِهَوًى.

(۱) لوگوں کے درمیان عدل اور مساوات کے اصول کی تاکید کے بارے میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شدید خواہش تھی۔

(۲) ہر انسان کو اس کے عمل کا بدلہ پہنچنا چاہیے، خواہ وہ اچھا ہو یا برا اور اس معاملے میں حسب ونسب کا خیال نہیں رکھنا چاہیے۔

(۳) اللہ کی قائم کردہ سزاؤں کو ہر شخص پر نافذ کیا جائے گا۔ یہ رشتے داری کے خیال سے ساقط نہیں کی جائیں گی اور نہ ہی محض نفسانی خواہش کی وجہ سے کم کی جائیں گی۔

آج کا اصول: لفظ "انّما" کا استعمال کسی چیز کو محدود کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ لفظ "لو" کا استعمال کسی فرضی صورت یا شرط کو بیان کرنے کے لئے ہوتا ہے۔ لو کے بعد والے حصے کو "شرط" کہتے ہیں جبکہ اس حصے کے بعد آنے والے کو "جواب شرط" کہا جاتا ہے۔

چیلنج! مرکب اضافی اور مرکب توصیفی کے دو حصوں کے نام بتائیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
استفهامٌ إنكَاريٌّ	منفی سوال جیسے "کیا ایسا نہیں ہے؟"	حِرصُ	لالچ	تُسْقَطُ	اسے گرایا یا چھوڑا جاتا ہے
		تَأكيدِ	تاکید کرنا	قَرَابَةٍ	قرابت، رشتے داری
الاستِنْكَارُ	حوصلہ شکنی کرنا	مَبْدَأ	اصول	تُخَفَّفُ	اسے کم کیا جاتا ہے
يُنْكِرُ	وہ انکار کرتا ہے	الْمُسَاوَاةِ	برابری، مساوات	لِهَوًى	خواہش کے لئے

سبق 7B: شرح حدیث

مَنْ يُظِلُّهُمُ اللهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ	جنہیں اللہ قیامت کے دن اپنے خاص سائے میں جگہ فراہم کرے گا۔

عن أبي هريرةَ رضي الله عنه عن النبيّ صلى الله عليه وسلم قال: "سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللهُ في ظِلِّهِ يومَ لا ظلَّ إلا ظلُّهُ: (1) إمامٌ عادلٌ. (2) وشابٌّ نَشَأَ في عبادة الله تعالى. (3) ورَجُلٌ قَلْبُه مُعَلَّقٌ بالْمَسَاجِدَ، (4) ورَجُلان تَحَابَّا في الله ـــ اجْتَمَعَا عليه وتَفَرَّقَا عليه. (5) ورجلٌ دَعَتْه امرأةٌ ذاتُ مَنْصِبٍ وجَمَالٍ فقال إنِي أَخَافُ الله. (6) ورجلٌ تصدَّق بصَدَقَةٍ ، فَأَخْفَاهَا حتّى لا تَعْلَمَ شِمَالُه ما تُنْفِقُ يَمِينُه، (7) ورجلٌ ذكر الله خالياً، فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ." (متفق عليه)

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سات قسم کے افراد ایسے ہوں گے جنہیں اللہ اپنے خاص سائے میں اس دن جگہ فراہم کرے گا جب اس کے سوا کوئی اور سایہ نہ ہو گا: (۱) عدل کرنے والا حکمران۔(۲) وہ نوجوان جو اللہ تعالی کی عبادت میں لطف محسوس کرے۔(۳) وہ شخص جس کا دل مسجد سے معلق ہو۔(۴) وہ دو افراد جو اللہ کی خاطر محبت کریں، اس کے لئے اکٹھے ہوں اور اسی کے لئے الگ ہوں۔(۵) وہ شخص جسے کسی اعلی منصب کی خوبصورت عورت نے (بدکاری کے لئے) بلایا تو اس نے کہا، میں اللہ سے ڈرتا ہوں۔(۶) وہ شخص جس نے صدقہ کیا اور اسے اتنا مخفی رکھا کہ اس کے بائیں ہاتھ کو خبر نہ ہوئی کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے۔(۷) وہ شخص جس نے اللہ کو خلوت میں یاد کیا اور اس کی دونوں آنکھیں بہہ نکلیں۔

أ ـــ شرح الْمُفْرَدَاتِ	ا۔۔۔انفرادی الفاظ کی تشریح
الكلمة	**معناها**
الظِـــلُّ	ج ظِلالٌ . أَظَـــلَّ فلانٌ فلاناً: جعله في ظِلِّه. واستَظَلَّ بالشجرة: دخل في ظِلِّهَا.
سایہ	جمع ظلال۔ فلاں نے فلاں پر سایہ کیا یعنی اسے سائے میں رکھا۔ اس نے درخت سے سایہ حاصل کیا یعنی اس کے سایے میں داخل ہو گیا۔
في ظِلِّـــه	إضافةُ الظلِّ إلى الله إضافةُ تشريف لِيَحْصُلَ امتيازُ هذا الظلِّ على غيره كَما قِيلَ لِلكَعبَةِ: بيتُ اللهِ مع أن جَميعُ الْمساجدَ مِلْكُه. وقيل: الْمُرادُ ظلُّ عَرْشِهِ، وتَدُلُّ عليه رِوَايَةُ سَلمَانَ: "... فِي ظِلِّ عَرْشِهِ ".
اس کے سائے میں	سائے کی نسبت اللہ تعالی کی طرف کرنے کا مقصد اس کی عظمت بیان کرتا ہے تاکہ اس سائے کو دیگر سایوں پر امتیاز حاصل ہو جائے جیسا کہ کعبہ کے بارے میں کہا جاتا ہے "اللہ کا گھر" جبکہ تمام مساجد اسی اللہ کی ملکیت ہیں۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ یہاں اس سے مراد عرش کا سایہ ہے۔ سلمان رضی اللہ عنہ کی روایت اس کی دلیل ہے جس میں "عرش کے سایے میں۔۔۔" کے الفاظ ہیں۔
يوم لا ظلَّ إلاّ ظله	الْمراد به يوم القيامة
اس دن جب سوائے اس کے کوئی سایہ نہ ہو گا	یہاں دن سے مراد یوم قیامت ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
شابٌّ	نوجوان لڑکا	دَعَتْ	اس (خاتون) نے بلایا	إضافةُ	مرکب اضافی ہونا
نَشَأَ	اس نے نشوونما پائی	أَخْفَا	اس نے خفیہ رکھا	تشريفٍ	عزت دینا
تَحَابَّا	ان دونوں نے محبت کی	فَاضَتْ	وہ بہہ نکلی	لِيَحْصُلَ	تاکہ وہ حاصل کرے
تَفَرَّقَا	وہ دونوں الگ ہوئے	اسْتَظَلَّ	اس نے سایے کی تلاش کی	امتيازُ	امتیاز، فرق

سبق 7B: شرح حدیث

الكلمة	معناها
الإمام	الْخليفَةُ، وُيلْحَقُ به كلُّ مَن وُلِيَ أمراً من أمور المسلمين. ج أَئِمَّةٌ
امام	خلیفہ، اس میں ہر اس شخص کا الحاق کیا گیا ہے جو مسلمانوں کے امور پر ذمہ دار بنایا جائے، جمع ائمہ
العَدْل	الإنصَافُ، وهو إعطَاءُ الْمَرءِ ما له وأَخْذُ ما عليه. والعَادِلُ: الْمُتَّصِفُ بِالعَدلِ
عدل	انصاف، یعنی کسی شخص کو اس کا حق دینا اور اس سے اس پر واجب حق لینا۔ عادل اسے کہتے ہیں جس میں عدل کی صفت پائی جائے۔
نَشَــأَ الصبيُّ	شَبَّ ونَمَا. الْمصدر: نُشوءٌ ونَشْأَةٌ
بچے نے نشو و نما پائی	یعنی وہ جوان ہوا اور اس نے نشو و نما پائی۔ اس کا مصدر نشو اور نشاۃ ہے۔
شَــابٌّ	مَن بَلَغَ سِنَّ البلوغ وَلَمَّا يَصِلُ إلى سِنِّ الرُجُولَةِ بَعدُ. ج شُبَّانٌ ، وشَبَابٌ (والشَّبَابُ أيضًا مصدر شَبَّ الغلامُ أي: أدرك طَوْرَ الشَّبَاب).
نوجوان	جو سن بلوغ کو پہنچ جائے مگر ابھی مردانگی کی عمر کو نہ پہنچا ہو۔ اس کی جمع شبان اور شباب ہیں۔ (شباب مصدر بھی ہے، شب الغلام کا معنی ہے کہ اس نے جوانی کے طور طریقے سمجھ لیے۔)
عَلِّق الشيء بالشيء	نَاطَهُ. والشَّيءُ مُعَلَّقٌ. تَقُولُ: عَلَّقتُ الثَّوبَ بِالْمِشْجَبِ.
کسی چیز کا دوسری چیز سے معلق ہونا	وہ اس سے لٹکی ہوئی ہے اور چیز معلق ہے۔ آپ کہتے ہیں کہ کپڑا کھونٹی سے ٹنگا ہوا ہے۔
تَحَابَّ الرَّجُلانِ	أَحَبَّ أحدُهما الآخر. المضارع: يَتَحَابُّ. وهو من باب تَفَاعُل، وأصلُ تَحَابَّ تَحَابَبَ
دو افراد نے ایک دوسرے سے محبت کی	ان میں سے ایک نے دوسرے سے محبت کی۔ اس کا مضارع یتحاب ہے۔ یہ باب تفاعل سے ہے اور تحاب کی اصل تحابب ہے (یعنی دو "ب" ایک دوسرے میں مدغم ہو گئی ہیں۔)
تفرّق الرجلان	ذَهَبَ كُلُّ مِنهُمَا فِي طريقٍ. وهو ضِدُّ اجْتَمَعَ.
دو افراد الگ ہوئے	ان میں سے ہر ایک اپنے راستے پر چلا گیا۔ یہ اجتمع کا متضاد ہے۔
دَعَتْه	أي دعته إلى فعلِ الفاحشة.
اس نے اسے بلایا	یعنی اس کو فحش کام کی طرف بلایا۔
المَنْصِب	الأَصْلُ والْحَسَبُ. يقال: فلانٌ ذُو مَنْصِب كريْمٍ. ويُقال: لِفُلان مَنْصِب: أي عُلُوٌّ ورِفْعَةٌ . وهو ما يَتَوَلاه الْمَرْءُ من عَمَلٍ. يقال: تَوَلَّى فلان مَنْصِب الوزَارةِ أو القَضَاءِ ونحوِهِمَا
منصب	اصل اور اعلی مقام۔ کہا جاتا ہے، فلاں بڑا معزز اور صاحب منصب ہے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے: فلاں کے لئے تو منصب ہے یعنی بلندی اور اعلی مقام ہے۔ جب کسی شخص کو کام کی ذمہ داری دی جائے تو کہا جاتا ہے، فلاں وزارت یا جج وغیرہ کے کسی عہدے پر فائز ہو گیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
وُلِيَ	اسے حکومت دی گئی	شَبَّ	وہ جوان ہوا	الْمِشْجَب	کھونٹی
إعطَاءُ	عطا کرنا	نَمَا	اس نے نشو و نما پائی	عُلُوٌّ	بلند
الْمَرءِ	شخص	سِنَّ البلوغ	بلوغت کی عمر	رِفْعَةٌ	بلندی
الْمُتَّصِفُ	جس میں صفت ہو	الرُجُولَةِ	مردانگی	مَنْصِب	منصب، درجہ
الصبِيُّ	بچہ	طَوْرَ	طور طریقے، دور	الوَزَارةِ	وزارت
		نَاطَ	وہ لٹک گیا	القَضَاءِ	قضاء، عدالت کا محکمہ

سبق 7B: شرح حدیث

الكلمة	معناها
الْجَمَال	الْحُسْن. وضِدُّهُ القُبْح.
جمال	خوبصورتی، یہ بدصورتی کا متضاد ہے
تَصَدَّقَ على فُلانٍ	أعطَاهُ الصَّدَقَة.
اس نے فلاں کو صدقہ دیا	یعنی اس نے اسے صدقہ عطا کیا
أَخْفَى الشَّيءَ	سَتَرَه وكَتَمَه. والْمصدرُ: إِخْفَاءٌ
اس نے چیز کو مخفی رکھا	اس نے اسے چھپایا اور مخفی کیا، اس کا مصدر "اخفاء" ہے
الشِّمال	مَقَابِلُ اليَمِيْنَ. ج شَمَائِلُ. وجَمعُ اليَمِيْنَ أَيْمَانٌ وفِي القرآن الكريْمِ على لسانِ إبليسَ: ثُم لآتِيَنَّهم مِنْ بَيْنِ أَيْدِيهِم ومِنْ خَلْفِهِم، وعَنْ أَيْمانِهم، وعن شَمَائِلِهِمْ (الأعراف 7:17)
شمال	یہ یمین کا مقابل ہے، جمع شمائل۔ یمین کی جمع "ایمان" ہے۔ قرآن کریم میں ابلیس کی زبان سے بیان کیا گیا ہے: "پھر میں ضرور ان تک آؤں گا ان کے آگے سے، ان کے پیچھے سے، ان کے دائیں سے اور ان کے بائیں سے۔
فَاضَ الْماءُ	كَثُرَ حَتّى سَالَ. فَاضَتْ عَيْنُهُ: سَالَ دَمْعُهَا
پانی بہہ نکلا	اتنا زیادہ ہوا کہ سیلاب آ گیا۔ آنکھیں بہہ نکلیں یعنی ان کے آنسو بہہ نکلے۔
ب ــ إيضَاحَاتٌ نَحوِيَّةٌ	ب۔۔۔ گرامر سے متعلق توضیحات

يُظِلُّهم اللهُ في ظِلِّه يومَ لا ظلَّ إلا ظلُّه: هنَا يومَ مُضَافٌ إلى الْجُملَةِ الاسْمِيَّةِ "لا ظل إلا ظلُّه". وإليك مثالا آخرَ: "وسلامٌ عليه يومَ وُلِدَ ويومَ يَموتُ ويومَ يُبْعَثُ حَيًّا." (مريم 19:15) هنا أضِيفُ يَومٌ إلى جُملَةٍ فعْلِيَّة.

يُظِلُّهم اللهُ في ظِلِّه يومَ لا ظلَّ إلا ظلُّه: یہاں "یوم" جملہ اسمیہ لا ظلَّ إلا ظلُّه کی طرف مضاف ہے۔ آپ کے لئے اس کی ایک اور مثال ہے: "وسلامٌ عليه يومَ وُلِدَ ويومَ يَموتُ ويومَ يُبْعَثُ حَيًّا." یہاں "یوم" کو جملہ فعلیہ وُلِدَ ، يَموتُ ، يُبْعَثُ کی طرف مضاف کیا گیا ہے۔

مطالعہ کیجیے!

اسلام کا خطرہ: محض ایک وہم یا حقیقت۔ یہ جان ایل ایسپوزیٹو کی کتاب پر تبصرہ ہے۔ مصنف نے مسلم دنیا میں چلنے والی اسلامی تحریکوں کا ایک غیر جانبدارانہ اور تفصیلی تجزیہ کیا ہے۔ http://www.mubashirnazir.org/ER/L0012-00-Islamic Threat.htm

کیا آپ جانتے ہیں؟

مرکب اضافی میں مضاف یا مضاف الیہ دونوں ہی کوئی ایک لفظ کی بجائے الفاظ کا پورا مجموعہ بھی ہو سکتے ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَتَرَ	اس نے چھپایا	لآتِيَنَّ	یہ ضرور ضرور آئے گا	مُضَافٌ	مضاف، مرکب اضافی کا حصہ
كَتَمَ	اس نے چھپایا	دَمْعُ	آنسو	أُضِيفُ	اسے مضاف بنایا گیا

سبق 7B: شرح حدیث

جـ ــ مِنَ الْجوَانبِ البَلاغِيَّةِ	ج۔۔۔بلاغت کے پہلو سے توضیحات

(1) قَولُه صلى الله عليه وسلم : "يوم لا ظل إلا ظله " فيه قَصْرٌ . والقصر فِي اللُّغةِ الْحَبْسُ تقول مثلا: قَصرَتِ الْجَائزَةُ الْجَامعَةِ على الطُّلّابِ الْمُتَفوِّقِيْنَ، بِمَعنَى خَصَّتهم بِها دون غيرهم.

والقَصر فِي البلاغة نوعان: (أ) قَصْرُ موصوف على صفة . (ب) قَصْرُ صفة على موصوف. ومثال الأول قولك : ما سعيدٌ إلا مُدَرِّسٌ. أي لَيست له صفَةٌ أُخرَى غَيْرُ التَّدريسِ. ومثَالُ الثَّاني قولُكَ : "لا مُتَفوِّقَ في هذا الفصل إلا مُحمدٌ" ، أي ليس أحدٌ متفوقًا إلا مُحمدٌ . فأصبح التَفَوُّقُ مَقصُوراً على محمد. وفِي قولِ الرسول صلى الله عليه وسلم "لا ظل إلا ظله." نُلاحِظُ أنَّه مِن قصرِ الصِّفَةِ على الْمَوصُوفِ، أي ليس هناك يومُ القيامةِ ظلٌ إلا ظلِ الله، فقَصَرَ الظِّلَّ الْمَوجُودُ فِي يومِ القيامة على ظلِّ اللهِ سبحانه وتعالى.

(2) وقولُه صلى الله عليه وسلم: "ورَجُلٌ قَلْبُه مُعلَّقًا بالْمَسَاجِدِ" فيه كِنَايَةٌ عَن حُبِّ هذا الرَّجُلِ للمَسَاجِدَ ومُلازَمَتِه لَها.

(3) وأمّا قولُه صلى الله عليه وسلم : "حتّى لا تعلمَ شِمالُه ما تُنْفِقُ يمينُه" ففيه مُبَالَغَةٌ فِي إِخفاءِ الصَّدَقَةِ وسترِهَا.

(۱) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "اس دن جب اس کے علاوہ کوئی سایہ نہ ہو گا" میں "قصر" ہے۔ڈکشنری میں قصر کا معنی ہے قید کرنا۔ مثلاً آپ کہتے ہیں: "یونیورسٹی کا انعام صرف لائق طلباء کے لئے ہے۔" اس کا معنی ہے کہ یہ ان کے ساتھ مخصوص ہے اور کسی دوسرے کے لئے نہیں ہے۔

بلاغت میں "قصر" کی دو اقسام ہیں: (ا) موصوف کو صفت پر محدود کرنا (یعنی کسی شخص میں بس ایک ہی صفت پائی جاتی ہے)۔(ب) صفت کو موصوف پر محدود کرنا (یعنی کوئی صفت صرف ایک ہی شخص میں پائی جاتی ہے)۔ پہلے کی مثال آپ کا یہ قول ہے: "سعید تو کچھ نہیں ہے سوائے استاد ہونے کے۔" یعنی تدریس کے علاوہ اس میں کوئی اور صفت نہیں ہے۔ دوسرے کی مثال آپ کی یہ بات ہے: "اس جماعت میں سوائے محمد کے اور کوئی لائق نہیں ہے۔" یعنی محمد کے علاوہ کوئی اور طالب علم لائق نہیں ہے۔ اس طرح سے لائق ہونے کی صفت صرف محمد میں "مقصور" یا قید ہو کر رہ گئی ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد "اس کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا" میں ہم دیکھتے ہیں کہ یہ "قصر موصوف علی صفت" ہے۔ کیونکہ قیامت میں سوائے اللہ کے خاص سائے کے اور کوئی ہو گا ہی نہیں۔ قیامت کے دن سایہ صرف اللہ سبحانہ وتعالیٰ کا ہی موجود ہو گا۔

(۲) آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "وہ شخص جس کا دل مساجد میں معلق ہے" میں اس بارے میں کنایہ ہے کہ یہ شخص مسجدوں سے کتنی محبت کرتا ہے اور ان میں (حاضری کو) کتنی باقاعدگی سے کرتا ہے۔

(۳) رہا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "اس کے بائیں ہاتھ کو یہ خبر نہ ہو کہ دائیں ہاتھ نے کیا خرچ کیا ہے" میں صدقے کو چھپانے کے بارے میں مبالغہ ہے۔

انشاء اللہ لیول ۵ میں آپ "علم بلاغت" کا مطالعہ کریں گے۔ وہاں حقیقت، مجاز، کنایہ، استفہام انکاری، مبالغہ، قصر وغیرہ کے یہ تمام مضامین پوری تفصیل سے بیان ہوں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قَصْرٌ	محل، محدود کرنا	التَّدرِيسِ	تعلیم وتدریس	نُلاحِظُ	ہم ملاحظہ کرتے ہیں
الْحَبْسُ	قید کرنا	الفصل	جماعت	كِنَايَةٌ	اشارہ وکنایہ
خَصَّت	اس نے مخصوص کرلیا	التَفَوُّقُ	اچھی کارکردگی	مُلازَمَة	حاضر ہونا
الْمُتَفوِّقِيْنَ	اچھی کارکردگی والے	مَقصُوراً	محدود کرتے ہوئے	مُبَالَغَةٌ	مبالغہ، زیادہ کرنا

سبق 7B: شرح حدیث

(4) وأما قوله صلى الله عليه وسلم : "فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ" ففيه مَجَازٌ عَقْلِيٌّ إذْ أُسْنِدَ الفَيضُ إلى العَيْنِ، مع أنَّ الدُّمُوعَ هي التي تَفِيضُ وذلك من إسْنَادِ الفعلِ إلى مَكَانِهِ لأنّ العينَ مكانُ الدُّمُوعِ، وإسنادُ الفيضِ إلى العينِ مُبَالَغَةٌ كأنَّهَا هي التي فَاضَتْ.

(۴) جہاں تک آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "اس کی آنکھیں بہہ نکلیں۔" یہاں عقلی مجاز ہے جب بہنے کی نسبت آنکھ کی طرف کی جائے۔ یہ تو آنسو ہیں جو کہ بہتے ہیں مگر فعل کی نسبت اس کی جگہ کی طرف کی جاتی ہے کیونکہ آنکھ ہی آنسوؤں کی جگہ ہے۔ بہنے کی نسبت آنکھ سے کرنے میں مبالغہ ہے گویا کہ یہ ہیں جو کہ بہہ نکلیں۔

د ــ مَا يُستَفَادُ مِنَ النَّصِّ	د۔۔۔عبارت سے کیا اخذ کیا جا سکتا ہے

(1) في هذا الْحديث حَثٌّ لكل من يَلِي أمراً من أُمُورِ الْمُسلمِيْنَ أنْ يكونَ عَادلاً حتّى يُحظَى بِرَحْمَةِ اللهِ وكَرَمِهِ يومَ القيامة.

(2) طَاعَةُ الإنسَانِ للهِ تعالى وَقْتَ الشباب أفضلُ عند الله من طاعَتِهِ وَقْتَ الكِبَرِ، فَفِي الشَّبَابِ يَقْوَى الإنسانُ على العملِ والعِبَادَةِ.

(3) فضلُ الْمَسَاجِدَ عندَ اللهِ عظيمٌ لأنَّها بُيُوتُهُ فِي الأرضِ، وكذلك فضلُ الْمُحِبِّيْنَ لَها، الْمُكَثِّرِينَ من مُلازَمَتِهَا والتَرَدُّدِ عليها.

(4) يَنبَغِي أن يكونَ حُبُّ الإنسانِ لأخيه الإنسانِ قَائِمًا على أسَاسِ الدِّينِ أي الْحُبُّ فِي اللهِ وليسَ لِغَرَضٍ من أغرَاضِ الدُّنيَا.

(5) تَقْوى اللّهِ وخَشْيَتُهُ من أفضَلِ ما يَتَحَصَّنُ به الْمُؤمنُ من نَزَعَاتِ النَّفسِ وهَوَاجِسِ الشَّيطَانِ.

(۱) یہ حدیث میں یہ ترغیب موجود ہے کہ جو شخص مسلمانوں کے امور پر نگران مقرر کیا جائے، اسے عادل ہونا چاہیے تاکہ وہ قیامت کے دن اللہ کی رحمت اور اس کے کرم کا فائدہ اٹھا سکے۔

(۲) جوانی کے وقت انسان کی اللہ تعالیٰ کی اطاعت اللہ کے نزدیک بڑھاپے کے وقت کی اطاعت سے افضل ہے۔ جوانی میں انسان عمل اور عبادت کرنے کے لئے مضبوط ہوتا ہے۔

(۳) اللہ کے نزدیک مساجد کی فضیلت بہت بڑی ہے کیونکہ یہ زمین میں اس کے گھر ہیں۔ یہی معاملہ ان سے محبت کرنے والوں کا ہے جو ان میں آنے میں باقاعدگی کریں اور یہاں رک کر باہر جانے میں تردد محسوس کریں۔

(۴) انسان کو اپنے انسان بھائی سے محبت دین کی اساس پر قائم ہونی چاہیے یعنی محبت اللہ کے لئے ہو نہ کہ دنیاوی اغراض میں سے کسی غرض کے لئے۔

(۵) اللہ سے ڈرتا اور اس کا خوف محسوس کرنا ان تمام چیزوں میں بہترین ہے جن سے مومن بندہ نفسانی ترغیبات اور شیطانی بہکاووں کے خلاف قلعہ بند ہوتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَجَازٌ	مجازی معنی	الدُّمُوعَ	آنسو، دمع کی جمع	الْمُكَثِّرِينَ	کثرت کرنے والے
عَقْلِيٌّ	عقلی، منطقی	حَثٌّ	ترغیب دلانا	التَرَدُّد	تردد کرنا، رکے رہنا
أُسْنِدَ	اسے لنک کیا گیا	يَلِي	وہ حکمران بنتا ہے	يَتَحَصَّنُ	وہ قلعہ بند ہو جاتا ہے
الفَيضُ	بہہ نکلنا	يُحظَى	اسے فائدہ ملتا ہے	نَزَعات	خواہشات، ابھارنا
		الكِبَرِ	بڑائی، بڑھاپا	هَوَاجِسِ	ترغیبات

(6) فضلُ إخفَاءِ الصَّدَقَةِ خَاصَةً إذا كانَتْ صَدقَةُ تَطَوُّعٍ، لأنَّها حِينَئِذٍ تَكُونُ أبعَدُ عَنِ الرِّيَاءِ والنِّفَاقِ، ودَلِيلاً على صدقِ الْمُتَقَرِّبِ بها إلى اللّٰه تعالى.

(7) من صِفَاتِ الْمُؤمِنِ الصَّادقِ أن يَخشَعَ قَلبَهُ وتَفيضُ دُموعُهُ عِندَ ذِكرِ الله مِصدَاقًا لِقَولِهِ تعالى "إنّما الْمُؤمنونَ الذين إذا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتْ قلوبُهم." وقوله تعالى : وإذا تُتلَى عليهم آياتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّدا وبُكِيًّا.

(مأخوذٌ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدِينةِ الْمُنَوَّرَةِ)

(۶) صدقے کو چھپا کر دینا، خاص طور پر اس وقت جب یہ نفلی صدقہ ہو بڑی فضیلت کی چیز ہے کیونکہ اس طرح انسان ریاکاری اور نفاق سے بعید ترین ہوتا ہے۔ یہ اس کی دلیل ہے کہ اللہ تعالی کے نزدیک ہونے والا بندہ (اس معاملے میں) سچا ہے۔

(۷) سچے مومن کی صفات میں یہ ہے کہ اللہ کے ذکر کے وقت اس کا دل جھکا ہوا ہوتا ہے اور اس کے آنسو بہہ رہے ہوتے ہیں۔ یہ اللہ تعالی کے اس ارشاد کے مصداق ہے: "مومن تو بس وہی ہیں جب اللہ کو ان کے سامنے یاد کیا جائے تو ان کے دل خوف سے بھر جاتے ہیں۔" اور اس کے ارشاد (کے مصداق): "جب رحمان کی آیات ان کے سامنے تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں گر جاتے ہیں۔"

آج کا اصول:

اگر فعل مضارع سے پہلے لفظ "لن" لگا دیا جائے تو یہ اسے تاکید کے ساتھ مستقبل میں منفی مفہوم میں کر دیتا ہے۔ جیسے یفْھَمْ (وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا) مگر لَنْ یَفْھَمْ کا معنی ہے (وہ ہرگز نہیں سمجھے گا۔)

مطالعہ کیجیے!

دولت اللہ تعالی کی بہت بڑی نعمت ہے لیکن اس کے ساتھ کچھ ایسے مسائل ہیں جن سے خبردار رہنا ضروری ہے۔ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0008-Wealth.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَطَوُّعٍ	اپنی مرضی سے کرنا	دَلِيلاً	دلیل	خَرُّوا	وہ گر پڑے
أبعَدُ	دور ترین	الْمُتَقَرِّبِ	جو قریب ہو	سجَّدا	سجدہ کرتے ہوئے
الرِّيَاءِ	ریاکاری، دکھاوا	مِصدَاق	مصداق	بُكِيًّا	روتے ہوئے
النِّفَاقِ	منافقت، دوغلا پن	وَجِلَتْ	وہ ہل گئی، خوفزدہ ہو گئی		

سبق 8A: فعل ماضی کی کچھ خاص شکلیں

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے ۵ نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربي	اردو
ذَلِكَ بِأَنَّهُمْ كَانُوا يَكْفُرُونَ بِآيَاتِ اللَّهِ	وہ اس وجہ سے تھا کہ وہ اللہ کی آیتوں سے کفر کیا کرتے تھے
مَنْ كَانَ يُرِيدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللَّهِ ثَوَابُ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ	جو دنیا کے بدلے کا ارادہ کیا کرتا ہو تو اللہ کے پاس ہی دنیا و آخرت دونوں کا بدلہ اللہ ہی کے پاس ہے۔
وَنَذَرَ مَا كَانَ يَعْبُدُ آبَاؤُنَا	اور اس نے نذر مانی کہ ہمارے آباؤاجداد جو عبادت کیا کرتے ہیں
دَمَّرْنَا مَا كَانَ يَصْنَعُ فِرْعَوْنُ وَقَوْمُهُ وَمَا كَانُوا يَعْرِشُونَ	ہم نے تباہ کر کے برابر کر دیا جو فرعون اور اس کی قوم کیا کرتے تھے اور جو وہ بلند کیا کرتے تھے۔
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً	تو جو اپنے رب سے ملاقات امید رکھتا ہو تو اسے نیک عمل کرنا چاہیے۔
كَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلاةِ وَالزَّكَاةِ	وہ اپنے اہل وعیال کو نماز اور زکوۃ کی تلقین کیا کرتا تھا۔
مَنْ كَانَ يَظُنُّ	جو گمان رکھتا ہو
كَانَا يَأْكُلانِ الطَّعَامَا	وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے
وَلَوْ كَانُوا يُؤْمِنُونَ بِاللَّهِ وَالنَّبِيِّ	اور اگر وہ اللہ اور نبی پر ایمان رکھتے ہوتے
وَزَيَّنَ لَهُمْ الشَّيْطَانُ مَا كَانُوا يَعْمَلُونَ	شیطان نے ان کے لئے مزین کر دیا جو عمل وہ کیا کرتے تھے
يَمَسُّهُمْ الْعَذَابُ بِمَا كَانُوا يَفْسُقُونَ	عذاب ان کو مس کرے گا کیونکہ وہ نافرمانی کیا کرتے تھے
نَجَّيْنَاهُ مِنْ الْقَرْيَةِ الَّتِي كَانَتْ تَعْمَلُ الْخَبَائِثَ	ہم نے اسے اس شہر سے نجات دی جس کے باشندے خبیث کام کیا کرتے تھے
وَصَدَّهَا مَا كَانَتْ تَعْبُدُ مِنْ دُونِ اللَّهِ	اس نے اسے روکا جس کسی کی اللہ کے علاوہ وہ عبادت کیا کرتے تھے

سبق 8A: فعل ماضی کی کچھ خاص شکلیں

عربي	اردو
إِنْ كُنَّ يُؤْمِنَّ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ	اگر وہ اللہ اور یوم آخرت پر وہ ایمان رکھتی ہوں
تِلْكَ مِنْ أَنْبَاءِ الْغَيْبِ نُوحِيهَا إِلَيْكَ مَا كُنتَ تَعْلَمُهَا	یہ غیب کی خبریں ہیں جو ہم آپ کی جانب وحی کرتے ہیں جو آپ نہیں جانتے تھے
مَا كُنتَ تَرْجُوا أَنْ يُلْقَى إِلَيْكَ الْكِتَابُ	تمہیں امید نہیں تھی کہ تمہاری طرف کتاب بھیجی جائے گی
وَمَا كُنْتَ تَتْلُو مِنْ قَبْلِه مِنْ كِتَاب	تم اس سے پہلے کتاب نہیں تلاوت کیا کرتے تھے
وَذُوقُوا عَذَابَ الْخُلْدِ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُونَ	ہمیشہ رہنے والے عذاب کا مزہ چکھو کیونکہ تم عمل کیا کرتے تھے
هَذِه جَهَنَّمُ الَّتِي كُنتُمْ تُوعَدُونَ	یہ ہے وہ جہنم جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا ہو
كُنتُمْ تَأْتُونَنَا عَنْ الْيَمِينِ	تم دائیں جانب سے ہماری جانب آیا کرتے تھے
مَا كُنَّا نَعْمَلُ مِنْ سُوءٍ	ہم برے عمل نہیں کیا کرتے تھے
إِنَّمَا كُنَّا نَخُوضُ وَنَلْعَبُ	یقیناً ہم تو مذاق کیا کرتے تھے اور کھیل کھیلا کرتے تھے
قَالُوا رَبَّنَا هَؤُلاءِ شُرَكَاؤُنَا الَّذِينَ كُنَّا نَدْعُو مِنْ دُونِكَ	وہ بولے: ہمارے رب! یہ ہمارے وہ شریک ہیں جن کو ہم تیرے علاوہ پکارا کرتے تھے
كَانَا أَكَلا	وہ دونوں کھانا کھایا کرتے تھے
كَانُوا قَتَلُوا	وہ قتل کیا کرتے تھے
كَانَتْ شَهِدَتْ	وہ گواہی دیا کرتی تھی
كُنتَ ضَرِبتَ	آپ مارا کرتے تھے
كُنتُمَا شَرِبتُمَا	آپ دونوں پانی پیا کرتے تھے

سبق 8A: فعل ماضی کی کچھ خاص شکلیں

عربي	اردو
كُنَّا أكلنَا	ہم کھانا کھایا کرتے تھے
يَكُونانِ أكَلا	ان دونوں نے شاید کھایا ہو گا
يكُونُونَ قَتَلُوا	شاید ان دونوں نے قتل کیا ہو گا
تَكُونُ شَهِدَتْ	شاید اس نے دیکھا ہو گا یا گواہی دی ہو گی
تَكُونُ ضَرَبتَ	شاید تم نے مارا ہو گا یا بیان کیا ہو گا
تَكُونانِ شَرِبتُمَا	شاید تم دونوں نے پیا ہو گا
نَكونُ أكلنَا	شاید ہم نے کھایا ہو گا
لَوْ شَاءَ اللّٰهُ مَا أَشْرَكْنَا	اگر اللہ چاہتا تو ہم شرک نہ کرتے
ما أكَلا	ان دونوں نے نہیں کھایا
ما قَتَلُوا	انہوں نے قتل نہیں کیا
ما شَهِدَتْ	انہوں نے نہیں دیکھا یا گواہی نہیں دی
ما ضَربتَ	تم نے نہیں مارا یا نہیں بیان کیا
ما شَرِبتُمَا	تم دونوں نے نہیں پیا
ما أكلنَا	ہم نے نہیں کھایا

مطالعہ کیجیے!

پہاڑی کا وعظ۔ سیدنا عیسی علیہ الصلوۃ والسلام کا مشہور زمانہ وعظ جس کے فرامین آج بھی پوری طرح قابل عمل ہیں۔ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0009-Mount.htm

سبق 8A: فعل ماضی کی کچھ خاص شکلیں

عربي	اردو
لَوْ تَرَكُوا مِنْ خَلْفِهِمْ ذُرِّيَّةً ضِعَافاً خَافُوا عَلَيْهِمْ	اپنے پیچھے اگر چھوڑ جاتے کمزور اولاد تو ان کے بارے میں خوف رکھتے
لَوْ نَشَاءُ أَصَبْنَاهُمْ بِذُنُوبِهِمْ	اگر ہم چاہتے تو ان کے گناہوں کے سبب انہیں مصیبت میں مبتلا کرتے
رَبِّ لَوْ شِئْتَ أَهْلَكْتَهُمْ مِنْ قَبْلُ	میرے رب! اگر تو چاہتا تو انہیں اس سے پہلے ہلاک کر دیتا
لَوْ خَرَجُوا فِيكُمْ مَا زَادُوكُمْ إِلاَّ خَبَالاً	تم میں سے اگر وہ نکلتے تو سوائے پست ہمتی کے تمہارے لئے کچھ اضافہ نہ کرتے
قَالُوا لَوْ هَدَانَا اللَّهُ لَهَدَيْنَاكُمْ	وہ بولے: اللہ اگر ہمیں ہدایت دیتا تو ہم تمہیں ضرور ہدایت دیتے
لَوْلا جَاءُوا عَلَيْهِ بِأَرْبَعَةِ شُهَدَاءَ	اس پر چار گواہ کیوں نہیں لائے
قَدْ عَلِمَ صَلاتَهُ	اس کی نماز وہ جان چکا ہے
فَقَدْ جَاءُوا ظُلْماً وَزُوراً	تو وہ ظلم اور برے رویے کے ساتھ آ چکے ہیں
وَمَنْ يَعْصِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ فَقَدْ ضَلَّ ضَلالاً مُبِيناً	جس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی تو وہ کھلی گمراہی میں پڑ گیا
قَدْ عَلِمْنَا مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ فِي أَزْوَاجِهِمْ	ہم جان چکے ہیں جو ان پر ہم نے فرض کیا ان کی بیویوں کے بارے میں
قَدْ فَازَ فَوْزاً عَظِيماً	وہ بڑی کامیابی کے ساتھ کامیاب ہو چکا ہے
يَقُولُ الْكَافِرُ يَا لَيْتَنِي كُنتُ تُرَابًا	کافر کہے گا: اے کاش میں مٹی ہو گیا ہوتا
يَا لَيْتَنَا نُرَدُّ وَلا نُكَذِّبَ بِآيَاتِ رَبِّنَا وَنَكُونَ مِنْ الْمُؤْمِنِينَ	اے کاش ہم واپس لوٹتے اور اپنے رب کی آیات کو نہ جھٹلاتے اور اہل ایمان میں سے ہم ہو جاتے
قَالَتْ يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ هَذَا وَكُنتُ نَسْياً مَنْسِيّاً	وہ بولی: اے کاش میں اس سے پہلے ہی مر جاتی اور بالکل ہی بھلا دی گئی ہوتی

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

أَيِّمُ العرب ــ أُمُّ سَلَمَةَ رضي الله عنها

أُمُّ سَلَمَةَ، وما أدْراكَ ما أُمُّ سَلَمَةَ؟ أما أبوها فَسَيِّدٌ من سادات مَخْزومِ الْمَرْمُوقِيْنَ، وجَوَّادٌ من أجْوَادِ العَرَبِ الْمَعْدودين؛ حتَّى إنه كان يُقال له "زادُ الراكب"؛ لأنَّ الرُّكْبانَ كَانتْ لا تتزَوَّدُ إذا قَصَدَتْ منازِلَه أو سارَتْ فِي صُحْبَتِه. وأمَّا زوجُها فعبدُ اللهِ بنُ عبدِ الأَسَدِ أحَدُ العَشَرَةِ السَّابِقِيْنَ إلى الإسلامِ، إذْ لم يَسلَمْ قَبْلَه إلا أبو بكرٍ الصديقُ ونَفَرٌ قليل لا يَبْلُغُ أصابعَ اليدين عدداً.

وأمَّا اسْمُها فَهِنْدُ؛ لكنَّها كُنِّيَتْ بأمِّ سَلَمَةَ، ثُم غَلَبَتْ عليها الكُنْيَةُ. أسلَمَتْ أُمُّ سَلَمَةَ مع زَوْجها فكانتْ هي الأخْرَى من السَّابقَات إلى الإسلامِ أيضاً. وما إنْ شَاعَ نَبَأُ إسلامِ أمِّ سلمةَ وزوجها حتَّى هاجَتْ قريشٌ ومَاجَتْ، وجَعلتْ تَصُبُّ عليهما من نَكَالِهَا ما يُزَلْزِلُ الصُّمَّ الصِّلابَ، فلم يَضعُفَا ولم يَهِنا ولم يَتَردَّدا. ولَما اشتَدَّ عليهما الأذَى وأَذِنَ الرسولُ صلوات الله عليه لأصحابه بالْهِجرَةِ إلى الْحبشةِ كانا فِي طَلِيعَةِ الْمُهاجِرِين.

ام سلمہ رضی اللہ عنہا، آپ ان کے بارے میں کیا جانتے ہیں؟ ان کے والد بنو مخزوم کے ایک سرداروں میں سے ایک ممتاز سردار تھے۔ وہ عرب کے گنتی کے چند سخی افراد میں سے ایک تھے؛ (ان کی سخاوت کا یہ عالم تھا کہ) انہیں "مسافر کا زادِ راہ" کہا جاتا تھا کیونکہ یہ ممکن نہ تھا کہ مسافر ان کے گھر کا قصد کریں اور ان کی صحبت سے لطف اندوز ہوں تو انہیں زادِ راہ نہ ملے۔ ان کے خاوند عبداللہ بن عبدالاسد اسلام قبول کرنے والے دس پہلے افراد میں سے ایک ہیں۔ یہ اسوقت اسلام لائے جب ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اور ایک چھوٹی سی جماعت کے علاوہ کسی نے اسلام قبول نہ کیا تھا۔ ان کی تعداد ابھی ہاتھ کی انگلیوں کے برابر بھی نہ پہنچی تھی۔

ان کا نام ہند تھا لیکن ان کی کنیت ام سلمہ تھی، پھر اسی کنیت نے اس (نام) پر غلبہ پالیا۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے اپنے خاوند کے ساتھ اسلام قبول کیا۔ وہ بھی اسلام قبول کرنے والی اولین خواتین میں سے ایک تھیں۔ جیسے ام سلمہ اور ان کے خاوند کے اسلام قبول کرنے کی خبر قریش تک پہنچی تو انہوں نے ان کے خلاف مہم چلانا شروع کر دی۔ انہوں نے ان دونوں کو ایسی عبرت ناک دی جو چٹانوں کو ہلا دے مگر یہ دونوں نہ تو کمزور پڑے، نہ خوفزدہ ہوئے اور نہ ہی متردد ہوئے۔ جب ان دونوں کے لئے اذیت شدید ہو گئی اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کو حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دے دی تو یہ دونوں مہاجرین کے ہراول دستے میں شامل تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَيِّمُ	بیوہ، رنڈوا	سارَتْ	وہ سفر کرتے ہیں	مَاجَتْ	انہوں نے احتجاج کیا
أدْراكَ	تم جانتے ہو	صُحْبَة	صحبت	تَصُبُّ	انہوں نے ڈالا
ساداتِ	سردار، سید کی جمع	السَّابِقِيْنَ	قدیم الاسلام	نَكَال	عبرت آمیز سزا
الْمَرْمُوقِيْنَ	ممتاز	نَفَرٌ	گروہ	يُزَلْزِلُ	وہ ہلا دیتا ہے
أجْوَادِ	سخی، جواد کی جمع	كُنِّيَتْ	کنیت، نسبتی نام	الصُّمَّ الصِّلابَ	سخت چٹان
الْمَعْدودين	گنتی کے چند	غَلَبَتْ	اس نے غلبہ پایا	يَهِنا	وہ دونوں خائف ہوئے
زادُ	زاد، سامان	شَاعَ	اس کی اشاعت ہوئی	يَتَردَّدا	ان دونوں نے تردد کیا
تتزَوَّدُ	وہ زادِ راہ لیتے ہیں	هاجَتْ	انہوں نے مہم چلائی	طَلِيعَة	قافلے کے اولین لوگ

سبق 8B: اہل ایمان کی دومائیں

مَضَتْ أُمُّ سلمةَ وزوجُها إلى ديار الغُرْبَة وخلَّفَتْ وراءها في مكَّةَ بيتَها الباذخَ، وعزَّها الشامخَ، ونَسَبَها العريقَ، مُحْتَسِبَةً ذلك كلَّه عندَ الله، مُسْتَقِلَّةً له في جَنْب مَرْضاته. وعلى الرَّغْمِ ممَّا لَقِيَتْه أُمُّ سَلَمَةَ وصحبُها منْ حمايَة النجاشيِّ نَضَّرَ اللهُ في الجنة وَجْهَه، فقد كان الشَّوْقُ إلى مَكَّةَ مهبط الوحْي، والْحَنِيْنُ إلى رسول الله مَصْدر الْهُدى يَفْري كَبِدَها وكَبِدَ زوجها فَرْياً. ثم تَتَابَعَت الأَخبارُ على المهاجرين إلى أرضِ الحَبَشَة بأنَّ المسلمين في مكَّة قد كَثُرَ عَدَدُهم، وأنَّ إسلامَ حَمْزَة بن عبد المطَّلب، وعمرَ بنِ الخطَّاب قد شَدَّ من أزْرِهم، وكَفَّ شَيْئاً من أذى قريش عنهم، فَعَزَمَ فريق منهم على العَوْدَةِ إلى مَكَّةَ، يَحْدوهم الشوقُ، ويدعوهم الحنينُ.. فكانت أُمُّ سلمةَ وزَوجُها في طليعة العائدين.

لكنْ سَرْعانَ ما اكْتَشَفَ العائدون أنَّ ما نُمِيَ إليهم من أخبارٍ كان مُبالغاً فيه، وأنَّ الوَثْبَةَ التي وَثَبَها المسلمون بَعْدَ إسلامِ حمزةَ وعمرَ، قد قوبِلَتْ مِنْ قريش بِهَجْمَةٍ أَكْبَرَ. فَافْتَنَّ الْمُشْرِكونَ في تعْذيبِ المسلمين وتَرْويعهم، وأذاقوهُم مِنْ بَأْسِهم ما لا عَهْدَ لَهم به مِنْ قَبلُ.

ام سلمہ اور ان کے خاوند رضی اللہ عنہما اجنبی دیس کی جانب چل پڑے اور اپنے پیچھے مکہ میں اپنا شاندار گھر، بلند عزت، اور مضبوط خاندان چھوڑ گئے۔ انہوں نے ایسا صرف اللہ کے لئے کیا، وہ اس کی رضا حاصل کرنے کے لئے مستقل مزاج تھے۔ باوجود اس کے کہ ام سلمہ اور ان کے ساتھیوں کو نجاشی، اللہ جنت میں ان کے چہرے کو روشن کرے، کی حمایت مل گئی مگر انہیں مکہ کا شوق تھا جو وحی کے اترنے کی جگہ تھی۔ ان کی خواہش تھی کہ ہدایت کے ماخذ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس رہیں اور ان کا اور ان کے شوہر کا دل مطمئن رہے۔ اس کے بعد ارض حبشہ کے مہاجرین کو یہ خبریں ملیں کہ مکہ میں مسلمانوں کی تعداد زیادہ ہو گئی ہے اور حمزہ بن عبد المطلب اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما کے اسلام لانے سے ان کی قوت بڑھ گئی ہے اور قریش کو تشدد کرنے سے انہوں نے روک دیا۔ ان میں سے ایک فریق نے مکہ واپسی کا ارادہ کیا۔ ان کا شوق انہیں ترغیب دے رہا تھا اور ان کی خواہش انہیں بلا رہی تھی۔ ام سلمہ اور ان کے شوہر واپس آنے والوں کے بھی ہر اول دستے میں تھے۔

لیکن جلد ہی واپس پلٹنے والوں پر انکشاف ہوا کہ جو خبریں انہیں ملی تھیں، ان میں مبالغہ تھا۔ مسلمانوں کو حمزہ اور عمر کے اسلام لانے سے جو عارضی بلندی ملی تھی، اس کے نتیجے میں انہیں قریش کے بڑے حملے کا سامنا کرنا پڑ چکا تھا۔ مشرکین نے مسلمانوں پر تشدد اور دہشت گردی کے ذریعے مذہبی جبر کو بڑھا دیا تھا اور انہیں ایسی مصیبت کا مزا چکھانا چاہتے تھے جس کی کوئی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الغُرْبَة	اجنبیت	حِمايَة	حمایت، مدد	العائدين	واپس آنے والے
خلَّفَتْ	اس نے پیچھے چھوڑا	النجاشيِّ	حبشہ کا بادشاہ	سَرْعانَ	جلد
الباذِخَ	پر تعیش	نَضَّرَ	اس نے چمکا دیا	نُمِيَ	یہ بیان کیا گیا ہے
الشامِخَ	بلند	الْحَنِيْنُ	خواہش	مُبالغاً	مبالغہ
العريقَ	مضبوط	يَفْري	وہ مائل ہوتا ہے	الوَثْبَةَ	چھلانگ
مُحْتَسِبَةً	صرف اللہ کے لئے	كَبِدَ	دل	قوبِلَتْ	انہوں نے مقابلہ کیا
مُسْتَقِلَّةً	ہمیشہ	فَرْياً	شاندار	هَجْمَة	حملہ
جَنْبِ	جانب، سائیڈ	تَتابَعتِ	وہ پیچھے آئی	اَفْتَنَّ	انہوں نے مذہبی جبر کیا
مَرْضاة	رضا	شَدَّ	وہ مضبوط ہوا	تعْذيبِ	تشدد، عذاب دینا
الرَّغْمِ	باوجود اس کے کہ	أزْرِهم	ان کی مضبوطی	تَرْويع	خوفزدہ کرنا
لَقِيَتْ	وہ ملی	يَحْدو	اس نے بھڑکا دیا	أذاقوهُم	انہوں نے چکھایا

سبق 8B: اہل ایمان کی دعائیں

عند ذلك أذنَ الرسولُ صلواتُ الله عليه لأصحابه بالهجْرَة إلى المدينة، فَعَزَمَتْ أمُّ سلمةَ وزوجُها على أن يكونا أوَّلَ المهاجرين فِراراً بدينهما وتَخَلُّصاً من أذَى قريش. لكنَّ هجْرَةَ أمِّ سَلَمَةَ وزوجِها لَم تكن سَهْلَةً مُيَسَّرَةً كما خُيِّل لَهما، وإنَّما كانت شَاقَّةً مُرَّةً خَلَّفَتْ وراءَها مأساةً تَهوَنُ دونَها كلُّ مَأساة. فَلْنَترك الكلامَ لأمِّ سلمةَ لِتَرْوِيَ لنا قِصَّةَ مأساتِها .... فشعورُها بها أشدُّ وأعْمَقُ، وتَصْويرُها لَها أدَقُّ وأبلَغُ. قالت أمُّ سلمةَ:

لَمَّا عَزَمَ أبو سلَمَةَ على الْخُرُوجِ إلى المدينة أعَدَّ لي بَعيْراً، ثُمَّ حَمَلَني عليه، وجعلَ طفْلَنا سَلَمَةَ في حجْري، ومضَى يقودُ بنا البعيرَ وهو لا يَلْوِي على شيء. وقبلَ أن نَفْصِلَ عَنْ مَكَّةَ رآنا رِجالٌ مِنْ قَوْمي بَنِي مَخزُومٍ فَتَصَدَّوْا لنا، وقالوا لأبي سَلَمَةَ: "إن كنتَ قد غَلَبْتَنا على نَفسِك، فما بالُ امْرَأتِكَ هذه؟ وهي بِنْتُنا، فعلامَ نَتْرُكُكَ تأخُذُها منَّا وتسيرُ بها في البلاد؟"

ثُم وَثَبوا عليه، وانْتَزَعُوني منه انْتزاعاً. وما إن رآهم قومُ زَوجي بَنُو عَبْد الأسَد يأخذونني أنا وطفْلي، حَتَّى غَضبوا أشَدَّ الغَضَب، وقالوا: "لا والله لا نَتْرُكُ الوَلَدَ عِنْدَ صاحِبَتِكم بعد أن انْتزَعْتُمُوها من صاحبِنا انْتزاعاً. فهو ابْنُنا ونَحن أولَى به."ثُم طَفِقُوا يتجاذَبون طِفْلي سلمةَ بيْنَهم عَلَى مَشْهَدٍ منِّي حتَّى خَلَعوا يَدَهُ وأخَذوه.

اس موقع پر رسول اللہ صلوات اللہ علیہ نے اپنے صحابہ کو مدینہ کی جانب ہجرت کی اجازت دے دی۔ ام سلمہ اور ان کے شوہر رضی اللہ عنہما نے ارادہ کیا کہ وہ ان ابتدائی مہاجرین میں سے ہوں گے جو اپنے دین کی خاطر قریش کی اذیتوں سے بچ کر نکل جانے والے ہیں۔ لیکن ام سلمہ اور ان کے خاوند کی ہجرت اتنی آسان نہ تھی جیسا کہ ان دونوں کو خیال آیا تھا۔ یہ تو ایک سخت اور کڑوا معاملہ تھا جس کے پیچھے ایک ایسا سانحہ آ رہا تھا جو ہر سانحے سے بڑھ کر خوفناک تھا۔ اب ہم گفتگو کو ام سلمہ رضی اللہ عنہا پر چھوڑتے ہیں کہ وہ اپنے سانحے کا قصہ سنائیں کیونکہ ان کا شعور زیادہ شدید اور گہرا ہے اور ان کی بیان کردہ تصویر زیادہ گہری اور بلیغ ہے۔ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا:

جب ابو سلمہ رضی اللہ عنہ نے مدینہ کی جانب نکلنے کا ارادہ کیا تو انہوں نے میرے لئے ایک اونٹ تیار کیا، پھر مجھے اس پر سوار کیا۔ ہمارا بچہ سلمہ میری گود میں تھا۔ وہ اونٹ کو چلانے لگے اور انہیں کسی بات کا انتظار نہ تھا۔ اس سے پہلے کہ ہم مکہ سے نکلتے، میری قوم بنو مخزوم کے کچھ لوگوں نے ہمیں دیکھ کر روک لیا اور ابو سلمہ سے کہنے لگے: "تم اپنے معاملے میں تو ہم پر غالب آ گئے ہو مگر تمہاری بیوی کا کیا معاملہ ہے؟ یہ تو ہماری بیٹی ہے، ہم اسے تمہارے ساتھ کیسے چھوڑ دیں کہ تم اسے ہمارے پاس سے لے جاؤ اور شہروں میں گھماتے رہو؟"

پھر انہوں نے ان پر چھلانگ لگائی اور مجھے ان سے بری طرح چھین لیا۔ اتنے میں میرے خاوند کے قبیلے بنو عبد الاسد نے انہیں دیکھا کہ وہ مجھے اور میرے بچے کو چھین رہے ہیں تو انہیں بڑا غصہ آیا، وہ کہنے لگے: "نہیں، اللہ کی قسم! ہم بچے کو تمہارے پاس نہیں چھوڑیں گے اس کے بعد کہ تم نے ہمارے ساتھی سے اس کو چھین لیا ہے۔ وہ ہمارا بیٹا ہے اور ہم اس کے زیادہ حقدار ہیں۔" پھر وہ میرے بچے سلمہ کو میرے سامنے کھینچ کر چھیننے لگے یہاں تک کہ انہوں نے اس کا ہاتھ پکڑا اور اسے لے گئے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فِراراً	بچ کر نکلنا	أبلَغُ	زیادہ فصیح و بلیغ	ما بالُ	کیا معاملہ ہے؟
تَخَلُّصاً	دونوں نے نجات پائی	بَعيْراً	اونٹ	علامَ	کیوں
سَهْلَةً مُيَسَّرَةً	آسان اور قابل حصول	حِجْري	میری گود	وَثَبوا	انہوں نے چھلانگ لگائی
خُيِّل	انہیں تاثر ملا	يقودُ	وہ چلاتا ہے	انْتَزَعُوني	انہوں نے مجھے کھینچا
شَاقَّةً مُرَّةً	سخت اور کڑوی	لا يَلْوِي	وہ انتظار نہیں کرتا ہے	طَفِقُوا	وہ شروع ہو گئے
مأساةً	حادثہ، سانحہ	نَفْصِلَ	ہم سفر کے لئے نکلتے ہیں	يتجاذَبون	وہ کھینچتے ہیں
تَهوَنُ	یہ خوفناک تھا	تَصَدَّوْا	انہوں نے روک دیا	مَشْهَد	نگاہوں کے سامنے
أدَقُّ	گہرا	غَلَبْتَنا	تم نے ہم پر غلبہ پایا	خَلَعوا	انہوں نے لے لیا

وفي لحظات وَجَدْتُ نفسي مُمَزَّقة الشَّمْل وحيدة فريدة: فزوجي اتَّجه إلى المدينة فرارا بدينه ونفسه... وولدي اخْتَطفه بنو عبد الأَسَد من بين يَدَيَّ مُحَطما مَهيضاً... أما أنا فقد اسْتَوْلَى عليَّ قَوْمي بنو مَخزوم، وجعلوني عنْدَهم... ففُرِّقَ بَيْني وبينَ زَوْجي وَبَيْنَ ابني في ساعة. ومُنذ ذلك اليوم جعَلْتُ أخرُجُ كُلَّ غداة إلى الأبطَحِ، فأجْلسُ فِي الْمكانِ الذي شهِدَ مأساتي، وأستعيدُ صورةَ اللَّحظات التي حِيلَ فيها بيني وبينَ ولدي وزَوْجي، وأظَلُّ أبكي حتَّى يُخيّمَ عليَّ الليلَ.

وبقيتُ على ذلك سنةً أو قريباً منْ سنة إلى أنْ مَرَّ بي رَجُل من بني عَمِّي، فَرَقَّ لحالي ورَحمَني وقال لبني قومي: "ألاّ تُطْلقون هذه الْمسكينةَ!!" فَرَّقْتُم بينَها وبينَ زَوْجِها وبينَ ولدها. وما زالَ بِهم يَسْتَلِينُ قلوبَهم ويَسْتَدرُّ عَطْفَهم حتَّى قالوا لي: الْحَقي بزوجك إن شئْت.

ولكنْ كيفَ لي أن أَلْحَقَ بزَوجي في المدينة وأترُكَ ولدي وفلْذَةَ كَبدي في مكَّةَ عنْدَ بني عبد الأسد؟! كيف يمكنُ أن تَهْدَأَ لي لوعَة أو تَرْقَأَ لعيني عَبْرَةٌ، وأنا في دارِ الهِجْرَة وولدي الصغيرُ في مكَّةَ لا أعرفَ عنه شيئاً؟!!! ورَأى بعضُ الناسِ ما أعالِجُ مِنْ أَحْزاني وَأشْجاني فرقَّت قلوبُهم لِحالي، وكلَّموا بني عبد الأسَدِ في شَأني واسْتَعْطَفوهم عليَّ فَرَدُّوا لي وَلَدي سَلَمَةَ.

چند لمحوں میں میں نے اپنی جان کو پارہ پارہ پایا جو کہ پہلے یک جان تھی۔ میرے شوہر اپنے دین اور جان کو بچانے کے لئے مدینہ کا رخ کرنے کے لئے نکل رہے تھے اور میرے بچے کو بنو عبد الاسد میرے ہاتھوں سے لے گئے اور مجھے توڑ اور بکھیر گئے۔ میرے خاندان بنو مخزوم نے مجھے قید کر لیا اور اپنے پاس رکھ لیا۔ میرے، میرے شوہر اور میرے بچے کے درمیان ایک گھنٹے میں جدائی ہو گئی۔ اس دن سے میں ہر صبح نکل کر وادی ابطح جانے لگی۔ میں اس جگہ پر بیٹھ جاتی جس نے میرے سانحے کو دیکھا تھا۔ میں ان لمحات کو دوہراتی جو کہ میرے، میرے بچے اور شوہر کے مابین حائل ہو گئے تھے۔ میں روتی رہتی یہاں تک کہ رات اپنا خیمہ پھیلا دیتی۔

میں اسی حال میں سال یا سال کے قریب رہی کہ میرے چچازاد بھائیوں میں سے ایک شخص آیا۔ میرے حال کو دیکھ کر اس کا دل نرم ہوا اور اسے مجھ پر ترس آیا اور میری قوم کے لوگوں سے وہ کہنے لگا: "تم اس بے چاری کو چھوڑ کیوں نہیں دیتے؟" تم نے اس کے، اس کے شوہر اور بچے کے درمیان جدائی ڈال دی ہے۔ وہ ان سے بحث کرتا رہا یہاں تک کہ ان کا دل نرم ہوا اور ان کی ہمدردی نے جوش مارا۔ انہوں نے مجھ سے کہا: "اگر تم چاہو، تو اپنے خاوند سے جا ملو۔" لیکن میں کیسے مدینہ جا کر اپنے شوہر سے مل جاتی جبکہ میرے جگر کا ٹکڑا تو مکہ میں بنی عبد الاسد کے پاس تھا۔ میرے درد کا درماں کیسے ہوتا اور میرے آنسوؤں کو روکنا کیسے ممکن ہو سکتا۔ میں دار ہجرت میں ہوتی اور میرا چھوٹا بچہ مکہ میں۔ مجھے اس کے بارے میں کچھ علم نہ ہوتا۔ بعض لوگوں نے یہ دیکھا تو انہوں نے میرے دکھ اور غم کا علاج کرنے کی کوشش کی۔ ان کے دل میری حالت پر نرم ہوئے اور انہوں نے بنو عبد الاسد سے میرے بارے میں بات کی۔ انہوں نے ان کی ہمدردی کو جگایا تاکہ وہ میرے بچے سلمہ کو واپس کر دیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَحَظَات	لمحے	أستعيدُ	میں نے اعادہ کیا	الْحقي	اسے ملا دو
مُمَزَّقَةً	پھٹا ہوا	حِيلَ	رکاوٹ	فلْذَةَ	ٹکڑا
الشَّمْل	اتحاد۔ ایک ہونا	أبكي	میں روتی ہوں	لوعَة	درد
فريدةً	اکیلا	يُخيِّمَ	اس نے خیمہ لگایا	تَهْدَأَ	وہ ٹھنڈے پڑ گئے
اخْتَطَفَ	اس نے چھین لیا	فَرَقَّ	اس نے علیحدہ کیا	تَرْقَأَ	انہوں نے روک دیا
مُحَطَّماً	ٹوٹا ہوا	تُطْلِقون	تم چھوڑ دیتے ہو	عَبْرَةٌ	آنسو
مَهيضاً	بکھرا ہوا	المسكينةَ	بے چاری خاتون	أعالِجُ	اس نے علاج کیا
اسْتَوْلَى	انہوں نے قبضہ کر لیا	يَسْتَلينُ	وہ نرم ہوتا ہے	أحْزاني	میرے دکھ
غَداة	صبح	يَسْتَدرُّ	وہ بھڑکتا ہے	أشْجاني	میری پریشانی، شجن کی جمع
الأبطَحِ	کھلی وادی	عَطْفَ	ہمدردی	اسْتَعْطَفوا	انہیں ہمدردی ہوئی

سبق 8B: اہل ایمان کی دومائیں

وما إن بَلَغْتُ "التنعيم"[1] حتَّى لقيتُ عُثْمانَ بنَ طلحةَ[2] فقال: "إلى أين يا بنْتَ زاد الراكب؟" فقُلتُ: "أريدُ زَوْجي في المدينة." قال: "أوَما مَعَك أحدٌ ؟" قلت: "لا واللهِ إلا اللهُ ثُم بُنَيِّ هذا." قال: "واللهِ لا أترُكُك أبداً حتَّى تَبْلُغي المدينةَ." ثم أخَذَ بخطام بَعيْري وانْطَلَقَ يَهْوي بي... فوَاللهِ ما صَحِبْتُ رجلاً من العَرَبِ قَطُّ أكْرمَ مِنه ولا أشْرَفَ. كان إذا بَلَغ منْزِلاً من المنازِلِ يُنيخُ بعيري، ثُم يَسْتَأخِرُ عنِّي، حتَّى إذا نَزَلْتُ عن ظَهْرِه واستَوَيْتُ على الأرضِ دَنَا إليه وحَطَّ عَنْه رَحْلَه، واقْتَادَه إلى شَجَرَةٍ وقيَّده فيها...

ثم يَتَنَحَّى عَنِّي إلى شَجَرَةٍ أخْرَى فَيَضْطَجِعُ فِي ظلِّها. فإذا حانَ الرَّواحُ قامَ إلى بعيري فأعَدَّه، وقدَّمه إليَّ، ثم يَسْتَأخِرُ عَنِّي ويقول: اركَبي، فإذا رَكِبْتُ، واستَوَيْتُ على البعيرِ، أتى فأخَذَ بخطامه و قادَه. وما زال يصْنَعُ بي مثلَ ذلك كلَّ يوم حتَّى بَلَغْنا المدينةَ، فلمَّا نَظَرَ إلى قريةٍ بقُباء لبَني عمرو بن عوف قال: زوجُك في هذه القَرية، فادْخُليها على بَرَكةِ اللهِ، ثم انصَرَفَ راجعاً إلى مَكَّةَ.

میں ابھی "تنعیم" کے مقام پر نہ پہنچی تھی کہ میری ملاقات عثمان بن طلحہ سے ہوئی۔ وہ کہنے لگے: "مسافروں کے زادراہ کی بیٹی! آپ کہاں جا رہی ہیں؟" میں نے کہا: "میرا ارادہ ہے کہ مدینہ میں اپنے شوہر کے پاس جاؤں۔" وہ بولے: "آپ کے ساتھ کوئی ہے؟" میں نے کہا: "نہیں، اللہ کی قسم، سوائے اللہ اور پھر میرے اس بیٹے کے سوا اور کوئی نہیں۔" وہ بولے: "اللہ کی قسم! میں آپ کا ساتھ اس وقت تک نہ چھوڑوں جب تک کہ آپ مدینہ نہ پہنچ جائیں۔" پھر انہوں نے میرے اونٹ کی لگام پکڑ لی اور اسے میرے ساتھ لے کر دوڑنے لگے۔۔۔ اللہ کی قسم، عرب کے کسی مرد کو میں نے ان سے زیادہ باوقار اور صاحب شرف نہیں پایا۔ جب وہ کسی پڑاؤ کی جگہ پہنچتے تو میرے اونٹ کو بٹھاتے۔ پھر ہم سے دور چلے جاتے۔ جب میں اس کی پیٹھ سے اترتی اور زمین پر کھڑی ہو جاتی تو وہ اس کے پاس آتے اور اس کا کجاوہ اتارتے، اسے درخت کے پاس لے جاتے اور وہاں باندھتے۔

پھر وہ مجھ سے دور دوسرے درخت کے پاس جاتے تاکہ اس کے سائے میں سو سکیں۔ جب چلنے کا وقت آتا، تو وہ اونٹ کے پاس کھڑے ہو کر اسے تیار کرتے اور میرے پاس لاتے۔ پھر وہ دور چلے جاتے اور کہتے: "اس پر سوار ہو جایئے۔ جب میں سوار ہو کر آرام سے بیٹھ جاتی تو وہ اونٹ کی لگام پکڑ کر دوڑنے لگتے۔ وہ ہر روز ایسا ہی کرتے رہے یہاں تک کہ ہم مدینہ پہنچ گئے۔ جب انہوں نے قباء میں بنو عمرو بن عوف کی بستی کو دیکھا تو کہا: "آپ کے خاوند اس بستی میں ہیں۔ اس میں اللہ کی برکت سے داخل ہو جایئے۔ پھر وہ مکہ کی طرف واپس مڑ گئے۔"

(1) التنعيم: مكانٌ على ثلاثَة أمْيَالٍ من مكة. (2) عثمان بن طلحة: كان حَاجِبُ بيتِ اللهِ فِي الْجاهلية، أسلَمَ مع خالدِ بنِ الوليدِ وشَهِدَ فَتحُ مَكةَ فَدَفَعَ إليه الرسولُ عليه السلام مِفتَاحُ الكَعبَةَ وكان يَومُ رَافَقَ أمَّ سَلمَةَ مُشرِكًا.

(۱) تنعیم: مکہ سے تین میل کے فاصلے پر ایک مقام ہے۔ (۲) عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ، دور جاہلیت میں بیت اللہ کے کنجی بردار تھے۔ وہ خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کے ساتھ ایمان لائے اور فتح مکہ کے لشکر میں شریک رہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں کعبہ کی کنجی واپس کر دی۔ جب وہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے ساتھ آئے تو اس وقت وہ مشرک تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أمْيَالٍ	میل، فاصلہ کی پیمائش	صَحِبْتُ	میں ساتھ رہی	قَيَّدَ	اس نے باندھا
حَاجِبُ	دربان	قَطُّ	کبھی بھی	يَتَنَحَّى	وہ دور چلا جاتا ہے
رَافَقَ	وہ ساتھ گیا	يُنِيخُ	وہ اونٹ کو بٹھاتا ہے	يَضْطَجِعُ	وہ سو جاتا ہے
دَفَعَ	اس نے واپس کیا	يَسْتَأخِرُ	وہ دور ہو جاتا ہے	حانَ	وہ آیا
بُنَيِّ	میرا بچہ	اسْتَوَيْتُ	یہ برابر ہو جاتا ہے	الرَّوَاحُ	روانگی
تَبْلُغي	تم پہنچ جاؤ	دَنَا	وہ قریب آتا ہے	قادَ	اس نے چلایا
خِطَامٌ	اونٹ کی لگام	حَطَّ	وہ اتارتا ہے	انصَرَفَ	وہ واپس پلٹا
انْطَلَقَ	وہ دوڑا	رَحْلَ	رحل، اونٹ کا کجاوہ		
يَهْوي	اس نے سفر کیا	اقْتَادَ	اس نے کھینچا		

سبق 8B: اہل ایمان کی دعائیں

اجتمَع الشَّمْلُ الشتيتُ بعدَ طول افْتِراق، وقرَّتْ عَيْنُ أمِّ سلمةَ بزوْجها، وسَعدَ أبو سلمةَ بصاحبَته وولَده... ثم طَفِقَت الأحداثُ تَمْضي سِراعاً كَلَمْح البَصر. فهذه بَدْرٌ يَشْهَدُها أبو سلمةَ ويعودُ منها مَعَ المسلمين، وقد انْتَصروا نَصراً مُؤزَراً. وهذه أُحد، يُخُوْضُ غِمَارَها بَعْدَ بَدْر، ويُبلي فيها أحسنَ البلاء وأكْرَمَه، لكنَّه يخرجُ منها وقد جُرحَ جُرْحاً بليغاً، فما زال يعالِجُه حتَّى بدا له أنّه قد انْدَمَلَ، لكنَّ الْجُرحَ كان قد رُمَّ عَلى فسادٍ فما لَبِثَ أن انْتَكَأ وأَلْزَمَ أبا سَلَمَةَ الفِراشَ. وفيما كان أبو سلمة يُعالَج من جُرْحه قال لزوجه:

"يا أمَّ سَلَمَةَ، سَمعتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم يقول: لا يصيبُ أحداً مصيبة، فَيَسْتَرْجِعُ عنْدَ ذلك ويقول: اللَّهُمَّ عندَكَ احْتَسَبْتُ مُصيبَتي هذه. اللَّهُمَّ اخْلُفني خَيْراً منها إلا أعطاهُ الله عزَّ وجلَّ ...." ظَلَّ أبو سلمةَ على فراش مَرَضه أياماً. وفي ذات صَباح جاءَه رسولُ اللّه صلى اللّه عليه وسلم لَيعودَه، فلم يَكَدْ ينتهي من زيارته ويَجَاوِزُ بابَ داره، حتَّى فَارقَ أبو سلمةَ الْحياةَ. فَأغْمَضَ النَبيُّ عليه الصَّلاةُ والسَّلامُ بِيَديه الشَريفَتَيْنِ عَيْني صاحبه. ورفَعَ طَرْفَه إلى السماءِ وقال:

طویل فراق کے بعد بکھرا ہوا خاندان پھر اکٹھا ہو گیا اور ام سلمہ کی آنکھوں کو اپنے خاوند سے قرار آ گیا۔ ابو سلمہ رضی اللہ عنہما اپنی بیوی اور بچے کو پا کر بہت خوش ہوئے۔ اس کے بعد واقعات پلک جھپکنے میں گزرنے لگے۔ یہ بدر کا موقع آ گیا۔ ابو سلمہ اس میں شامل ہوئے اور مسلمانوں کے ساتھ واپس آئے۔ انہوں نے اس میں زبردست کامیابی حاصل کی۔ یہ احد کا موقع آ گیا، بدر کے بعد وہ اس مشکل میں داخل ہو گئے۔ انہوں نے بہادری سے اس آزمائش کا سامنا کیا اور عزت پائی۔ لیکن جب وہ اس میں سے نکل رہے تھے تو انہیں گہرا زخم آ گیا۔ وہ اس کا علاج کرتے رہے یہاں تک کہ ایسا لگا کہ یہ مندمل ہو رہا ہے لیکن زخم اندر سے پیپ سے بھرا ہوا تھا۔ یہ کھل گیا اور ابو سلمہ بستر سے جا لگے۔ ابو سلمہ نے اپنے زخم کے علاج کے دوران اپنی بیوی سے کہا:

"ام سلمہ! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا ہے: کسی پر جب کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ کہتا ہے: اے اللہ! میں اپنی اس مصیبت کا حساب تیرے حوالے کرتا ہوں۔ اے اللہ! میرے بعد اس میں خیر رکھنا تو اللہ عزوجل اسے وہ عطا کر دیتا ہے۔۔۔" ابو سلمہ اپنے مرض کے ایام میں بستر سے لگے رہے۔ ایک صبح رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی عیادت کرنے آئے تو ابھی آپ نے ملاقات ختم کر کے ان کے گھر کے دروازے سے باہر بھی نہ نکلے تھے کہ ابو سلمہ زندگی سے جا نکلے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے ساتھی کی آنکھیں اپنے مقدس ہاتھوں سے بند کیں۔ اپنے ہاتھ آسمان کی طرف اٹھائے اور کہا:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الشتيتُ	بکھرا ہوا، الگ الگ	مُؤزَراً	طاقتور	أَلْزَمَ	اس نے باندھا
افْتِراقٍ	علیحدگی	يُخُوْضُ	وہ داخل ہوا	يَسْتَرْجِعُ	اس نے اناللہ پڑھی
قرَّتْ	وہ آرام دہ ہوئی	غِمَارَ	سختی، مصیبت	احْتَسَبْتُ	میں نے حساب کیا
سَعِدَ	وہ کامیاب ہوا	يُبلي أحسن البلاء	اس نے اچھے طریقے سے آزمائش جھیلی	اخْلُفِني	بعد میں مجھے دے
طَفِقَتِ	وہ شروع ہوا			فِراشِ	بستر
الأحداثُ	واقعات	جُرِحَ	وہ زخمی ہوا	لِيَعودَ	تاکہ وہ واپس آئے
تَمْضي	وہ گزرا	بليغاً	سخت، گہرا	لم يَكَدْ	وہ نہ رہا
سِراعاً	تیز تیز، جلدی جلدی	انْدَمَلَ	وہ مندمل ہو گیا	يَجَاوِزُ	وہ گزر گیا
لَمْح البَصرِ	پلک جھپکنا	رُمَّ عَلى فسادٍ	زخم کا اندر سے خراب ہونا	فارقَ	اس نے چھوڑ دیا
انْتَصروا	وہ کامیاب ہو گئے	انْتَكَأ	اس نے کھولا	أَغْمَضَ	اس نے بند کر دیں

سبق 8B: اہل ایمان کی دعائیں

"اللَّهُمَّ اغْفِرْ لأَبِي سَلَمَةَ، وارْفَعْ دَرَجَتَه في الْمقرَّبِيْن. واخلُفْه فِي عَقِبِه فِي الغابرين. واغْفِرْ لنا وله يا ربَّ العالَمين. وافسَحْ له في قَبْرِه، ونوِّرْ له فيه." أما أُمُّ سلمةَ فَتَذكَّرَتْ ما رَوَاهُ لَها أبو سَلَمَةَ عَنْ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فقالت:

"اللَّهُمَّ عِنْدَكَ أَحْتَسِبُ مصيبتي هذه..." لكنَّها لَم تَطِبْ نفسَها أنْ تقولَ: "اللَّهُمَّ اخْلُفني فيها خيراً منها؟" لأنَّها كانت تَتَسَاءَلُ، ومن عَساهُ أن يكونَ خيراً من أبي سَلَمَة؟! لكنَّها ما لَبِثَتْ أن أَتمَّت الدعاءَ.... حَزِنَ الْمسلمونَ لمصابِ أمِّ سلمةَ؟ لم يَحْزنوا لِمُصابِ أحَدٍ من قَبْلُ، وأطلقوا عليها اسم "أَيِّم العرب" إذْ لم يَكُنْ لَها في المدينة أحدٌ من ذويها غيرَ صِبيَةٍ صغارٍ كَزَغبِ القَطَا.

شَعَرَ المهاجرون والأنْصَارُ معاً بحَقِّ أمِّ سلمةَ عليهم، فما كادَتْ تَنْتَهي من حِدَادِها على أبي سلمةَ حتَّى تقدَّم منها أبو بكر الصديقُ يَخطُبُها لنَفْسه فأبَتْ أن تَسْتَجيبَ لطَلَبِه.. ثم تقدَّم منها عمرُ بنُ الْخطَّاب فردَّته كما ردَّت صاحبَه... ثم تَقَدَّم منها رسولُ الله صلى الله عليه وسلم فقالت له: "يا رسولَ الله! إنَّ فِيَّ خِلالاً ثلاثاً: فأنا امرأةٌ شَديدةُ الغَيْرَة فأخافُ أن تَرَى منِّي شيئاً يُغْضِبُكَ فَيُعَذِّبني الله به. وأنا امرأة قد دَخَلْتُ في السنِّ. وأنا امرأة ذاتُ عيال." فقال عليه الصلاة والسَّلام: "أمَّا ما ذَكَرْتِ من غَيْرَتك فإني أدعو اللّهَ عَزَّ وجَلَّ أن يُذْهِبَها عنك. وأمَّا ما ذَكَرْتِ من السنِّ فقد أصابني مثلُ الذي أصابَك. وأمَّا ما ذَكَرْتِ من العيال، فإنَّما عيالُك عيالي."

"اے اللہ! ابو سلمہ کی مغفرت فرما اور اپنے مقربین میں ان کے درجات بلند فرما اور اس کے پیچھے ویسا ہی اچھا کر جیسا کہ گزر جانے والوں کے ساتھ ہوا۔ ہمیں معاف فرما دے اے رب العالمین! اور انہیں بھی، اور ان کی قبر کو وسیع کر دے اور اس میں نور بھر دے۔" ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے ابو سلمہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی بات کا جو تذکرہ کیا تھا، اس کے بارے میں انہوں نے کہا:

"اے اللہ! میں اپنی مصیبت کا حساب تیرے پاس رکھتا ہوں۔۔۔" لیکن وہ زینت نہ کرتی تھیں اور کہتی تھیں: "اے اللہ! مجھے اس سے بہتر تو کیسے دے گا؟" چونکہ وہ سوال کرتی تھیں اور ابو سلمہ سے بہتر کون ہو گا۔ لیکن وہ زیادہ عرصہ نہ رہیں کہ دعا پوری ہو گئی۔ مسلمانوں کو ام سلمہ کے مصیبتوں نے اتنا غمگین کر دیا کہ کسی مصیبت پر وہ اتنے غمگین نہ ہوئے تھے۔ انہوں نے آپ کو "عرب کی بیوہ" کا خطاب دیا کیونکہ مدینہ میں سوائے بچوں کے، جن کی داڑھی بھی نہ نکلی تھی، اور کوئی (شادی کے قابل) باقی نہ بچا تھا۔

مہاجرین اور انصار نے ام سلمہ کے حق کو محسوس کیا جو ان پر لازم تھا۔ وہ ابو سلمہ کی (وفات کی) عدت پوری ہونے کا انتظار کر رہے تھے۔ اس کے بعد ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آگے بڑھے اور انہیں اپنے ساتھ شادی کا پیغام دیا۔ انہوں نے ان کی خواہش پوری کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ بھی آگے آئے تو انہوں نے انہیں بھی انکار کر دیا۔ پھر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آگے آئے تو انہوں نے آپ سے عرض کیا: "یا رسول اللہ! میرے ساتھ تین مسائل ہیں: میرا حسد بہت شدت والا ہے۔ مجھے ڈر ہے کہ کہیں میری کسی بات سے آپ غصہ نہ ہو جائیں اور اللہ مجھے سزا دے۔ میں بڑی عمر کی عورت ہوں اور بچے والی ہوں۔" آپ علیہ الصلوۃ والسلام نے فرمایا: "جہاں تک تمہارے حسد کا تعلق ہے، تو میں اللہ سے دعا کرتا ہوں کہ وہ اسے دور کر دے۔ رہا تمہارا بڑھاپا تو یہ تمہاری طرح مجھے بھی آ چکا ہے۔ جہاں تک تمہارے بچوں کا تعلق ہے تو وہ میرے بھی بچے ہیں۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَقِبِه	اس کے پیچھے	ذويها	اس کے اہل	تَسْتَجيبَ	وہ جواب دیتی ہے
الغابرين	گزر جانے والے	صِبيَةٍ	چھوٹے بچے	تقدَّم	وہ آگے بڑھا
افسَحْ	چوڑا کرو!	زَغب القَطَا	ایسا لڑکا جس کی داڑھی نہ نکلی ہو	فِيَّ، فِي ي	مجھ میں
نوِّرْ	روشن کرو!			خِلالاً	مسائل، خلل کی جمع
لَم تَطِبْ	اس نے خود کو نہ سنوارا	شَعَرَ	اس نے شعور کیا	الغَيْرَة	غیرت، حسد
تتساءل	وہ پوچھتی ہے	حِدَاد	وفات کے بعد افسوس	يُغْضِبُ	وہ غصہ کرتا ہے
مصابِ	مصیبتیں	يَخطُب	وہ شادی کا پیغام دیتا ہے	يُعَذِّبني	وہ مجھے سزا دیتا ہے
		أبَتْ	اس نے انکار کر دیا	عِيال	بال بچے، عیال

سبق 8B: اہل ایمان کی دعائیں

ثُم تَزَوَّجَ رسولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم من أمِّ سلمة فاستَجَابَ اللهُ دُعاءَها، وأخْلَفَها خيراً من أبي سَلَمَةَ. ومنذ ذلك اليومِ لَمْ تَبْقَ هِنْدُ المَخْزُوميَّةُ أُمّاً لِسَلَمَةَ وحدَه؟ وإنّما غَدَتْ أمّاً لِجَميعِ الْمؤمنين. نَضَّرَ اللهُ وَجْهَ أم سلمة في الْجنَّة ورَضِيَ عنها وأرضاها.

اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ام سلمہ سے شادی کرلی تو اللہ نے ان کی دعا کو قبول کر لیا اور انہیں ابو سلمہ سے بہتر شوہر نصیب کیا۔ اس دن کے بعد وہ ہند مخزومیہ اور صرف اکیلے سلمہ کی والدہ نہ رہیں بلکہ آپ تمام اہل ایمان کی ماں بن گئیں۔ اللہ ام سلمہ کے چہرے کو جنت میں روشن کرے، آپ سے راضی ہو اور آپ اس سے راضی ہوں۔

رَمْلَةُ بنتُ أبِي سُفيَانَ ـــ أمُّ حَبِيبَةٌ رضي الله عنها

أم حبيبة آثَرَتْ اللهَ ورَسُولَهُ على ما سواهُمَا، وكَرِهَتْ أن تَعُودَ لِلكُفرِ كما يَكرَهُ الْمَرءُ أن يُقذَفَ في النَّارِ.

ام حبیبہ نے اللہ اور اس کے رسول کو ان دونوں کے علاوہ سب پر ترجیح دی اور کفر کی طرف پلٹنے سے ایسی نفرت کی جیسا کہ کوئی آگ میں ڈالے جانے سے نفرت کرتا ہے۔

ما كان يَخطُرُ ببالِ أبِي سُفْيَانَ بن حرب أنَّ في وُسْعِ أحد من قريشٍ أنْ يَخرُجَ على سُلْطانه، أو يُخالفَه في أمر ذي بال. فهو سَيِّدُ مكةَ الْمُطاعُ، وزعيمُها الذي تَدينُ له بالولاءِ. لكنَّ ابنَتَه رَمْلَةَ الْمكناةَ بأمِّ حبيبَةَ، قد بَدَدَتْ هذا الزَّعْمَ. وذَلك حين كَفَرَتْ بآلِهَة أبيها، وآمَنَتْ هي وزوجُها عبيدُ اللهِ بنُ جحش باللهِ وحدَه لا شَريكَ له، وصدَّقَتْ برسالَة نبيِّه مُحمد بن عبدِ الله. وقد حاوَلَ أبو سفيانَ بكلِّ ما أوتي منْ سَطْوَة وبَأس، أن يَرُدَّ ابنتَه وزوجَها إلى دينه ودينِ آبائه، فلم يُفْلِحْ، لأنَّ الإيْمانَ الذي رَسَخَ في قلب رَمْلَةَ كانَ أعمقَ من أنْ تَقْتَلعَه أعَاصيرُ أبِي سفيانَ، وأثْبَتَ من أنْ يُزَعْزِعَه غضبُه. رَكِبَ أبَا سفيانَ الْهَمُّ بِسَبَبِ إسلامِ رملةَ؟ فما كان يَعرِفُ بأيِّ وجهٍ يُقَابِلُ قريشاً، بعد أنْ عَجَزَ عن إخْضَاعِ ابنته لِمَشيئَته، والْحَيلُولَة دونَها ودونَ اتِّباعِ مُحَمَّد.

قریش کا کوئی شخص ابو سفیان کی حکومت سے نکلنے یا کسی معاملے میں ان کی مخالفت کرنے کا خطرہ مول نہ لے سکتا تھا۔ وہ ان کے قائد تھے اور ان کی حکومت تھی۔ لیکن ان کی بیٹی رملہ جن کی کنیت ام حبیبہ تھی، نے یہ زعم باطل کر دیا۔ ایسا اس وقت ہوا جب انہوں نے اپنے والد کے خداؤں کا انکار کر دیا اور اپنے خاوند عبید اللہ بن جحش کے ساتھ ایک اللہ پر ایمان لے آئیں جس کا کوئی شریک نہیں اور انہوں نے اس کے نبی محمد بن عبد اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کی تصدیق کی۔ ابو سفیان نے اپنی ہر ممکن ہیبت اور طاقت سے اپنی بیٹی اور اس کے خاوند کو اپنے اور اپنے آباؤ اجداد کے دین کی طرف لوٹانے کی کوشش کی مگر کامیاب نہ ہو سکے کیونکہ ایمان رملہ کے دل میں اتنا راسخ ہو چکا تھا کہ ابو سفیان کے طوفان اسے اکھاڑ نہ سکتے تھے۔ اس سے ان کا غصہ اور بڑھ گیا۔ رملہ کے اسلام لان کے سبب ابو سفیان پر پریشانی سوار ہو گئی۔ وہ کس منہ سے قریش کا سامنا کریں کہ وہ اپنی بیٹی کو اپنی خواہش کے آگے جھکا نہ سکے تھے اور انہیں محمد کی پیروی سے نہ روک سکے تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لَمْ تَبْقَ	وہ باقی نہ رہی	زعيمُ	لیڈر	رَسَخَ	یہ دل میں اتر گیا
آثَرَتْ	اس نے ترجیح دی	تَدينُ	یہ ملکیت ہے	تَقْتَلِع	اس نے اسے کھینچ کر توڑا
كَرِهَتْ	اس نے ناپسند کیا	الولاءِ	حکومت	أعَاصيرُ	طوفان، اعصار کی جمع
يُقذَفَ	وہ پھینکا جاتا ہے	الْمكناةَ	خاتون جس کی کنیت ہو	يُزَعْزِعَ	وہ ہلا دیتا ہے
يَخطُرُ	اس کے دماغ میں آتا ہے	بَدَدَتْ	اس نے اسے جھٹلایا	الْهَمُّ	پریشانی، غم
يُخالفَ	وہ مخالفت کرتا ہے	حاوَلَ	اس نے کوشش کی	إخْضَاع	جھکا دینا
أمر ذي بال	بہت اہم معاملہ	سَطْوَةٍ	طاقت	مَشيئَة	مشیئت، چاہنا
الْمُطاعُ	قابل اطاعت لیڈر	بَأس	سختی، سزا	الْحَيلُولَة	روکنا

سبق 8B: اہل ایمان کی دومائیں

وَلَمَّا وَجَدَت قريشا أنَّ أبا سفيانَ ساخطٌ على رَمْلَةَ وزوجها اجترأتْ عليهما، وطَفِقَتْ تُضيِّقُ عليهما الْخنَاقَ، وجعلت تُرْهِقُهُما أشَدَّ الإرْهاق، حتّى باتا لا يُطيقان الْحَيَاةَ في مكةَ. ولَما أذنَ الرسولُ صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه للمَسلمين بالهِجْرَة إلى الْحبشةِ، كانت رَمْلَةُ بنتُ أبي سُفيانَ وطِفْلَتُها الصغيرةُ حبيبةُ، وزوجُها عبيدُ اللهِ بنُ جحش، في طليعةِ الْمُهَاجرينَ إلى اللّهِ بدينهم، الفارِّين إلى حَمْىَ النَّجاشيِّ بإيْمَانِهم.

لكنَّ أبا سفيانَ بنَ حرب ومن مَعه من زعماء قُريش، عَزَّ عليهم أن يفْلتَ من أيديهم أولئكَ النفرُ من الْمسلمين، وأن يذوقوا طَعْمَ الرَّاحَة في بلاد الْحَبَشَة. فأرسلوا رُسُلَهُم إلى النجاشي يُحَرِّضُونَهُ عليهم. ويَطلُبُونَ منه أن يُسْلِمَهم إليهم، ويَذْكرونَ له أنَهُمْ يقولون في الْمَسيح وأمِّه مَريَمَ قولاً يَسوؤُهُ. فبعثَ النجاشيُّ إلى زُعَمَاءِ الْمُهاجرين، وسألَهُم عن حَقيقَة دينهم وعَمَّا يقولونه في عيسَى ابنِ مريمَ وأمِّه، وطَلَبَ إليهم أنْ يُسْمِعُوه شيئاً من القرَان الذي يَنْزِلُ على قلبِ نبيِّهم.

فلما أخْبَرُوهُ بحَقيقَة الإسلام، وتَلَوْا عليه بعضاً من آيات القرْآن، بَكَى حتّى اخْضَلَّتْ لحْيَتُه وقال لَهم: "إنّ هذا الذي انْزلَ على نَبيِّكُمْ مُحمد، والذي جَاءَ به عَيسَى ابنُ مريَمَ يَخرُجَان من مِشْكاة واحدَة."ثم أعلنَ إيْمَانَه باللهِ وَحْدَهُ لا شريكَ له، وَتصديقَه لِنُبُوَّة مُحمدٍ صلواتُ اللهِ وسلامُه عليه...كما أعلن حِمايَتَهُ لِمَن هاجر إلى أرضِه من الْمسلمين على الرَّغْمِ من أنَّ بطارِقَته أبَوَا أنْ يُسْلِموا، وظَلُّوا على نَصْرانِيَّتِهم.

جب قریش نے یہ محسوس کیا کہ ابوسفیان رملہ اور ان کے خاوند سے ناراض ہیں تو انہوں نے ان کے خلاف جرأت کی۔ انہوں نے ان کی گردن کے گرد پھندا تنگ کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے ان دونوں کو اپنی شدت سے تھکا دیا یہاں تک کہ ان کا مکہ میں رہنا ناممکن بنا دیا۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو حبشہ کی طرف ہجرت کی اجازت دی تو رملہ بنت ابی سفیان، ان کی چھوٹی بچی حبیبہ اور ان کے شوہر عبید اللہ بن جحش اپنے دین اور ایمان کو بچانے کے لئے سفر کر کے نجاشی کی پناہ لینے والوں کے ہراول دستے میں تھے۔

لیکن ابوسفیان اور ان کے ساتھی قریشی لیڈروں نے مسلمانوں کے اس گروہ کے لئے یہ مشکل بنا دیا کہ وہ ان کے ہاتھ سے نکل جائیں اور حبشہ میں راحت کا مزہ چکھ سکیں۔ انہوں نے اپنے قاصد نجاشی کی طرف بھیجے تا کہ ان کے خلاف انہیں بھڑکا سکیں۔ وہ ان سے ان لوگوں (کو واپس کرنے) کا مطالبہ کر رہے تھے جنہوں نے ان کے پاس پناہ لی تھی۔ انہوں نے ان سے ذکر کیا کہ یہ لوگ مسیح علیہ السلام اور ان کی والدہ کے بارے میں غلط باتیں کرتے ہیں۔ نجاشی نے مہاجرین کے لیڈروں کو بلا بھیجا اور ان سے ان کے دین کی حقیقت کے بارے میں پوچھا اور اس بارے میں سوال کیا کہ وہ عیسی بن مریم اور ان کی والدہ کے بارے میں کیا کہتے ہیں۔ انہوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ انہیں اس قرآن میں سے کچھ سنائیں جو ان کے نبی کے دل پر نازل ہوا ہے۔

جب انہوں نے انہیں اسلام کی حقیقت کی خبر دی اور قرآن کی بعض آیات ان کے سامنے تلاوت کیں تو وہ رو پڑے یہاں تک کہ ان کی داڑھی گیلی ہو گئی۔ انہوں نے ان سے کہا: "یقیناً یہ جو کچھ تمہارے نبی محمد پر نازل ہوا ہے، اور وہ جو عیسی بن مریم لے کر آئے تھے، دونوں ایک ہی نور سے نکلے ہیں۔ پھر انہوں نے اپنے ایک خدا پر ایمان کا اعلان کیا جس کا کوئی شریک نہیں اور محمد صلوۃ اللہ علیہ وسلامہ کی نبوت کی تصدیق کی۔ اسی طرح انہوں نے مسلمانوں کے ان لوگوں کی حمایت کا اعلان کیا جو ان کی زمین کی طرف ہجرت کر کے آ رہے تھے باوجود اس کے کہ ان کے پادریوں نے اسلام قبول کرنے سے انکار کر دیا اور عیسائیت پر ہی قائم رہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ساخِطٌ	ناراض	الفارِّين	بچ کر نکلنے والے	زُعَمَاءِ	لیڈر، زعیم کی جمع
اجترأتْ	انہوں نے جرأت کی	حَمْىَ	سپورٹ، حمایت	اخْضَلَّتْ	وہ گیلی ہو گئی
تُضيِّقُ	انہوں نے تنگ کیا	عَزَّ علي	اس نے مشکل بنا دیا	مِشْكاة	چراغ
الْخناقَ	گردن	يفْلت	وہ بچ کر نکل جاتا ہے	على الرَّغْمِ	اس کے باوجود
تُرْهِقُهُما	ان دونوں کو تھکا دیا	الراحَة	آرام	بطارِقَة	پادری، بطریق کی جمع
الإرْهاقِ	تھکا دینا	يُحَرِّضُونَ	وہ ترغیب دیتے ہیں	أبَوَا	انہوں نے انکار کیا
باتا	وہ دونوں ہو گئے	يَسوؤُهُ	وہ اس سے برا ہوتا ہے	ظَلُّوا	وہ قائم رہے

سبق 8B: اہل ایمان کی دومائیں

حَسبتْ أمُّ حبيبةَ بعد ذلك أنَّ الأيامَ صَفَتْ لَها بعدَ طول عُبُوس، وأن رِحْلَتَهَا الشَّاقَّةَ في طريق الآلام قد أفْضَتْ بها إلى راحةِ الأمان... إذْ لَم تكن تَعْلَمُ ما خَبَّأتْهُ لَها الْمَقَادِيُر... فلقد شاءَ اللهُ تَبَارَكَتْ حكْمَتُه، أن يَمْتَحِنَ أمَّ حبيبةَ امتحاناً قاسياً تَطِشُ فيه عقولُ الرجال ذَوِي الأحلامِ و تَتَضَعْضَعُ أمامَه أفهام ذوي الأفهام. وأن يَخْرِجُهَا من ذلك الابتلاء الكبير ظَافِرَةً تَتَربَّعُ على قِمَةِ النَّجَاحِ... ففي ذات ليلةٍ أوَتْ أمُّ حبيبةَ إلى مَضْجَعِها، فَرَأَتْ فيما يراه النائِمُ أنَّ زوجَها عُبَيْدَ اللهِ بنَ جحش يَتَخَبَّطُ في بَحرٍ لُجِّيٍّ غَشِيَتْهُ ظُلُماتٌ بعضُها فوقَ بَعْضٍ، وهُوَ بأسْوَءِ حال...

فهَبَّتْ من نومها مَذْعورةً مضطَرِبَةً... ولَم تشأ أنْ تَذْكُرَ له أو لأحدٍ غَيْرِه شيئاً مِمَّا رَأَتْ... لكنَّ رُؤياها ما لَبِثَتْ أن تَحَقَّقتْ، إذ لَم يَنْقَضِ يومُ تلك اللَّيْلَةِ الْمَشؤُومَةِ حتّى كان عبيدُ اللهِ بنُ جحشٍ، قد ارتَدَّ عن دينه وتَنَصَّرَ...

اس کے بعد ام حبیبہ نے خیال کیا کہ طویل مشکل کے دن گزر گئے اور اذیتوں کی راہ میں ان کا دشوار سفر ختم ہو کر امن کی راحت انہیں نصیب ہو گئی ہے مگر انہیں علم نہ تھا کہ ان کا مقدر کچھ اور ہے۔ اللہ تبارک وتعالی اپنی حکمت سے ام حبیبہ کو ایک اور سخت امتحان سے گزارنا چاہتا تھا جس کے سامنے لوگوں کی عقلیں دنگ رہ جائیں اور اہل فہم کی دانش اس کے سامنے ناکام ہو جائے۔ تاکہ وہ اس بڑے امتحان سے اعلی درجے میں کامیاب ہو کر نکلیں۔۔۔ ایک رات، ام حبیبہ اپنے بستر پر تھیں تو انہوں نے اس میں خواب میں دیکھا کہ ان کے شوہر عبید اللہ بن جحش ایک گہرے سمندر میں غوطے کھا رہے ہیں جس میں تاریکیاں ایک دوسرے کے اوپر ہیں اور وہ بدترین حالت میں ہیں۔

وہ نیند سے خوفزدہ اور مضطربانہ انداز میں جاگ گئیں۔ انہوں نے جو کچھ دیکھا تھا، اس کا تذکرہ وہ کسی اور سے نہ کرنا چاہ رہی تھیں لیکن ان کا خواب سچا ہو گیا۔ ابھی اس بدقسمتی رات کے بعد کا دن پورا نہ ہوا تھا کہ عبید اللہ بن جحش اپنے دین سے الگ ہو کر عیسائی ہو گئے۔

چیلنج! ماضی کے کسی جملے میں شک کے اظہار کا طریقہ کیا ہے؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عُبُوس	سختی، مشکل	الأحلامِ	خواب، سوچنا	لُجِّيٍّ	گہرا، تاریک
الشَّاقَّةَ	دشواری	تَتَضَعْضَعُ	یہ ناکام ہوا	غَشِيَتْهُ	اس کی تاریکی
الآلام	درد، الم کی جمع	أفهام	فہم کی جمع، سمجھ بوجھ	أسْوَءِ	بدترین
أفْضتْ	یہ نتیجہ نکلا	الابتلاء	آزمائش	هَبَّتْ	وہ بوکھلا کر اٹھی
الأمان	امان، امن	تَتَرَبَّعُ	وہ بیٹھی ہوئی تھی	مَذْعورةً	خوفناک
خَبَّأتْهُ	یہ اس سے چھپا تھا	قِمَةِ	اوپر	مضطَرِبَةً	اضطراب والا
مَقَادِيُر	مقدار کی جمع	النجاح	کامیابی	تَحَقَّقتْ	وہ سچ ہو گیا
قاسياً	سخت	أوَتْ	وہ رہی	لَم يَنْقَضِ	ابھی نہیں گزرا
تَطِشُ	یہ بے کار ہو گیا	مَضْجَعِها	اس کا بستر	الْمَشؤُومَةِ	بدقسمتی
عقولُ	عقل کی جمع	يَتَخَبَّطُ	وہ لڑکھڑا جاتا ہے	تَنَصَّرَ	وہ عیسائی ہو گیا

وَجَدَتْ أُمُّ حبيبةَ نفسَها فجأةً بين ثلاث: فإمَّا أنْ تَسْتَجيبَ لزَوْجها الذي جَعَلَ يُلحُّ في دَعْوَاها إلى التَّنَصُّر، وبذلكَ تَرْتَدُّ عن دينها ـــ والعياذُ بالله ـــ وتبوءُ بخزْيِ الدُّنْيَا وعذاب الآخرة. وهو أمر لا تَفْعَلُهُ ولو مُشطَ لَحمُهَا عن عَظْمها بأمْشَاط من حديد... وإما أنْ تعودَ إلى بَيْت أبيها في مكةَ، وهو مازال قَلْعَةً للشرْك؟ فتعيشَ فيه مَقْهورَةً مغلوبَةً على دينها... وإما أنْ تَبْقَى في بلاد الْحبشة وحيدةً شريدَةً، لا أهلَ لَها ولا وطَنَ ولا مُعيْنَ.

فآثرت ما فيه رضى الله عزَّ وجَلَّ على ما سواه... وأزْمَعَتْ على البقاءِ في الحبشة حتى يأتيَ الله بفَرَجٍ من عنده. لم يَطُلِ انتظارُ أُمِّ حبيبةَ كثيراً. فما إن انْقَضَتْ عِدَّتُها من زَوْجها الذي لَم يَعش بعد تَنَصُّره إلا قليلاً حتّى أتَاهَا الفرَجُ... لقد جَاءها السَّعْدُ يُرَفْرِفُ بأجْنحته الزُّمُرُّدِيَّة الْخُضرِ فوقَ بَيْتها الْمَحزُون على غير مِيعاد... ففي ذَات ضُحىً مُفَضَّضِ السَّنا طَلْقِ الْمُحيَّا طُرِقَ عليها البابُ؛ فلما فَتَحتْه فوجِئَتْ "بأَبْرَهَةَ" وَصيفَة النجاشيِّ ملك الحبشة. فحَمَّتْهَا بأدَبٍ وبِشْرٍ، واستَأذَنَتْ بالدُّخُولِ عليها وقالت:

ام حبیبہ رضی اللہ عنہا نے خود کو ایک سہ راہے پر پایا: یا تو وہ اپنے شوہر کی بات قبول کر لیں جو کہ انہیں عیسائی ہونے کی دعوت دے رہے تھے اور اپنے دین سے پلٹ جائیں۔ اللہ کی پناہ، اور دنیا میں رسوائی اور آخرت میں عذاب کو قبول کر لیں۔ وہ اس معاملے کو کبھی نہ کرنے والی تھیں اگرچہ ان کی ہڈیوں سے گوشت کو لوہے کی کنگھیوں سے چھیل دیا جاتا۔ یا پھر وہ اپنے والد کے گھر مکہ واپس لوٹ جائیں۔ لیکن وہ تو شرک کا قلعہ تھا اور اس میں اپنے دین کے بارے میں مغلوب اور مجبور ہو کر رہیں۔ یا پھر حبشہ کے ملک میں اکیلی زندگی بسر کریں جہاں نہ تو ان کا خاندان ہے، نہ وطن اور نہ ہی کوئی مددگار۔

انہوں نے اس بات کو ترجیح دی جس سے اللہ راضی تھا۔ انہوں نے فیصلہ کیا کہ وہ حبشہ ہی میں رہیں گی یہاں تک کہ اللہ اپنے پاس سے کوئی راستہ نکال دے۔ ام حبیبہ کا انتظار بہت لمبا نہ ہوا۔ ابھی اپنے شوہر سے ان کی عدت ختم ہونے کے بعد تھوڑا وقت ہی گزرا تھا کہ راستہ کھل گیا۔ خوش بختی اپنے سبز زمردی پروں کے ساتھ ان کے اس گھر پر پھڑ پھڑانے لگی جو غیر معینہ مدت کے لئے غم کا شکار تھا۔ ایک چاندی کی طرح روشن صبح کے وقت ان کے دروازہ پر دستک ہوئی۔ جیسے ہی انہوں نے دروازہ کھولا تو وہاں حبشہ کے بادشاہ نجاشی کی خاص خادمہ ابرہہ کھڑی تھی۔ اس نے نہایت ادب اور گرمجوشی سے انہیں سلام کیا اور ان کے پاس اندر آنے کی اجازت طلب کی اور کہنے لگی:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُلحُّ	اس نے اصرار کیا	مُعِيْنَ	مددگار	مُفَضَّضِ السَّنا	چاندی کی روشنی
التَّنَصُّرِ	عیسائی ہونا	أزْمَعَتْ	اس نے مصمم ارادہ کیا	طَلْقِ الْمُحيَّا	کھلا چہرہ
تبوءُ	وہ واپس آئی	البقاءِ	باقی رہنا	طُرِقَ	اسے بجایا گیا
خِزْيِ	رسوائی	لم يَطُلِ	یہ لمبا نہ ہوا	وجِئَتْ	وہ آئی
مُشطَ	اس کو کنگھی کیا گیا	الفَرَج	آسانی کا دور	وصيفةِ	خادمہ
أمْشَاط	کنگھیاں	السَّعْدُ	کامیابی	حَمَّتْ	اس نے مبارک دی
قَلْعَةً	قلعہ	يُرَفْرِفُ	وہ پھڑ پھڑاتا ہے	بشْرٍ	خوشی سے
تعيشَ	وہ رہتی ہے	أجْنحة	پر، بازو، جناح کی جمع	استَأذَنَتْ	اس نے اجازت مانگی
مَقْهورَةً	مجبور کی گئی	الزُّمُرُّدِيَّة	زمرد کے بنے ہوئے		
شريدةً	بے گھر	الْمَحزُونِ	غمگین		

سبق 8B: اہل ایمان کی دومائیں

"إنّ الْملكَ يُحيِّيك ويقولُ لك: إنَّ مُحمداً رسولَ الله قد خَطَّبك لنَفْسه... وإنَّه بعثَ إليه كتاباً وكَّلَه فيه بأنْ يَعْقدَ له عليك ... فَوَكِّلي عَنْك من تَشائيْن."
استطارَتْ أم حبيبة فرحاً، وهَتَفَتْ: "بَشَّرَك الله بالْخير... بَشرَك الله بالْخير..." وطَفقَتْ تَخْلَعُ ما عليها من الْحليِّ فَنَزعَتْ سواريْها، وأعْطَتْهما لأبرهَةَ... ثُم ألْحقَتْهما بخَلْخالها ... ثم أتبعَتْ ذلك بقُرْطَيْها وخَواتيمِها... ولَو كانت تَملِكُ كنوزَ الدنْيا كلَّها لأعْطَتْها لَها فِي تلك اللَّحْظَة. ثُم قالت لَها: "لقد وَكَّلْتُ عَنِّي خالدَ بنَ سعيد بنِ العَاص؛ فهو أقربُ النَّاسِ إليَّ.

وفي قَصْرِ النجاشيِّ الرابضِ على رابية شَجْرَاءَ مُطلَّة على روضة من رياض الْحَبَشَة النَّضرَة. وفي أحَد أبْهَائه الفَسيحَة الْمزْدانَة بالنُّقُوش الزَّاهيَة، الْمُضَاءَة بالسُرج النُّحَاسيَّة الوضاءَة، الْمَفرُوشَة بفَاخرِ الرِّيَاش اجتمعَ وجوهُ الصَّحابَة الْمُقيمُونَ في الْحَبَشَة، وعلى رأسهِمْ جَعفرُ بنُ أَبِي طالبٍ، وخالدُ بنُ سعيد بنِ العاصِ، وعبدُ اللّه بنُ حُذَافَةَ السهميُّ، وغيرُهم لِيَشْهَدوا عَقْدَ أمِّ حبيبةَ بنت أبي سُفيانَ على رسولِ الله صلى الله عليه وسلم.

"بادشاہ آپ کو سلام کہہ رہے ہیں اور آپ کے لئے یہ کہہ رہے ہیں کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو اپنے لئے نکاح کا پیغام بھیجا ہے۔ انہوں نے ان (نجاشی) کی طرف خط بھیجا ہے جس میں انہیں اپنا وکیل مقرر کیا ہے تاکہ وہ آپ کا نکاح ان سے کروا دیں۔ تو آپ بھی جسے چاہیں وکیل مقرر کر دیں۔" ام حبیبہ رضی اللہ عنہا خوشی سے پھٹ پڑیں اور چلائیں: "اللہ تمہیں اچھی بشارت دے۔۔۔۔ اللہ تمہیں اچھی بشارت دے۔" انہوں نے جو زیور پہنے ہوئے تھے، وہ اتارنا شروع کر دیے۔ انہوں نے اپنے کنگن اتارے اور ابرہہ کو دے دیے۔ پھر انہوں نے پائل اتاری اور وہ بھی اسے دے دی، پھر اس کے بعد اپنے کانٹے اور انگوٹھیاں بھی اسے دے دیں۔ اگر ان کے پاس دنیا کے خزانے ہوتے تو اس لمحے وہ اسے دی چکی ہوتیں۔ پھر اس سے کہنے لگیں: "میں اپنی جانب سے خالد بن سعید بن عاص رضی اللہ عنہ کو اپنا وکیل مقرر کرتی ہوں، وہ لوگوں میں (رشتے میں) مجھ سے قریب ترین ہیں۔"

نجاشی کا محل ایک پہاڑی کی چوٹی پر تھا جہاں درختوں کا گھنا جھنڈ تھا۔ یہ حبشہ کے باغات میں سب سے اعلیٰ باغ تھا۔ حبشہ میں مقیم صحابہ جہاں اکھٹے ہوئے وہ اس کا ایک بڑے کھلے ہال تھا، جو کہ خوبصورت نقوش سے مزین تھا۔ اس میں تانبے کے چراغ روشنی کر رہے تھے اور قیمتی فرنیچر رکھا ہوا تھا۔ ان کے آگے جعفر بن ابی طالب، خالد بن سعید بن عاص، عبد اللہ بن حذافہ السہمی رضی اللہ عنہم اور دیگر بیٹھے ہوئے تھے تاکہ وہ ام حبیبہ بنت ابی سفیان کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نکاح کی مجلس میں شریک ہو سکیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُحيِّيكِ	وہ آپ کو سلام کرتا ہے	ألْحقَتْ	اس نے ملا دیا	الفَسيحَة	چوڑا
وكَّلَ	اس نے وکیل مقرر کیا	خَلْخال	پائل، پاؤں کا زیور	الْمزْدانَة	ڈیکوریٹ کیا ہوا
وَكِّلي	آپ وکیل مقرر کریں	قُرْطَيْ	میری کانوں کی بالیاں	النُّقُوشِ	نقش و نگار
تَشائيْن	آپ چاہتی ہیں	خَواتيم	انگوٹھیاں، خاتم کی جمع	الزَّاهيَة	پرکشش
استطارَتْ	اس نے خوشی کا اظہار کیا	كنوزَ	خزانے، کنز کی جمع	الْمُضَاءَة	روشن کیا ہوا
هَتَفَتْ	اس نے خوشی سے پکارا	الرابضِ	رہنا	السُرُجِ	چراغ، سراج کی جمع
بَشَّرَكِ	آپ کے لئے اچھی خبر	رابيةِ	پہاڑی کی چوٹی پر	النُّحَاسيَّة	تانبا کا بنا ہوا
تَخْلَعُ	اس نے اتارا	مُطلَّة	چھپایا ہوا	الوضاءَة	خالص
الْحليِّ	زیورات	رياضِ	باغ	الْمَفرُوشَة	ڈیکوریٹ کیا ہوا
نَزعَتْ	اس نے اتارا	النَّضرَة	چمکدار، روشن	فَاخرِ الرِّيَاشِ	قیمتی فرنیچر
سِواريْ	میرے کنگن	أبْهَاء	ہال، "بہو" کی جمع	عَقْدَ	شادی، عقد، گرہ

سبق 8B: اہل ایمان کی دعائیں

فلما اكْتَمَلَ الْجَمْعُ، تَصَدَّرَ النجاشيُّ الْمَجْلسَ وخَطَبَهم فقال: "أَحْمَدُ اللهَ الْقُدُّوسَ الْمُؤمِنَ الْجبَّارَ وأشْهَدُ أنْ لا إله إلا الله وأنَّ مُحمداً عبدُه ورسولُه، وأنّه هو الذي بَشَّرَ به عيسَى ابنُ مَريَمَ. أما بعد: فإنَّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم طَلَبَ منِّي أَنْ أُزَوِّجَهُ أمَّ حبيبةَ بنتَ أبي سُفْيانَ؟ فَأجَبْتُه إلى ما طلبَ، وأمْهَرْتُها نيابَةً عنه أربعَ مائةِ دينارٍ ذهباً... على سُنَّةِ اللهِ ورَسُولِه ..." ثُم سَكَبَ الدَنَانيْرَ بين يَدَيْ خَالِدِ بنِ سعيدِ بنِ العاص.

وهنا قام خالدٌ فقال: "الْحمدُ لله أحْمَدُه وأسْتَعينُه، وأسْتَغْفِرُهُ، وأتوبُ إليه، وأشْهَدُ أنَّ مُحمداً عبدُه ورسولُه، أرْسَلَه بدينِ الْهُدَى والْحقِّ لِيُظْهِرَه على الدينِ كُلِّه ولو كَرِهَ الكافرون. أما بعدُ: فقد أجَبْتُ طَلَبَ رسولِ الله عليها، وزَوَّجْتُه مُوكِّلَتي أمَّ حبيبةَ بنتَ أبي سفيان. فَبَارَكَ الله لرسوله بزوجَته. وهَنيئاً لأمِّ حبيبةَ بما كَتب الله لَها من الْخَير..." ثُم حَمَلَ الْمالَ وهَم أنْ يَمضيَ به إليها، فقام أصحابُه لِقيامِه وهَمُّوا بالانصرافِ أيضاً. فقال لَهم النجاشي: "اجْلِسُوا! فإنَّ سُنَّةَ الأنبياءِ إذا تَزَوَّجوا أن يُطْعِمُوا طعاماً." ودعا لَهم بطعام فأكَلَ القومُ ثم انفَضُّوا.

جب سب لوگ جمع ہو گئے تو نجاشی نے مجلس میں آ کر انہیں ایک خطبہ دیا اور کہا: "میں اللہ کی حمد کرتا ہوں جو کہ پاکیزہ، امن دینے والا اور طاقتور ہے۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔ آپ وہی ہیں جن کی بشارت عیسی بن مریم علیہ الصلوۃ والسلام نے دی تھی۔ اس کے بعد: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ سے طلب کیا ہے کہ میں آپ کی شادی ام حبیبہ بنت ابی سفیان سے کروا دوں؟ میں آپ کی طلب کو قبول کرتا ہوں اور آپ کی نیابت میں اللہ اور اس کے رسول کی سنت کے مطابق ان کا مہر ۴۰۰ سونے کے دینار مقرر کرتا ہوں۔" پھر انہوں نے دینار اٹھائے اور خالد بن سعید بن عاص کے ہاتھ میں رکھ دیے۔

اس کے بعد خالد رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور کہنے لگے: "تمام تعریفیں اللہ کے لیے ہیں، میں اس کی حمد کرتا ہوں، اس سے مدد مانگتا ہوں، اس سے مغفرت چاہتا ہوں اور اس کی طرف توبہ کرتا ہوں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں، جنہیں اس نے دین ہدایت اور حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اس دین کو سب ادیان پر غالب کر دے، اگرچہ کفر کرنے والوں کو ناگوار ہو۔ اس کے بعد: میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان کے بارے میں طلب کو قبول کرتا ہوں اور اپنی موکل ام حبیبہ بنت سفیان کو آپ کے نکاح میں دیتا ہوں۔ اللہ اپنے رسول کو ان کی زوجہ میں برکت دے۔ ام حبیبہ کو بھی مبارک جو اللہ نے ان کے لئے خیر لکھ دی۔" اس کے بعد انہوں نے مال اٹھایا اور اسے ان کی طرف بڑھانے کا ارادہ کیا۔ اس کے بعد صحابہ اٹھے اور واپسی کا ارادہ کیا تو نجاشی رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا: "بیٹھیے! یہ انبیاء کی سنت ہے کہ جب وہ شادی کرواتے ہیں تو پھر کھانا بھی کھلاتے ہیں۔" انہوں نے ان کے لئے کھانا منگوایا۔ سب نے کھانا کھایا اور پھر رخصت ہوئے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اكْتَمَلَ	یہ مکمل ہوا	أمْهَرْتُ	میں مہر مقرر کرتا ہوں	زَوَّجْتُ	میں نکاح کرتا ہوں
تَصَدَّرَ	اس نے صادر کیا	نيابَةً	نائب ہوتے ہوئے	مُوكِّلَتي	میری موکل
القُدُّوسَ	قدوس، بہت پاک	سَكَبَ	اس نے ڈال دیے	هنيئاً	مبارک ہو
الْمُؤمِنَ	وہ جو امن دیتا ہو	أسْتَعينُ	میں مدد مانگتا ہوں	هَمُّوا	انہوں نے سوچا
الجبَّارَ	بہت طاقتور	لِيُظْهِرَ	تاکہ وہ غالب ہو جائے	انصرافِ	واپس پلٹنا
أُزَوِّجَ	میں نکاح کرتا ہوں	أجَبْتُ	میں قبول کرتا ہوں	انفَضُّوا	وہ واپس پلٹے

سبق 8B: اہل ایمان کی دومائیں

قالت أمُّ حبيبة: فلما وَصَلَ الْمالُ إليَّ أرْسَلْتُ إلى "أبرهَةَ" التي بَشَّرَتْني خمسيْنَ مثْقالاً من الذّهب وقلتُ: "إني كنتُ أعطيتك ما أعطتُ حينَ بَشَّرْتني ولَم يَكنْ عنْدي يَوْمَئذ مال. فما هُوَ إلا قليلٌ حتى جاءَتْ أبرهَةُ إليَّ وردَّت الذَّهَبَ، وأخْرَجَتْ حُقًا فيه الْحُلِّي الذي كنتُ أعطتها إياه، فَرَدَّتْهُ إليَّ أيضاً وقالت: "إنَّ الْملكَ قَد عَزَمَ عَلَيَّ ألا آخذَ منك شيئاً. وقد أمَرَ نساءَه أن يَبْعَثْن لَك بكُلِّ ما عنْدَهُنَّ من الطّب."

فلمَّا كان الغَدُ جاءتني بوَرْسٍ، وعودٍ، وعَنْبَر، ثم قالت لي: "إنَّ لي عندك حاجَةً." فقلت: "ومَا هي؟" فقالت: "لقد أسْلَمْتُ، واتبعتُ دينَ مُحمد فاقْرَئي عَلَى النبيِّ منِّي السلامَ وأعلميه أنِّي آمنتُ باللهِ ورسوله ولا تَنْسَي ذلك." ثم جَهَّزَتْني. ثُم إنِّي حُملْتُ إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم . فلما لقيتُه، أخْبَرْتُه بما كان من أَمر الْخطْبَةِ، وما فَعَلْتُه مع "أبرهَةَ" وأقْرَأته منها السلامَ. فَسُرَّ بخَبَرِها وقال: وعليها السَلامُ ورحْمةُ اللهِ وبَرَكَاتُه.

(صور من حياة الصحابة، الدكتور عبدالرحْمن رأفت باشا)

ام حبیبہ نے کہا: جب میرے پاس مال پہنچا تو میں نے اسی ابرہہ کو، جس نے مجھے بشارت دی تھی، پچاس مثقال سونا بھیجا اور اس سے کہا: "میں تمہیں اب دے رہی ہوں کیونکہ جب تم نے مجھے بشارت دی تھی تو میرے پاس اس دن مال نہ تھا۔ ابھی تھوڑی مدت ہی گزری تھی کہ ابرہی میرے پاس آئی اور اس نے مجھے سونا واپس کر دیا۔ اس نے ایک مرتبان نکالا جس میں وہ زیور تھے جو میں نے اسے دیے تھے۔ اس نے وہ بھی مجھے واپس کر دیے اور کہا: "بادشاہ نے مجھے پابند کیا ہے کہ میں آپ سے کچھ نہ لوں۔ انہوں نے اپنی خواتین کو بھی حکم دیا ہے کہ ان کے پاس جو بھی ادویات ہوں وہ آپ کو بھیج دیں۔"

اگلے دن وہ ورس، عود اور عنبر لے کر آئی اور پھر مجھ سے کہنے لگی: "مجھے آپ سے کچھ ضرورت ہے۔" میں نے کہا: "وہ کیا ہے؟" کہنے لگی: "میں بھی اسلام قبول کر چکی ہوں اور محمد کے دین کی پیروی کرتی ہوں۔ میری جانب سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو سلام کہیے گا اور آپ کو بتائیے گا کہ میں اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتی ہوں۔ اسے بھول نہ جائیے گا۔" پھر اس نے میرا سامان تیار کیا۔ پھر مجھے سوار کر کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم تک لایا گیا۔ جب میں آپ سے ملی تو میں نے نکاح کے پیغام کا معاملہ کہہ سنایا اور جو کچھ ابرہہ نے کیا اور اس کا سلام بھی پہنچا دیا۔ آپ اس کی خبر سن کر بہت خوش ہوئے اور فرمایا: "اس پر بھی سلام ہو، اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکات۔" (حیات صحابہ کی چند تصاویر، ڈاکٹر عبدالرحمٰن رافت پاشا)

آج کا اصول: اگر فعل مضارع سے پہلے لفظ "كَي" کا اضافہ کر دیا جائے تو یہ "تاکہ" کا مفہوم پیدا کرتا ہے۔ جیسے يَفْهَمْ (وہ سمجھتا ہے یا سمجھے گا) جبکہ كَي يَفْهَمْ کا معنی ہے (تاکہ وہ سمجھے)۔

چیلنج! اگر فعل مضارع سے پہلے "كان" لگا دیا جائے تو اس کا مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

مطالعہ کیجیے! وحی اور عقل کا باہمی تعلق کیا ہے؟ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU03-0007-Revelation.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مِثْقال	وزن کے برابر	الغَدُ	اگلے دن	جَهَّزَتْني	اس نے میرا سامان تیار کیا
رَدَّتِ	اس نے لوٹایا	اقْرئي	اے خاتون! پڑھو	حُمِلْتُ	میں ساتھ لے جا رہی تھی
حُقًا	مرتبان	أعلمِي	اے خاتون! جان لو	الْخِطْبَة	شادی کا پیغام
عَزَمَ	اس نے عزم کیا	لا تَنْسَي	مجھے نہ بھول جانا	سُرَّ	وہ خوش ہوا
الطِّبِ	ادویات، طب	وَرْسٍ، عودٍ، عَنْبَر			جڑی بوٹیاں جو طب میں استعمال ہوتی ہیں

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے ۵ نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ بعض لائنوں میں شکل اور معنی پر اثر کو جان بوجھ کر فراہم نہیں کیا گیا۔

عربي	اردو	اثر
أَمْ حَسِبْتُمْ	کیا تم سوچتے ہو؟ شکل: کوئی اثر نہیں۔ معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا	
أَمْ تُرِيدُونَ أَنْ تَسْأَلُوا رَسُولَكُمْ	کیا تمہارا ارادہ کہ تم پوچھو اپنے رسول سے؟ شکل: تریدون پر کوئی اثر نہیں مگر تسأَلون کا نون حذف ہو گیا ہے۔ معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا، "تم پوچھتے ہو" کا مفہوم ہو گیا ہے "تم پوچھو"۔	
أَمْ كُنتُمْ شُهَدَاءَ	کیا تم گواہ تھے؟ شکل: کوئی اثر نہیں۔ معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا	
أَمْ لَهُمْ أَيْدٍ يَبْطِشُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ أَعْيُنٌ يُبْصِرُونَ بِهَا أَمْ لَهُمْ آذَانٌ يَسْمَعُونَ بِهَا	کیا ان کے ہاتھ ہیں جن سے وہ پکڑتے ہیں یا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہیں یا ان کے کان ہیں جن سے وہ سنتے ہیں؟ شکل: کوئی اثر نہیں معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا	
هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ	کیا وہ انتظار کرتے ہیں کہ اللہ بادلوں میں ان کے پاس آجائے شکل: ینظرون پر کوئی اثر نہیں مگر یأتی، یأتیَ ہو گیا ہے۔ معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا۔ "وہ آتا ہے" کا مفہوم "وہ آجائے" ہو گیا ہے۔	
هَلْ يُهْلَكُ إِلاَّ الْقَوْمُ الظَّالِمُونَ	کیا سوائے ظالم قوم کے کسی کو ہلاک کیا جاتا ہے	
هَلْ يَسْتَوِي الأَعْمَى وَالْبَصِيرُ	کیا نابینا اور بینا برابر ہیں؟ شکل: کوئی اثر نہیں معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا	
هَلْ عِندَكُمْ مِنْ عِلْمٍ	کیا تمہارے پاس علم ہے؟ شکل: کوئی اثر نہیں معنی: جملہ سوالیہ ہو گیا	
أَيْنَمَا يُوَجِّهُّ لا يَأْتِ بِخَيْرٍ	جہاں بھی وہ رخ کرے بھلائی نہیں لے کر آتا شکل: یأتی، یأتِ ہو گیا ہے۔ معنی: جملہ منفی ہو گیا	
فَمَالِ هَؤُلاءِ الْقَوْمِ لا يَكَادُونَ يَفْقَهُونَ حَدِيثاً	تو اس قوم کا کیا معاملہ ہے کہ وہ کسی بات کو سمجھنے کے لئے تیار ہی نہیں ہوتے شکل: کوئی اثر نہیں معنی: جملہ منفی ہو گیا	
النِّسَاءُ اللاَّتِي لا يَرْجُونَ نِكَاحاً	وہ خواتین جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں	
فَهُمْ لا يَرْجِعُونَ	تو وہ واپس نہیں پلٹیں گے شکل: کوئی اثر نہیں معنی: جملہ منفی ہو گیا	

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

اثر	اردو	عربي
	ہم آپ پر ہر گز ایمان نہ لائیں گے جب تک کہ اللہ کو کھلے عام نہ دیکھ لیں۔ شکل: لن نے نومن اور حتی نے نری کے آخر میں فتحہ کر دی ہے۔ معانی: لن نے سختی سے نفی کر دی ہے اور نومن کو مستقبل کے ساتھ خاص کر دیا ہے جبکہ حتی نے "جب تک کہ" کے معنی کا اضافہ کر دیا ہے۔	لَنْ نُؤْمِنَ لَكَ حَتَّى نَرَى اللَّهَ جَهْرَةً
	اپنے سروں کو نہ منڈواؤ یہاں تک کہ قربانی کے جانور اپنے مقام پر پہنچ جائیں۔ شکل: يَبلُغُ، يَبْلُغَ ہو گیا ہے۔ معنی: "وہ پہنچتا ہے" کی بجائے "یہاں تک کہ وہ پہنچ جائے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	وَلا تَحْلِقُوا رُءوسَكُمْ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ
	تو اگر تم نہ کر سکو، اور ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے ڈرو شکل: تَفعَلُونَ، تَفعَلُوا ہو گیا ہے۔ معنی: "وہ کر سکتے ہے" کی بجائے "نہ کر سکو اور ہر گز نہ کر سکو گے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ
	نہ اس نے کسی کو جنا اور اسے جنا گیا اور نہ ہی ہے اس کا کوئی شریک شکل: يَلِدُ و يُولَدُ، يَلِدْ و يُولَدْ ہو گئے ہیں۔ معنی: مفہوم منفی ہو گیا	لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ. وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُواً أَحَدٌ.
	وہ تمہیں سکھاتا ہے جو تم نہیں جانتے تھے شکل: تَكُونُونَ، تَكُونُوا ہو گیا ہے۔ معنی: مفہوم منفی ہو گیا	يُعَلِّمُكُمْ مَا لَمْ تَكُونُوا تَعْلَمُونَ
	ان کی توبہ ہر گز قبول نہ کی جائے گی	لَنْ تُقْبَلَ تَوْبَتُهُمْ
	تم نیکی کو ہر گز نہ پا سکو گے جب تک تم خرچ نہ کرو جو تمہیں پسند ہو	لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ
	میرے لئے ایک وزیر بنا دے تا کہ ہم تیری بہت تسبیح کریں شکل: نُسَبِّحُ، نُسَبِّحَ ہو گیا ہے۔ معنی: "وہ تسبیح کرتا ہے" کی بجائے "تا کہ وہ تسبیح کرے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	وَاجْعَلْ لِي وَزِيراً كَيْ نُسَبِّحَكَ كَثِيراً
	تو ہم نے اسے لوٹا دیا اس کی ماں کی طرف تا کہ اس کی آنکھیں قرار پکڑیں	فَرَدَدْنَاهُ إِلَى أُمِّهِ كَيْ تَقَرَّ عَيْنُهَا
	تا کہ یہ تمہارے امیروں کے درمیان ہی گردش نہ کرتا رہے	كَيْ لا يَكُونَ دُولَةً بَيْنَ الأَغْنِيَاءِ مِنْكُمْ

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

عربي	اردو	اثر
وَقَالُوا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ إِلاَّ أَيَّاماً مَعْدُودَةً	وہ بولے: سوائے گنتی کے چند دن کے آگ ہمیں ہرگز نہ چھوئے گی شکل: تَمَسُّ، تَمَسَّ ہو گیا ہے۔ معنیٰ: "وہ مس کرتا ہے" کی بجائے "ہرگز مس نہ کرے گا" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	
أَوَلَمْ يَرَوْا إِلَى الأَرْضِ كَمْ أَنْبَتْنَا فِيهَا مِنْ كُلِّ زَوْجٍ كَرِيمٍ	زمین کی طرف کیا وہ نہیں دیکھتے کہ ہم نے اس میں ہر اچھے جوڑے میں سے کتنے اگائے ہیں؟	
وَإِنْ لَمْ يَنتَهُوا عَمَّا يَقُولُونَ لَيَمَسَّنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْهُمْ عَذَابٌ أَلِيمٌ	جو وہ کہتے ہیں اگر وہ اس سے باز نہ آئے تو دردناک عذاب ضرور ضرور چھو لے گا ان لوگوں کو جنہوں نے کفر کیا شکل: يَمَسُّ، يَمَسَّ ہو گیا ہے۔ معنیٰ: "وہ مس کرتا ہے" کی بجائے "وہ ضرور ضرور مس کرے گا" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	
أَ لَمْ تَرَ إِلَى الَّذِينَ أُوتُوا نَصِيباً مِنْ الْكِتَابِ	کیا تم نے نہیں دیکھا جنہیں کتاب میں سے حصہ دیا گیا تھا؟	
قَالَ إِنِّي أُرِيدُ أَنْ أُنكِحَكَ إِحْدَى ابْنَتَيَّ هَاتَيْنِ	وہ بولا: میرا ارادہ ہے کہ میں تمہارا نکاح کرواؤں اپنی ان دو بیٹیوں میں سے کسی ایک کے ساتھ شکل: أُنْكِحُ، أُنْكِحَ ہو گیا ہے۔ معنیٰ: "میں نکاح کرواتا ہوں" کی بجائے "کہ میں نکاح کرواؤں" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	
قَالُوا إِنْ هَذَانِ لَسَاحِرَانِ يُرِيدَانِ أَنْ يُخْرِجَاكُمْ مِنْ أَرْضِكُمْ	وہ بولے: یہ دو جادوگر ہیں۔ ان کا ارادہ ہے کہ تمہیں تمہاری زمین میں سے باہر نکال دیں	
إِنْ كُنتُمْ صَادِقِينَ	اگر تم سچے ہو	
أَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً	کہ وہ بیان کرے کوئی مثال	
أَنْ تَأْجُرَنِي ثَمَانِيَةَ حِجَجٍ فَإِنْ أَتْمَمْتَ عَشْراً فَمِنْ عِندِكَ	کہ تم میرے پاس ملازمت کرو آٹھ سال تو اگر تم دس پورے کر دو تو یہ تمہاری جانب سے اضافی ہو گا	

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

عربي	اردو	اثر
فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ	تو اگر تم نہ کرو اور ہر گز نہ کر سکو گے تو اس آگ سے بچو	
إِمَّا أَنْ تُعَذِّبَ وَإِمَّا أَنْ تَتَّخِذَ فِيهِمْ حُسْناً	یا تو یہ کہ تو عذاب دے اور یا تو یہ کہ تو ان میں سے بھلائی لے لے	
إِمَّا أَنْ تُلْقِيَ وَإِمَّا أَنْ نَكُونَ نَحْنُ الْمُلْقِينَ	یا تو یہ کہ تم ڈالو یا پھر یہ کہ ہم ڈالنے والے ہیں	
مَا أَمَرَ اللَّهُ بِهِ أَنْ يُوصَلَ	جو اللہ نے حکم دیا ہے کہ اسے ملایا جائے	
إِنْ شَاءَ اللَّهُ	اگر اللہ چاہے۔ شکل: کوئی تبدیلی نہیں۔ معنی: جملہ شرطیہ ہو گیا	
إِنْ يَأْتُوكُمْ أُسَارَى	اگر وہ قیدی بنا کر تمہارے پاس لائے جائیں	
وَمَا هُوَ بِمُزَحْزِحِهِ مِنَ الْعَذَابِ أَنْ يُعَمَّرَ	وہ عذاب سے بچانے والا نہیں ہے کہ لمبی عمر جیا جائے	
لَيْسَ الْبِرَّ أَنْ تُوَلُّوا وُجُوهَكُمْ قِبَلَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	نیکی نہیں ہے کہ تم اپنے چہرے مشرق یا مغرب کی جانب کر لو	
إِنَّ اللَّهَ لا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً	یقیناً اللہ نہیں شرماتا کہ کوئی مثال وہ بیان کرے	
هَلْ يَنظُرُونَ إِلاَّ أَنْ يَأْتِيَهُمُ اللَّهُ فِي ظُلَلٍ	کیا وہ انتظار کرتے ہیں سوائے اس کے کہ اللہ بادلوں میں ان کے پاس آ جائے شکل: يَأتِيْ، يأتِيَ ہو گیا ہے۔ معنی: "وہ آتا ہے" کی بجائے "کہ وہ آئے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	

مطالعہ کیجیے!

عیب جوئی سے متعلق قرآن مجید کی تعلیمات کیا ہیں؟

http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0006-Defamation.htm

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

اثر	اردو	عربي
	تو اپنے چہرے اس کی جانب کر لو تاکہ نہ ہو جائے لوگوں کے پاس تمہارے خلاف کوئی حجت۔ شکل: یَکُونُ، یَکُونَ ہو گیا ہے۔ معنی: "وہ ہو جاتا ہے" کی بجائے "تاکہ وہ نہ ہو جائے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	فَوَلُّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ لِئَلَّا يَكُونَ لِلنَّاسِ عَلَيْكُمْ حُجَّةٌ
	یقیناوہ تمہیں حکم دیتا ہے برائی اور فحش کاموں کا اور یہ کہ تم کہو اللہ کے بارے میں جو تم نہیں جانتے ہو	إِنَّمَا يَأْمُرُكُمْ بِالسُّوءِ وَالْفَحْشَاءِ وَأَنْ تَقُولُوا عَلَى اللَّهِ مَا لَا تَعْلَمُونَ
	کیا تمہارا خیال ہے کہ جنت میں تم داخل ہو جاؤ گے جبکہ ابھی نہیں آئی اس کی طرح (کی کوئی تکلیف) جو تم سے پہلے لوگوں پر آئی تھی	أَمْ حَسِبْتُمْ أَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ وَلَمَّا يَأْتِكُمْ مَثَلُ الَّذِينَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ
	امید ہے کہ تم ناپسند کرو ایک چیز کو جبکہ وہ تمہارے لئے بہتر ہو	عَسَى أَنْ تَكْرَهُوا شَيْئًا وَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ
	تمہارے لئے جائز نہیں ہے کہ تم لو اس میں سے جو کوئی چیز تم نے انہیں دی ہو سوائے اس کے کہ وہ دونوں خوف کریں کہ وہ اللہ کی حدود کو قائم نہ کر سکیں گے	وَلَا يَحِلُّ لَكُمْ أَنْ تَأْخُذُوا مِمَّا آتَيْتُمُوهُنَّ شَيْئًا إِلَّا أَنْ يَخَافَا أَلَّا يُقِيمَا حُدُودَ اللَّهِ
	اگر تم ظاہر کرو صدقات کو تو یہ اچھا ہے لیکن اگر تم انہیں چھپاؤ اور فقراء کو دو تو یہ تمہارے لئے بہت بہتر ہے	إِنْ تُبْدُوا الصَّدَقَاتِ فَنِعِمَّا هِيَ وَإِنْ تُخْفُوهَا وَتُؤْتُوهَا الْفُقَرَاءَ فَهُوَ خَيْرٌ لَكُمْ
	اللہ نے ابھی امتحان نہیں لیا تم میں سے ان کو جنہوں نے ثابت قدم رہتے ہوئے جہاد کیا شکل: یَعلَمُ، یَعلَمْ ہو گیا ہے۔ معنی: "وہ امتحان لیتا ہے" کی بجائے "اس نے ابھی امتحان نہیں لیا" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	لَمَّا يَعْلَمِ اللَّهُ الَّذِينَ جَاهَدُوا مِنْكُمْ وَيَعْلَمَ الصَّابِرِينَ
	بلکہ انہوں نے جھٹلایا کیونکہ انہوں نے اس کے علم کا احاطہ نہیں کیا اور اس کی تاویل ابھی ان کے پاس نہیں آئی	بَلْ كَذَّبُوا بِمَا لَمْ يُحِيطُوا بِعِلْمِهِ وَلَمَّا يَأْتِهِمْ تَأْوِيلُهُ

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

اثر	اردو	عربي
	بلکہ عذاب کو انہوں نے ابھی نہیں چکھا شکل: يَذوقُونَ، يَذُوقُوا ہوگیا ہے۔ معنیٰ: "وہ چکھتا ہے" کی بجائے "اس نے ابھی نہیں چکھا" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	بَلْ لَمَّا يَذُوقُوا عَذَابِ
	وہ بولے: ہم اسلام لائے جبکہ ایمان ان کے دلوں میں ابھی داخل نہیں ہوا	قُولُوا أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلْ الإِيمَانُ فِي قُلُوبِكُمْ
	ان کے دیگر لوگ جو ان سے ابھی ملحق نہیں ہوئے	وَآخَرِينَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوا بِهِمْ
	اگر ہم چاہیں تو ضرور ضرور ہم لے جائیں گے اس کو جو ہم نے آپ کی جانب وحی کی۔ شکل: نَذْهَبُ، لَنَذْهَبَنَّ ہوگیا ہے۔ معنیٰ: "ہم لے جاتے ہیں" کی بجائے "ہم ضرور ضرور لے جائیں گے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔	وَلَئِنْ شِئْنَا لَنَذْهَبَنَّ بِالَّذِي أَوْحَيْنَا إِلَيْكَ
	اللہ نے قانون بنادیا ہے کہ میں اور میرے رسول ضرور ضرور غالب ہوں گے	كَتَبَ اللَّهُ لأَغْلِبَنَّ أَنَا وَرُسُلِي
	تم ضرور ضرور چڑھو گے درجہ بدرجہ	لَتَرْكَبُنَّ طَبَقاً عَنْ طَبَقٍ
	ہم ضرور ضرور جزا دیں گے ان کو جنہوں نے صبر کیا، بہت اچھے اجر کے ساتھ	لَنَجْزِيَنَّ الَّذِينَ صَبَرُوا أَجْرَهُمْ بِأَحْسَنِ
	وہ بولا: مجھے مال و اولاد ضرور ضرور دیے جائیں گے	قَالَ لأُوتَيَنَّ مَالاً وَوَلَداً
	اللہ ضرور ضرور مدد کرے گا جو اس کی مدد کرے (دین کی خدمت میں)	لَيَنصُرَنَّ اللَّهُ مَنْ يَنصُرُهُ
	میں تمہارے لئے ضرور ضرور مغفرت کی دعا کروں گا	لأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ
	جو ایذا تم ہمیں دو گے ہم اس پر ضرور ضرور صبر کریں گے	لَنَصْبِرَنَّ عَلَى مَا آذَيْتُمُونَا
	پھر ہم ضرور ضرور کہیں گے اس کے ولی سے	ثُمَّ لَنَقُولَنَّ لِوَلِيِّهِ
	اگر تمہارے رب کی مدد آگئی تو ضرور ضرور وہ کہیں گے کہ یقیناً ہم تمہارے ساتھ ہیں	وَلَئِنْ جَاءَ نَصْرٌ مِنْ رَبِّكَ لَيَقُولُنَّ إِنَّا كُنَّا مَعَكُمْ
	ان کے بوجھ وہ ضرور ضرور اٹھائیں گے	لَيَحْمِلُنَّ أَثْقَالَهُمْ

سبق 9A: فعل مضارع کی مخصوص شکلیں

اثر	اردو	عربي
اگر تم ان سے پوچھو کہ انہیں کس نے تخلیق کیا ہے تو وہ ضرور ضرور کہیں گے کہ اللہ نے		وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ مَنْ خَلَقَهُمْ لَيَقُولُنَّ اللَّهُ
اگر اللہ نے چاہا تو تم ضرور ضرور داخل ہو گے مسجد الحرام میں		لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ إِنْ شَاءَ اللَّهُ
پھر اس دن تم سے ضرور ضرور سوال کیا جائے گا نعمتوں کے بارے میں		ثُمَّ لَتُسْأَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيمِ
یقیناً وہ جنہیں کتاب دی گئی جانتے ہیں کہ وہ ان کے رب کی جانب سے حق ہے		وَإِنَّ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ لَيَعْلَمُونَ أَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَبِّهِمْ
تا کہ امتحان لے لے اللہ ان کو جو ایمان لائے		لِيَعْلَمَ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا
اللہ کے اذن سے جو تکلیف تمھیں پہنچی، جس دن دو جماعتیں آمنے سامنے آئیں تھیں تا کہ وہ امتحان لے لے اہل ایمان کا امتحان لے لے ان کا جنھوں نے منافقت کی شکل: يعلَمُ، يَعْلَمَ ہو گیا ہے۔ لِ نے کَی کا کام کیا ہے۔ معنی: "وہ امتحان لیتا ہے" کی بجائے "تا کہ وہ امتحان لے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔		وَمَا أَصَابَكُمْ يَوْمَ الْتَقَى الْجَمْعَانِ فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيَعْلَمَ الْمُؤْمِنِينَ وَلِيَعْلَمَ الَّذِينَ نَافَقُوا
تو عنقریب تمھیں ملے گا اپنی گمراہی کا بدلہ شکل: کوئی تبدیلی نہیں۔ معنی: "عنقریب" کا مفہوم پیدا ہوا ہے۔		فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا
عنقریب تم جان جاؤ گے جب عذاب کو تم دیکھو گے		سَوْفَ يَعْلَمُونَ حِينَ يَرَوْنَ الْعَذَابَ
عنقریب تم سے سوال کیا جائے گا		سَوْفَ تُسْأَلُونَ
تو عنقریب وہ بلائیں گے اپنی تباہی کو		فَسَوْفَ يَدْعُو ثُبُوراً

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

كِتَابُ الصَّلٰوةِ	نماز کا قانون

شُرُوطُ صِحَّةِ الصلاة

(1) الطَّهَارَةُ مِنَ الْحَدَثِ: لِحَدِيثِ أَبِي هريرةَ رضي الله عنه: "لا تُقْبَلُ صَلاةُ أَحَدِكُمْ إِذَا أَحْدَثَ حتّى يَتَوَضَّأَ." (متفق عليه)

(2) دُخُولُ الوَقت: وذَلِكَ فِي الصلاة الْمَفرُوضَة الْمُؤَقَّتَة لقَول الله تعالى: "إِنَّ الصَّلَاةَ كَانَتْ عَلَى الْمُؤْمِنِينَ كِتَاباً مَوْقُوتاً." (النساء 4:103)

(3) سَتْرُ العَوْرَة: وَحَدُّ عَوْرَةُ الرَّجُلِ ما بَيْنَ سُرَّته ورُكْبَته (أخذاً بالأحوَط) فَعَنْ جَرْهَدَ قال: "مَرَّ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وعَلَيَّ بُرْدَةٌ وقد انكَشَفَتْ فَخذي، فقال: "غَطِّ فَخذيكَ، فإنّ الفَخذَ عورَةٌ." رواهُ مالكٌ وأحْمَدُ وأبو دَاوُدَ والتِّرمذيُّ،و ذَكَرَهُ البُخَارِي في صحيحه مُعَلَّقاً.

وأما الْمَرأةُ: فَجميعُ جَسَدهَا عَورةٌ يَجبُ عليها سَترُهُ فِي الصلاة مَا عَدَا الوَجْه والكَفَّيْن... وذَلكَ لحَديث عَائشَةَ رضي الله عنها أنّ النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا يَقْبَلُ اللهُ صَلاةَ حَائضٍ إلا بخِمَارٍ." رواه الْخَمسَةُ إلا النسائي وصَحَّحَهُ ابنُ خُزَيْمَةَ والْحَاكِمُ.

نماز کے درست ہونے کی شرائط

(۱) ناپاکی سے پاک ہونا: جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: "اگر تم میں سے کوئی ناپاکی کا شکار ہو جائے تو جب تک وضو نہ کرے اس کی نماز قبول نہیں ہوتی۔" (متفق علیہ)

(۲) وقت کا داخل ہونا: یہ متعین وقت کے ساتھ فرض نمازوں کے معاملے میں ہے۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ قول ہے: "یقیناً نماز مومنین پر مقررہ اوقات میں فرض ہے۔"

(۳) ستر کو چھپانا: مرد کے چھپانے کی جگہیں اس کی ناف اور گھٹنے کے درمیان ہے (کپڑے سے ڈھانپنے کے ذریعے) جیسا کہ جرھد رضی اللہ عنہ نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گزرے اور میرے اوپر ایک چادر تھی۔ میری ران ظاہر ہو گئی تو آپ نے فرمایا: "اپنی ران کو ڈھانپو، کیونکہ یہ چھپانے کی جگہ ہے۔" مالک، احمد، ابوداؤد، ترمذی نے اسے روایت کیا اور بخاری نے اس کا ٹوٹی ہوئی سند کے ساتھ ذکر کیا۔

جہاں تک کسی خاتون کا تعلق ہے تو اس کا پورا جسم ہی چھپانے کے قابل ہے، اس پر لازم ہے کہ وہ نماز میں اسے چھپائے سوائے اس کے چہرے اور ہتھیلیوں کے۔ یہ عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی بنیاد پر ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جسے ماہواری آتی ہو، اس کی نماز سوائے چادر کے قبول نہیں ہوتی۔" پانچوں محدثین نے اسے روایت کیا اور اسے ابن خزیمہ اور حاکم نے صحیح قرار دیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
صِحَّة	صحیح ہونا	سُرَّة	ناف	غُطِّ	چھپاؤ
الْمَفرُوضَة	فرض کی گئیں	رُكْبَة	گھٹنا	مُعَلَّقاً	لٹکا ہوا، جس کی سند مکمل نہ ہو
الْمُؤَقَّتَة	جن کا وقت مقرر ہو	الأحوَط	ڈھانپنا، چھپانا	جَسَد	جسم
مَوْقُوتاً	مقررہ وقت پر	بُرْدَةٌ	چادر	حَائِضٍ	خاتون (جسے حیض آتا ہو)
سَتْرُ	چھپانا	انكَشَفَتْ	یہ ظاہر ہو گئی	خِمَارٍ	سر کی چادر یا دوپٹہ
العَوْرَة	چھپانے کے قابل اعضا	فَخذ	ران		

سبق 9B: نماز کا قانون

(4) طَهَارَةُ الثَّوب والْبَدَن والْمَكَان الذي يُصَلِّي فيه: لَقوله تعالى: "وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ." (الْمُدَّثِر 74:4)، ولحَديث الأعرابيِّ الذي بَالَ في الْمَسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم : "صُبُّوا عَليه ذَنُوباً من ماء." رَوَاهُ الْجَمَاعَةُ إلاّ مُسلمًا. (5) استقبَالُ القِبْلَة (الكَعْبَةُ): لقَول الله تعالى: "فَوَلِّ وَجْهَكَ شَطْرَ الْمَسْجِد الْحَرَامِ وَحَيْثُ مَا كُنْتُم فوَلّوا وُجُوهَكُمْ شَطْرَهُ." (البقرة 2:144) وَذَلكَ للقَادر عَلَى استقبَالهَا، فإنْ عَجزَ عَنْ استقبَالِهَا لعُذرٍ فإنّ صَلاتَهُ صَحيحَةٌ، ويَجبُ على مَنْ يُشاهدُ الكعبةَ في صَلاته أنْ يَستقْبلَ الكعبةَ ذَاتَهَا، أمّا مَن لا يُشاهدُهَا فَيستَقبلُ جهَتهَا.

مَتَى يَسقُطُ استقبالُ القبلةَ؟ أ– يسقُطُ استقبالُ القبلةَ في صلاة الْخوف، وهي صلاةُ الْحَرَب لقوله تعالى: "فَإِنْ خفْتُم فَرِجالاً أَوْ رُكْباناً." (البقرة 2:239) قال ابنُ عمرَ رضي اللّه عنهما: "مُسْتَقْبِلي القبلة أو غيرَ مُستقبليها." رواه البخاري. ب– صلاةُ النَّافلَة للرَّاكب، فَقبلَتُهُ حَيثُ اتَّجهَتْ به رَاحلَتَهُ، ويَستَحبُّ لَه أن يستقبلَ بهَا القبلةَ عندَ تَكبِيْرَة الإحرامِ ثُم يَتَّجهُ بهَا حيثُ كَانَتْ وَجهَتُهُ. جــ– العَاجزُ عَن استقبَالها كالْمُكرَه والْمَريض، كأنْ يَكُوْنَ مَربُوطاً أو مَصلُوباً لغَيْرِ القبلة، والْمريضُ الذي لا يستَطِيعُ أن يَتَحرَّكَ إلى جهَة القِبلَة. لقوله تعالى: لا يُكَلِّفُ الله نَفْساً إلا وُسْعَها (البقرة 2:268) وقوله تعالى: فَاتَّقوا الله مَا اسْتَطَعْتُم... (التغابن 64:16)

(۴) کپڑے، بدن اور جہاں نماز پڑھی جارہی ہے، اس کی طہارت: جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "اپنے لباس کو پاک رکھو۔" (جگہ کی دلیل) اس دیہاتی کی حدیث ہے جس نے مسجد میں پیشاب کر دیا تھا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اس پر پانی کا ڈول بہا دو۔" اسے سوائے مسلم کے تمام محدثین نے روایت کیا۔

(۵) قبلے کی طرف رخ کرنا: اس کی بنیاد اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "(اے نبی) اپنے چہرے کو مسجد الحرام کی طرف کرو (اور اے اہل ایمان!) جہاں بھی تم ہو، اپنے چہروں کو اس کی جانب کر لو۔" یہ اس کے لئے ہے جو اس طرف رخ کرنے پر قادر ہو۔ اگر وہ کسی عذر کے باعث اس کی طرف رخ کرنے سے عاجز آ جائے تو پھر اس کی نماز درست ہے۔ جو شخص کعبہ کا مشاہدہ کر رہا ہو، اس پر واجب ہے کہ وہ عین کعبہ کی طرف رخ کرے، اگر وہ اسے نہیں دیکھ رہا تو اس کی سمت میں رخ کر لے۔

قبلے کی طرف رخ کرنا کب ساقط ہوتا ہے؟ (ا) نماز خوف کے وقت قبلہ کی طرف رخ کرنا ساقط ہو جاتا ہے۔ یہ جنگ کی نماز ہے جیسا کہ اللہ کا ارشاد ہے: "اگر تمہیں خطرہ ہو تو پھر پیدل یا سوار جیسے بھی ہو نماز پڑھو۔" ابن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا: "قبلے کی طرف رخ کر کے یا نہ کر کے۔" بخاری نے اسے روایت کیا۔ (ب) سواری پر نفل نماز پڑھتے ہوئے جہاں بھی سواری جارہی ہے، اسی طرف رخ کیا جائے گا۔ بہتر یہ ہے کہ تکبیر تحریمہ کے وقت قبلہ کی طرف رخ کر لیا جائے، پھر جدھر سواری جائے، اسی سمت میں نماز پڑھے۔ (ج) وہ شخص جو قبلہ کی طرف رخ نہ کر سکتا ہو جیسے کسی کو مجبور کیا گیا ہو یا وہ مریض ہو۔ یہ اس طرح ہو سکتا ہے کہ وہ بندھا ہوا ہو یا سولی پر چڑھا ہوا ہو اور اس کا رخ قبلہ کی جانب نہ ہو۔ یا وہ مریض جو حرکت کر کے قبلہ رو ہونے کی استطاعت نہ رکھتا ہو۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اللہ کسی جان پر اس کی طاقت سے زیادہ بوجھ نہیں لادتا۔" اور فرمایا: "اللہ سے اپنی استطاعت کے مطابق ڈرو۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بَالَ	اس نے پیشاب کیا	عَجزَ	وہ کرنے سے عاجز ہو گیا	رَاحِلَة	سواری
صُبُّوا	بہاؤ، ڈالو	عُذْرٍ	وجہ، عذر	يَستَحبُّ	یہ مستحب ہے
ذَنُوباً	ڈول، بالٹی	يَسقُطُ	وہ ساقط ہو جاتا ہے	الْمُكرَه	جسے مجبور کیا گیا ہو
وَلِّ	اپنے چہرہ کر لو!	الْحَرَب	جنگ	مَربُوطاً	باندھا ہوا
شَطْرَ	طرف، سمت میں	مُسْتَقْبِل	رخ کرنے والا	مَصلُوباً	جسے سولی چڑھایا گیا ہو
القَادِرِ	جو قدرت رکھتا ہو	النَّافلَة	نفل نماز	يَتَحرَّكَ	وہ حرکت کرتا ہے
استِقبَالِ	منہ کرنا	الرَّاكِبِ	سوار	اسْتَطَعْتُم	تم استطاعت رکھتے ہو

(6) النِّيَّةُ: وهيَ القَصدُ أو الْعَزمُ عَلَى فعلِ الشَّيء، ومَحَلُّهَا القَلْبُ لا دَخَلَ للسَان فيها، فلَمْ يَنقُلْ عنِ النبي صلى الله عليه وسلم ولا عَن أحَدٍ مِنْ أصحَابِه رضيَ الله عنهم ولا التَّابِعِيْنَ ولا الأئِمَّةُ الأربَعَةُ فِي النيةِ لَفظٌ قطٌّ إلاّ فِي الْحَجِّ والعُمرَة. وزَمَنُهَا فِي أوَّلِ الصلاةِ أي عِندَ تكبِيْرَةُ الإحرَامِ.

أركَانُ الصلاة

للصلاةِ أركانٌ تَتَكَوَّنُ منها، فإذَا نَقَصَ منها رُكنٌ فإنّ الصلاةَ تَكونُ نَاقِصَةً بَاطِلَةً ولا يُعْتَدُّ بِهَا شَرعًا نُبينُهَا فِيمَا يَلِي:

(1) القِيَامُ فِي الفَرضِ: لقول الله تعالى: "وَقُومُوا لله قَانِتِيْنَ." (البقرة 2:238) وقولُ الرَّسولِ صلى الله عليه وسلم: "صَلّوا كما رأيْتُمُوني أُصَلّي." رواه البخاريُ وأحْمدُ. وحديثُ عِمرانَ بن حُصينٍ رضي الله عنه قال: كانتْ بي بَوَاسِيْرُ، فسألتُ النبِيَّ صلى الله عليه وسلم عَنِ الصَّلاةِ فقال: "صَلِّ قَائماً، فَإنْ لَم تَستَطِعْ فقَاعِداً، فإنْ لَم تَستَطِعْ فَعَلَى جُنُبٍ." رواه البخاري.

فَمَنْ كان قَادِرًا على القيامِ ولَم يَقُمْ فِي صلاة الفَرِيضَة بَطَلَتْ صَلاتُهُ،وأمّا فِي النافلة، فصلاةُ القَاعِد مع القُدرَة على القيامِ صَحِيحَةٌ لَكِن ثَوَابُهُ على النِّصفِ مِن صَلاةِ القائِمِ، لِحديث ابنِ عُمَرَ رضي اللّه عنهما قال: حُدِّثْتُ أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: "صلاةُ الرَّجُلِ قاعدًا نِصفُ الصلاةِ." رواه البخاري ومسلم.

(٦) نیت: یہ کسی کام کے قصد یا ارادے کا نام ہے۔ اس کی جگہ انسان کا دل ہے، اس میں زبان شامل نہیں ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم، آپ کے صحابہ میں کسی ایک، تابعین اور چاروں ائمہ میں سے کسی سے الفاظ کہہ کر نیت کرنے کے بارے میں ایک لفظ بھی منقول نہیں ہے سوائے حج و عمرہ کے۔ نیت کا وقت نماز کے شروع میں ہے یعنی تکبیر تحریمہ کے وقت۔

نماز کے ارکان

نماز کے کچھ ارکان ہوتے ہیں، اگر ان میں کوئی رکن کم ہو تو نماز ناقص اور باطل ہوتی ہے۔ اس شرعی حد کو پار نہیں کیا جاسکتا۔ ہم انہیں اس طرح واضح کرتے ہیں۔

(١) فرض نماز میں قیام: اس کی بنیاد اللہ تعالی کا یہ قول ہے: "اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ۔" اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد کہ "اس طرح نماز پڑھو جیسے تم مجھے دیکھتے ہو۔" اسے بخاری و احمد نے روایت کیا۔ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے کہا: "مجھے بواسیر تھی، میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نماز کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "کھڑے ہو کر نماز پڑھو، اگر اس کے قابل نہ ہو تو بیٹھ کر اور اگر اس قابل بھی نہ ہو تو لیٹ کر نماز پڑھو۔" بخاری نے اسے روایت کیا۔

جو شخص کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کے قابل ہو اور فرض نماز میں کھڑا نہ ہو تو اس کی نماز باطل ہے۔ البتہ نفل نماز میں بیٹھنے والے کی نماز درست ہے اگرچہ وہ کھڑے ہونے کے قابل ہو لیکن اس کا ثواب کھڑے ہونے والے کا نصف ہو گا۔ اس کی دلیل ان عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، انہوں نے کہا کہ بیان کیا گیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "بیٹھ کر نماز پڑھنے والے کی نماز نصف ہے۔" بخاری و مسلم نے روایت کیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
النِّيَّةُ	نیت، ارادہ	أركانٌ	ارکان، رکن کی جمع	بَوَاسِيْرُ	بواسیر کا مرض
القَصدُ	ارادہ	نُبينُ	ہم واضح کرتے ہیں	قَائماً	کھڑے ہونا
الْعَزمُ	عزم، فیصلہ	القِيَامُ	کھڑا ہونا	قَاعِداً	بیٹھے ہونا
مَحَلٌّ	مقام، جگہ	قُومُوا	کھڑے ہو جاؤ	على جُنُبٍ	کروٹ پر لیٹے ہونا
قطٌّ	کبھی نہیں	قَانِتِيْنَ	فرمانبردار بن کر	لَم يَقُمْ	وہ کھڑا نہیں ہوتا
تكبِيْرَةُ الإحرَامِ	تکبیر تحریمہ، نماز میں پہلی بار اللہ اکبر کہنا	رأيْتُمُونِي	تم مجھے دیکھتے ہو	بَطَلَتْ	وہ باطل ہو گئی
				حُدِّثْتُ	اسے بیان کیا گیا

سبق 9B: نماز کا قانون

ومَنْ عَجَزَ عَنِ القِيَامِ فِي الفَرضِ صَلَّى عَلى حَسبِ قُدرَته وله أجرُهَا كاملاً لحَديثِ أبِي مُوسَى رضي الله عنه أنّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم قال: "إذَا مَرِضَ العَبدُ أو سَافَرَ كَتَبَ لَه مِثلُ ما كان يَعمَلُ مُقيماً صَحيحًا." رواه البخاري.

(2) تَكبيْرَةُ الإحرام: ولَفظُهَا "اللهُ أكبَرُ"، لا يُجزِئ غَيرُها. لحديث عليٍّ رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: مفْتاحُ الصلاة الطّهُورُ وتَحريْمُهَا التَّكْبِيرَ وتَحْليلُها التَّسليمُ." رواه أبو داود والترمذي والْحاكم وصححه وغيرهم. ولحديث أبي هريرة في الْمَسيءِ صَلاتُهُ: "إذَا قُمْتَ إلى الصلاةِ فَكَبِّر." متفق عليه

(3) قِرَاءَةُ الفَاتِحَة: وهِيَ رُكنٌ فِي كُلِّ رَكعَة من رَكعَاتِ النَّفلِ والفَرضِ على الإمامِ والْمُنفَرِد واختَلَفَ فِي الْمَأمُومِ....

(4) الرُّكُوعُ: لقَوله تعالى: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ." (الحج 22:77) ولقول الرسول صلى الله عليه وسلم للمَسيءِ في صلاته: "ثُمَّ اركعْ حتّى تَطْمَئِنَّ رَاكعاً." ولحديث أبي مسعود البَدريِّ أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا تُجزِئ صَلاةٌ لا يُقيمُ الرَّجُلُ فيها صُلْبُهُ فِي الرُّكُوعِ والسُّجُودِ."رواه الْخمسةُ وابن خزيمة وابن حبّان والطبراني والبيهقي وصححه، وقال الترمذي: حسن صحيح.

جو شخص فرض نماز میں قیام سے عاجز ہو، وہ اپنی طاقت کے مطابق نماز پڑھے، اسے پورا اجر ملے گا۔ اس کی دلیل ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب کوئی بندہ بیمار ہو یا سفر میں ہو، تو (اللہ) اس کے لئے وہی عمل لکھ دیتا ہے جو مقیم اور تندرست کا ہے۔" بخاری نے اسے روایت کیا۔

(۲) تکبیر تحریمہ: اس کا لفظ "اللہ اکبر" ہے۔ اس کے علاوہ کسی اور لفظ سے اس کی اجازت نہیں دی گئی۔ اس کی دلیل علی رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "نماز کی کنجی طہارت ہے، اس کی تحریم، تکبیر ہے اور اس کی تحلیل سلام ہے۔" ابو داوٗد، ترمذی، حاکم وغیرہ نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث جو کہ نماز میں غلطی کرنے والے کے بارے میں ہے: "جب تم نماز کے لئے کھڑے ہو تو تکبیر کہو۔" متفق علیہ۔

(۳) فاتحہ تلاوت کرنا: یہ فرض و نفل کی رکعات میں سے ہر رکعت کا رکن ہے۔ امام اور اکیلے نماز پڑھنے والے کے لئے یہ ضروری ہے اور امام کے پیچھے نماز پڑھنے والے کے بارے میں اختلاف ہے۔

(۴) رکوع: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "اے اہل ایمان! رکوع و سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک عمل کرو تاکہ تم فلاح پاؤ۔" نماز میں غلطی کرنے والے سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "پھر رکوع کرو، یہاں تک تم رکوع میں پورے مطمئن ہو جاؤ۔" ابو مسعود بدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کسی ایسے شخص کی نماز قبول نہیں ہوتی جو رکوع و سجود میں پیٹھ نہیں بچھاتا۔" پانچوں محدثین، ابن خزیمہ، ابن حبان، طبرانی اور بیہقی نے اسے روایت کیا اور اسے صحیح قرار دیا۔ ترمذی نے کہا: یہ حسن صحیح ہے۔

چیلنج! فعل ماضی کو سوالیہ بنانے کا طریقہ کیا ہے؟ فعل مضارع کو سوالیہ بنانے کے لئے آپ کیا کرتے ہیں؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَسبِ	مطابق	تَحْلِيلُ	اعمال کا حلال ہونا	كَبِّر	تکبیر کہو
كاملاً	کامل، مکمل	التَّسلِيمُ	سلام کرنا	الْمُنفَرِد	اکیلا نماز پڑھنے والا
لا يُجزِئ	وہ جائز نہیں ہے	الْمَسيءِ	غلطی کرنے والا	الْمَأمُومِ	امام کے پیچھے نماز پڑھنے والا
مِفْتاحُ	کنجی، چابی	قُمْتَ	تم کھڑے ہوئے	تَطْمَئِنَّ	تم اطمینان سے کرو
تَحرِيْمُ	اعمال کا حرام ہونا			صُلْبُ	پیٹھ، کمر

(5) الرَّفعُ مِنَ الركوعِ والاعتدالُ قائمًا: لقولِ أبي حُميد في صفةِ صلاةِ رسول الله صلى الله عليه وسلم: "وإذَا رَفَعَ رَأسَهُ استَوَى قَائمًا حتّى يَعُودُ كُلُّ فَقَارٍ إلى مَكَانه." متفق عليه. وقولُ عائشةَ رضِيَ اللّه عنها عن النبيِّ صلى الله عليه وسلم: "فَكَانَ إذَا رَفَعَ رَأسَهُ من الركوعِ لَم يَسجُدْ حتّى يَستَوِي قَائمًا." رواه مسلم. ولِقَولِه صلى الله عليه وسلم للمَسيءِ في صَلاته: "ثُم ارفَعْ حتّى تَعتَدلُ قَائمًا."متفق عليه.

(6) السُّجُودُ: وَصفتُهُ أَنْ يُمكِّنَ جَبْهَتَه وأَنْفَه وكَفَّيْه ورُكْبَتَيْه وأَطْرَافَ قَدَمَيْه منَ الأَرْضَ. والدليلُ عَلَى أنّه رُكنٌ قَولُهُ تعالى: "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا ارْكَعُوا وَاسْجُدُوا وَاعْبُدُوا رَبَّكُمْ وَافْعَلُوا الْخَيْرَ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ." (الحج 22:77) وحديثُ ابنِ عَباس رضي الله عنهما قال قال النبي صلى الله عليه وسلم: "أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ على سَبْعَة أَعْظُمٍ، على الْجَبْهَة وأَشارَ بيَده إلى أنفه واليدين والرُّكْبَتَيْن وأطراف القدمَيْن ولا نَكْفتُ الثِّيَابَ والشَّعرَ." رواه البخاري ومسلم واللفظ للبخاري. وقوله صلى الله عليه وسلم للمسيءِ في صلاته: "ثُم اسجُدْ حتى تَطمَئنَّ سَاجدًا."

(7) الْجُلُوسُ بَيْنَ السَّجدَتَيْن: ودليلُهُ قولُ عائشةَ رضي الله عنها عن صَلاة النبي صلى الله عليه وسلم : "وكان إذا رَفَعَ رأسَهُ مِنَ السَّجدَة لَم يَسجُدْ حتّى يَستَوِي جَالسًا." رواه مسلم. وصِفَةُ هَذا الْجُلُوسِ أن يَجلسَ مُفتَرِشاً (أي يَفْرُشُ رِجْلَهُ اليُسرى فَيَقعُدُ عليها ويَنْصِبُ رِجْلَهُ اليُمْنَى ويستَقبِلُ بأصابِعهَا القبلةَ).

(۵) رکوع سے اٹھنا اور اعتدال سے سیدھے کھڑے ہونا: اس کی بنیاد ابو حمید کا قول ہے جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں ہے: "جب آپ نے اپنا سر اٹھایا تو سیدھے کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ پیٹھ کی ہر ہڈی اپنے مقام پر آ گئی۔" متفق علیہ۔ اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ارشاد ہے: "جب آپ رکوع سے سر اٹھاتے تو اس وقت تک سجدہ نہ کرتے جب تک کہ سیدھے کھڑے نہ ہو جاتے۔" مسلم نے اسے روایت کیا۔ آپ کا ارشاد جو نماز میں غلطی کرنے والے کے بارے میں ہے: "پھر اٹھو، یہاں تک کہ اعتدال سے سیدھے کھڑے ہو جاؤ۔" متفق علیہ۔

(۶) سجدے: اس کا طریقہ یہ ہے کہ اپنی پیشانی، اپنی ناک، اپنی ہتھیلیاں، اپنے گھٹنے اور اپنی قدموں کا کنارہ زمین پر لگا دیا جائے۔ اس کی دلیل کہ یہ رکن ہے، اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "اے اہل ایمان! رکوع و سجدہ کرتے ہوئے اپنے رب کی عبادت کرو اور نیک عمل کرو تا کہ تم فلاح پاؤ۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں سات ہڈیوں پر سجدہ کروں۔ پیشانی پر، پھر آپ نے اپنے ہاتھ سے اپنی ناک، دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور قدموں کے کناروں کی طرف اشارہ فرمایا اور کپڑے اور بال نہ سمیٹوں۔" بخاری و مسلم نے اسے روایت کیا اور الفاظ بخاری کے ہیں۔ نماز میں غلطی کرنے والے کے بارے میں آپ کے ارشاد میں ہے: "پھر سجدہ کرو، یہاں تک کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ۔"

(۷) دونوں سجدوں کے درمیان بیٹھنا: اس کی دلیل سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز کے بارے میں ارشاد ہے: "جب آپ سجدے سے سر اٹھاتے تو پھر اس وقت تک دوسرا سجدہ نہ کرتے جب تک کہ آپ سیدھے بیٹھ نہ جاتے۔" مسلم نے اسے روایت کیا۔ اس بیٹھنے کا طریقہ یہ ہے کہ بائیں پاؤں کو بچھا کر اس پر بیٹھا جائے اور اور سیدھا پاؤں کھڑا کر لیا جائے جبکہ اس کی انگلیاں قبلہ رو ہوں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الرَّفعُ	اٹھانا	جَبْهَة	پیشانی	أَعْظُمٍ	ہڈیاں، عظام کی جمع
اعتِدَالُ	متعدل رویہ، میانہ روی	أَنْف	ناک	نَكْفتُ	ہم کھینچتے ہیں
اسْتَوَى	وہ سیدھا ہو گیا	كَفَّيْن	دو ہتھیلیاں	الْجُلُوسُ	بیٹھنا
فَقَارٍ	ریڑھ کی ہڈی	أَطْرَاف	کنارے، پنجے	يَستَوِي	وہ برابر ہوتا ہے
ارفعْ	اٹھو! بلند کرو	قَدَمَيْن	دو پاؤں، قدم	يَفْرُشُ	وہ پھیلاتا ہے
تَعتَدلُ	تم اعتدال سے ہوئے	الدليلُ	دلیل	يَنْصِبُ	وہ نصب یا کھڑا کرتا ہے

(8) الطُّمأنينَةُ: وهيَ السُّكونُ وإنْ كان زَمنَهُ قَليلاً أي البَقَاءُ بَعدُ استقرَارِ الأعضاءِ في الرَّكُوعِ والرَّفعِ منهُ والسُّجُودِ والْجُلُوسِ بين السَّجدَتَيْن. والدَّليلُ على أنَّ الطَّمأنينَةَ رُكنٌ قَولُهُ صلى الله عليه وسلم فِي حديثِ الْمَسيءِ فِي صَلاتِه: "ثُم ارْكَعْ حتّى تَطمَئِنَّ رَاكِعًا، ثُم ارْفَعْ حتّى تَعتَدِلَ قَائِمًا ثُم اسْجُدْ حتّى تطمَئنَّ سَاجِدًا ثُم ارْفَعْ حتّى تطمئنَّ جَالِسًا ثُم اسْجُدْ حتّى تطمئن سَاجِدًا، ثُم افْعَلْ ذلك فِي صَلاتِكَ كُلِّهَا." متفق عليه من حديث أبي هريرة رضي اللّه عنه.

(9) الْجلوسُ للتَّشَهُّدِ الأخيْرِ والتَسليمَتَيْن: وهُو الثَّابِتُ الْمَعرُوفُ مِن هَديِ النبيِ صلى الله عليه وسلم، فقد كان يَقعُدُ القُعُودَ الأخِيْرَ ويَقرَأُ فِيهِ التَّشَهُّدِ، وقال لِلمَسيءِ فِي صَلاتِه: "فإذَا رَفَعْتَ رَأسَكَ مِنْ آخِرِ سَجدَةٍ وقَعَدْتَ قَدرَ التشهد فَقَدْ تَمَّتْ صَلاتُكَ."

(10) التَّشَهُّدُ الأخيْرُ: والدليلُ على أنّه رُكنٌ قَولُهُ صلى الله عليه وسلم: "صَلُّوا كما رَأيْتُمُونِي أصَلِّي." وأنه صلى الله عليه وسلم كان يُدَاوِمُ على ذَلكَ وأمَرَ به الْمَسيءُ فِي صَلاته. وقولُ ابنُ مَسعُود وابنُ عَبَّاسٍ رضي الله عنهم: "كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يُعَلِّمُنَا التشهدَ كما يُعلمنا السُورةَ مِن القُرآنِ." روى قولَ ابنِ مسعودٍ البخاريُ ومسلمٌ وقولُ ابنُ عباسٍ مسلمٌ والنسائيٌّ.

صيغَةُ التَّشَهُّدِ: قد وَرَدَتْ صيغُ للتشهد عَن ابنِ مسعود وابنِ عباسٍ وابنِ عمرَ وأبي موسَى الأشعَرِيِّ،وعمرَ بن الْخطاب رضي الله عن الْجَميعِ، تَقترِبُ ألفاظُ كلِ واحِدَةٍ من غَيْرِهَا، وأصحُّهَا تشهُّدُ ابنِ مسعودٍ، قال مسلمٌ رَحِمَهُ الله تعالى: "أجْمَعُ النَّاسُ على تشهدِ ابنُ مَسعُود." ومَعَ ذَلكَ فأيُّ صِيغَةٍ تَشَهَّدَ بِهَا الْمُصَلِّي أجْزَأَتْهُ إذا كانت وَارِدَةٌ بنَقلٍ صَحيحٍ.

(۸) اطمینان سے نماز پڑھنا: یہ سکون ہے اگرچہ اس کی مدت کم ہو۔ اس کا مطلب ہے کہ رکوع، اس سے اٹھنے میں، سجدوں اور ان کے مابین بیٹھنے میں تمام اعضاء سکون سے اپنے مقام پر آ جائیں۔ اس کی دلیل کہ اطمینان رکن ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے جو غلطی کرنے والے کی حدیث میں ہے: "پھر رکوع کرو، یہاں تک کہ تم رکوع میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو یہاں تک کہ آرام سے کھڑے ہو جاؤ، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ، پھر اٹھو یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھو، پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں مطمئن ہو جاؤ۔ پھر اپنی ہر نماز میں اسی طرح کرو۔" ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث سے متفق علیہ۔

(۹) آخری تشہد اور دو سلام کے درمیان بیٹھنا: یہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے ثابت و معروف ہے کہ وہ اس میں بیٹھا جائے اور اس میں تشہد پڑھا جائے۔ آپ نے نماز میں غلطی کرنے والے سے فرمایا: "جب تم اپنے سر کو آخری سجدہ سے اٹھاؤ اور تشہد کے بقدر بیٹھو تو تمہاری نماز مکمل ہو جائے گی۔"

(۱۰) آخری تشہد: اس بات کی دلیل کہ یہ رکن ہے، آپ علیہ السلام کا یہ ارشاد ہے: "نماز اس طرح پڑھو جیسے تم مجھے دیکھتے ہو۔" آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے ہمیشہ کیا اور نماز میں غلطی کرنے والے کو اس کا حکم دیا۔ ابن مسعود اور ابن عباس رضی اللہ عنہم کا کہنا ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہمیں اس طرح تشہد سکھایا کرتے تھے جیسے آپ قرآن کی کوئی سورت سکھا رہے ہوں۔" ابن مسعود کا قول بخاری و مسلم نے جبکہ ابن عباس کا قول مسلم اور نسائی نے روایت کیا۔

تشہد کے الفاظ: تشہد کے الفاظ ابن مسعود، ابن عباس، ابن عمر، ابو موسی اشعری اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہما سب سے روایت ہوئے ہیں۔ ان کے الفاظ ایک دوسرے کے قریب ہیں (یعنی تھوڑا سا فرق ہے)۔ سب سے صحیح ابن مسعود کا تشہد ہے۔ مسلم رحمۃ اللہ علیہ نے کہا: لوگ ابن مسعود رضی اللہ عنہ کے تشہد پر اکٹھے ہو گئے ہیں۔ اس کے علاوہ نماز پڑھنے والا کسی بھی الفاظ میں تشہد پڑھ سکتا ہے اگر وہ صحیح نقل سے آئے ہوں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الطُّمأنينَةُ	اطمینان	الثَّابِتُ	ثابت کرنا	صِيغَةُ	صیغہ، الفاظ
السُّكونُ	سکون	الْمَعرُوفُ	جانا پہچانا	وَرَدَتْ	یہ وارد ہوا ہے، آیا ہے
البَقَاءُ	باقی رہنا	تَمَّتْ	وہ مکمل ہو گیا	أصِحُّهَا	ان میں سے درست ترین
استِقرَارِ	قرار پکڑنا	يُدَاوِمُ	وہ ہمیشہ کرتا رہتا ہے	أجْمَعُ	انہوں نے اتفاق کر لیا
الأخِيْرِ	دوسرا، آخری	يُعَلِّمُنَا	وہ ہمیں سکھاتا ہے	أجْزَأَتْ	یہ کافی ہو گئی

تشهُّدُ ابنِ مسعود: "التَّحيَّات لله والصَّلَوَاتُ والطَّيِّبَاتُ، السلامُ عليك أيهَا النبِيُّ ورحْمَةُ اللهِ وبَرَكَاتُهُ، السلامُ علينا وعلى عِبَادِ اللهِ الصَالِحِينَ، أشهدُ أنْ لا إلَهَ إلا اللهُ، وأشهَدُ أنّ مُحَمَّدًا عَبدُهُ ورَسُولُهُ."

(11) التَّسْليم: ثَبَتَتْ فَرضيَّةُ السَّلامِ بِقَولِ النبي صلى الله عليه وسلم فِي حَدِيث عَلِيٍّ رضي اللّه عنه: "مفتَاحُ الصلاة الطهورُ وتَحريْمُهَا التَّكبِيْرُ وتَحليلُهَا التَّسليمُ." رواه أحْمدُ والشَافعِيُّ و أَبُوداودَ وابنُ مَاجَه والتِّرمَذيُّ وقال: هذا أصحُّ شيءٍ فِي البَاب. وعَن وَائِلُ بن حُجْرٍ رضي الله عنه قال: صَلَّيْتُ مَعَ النبي صلى الله عليه وسلم فكان يُسَلِّمُ عَن يَمينه: "السلامُ عليكم ورحْمَةُ الله وبَرَكَاتُهُ." وعن شمَاله: "السلام عليكم ورحْمة اللهِ وبركاته." رواه أبو داود بإسنادٍ صحيحٍ. وإن اكتَفَى بقوله: "السلام عليكمْ" أَو "السلام عليكم ورحْمة اللهِ" أجْزَأَهُ وكُلُّهُ وَارِدٌ.

(12) تَرتيبُ الأَركَان: ترتيب الأركان عَلى ما هي مَذكُورَةٌ آنفًا رُكنُ من أركَان الصَّلاة فَلَو سَجَدَ الإنسانُ قَبلَ أنْ يَركَعَ مَثَلاً مُتَعَمِّدًا بَطَلَتْ صَلاتُهُ. وإذا خَالَفَ التَّرتيبَ سَهوًا ثُم ذَكَّرَ فإنّه يَجبُ عليه أنْ يَعُودَ إلى الرُّكنِ الذي قَدَّمَهُ فَيفعَلُهُ فِي تَرتيبِه. وإلا بَطَلَتْ صلاتُهُ. دَليلُهُ حديثُ الْمَسيءِ فِي صَلاته، وعَمَلَ الرسولُ صلى الله عليه وسلم القائل: "صَلّوا كما رأيتموني أصلي." رواه البخاري. فلَمْ يَثبُتْ أَنَّ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فَعَلَ خِلافُ هذا التَرتيبِ وَلو مَرَّةً وَاحِدَةً فِي حَيَاتِهِ.

ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا تشہد یہ ہے: "تمام تحیات، رحمتیں اور پاکیزہ چیزیں اللہ کے لئے ہیں۔ اے نبی! آپ پر سلام ہو اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکت۔ سلام ہو ہم پر اور اللہ کے نیک بندوں پر۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں گواہی دیتا ہوں کہ محمد اس کے بندے اور رسول ہیں۔"

(۱۱) سلام کہنا: سلام کا لازم ہونا نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے اس ارشاد سے ثابت ہے جو کہ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: نماز کی کنجی طہارت ہے، اس کی تحریم تکبیر ہے اور اس کی تحلیل، سلام کہنا ہے۔" احمد، شافعی، ابو داؤد، ابن ماجہ اور ترمذی نے اسے روایت کیا اور کہا: "یہ اس باب میں صحیح ترین بات ہے۔" وائل بن حجر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے کہا: "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ نماز پڑھی تو آپ نے اپنے دائیں کندھے پر سلام فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور بائیں جانب فرمایا: السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ اسے ابو داؤد نے صحیح سند سے روایت کیا۔ صرف یہ کہنا بھی کافی ہے "السلام علیکم" یا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ"۔ اس کے اجزاء اور پورا آیا ہے۔

(۱۲) ارکان کی ترتیب: ارکان کی تریب، جو پہلے گزری ہے بھی نماز کے ارکان میں سے ایک رکن ہے۔ مثلاً اگر کوئی انسان رکوع سے پہلے جان بوجھ کر سجدہ کر لے تو اس کی نماز باطل ہو جاتی ہے۔ اگر اس ترتیب کی خلاف ورزی بھول کر کر دی پھر اسے یاد آیا تو اس پر لازم ہے کہ وہ اس رکن کو دوبارہ اپنی ترتیب سے کرے ورنہ اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ اس کی دلیل نماز میں غلطی کرنے والے کی حدیث ہے اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا عمل ہے اور ارشاد ہے: "نماز ویسے پڑھو جیسے تم مجھے دیکھتے ہو۔" بخاری نے اسے روایت کیا۔ آپ کی زندگی میں ایک بار بھی اس ترتیب کے خلاف فعل ثابت نہیں ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ثَبَتَتْ	یہ ثابت ہو گئی	تَرتِيبُ	ترتیب	خَالَفَ	اس نے مخالفت کی
فَرضِيَّةٌ	فرض	آنِفًا	پچھلا	سَهوًا	بھول کر
أجْزَأَ	یہ کافی ہو گیا	مُتَعَمِّدًا	جان بوجھ کر	ذَكَّرَ	اس نے تذکیر کی
وَارِدٌ	وارد ہونے والا، آنے والا	بَطَلَتْ	وہ باطل ہو گئی	قَدَّمَ	وہ آگے بڑھا

سبق 9B: نماز کا قانون

مُبطلاتُ الصَّلاة

وممَّا يُبطِلُ الصلاةَ:

(1) ما يَنْقُضُ الوُضُوءَ: لأنّ الطهارةَ شرطٌ في صِحَّةِ الصلاةِ كما تَقَدَّمَ فإذا انتَقَضَت الطهارةُ انتقضت الصلاةُ أي بَطَلَتْ.

(2) كشفُ العَورة: لأنّ سَترُ العَورَةِ شَرطٌ في صحة الصلاة كما عَلِمْتَ، فإذَا انكَشَفَت العَورَةُ عَمَدًا، بطلت الصلاة.

(3) استِدْبَارُ الكَعبَة: لأنه شُرِطَ استقبالُهَا لصحة الصلاة إلا لجَاهِلٍ فإن كان عَالِمًا عَامدًا بطلت صلاته.

(4) الزِّيادة في الأركانِ أو النَقصِ منها عمدًا: لأنّها عبَادَةٌ تَوقيفيَّةٌ لا تَجُوزُ الزيادةُ عليها ولا النَّقصُ منها فإنْ فَعَلَ عَامدًا بَطَلَتْ صَلاتُهُ.

(5) تَقديْمُ بَعضِ الأركانِ على ما قَبلُهَا: تَرتيبُ الأركانِ ركنٌ من الصلاة كما علِمْتَ فإنْ قَدَّمَ أو أَخَّرَ عَمدًا أخَلَّ بهَذا التَّرتيب وبطلت صلاته.

(6) فَسْخُ النِّيَّة أو نِيَّةُ الْخُرُوجِ من الصلاة: لأنّ النيةَ واستِدَامَتِهَا شرطٌ لصحة الصلاة، فإنْ فَسَخَهَا أو نَوَى الْخُرُوجَ منَ الصلاة بطلت صلاته.

(7) الكلامُ الْخَارِجُ عن الصلاة: مَن تَكَلَّمَ عامدًا عالمًا بحُرمَة الكلامِ في الصلاة بطلت صلاته، لحديث زيد بن أرقم: "كُنَّا نَتَكَلَّمُ فِي الصلاةِ، يُكَلِّمُ الرجلُ مِنَّا صاحبَهُ وهو إلى جُنُبِه فِي الصلاة فَنَزَلَتْ وَقُومُوا لله قَانتين فَأُمِرْنَا بالسُّكوتِ ونُهِينا عَنِ الكَلامِ." رواه الْجماعة إلا ابن ماجه.

نماز کو باطل کرنے والے اعمال

ان اعمال سے نماز باطل ہو جاتی ہے:

(۱) جن اعمال سے وضو ٹوٹ جائے: کیونکہ طہارت نماز کے درست ہونے کی شرط ہے جیسا کہ گزر چکا ہے۔ جب طہارت ختم ہو جائے گی تو نماز بھی ختم ہو جائے گی۔ (۲) چھپانے کے قابل حصوں کا ظاہر ہونا: کیونکہ چھپانے کے قابل حصوں کو چھپانا نماز کی شرط ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ اگر جان بوجھ کر ستر ظاہر ہو گیا تو نماز باطل ہو گئی۔ (۳) قبلہ سے منہ پھیرنا: کیونکہ قبلہ رو ہونا بھی نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے سوائے اس کے جسے علم نہ ہو۔ اگر کوئی جانتے بوجھتے ایسا کرے تو پھر اس کی نماز باطل ہو جائے گی۔ (۴) ارکان میں جان بوجھ کر کمی بیشی کرنا: عبادات چونکہ اللہ کی جانب سے فرض کردہ ہیں، اس وجہ سے ان میں نہ تو اضافہ جائز ہے اور نہ کمی۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر ایسا کیا تو اس کی نماز باطل ہو گئی۔ (۵) بعض ارکان کو ان سے پہلے والے رکن سے پہلے کرنا: ارکان کی ترتیب بھی نماز ہی کا رکن ہے جیسا کہ آپ جانتے ہیں۔ اگر کسی نے جان بوجھ کر تقدیم و تاخیر کی تو اس نے ترتیب میں خلل پیدا کیا۔ اس کی نماز باطل ہو گئی۔ (۶) نیت توڑنا یا نماز ختم کرنے کی نیت کرنا: کیونکہ نیت کرنا اور اسے نماز کے دوران قائم رکھنا نماز کے صحیح ہونے کی شرط ہے۔ اگر اس نے نیت فسخ کر دی یا نماز سے نکلنے کی نیت کر لی تو نماز باطل ہو گئی۔ (۷) نماز سے باہر کی گفتگو کرنا: جس نے جانتے ہوئے کہ نماز میں گفتگو ممنوع ہے، اگر جان بوجھ کر بات کی تو اس کی نماز باطل ہو گئی جیسا کہ زید بن ارقم رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے: "ہم دوران نماز بات کر لیا کرتے تھے، کوئی شخص اپنے ساتھ کھڑے ساتھی سے بات کر لیتا۔ پھر آیت "اللہ کے لئے فرمانبردار ہو کر کھڑے ہو جاؤ" نازل ہوئی تو ہمیں خاموشی کا حکم دیا گیا اور بات کرنے سے روک دیا گیا۔ اسے محدثین کی پوری جماعت نے روایت کیا سوائے ابن ماجہ کے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُبطِلُ	وہ باطل کرتا ہے	استِدْبَارُ	پیٹھ کرنا	أخَلَّ	اس نے خلل پیدا کیا
مُبطِلاتُ	باطل کرنے والیاں	تَوقِيفِيَّةٌ	اللہ کی جانب سے فرض کردہ	فَسْخُ	توڑنا، فسخ کرنا
انتَقَضَتِ	یہ توڑ دیتا ہے	تَقدِيْمُ	پہلے کرنا، جلدی کرنا	استِدَامَة	دائمی طور پر کرنا
كشفُ	ظاہر کرنا	أَخَّرَ	تاخیر کرنا	نَتَكَلَّمُ	ہم بات کرتے ہیں

سبق 9B: نماز کا قانون

بَابُ صَلاةِ الْمُسَافِرِ

تَشتَمِلُ صلاةُ الْمُسافِرِ على ثَلاثَةِ أمورٍ هي: القصْرُ، الْجَمعُ، الصلاةُ على الرَّاحِلَة.

أولا ــ القَصْر: ثَبَتَ القَصرُ بالكتَاب والسُّنَّة والإجْمَاع. فأمّا نَصُّ القرآن فقوله تعالى: "وَإِذَا ضَرَبْتُمْ فِي الْأَرْضِ فَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَقْصُرُوا مِنَ الصَّلَاةِ إِنْ خِفْتُمْ أَنْ يَفْتِنَكُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا..." (النساء 4:101) وأمّا منَ السُّنة: فحديثُ يَعْلى بن أميةَ قال: قُلتُ لعُمَرَ بن الْخطاب: "فَلَيْسَ عَلَيكُم جُناحٌ أن تَقْصُروا منَ الصَّلاة إنْ خفتُم أن يَفْتنَكُم الذين كفروا ــ فَقَدْ أمنَ الناسُ؟" فقال: عَجِبْتُ مما عَجبْتَ منه فسألتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم عن ذلك فقال: "صَدَقَةٌ تَصَدَّقَ اللهُ بهَا عليكم فاقْبَلُوا صَدَقَتَهُ." رواه الْجماعة إلا البخاري. وأما الإجْماعُ فقد أجْمَعَت الأُمَّةُ على مَشرُوعيَّةِ قَصرِ الصلاةِ في السَّفرِ.

حُكمُ القَصْرِ في السفرِ: قَصْرُ الصلاة في السفرِ (والْمُرادُ بهَا الرُّبَاعيَّةُ فَقطْ، فلا قَصْرَ في الفَجر ولا في الْمَغرب) هذا القصرُ سُنَّةٌ وهو رُخصَةٌ، والرَّاجحُ أنّه أفْضَلُ منَ الإتْمَام لمُدَاوَمَة الرسول صلى الله عليه وسلم عليه. فَمَن أتَمَّ الرُّبَاعيَّةَ في السفرِ فَصَلاتُهُ صَحيحَةٌ إلاّ أنْ يَرغَبَ عَن هَدي الرسول صلى الله عليه وسلم فَيأثَمُ بذَلكَ، وقيلَ يَجبُ عَليه القصرُ في هَذه الْحَال. وذلك لحديث ابن عمرَ رضي الله عنهما قال قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : "إنّ اللهَ يُحبُّ أن تُؤتىَ رُخَصُهُ كَما يَكْرَهُ أنْ تُؤتىَ مَعصيتُهُ." رواه أحْمَدُ وابنُ حبَّانَ وابنُ خُزَيْمَةَ في صحيحهمَا. وفي رواية: "كما يُحبُّ أنْ تُؤتىَ عَزَائمَهُ."

مسافر کی نماز کا باب

مسافر کی نماز تین امور پر مشتمل ہے: قصر، جمع اور سواری پر نماز پڑھنا۔

اول۔۔ قصر: قصر کتاب، سنت اور اجماع سے ثابت ہے۔ جہاں تک قرآن کی عبارت کا تعلق ہے تو اللہ تعالی کا یہ قول ہے: "جب تم زمین میں سفر کرو تو تمہارے لئے کوئی حرج نہیں ہے کہ تم نماز میں کمی کرو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ اہل کفر تمہیں فتنہ میں مبتلا کر دیں گے۔۔۔" جہاں تک سنت کا تعلق ہے تو یعلی بن امیہ کی حدیث میں ہے کہ میں نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا: "تو تمہارے لئے کوئی حرج نہیں کہ تم نماز میں کمی کرو اگر تمہیں خطرہ ہو کہ اہل کفر تمہیں فتنہ میں مبتلا کر دیں گے۔۔۔ تو اب تو لوگوں کو امن ہو گیا ہے (تو پھر کیا پوری نماز پڑھنی چاہیے؟)" انہوں نے کہا: میں بھی اسی طرح حیران ہوا تھا جیسا کہ آپ ہو رہے ہیں تو میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "یہ اللہ کا تم پر صدقہ ہے، تو اس کے صدقے کو قبول کر لو۔" سوائے بخاری کے پوری جماعت نے اسے روایت کیا۔ جہاں تک اجماع کا تعلق ہے تو پوری امت سفر میں نماز کی کمی کے معاملے میں متفق ہے۔

نماز میں قصر کا حکم: نماز میں قصر سفر میں ہوتا ہے (یہاں نماز سے مراد صرف چار رکعت والی نماز ہے، فجر اور مغرب میں قصر نہیں ہوتا)۔ یہ قصر سنت ہے اور رخصت ہے۔ قابل ترجیح نقطہ نظر کے مطابق یہ افضل ہے کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ ایسا کیا۔ تو جس نے سفر میں چار رکعت پوری کر لی تو وہ درست تو ہے مگر رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہدایت سے روگردانی کر کے اس نے خلاف ورزی کی۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ اس حالت میں قصر واجب ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً اللہ یہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی رخصتوں کا فائدہ اٹھاؤ بالکل ایسے ہی جیسے وہ ناپسند کرتا ہے کہ تم اس کی نافرمانی کرو۔" احمد، ابن حبان اور ابن خزیمہ نے اپنی صحیح میں اسے روایت کیا۔ ایک روایت میں ہے: "جیسے وہ پسند کرتا ہے کہ تم اس کی عزیمتوں پر عمل کرو۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَشتَمِلُ	وہ شامل ہے	اقْبَلُوا	قبول کر لو	مُدَاوَمَة	ہمیشہ کرنا
القصْرُ	نماز میں کمی	الرُّبَاعيَّةُ	چار رکعت والی نماز	يَأثَمُ	وہ خلاف ورزی کرتا ہے
يَفْتنَكُمْ	وہ تمہارے لئے فتنہ یا مسئلہ پیدا کریں گے	رُخصَةٌ	دینی احکام میں کمی، جمع رُخَصٌ	عَزَائمَ	مشکل عمل، رخصت کا متضاد
عَجبْتُ	میں حیران ہوا	الرَّاجحُ	جسے ترجیح دی جائے	الإتْمَام	پورا کرنا

مُسَافَةُ القَصرِ: لَم يَرِدْ فِي القرآنِ الكريمِ ولا فِي سُنَّةِ النبيِ صلى الله عليه وسلم تَحدِيدُ لِمُسَافَةِ السفرِ الذي تَقصُرُ فيه الصلاة. والضَّابِطُ فِي ذَلِكَ أنْ يُقَالُ: تَقصُرُ الصلاةَ فِي كُلِّ مَا يُسَمَّى سَفرًا. وما لَم يُسَمَّ سَفرًا فلا تَقصُرُ فيه.

مَتَى يَبدَأُ القصرُ ومتَى يَنتَهِي؟ يَبدأُ القصرُ مُنذُ خُرُوجه مِن قَريَته، لأنّه لا يكونُ ضَارِبًا فِي الأرضِ إلا إذَا خَرَجَ مِن بَلَده لقوله تعالى: "وَإِذَا ضَرَبْتُم فِي الأَرضِ..." وينتَهِي القَصرُ بانتهاءِ السفرِ، فإذَا عَادَ إلى بَلَدِه فَحِينَئِذٍ لا يَجُوزُ له إلا أنْ يُتِمَّ الصلاةَ.

ثانيًا ــ الْجَمعُ بَيْنَ الصلاتَيْنِ: مِنْ يُسْرِ الإسلامِ أنْ يَرخَصَ للمُسَافِرِ الْجَمْعِ بَيْنَ الظُّهرِ والعَصرِ، وكَذَلكَ بيْن الْمَغرِبِ والعشاءِ والدليلُ على ذلك حديثُ أنسٍ رضي الله عنه قال: "كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إذا ارْتَحَلَ قَبْلَ أن تَزِيغَ الشمسُ أَخَّرَ الظُّهْرَ إلى وَقتِ العَصرِ، ثُم نَزَلَ فَجَمَعَ بَينَهُمَا، وإن زَاغَتِ الشَّمسُ قَبلَ أنْ يُرحَلَ صَلَّى الظهرَ ثُم رَكِبَ." متفق عليه، ولِمُسلِمٍ: "إذا عَجَّلَ عليه السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الظهرُ إلى وَقتِ العَصْرِ فَيَجمَعُ بينهما، ويُؤَخِّرُ الْمَغرِبُ حتّى يَجمَعُ بينها وبين العشاءِ حِيْنَ يُغِيبُ الشَّفَقُ."

قصر کی مسافت: قرآن کریم اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت میں سفر کی مسافت کی کوئی حد بیان نہیں ہوئی جس میں نماز میں قصر کی جائے۔ اس میں ضابطہ یہ ہے کہ کہا جائے: نماز ہر اس معاملے میں قصر کی جائے گی جسے سفر کا نام دیا جائے۔ جسے سفر کا نام نہ دیا جائے (جیسے کوئی شہر کے مضافات میں چلا گیا) تو اس میں قصر نہیں ہو گی۔

قصر نماز کب شروع اور کب ختم ہوتی ہے؟ قصر اپنے شہر سے نکلتے ہیں شروع ہو جاتی ہے کیونکہ وہ زمین میں سفر کرنے والا اس وقت تک نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے شہر سے نہ نکلے۔ اس کی دلیل اللہ کا یہ قول ہے: "جب تم زمین میں سفر کرو۔۔۔" قصر، سفر ختم ہونے کے ساتھ ہی ختم ہو جاتی ہے جب وہ اپنے شہر واپس آجائے تو پھر اس کے لئے صرف یہی جائز ہو گا کہ وہ پوری نماز پڑھے۔

دوم۔۔ نمازوں کو جمع کرنا: اسلام کی آسانی میں سے یہ ہے کہ مسافر کو ظہر و عصر جمع کرنے کی رخصت دی جاتی ہے اور اسی طرح مغرب اور عشاء کو (جمع کرنے کی اجازت ہے)۔ اس کی دلیل انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، انہوں نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب سورج کے ڈھلنے سے پہلے سفر کرتے تو ظہر کو عصر کے وقت تک موخر کرتے، پھر (سواری سے) اتر کر ان دونوں کو جمع فرماتے۔ اگر سورج آپ کے سفر کرنے سے پہلے ڈھل جاتا تو پھر آپ پہلے ظہر پڑھتے، پھر سوار ہوتے۔" متفق علیہ۔ مسلم کی روایت میں ہے: "اگر سفر کی جلدی ہوتی تو پھر آپ ظہر کو عصر کے وقت تک موخر کر کے ان دونوں کو جمع فرماتے اور مغرب کو اس وقت عشاء کے ساتھ جمع فرماتے جب شفق غروب ہو جاتی۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُسَافَةُ	مسافت، فاصلہ	ضَارِبًا	سفر کرنے والا، چلنے والا	زَاغَتِ	وہ نیچے آیا
لَم يَرِدْ	وہ وارد نہیں ہوا ہے	يُسْرِ	آسانی	عَجَّلَ	اس نے جلدی کی
تَحدِيدُ	حد بندی کرنا	يَرخَصَ	وہ رخصت دیتا ہے	السَّيْرُ	سفر پر جانا
الضَّابِطُ	اصول	ارْتَحَلَ	وہ سواری پر چڑھا	يُؤَخَّرُ	اسے موخر کیا جاتا ہے
يُسَمَّى	اسے نام دیا جاتا ہے	أن تَزِيغَ	کہ وہ نیچے آجائے	يُغِيبُ	وہ غائب ہو جاتا ہے
يَبدَأُ	وہ شروع کرتا ہے	أخَّرَ	اس نے تاخیر کی	الشَّفَقُ	غروب آفتاب کے بعد کی سرخی

سبق 9B: نماز کا قانون

ثَالثًا: الصَّلاةُ عَلَى الرَّاحلَة: الرَّاحلَةُ إمّا أنْ تَكُونَ سَفينَةٌ أو طَائرَةٌ أو سَيَّارَةٌ أو قِطَارًا أو نَحوُ ذَلكَ وإمّا أن تكونَ دَابَّةٌ مِنْ فَرَسٍ أو بَغْلٍ أو حِمَارٍ ونَحوُ ذلك.

فأمّا السَّفينَةُ ونَحوُهَا فيَجبُ القيَامُ فيها في الفَريضَة مع القُدرَة على ذلك لحديث ابنُ عمرَ قال: سَألتُ النبي صلى الله عليه وسلم: "كيفَ أُصَلِّي فِي السفينةِ؟" قال: "صَلِّ قائماً إلا أنْ تَخَافَ الغَرقَ." رواه الدارقطنيُّ والْحاكمُ وقال صَحيحٌ على شرط الشَّيخَيْنَ.

وأمّا الدَابَّةُ من فَرسٍ ونَحوه فَلا تَصحُّ الصلاةُ الْمَكتُوبَةُ عليها إلا لعُذَر كَالْمَطَرِ والوَحلِ ونَحوه لمَا رَوَى يَعلَى ابنُ أَمَيَّة أنّ النبي صلى الله عليه وسلم انتَهَى إلى مَضيق هُوَ وأَصحَابُهُ، وهو على رَاحلَته، والسَّمَاءُ من فَوقهم والبَلَّةُ من أَسفَل منهم فحَضَرَت الصَلاَةُ فأمَرَ الْمُؤَذِّنَ فأذَّنَ وأقَامَ الصلاةَ ثم تَقَدَّمَ النبيُّ صلى الله عليه وسلم فَصَلَّى بِهِم يُوْمي إيْمَاءً يَجعَلُ السُّجُودَ أخفَضَ من الرَّكُوعِ." رواه أَحْمدُ والترمذي،وقال: العملُ عليه عند أهلِ العلمِ.

(مأخوُذْ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدينةِ الْمُنَوَّرَة)

سوم: سواری پر نماز: سواری کشتی، طیارہ، کار یا بس، ٹرین یا اس قسم کی کوئی (بے جان) چیز ہو سکتی ہے یا پھر جانور جیسے گھوڑا، خچر، گدھا وغیرہ ہو سکتا ہے۔ جہاں تک کشتی وغیرہ کا تعلق ہے تو ان میں فرض نماز میں قیام کرنا فرض ہے اگر ایسا کرنا ممکن ہو جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے، انہوں نے کہا: میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا: "کشتی میں میں نماز کیسے ادا کروں؟" فرمایا: "کھڑے ہو کر نماز پڑھو اگر تمہیں غرق ہو جانے کا خوف نہ ہو۔" دار قطنی اور حاکم نے اسے روایت کیا اور (حاکم نے) کہا کہ شیخین کی شرط پر صحیح حدیث ہے۔

جہاں تک جانور جیسے گھوڑے وغیرہ کا تعلق ہے تو ان پر فرض نماز کسی عذر کے بغیر درست نہیں ہے جیسے بارش، کیچڑ وغیرہ۔ جیسا کہ یعلی بن امیہ نے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک تنگ راستے پر گئے جب کہ آپ اپنی سواری پر تھے۔ آسمان اوپر سے برس رہا تھا اور نیچے کیچڑ تھا۔ نماز کا وقت آیا تو آپ نے موذن کو حکم دیا تو اس نے اذان دی اور اقامت کہی۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم آگے بڑھ گئے اور آپ نے نماز کی امامت فرمائی۔ آپ سجدوں میں رکوع سے زیادہ جھک رہے تھے۔" احمد اور ترمذی نے اسے روایت کیا اور کہا: "اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔

آج کا اصول:

اگر فعل مضارع سے پہلے ایک "لام" لگایا جائے تو یہ اس کے معنی کو "حال" کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ اگر اس کے بعد "نّ" لگا دیا جائے تو اس سے بہت زیادہ تاکید پیدا ہو جاتی ہے۔ مثلاً کا معنی ہے یَنْصُرُ (وہ مدد کرتا ہے یا کرے گا)، جبکہ کا معنی ہے لَیَنْصُر (وہ مدد کرتا ہے) اور کا معنی ہے لَیَنْصُرنَّ (پورے یقین کے ساتھ وہ مدد کرے گا)۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَفِينَةٌ	کشتی یا بحری جہاز	بَغْلٍ	خچر	البَلَّةُ	کیچڑ
طَائِرَةٌ	ہوائی جہاز	حِمَارٍ	گدھا	أذَّنَ	اس نے اذان دی
سَيَّارَةٌ	کار یا بس	الغَرقَ	ڈوبنا	تَقَدَّمَ	وہ آگے بڑھا
قِطَارًا	ٹرین	الْمَطَرِ	بارش	يُوْمي	وہ اشارہ کرتا ہے
دَابَّةٌ	سواری کا جانور	الوَحلِ	کیچڑ	إيْمَاءً	اشارہ کرنا
فَرَسٍ	گھوڑا	مَضِيقٍ	تنگ راستہ	أخفَضَ	نیچے

سبق 10A: فعل امر و نہی

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے ۵ نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ ان کے معانی خود اخذ کیجیے اور مکمل جداول تیار کیجیے۔

مصدر	معنی	أمر معلوم غائب	أمر معلوم حاضر	أمر مجهول	نَهي معلوم	نَهي مجهول
رِزْقٌ (ن)	رزق دینا	لِيرزُقْ	اُرزُقْ	لِيُرزَقْ	لا يَرزُقْ	لا يُرزَقْ
سَجْدَةٌ (ن)	سجدہ کرنا	لِيَسْجُدْ	اُسْجُدْ	لِيُسْجَدْ	لا يَسْجُدْ	لا يُسْجَدْ
قولٌ (ن)	کہنا	لِيَقُولْ	اُقُولْ (قُل)	لِيُقالْ	لا يَقُولْ	لا يُقالْ
أمرٌ (ن)	حکم دینا	لِيَأمُرْ	اُءمُرْ	لِيُؤمَرْ	لا يَأمُرْ	لا يُؤمَرْ
رُجُوعٌ (ف)	رجوع کرنا	لِيَرجَعْ	إرجَعْ	لِيُرجَعْ	لا يَرجَعْ	لا يُرجَعْ
شُكرٌ (ن)	شکر کرنا	لِيَشْكُرْ	اُشْكُرْ	لِيُشْكَرْ	لا يَشْكُرْ	لا يُشْكَرْ
عِبادَةٌ (ن)	عبادت کرنا	لِيَعبُدْ	اُعبُدْ	لِيُعبَدْ	لا يَعبُدْ	لا يُعبَدْ
نَظْرٌ (ن)	دیکھنا، انتظار کرنا	لِيَنظُرْ	اُنظُرْ	لِيُنظَرْ	لا يَنظُرْ	لا يُنظَرْ
عِلْمٌ (س)	جاننا	لِيَعْلَمْ	إعْلَمْ	لِيُعْلَمْ	لا يَعْلَمْ	لا يُعْلَمْ
شَهَادَةٌ (س)	گواہی دینا	لِيَشهَدْ	إشهَدْ	لِيُشهَدْ	لا يَشهَدْ	لا يُشهَدْ
غَلْبَةٌ (ض)	غلبہ پانا	لِيَغلِبْ	إغلِبْ	لِيُغلَبْ	لا يَغلِبْ	لا يُغلَبْ
جَلْسَةٌ (ض)	بیٹھنا	لِيَجلِسْ	إَجلِسْ	لِيُجلَسْ	لا يَجلِسْ	لا يُجلَسْ

چیلنج! اگر فعل مضارع کے ساتھ أن، كَي، إذَن، حَتّى داخل کر دیے جائیں تو اس سے مضارع پر کیا اثر ہوتا ہے؟

سبق 10A: فعل امر و نہی

عربي	اردو
يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لا تَقُولُوا رَاعِنَا وَقُولُوا انظُرْنَا وَاسْمَعُوا	اے ایمان والو! "راعنا" نہ کہو، بلکہ کہو، ہم پر نظر کیجیے اور سنا کرو
فَانظُرْ إِلَى طَعَامِكَ وَشَرَابِكَ	تو دیکھو اپنے کھانے اور پینے کی چیزوں کی طرف
رَبِّ أَرِنِي كَيْفَ تُحْيِي الْمَوْتَى	میرے رب! مجھے دکھا کہ تو مردوں کو کیسے زندہ کرے گا
قَالَ فَخُذْ أَرْبَعَةً مِنَ الطَّيْرِ فَصُرْهُنَّ إِلَيْكَ ثُمَّ اجْعَلْ عَلَى كُلِّ جَبَلٍ مِنْهُنَّ جُزْءاً ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَأْتِينَكَ سَعْياً	اس نے کہا: "تو چار پرندے پکڑلو اور انہیں خود سے مانوس کر لو۔ پھر ان میں سے ہر پہاڑ پر ان کا ٹکڑا رکھ دو، پھر انہیں بلاؤ وہ تمہارے پاس دوڑتے آئیں گے۔"
رَبِّ اجْعَلْ هَذَا بَلَداً آمِناً وَارْزُقْ أَهْلَهُ مِنَ الثَّمَرَاتِ	میرے رب! اس شہر کو امن کو گہوارہ بنادے اور اس کے باشندوں کو پھلوں سے رزق عطا فرما۔
رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا مُسْلِمَيْنِ لَكَ	ہمارے رب! ہمیں بنادے اپنا فرمانبردار
وَأَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا	اور ہمیں دکھادے ہمارے عبادت کے طریقے اور ہماری توبہ قبول فرما
وَاجْعَلُوا بُيُوتَكُمْ قِبْلَةً	اپنے گھروں کو قبلہ بنالو (تم سب)
اجْعَلْنِي عَلَى خَزَائِنِ الأَرْضِ	زمین کے خزانوں پر مجھے (ذمہ دار) بنادے
فَاخْرُجْ إِنِّي لَكَ مِنَ النَّاصِحِينَ	تو نکلو میں تو یقیناً تمہارے خیر خواہوں میں سے ہوں
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِعَصَاكَ الْحَجَرَ	تو ہم نے کہا: پتھر کو اپنے عصا سے مارو
قَالُوا ادْعُ لَنَا رَبَّكَ	وہ بولے: اپنے رب سے ہمارے لئے دعا کریں
فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا	تو ہم نے کہا: اس کے بعض حصے سے اسے مارو

سبق 10A: فعل امر و نہی

عربي	اردو
لا تُبْطِلُوا صَدَقَاتِكُمْ بِالْمَنِّ وَالأَذَى	اپنے صدقات کو احسان جتلا کر اور ایذا دے کر _____
إِذَا تَدَايَنتُمْ بِدَيْنٍ إِلَى أَجَلٍ مُسَمًّى فَاكْتُبُوهُ وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ	جب تم کسی کو مقررہ مدت کے لئے قرض دو تو اسے لکھو اور تمہارے درمیان کسی لکھنے والے کو عدل کے ساتھ لکھنا چاہیے
فَلْيَكْتُبْ وَلْيُمْلِلْ الَّذِي عَلَيْهِ الْحَقُّ	تو اسے لکھنا چاہیے اور املا کروانی چاہیے جو کہ حق بات ہو
وَلا يَبْخَسْ مِنْهُ شَيْئاً	اور اس میں سے کوئی چیز کم نہ کرو
وَلا تَحْمِلْ عَلَيْنَا إِصْراً كَمَا حَمَلْتَهُ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِنَا	ہم پر بوجھ نہ لاد جیسا کہ تو نے اسے لادا ان پر جو ہم سے پہلے تھے
وَاعْفُ عَنَّا وَاغْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا أَنْتَ مَوْلانَا فَانصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكَافِرِينَ	اور ہمیں معاف فرمادے اور ہماری مغفرت فرمادے اور ہم پر رحم فرما۔ تو ہی ہمارا مولا ہے تو انکار کرنے والی قوم کے خلاف ہماری مدد فرما
رَبَّنَا لا تُزِغْ قُلُوبَنَا بَعْدَ إِذْ هَدَيْتَنَا	ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ہدایت دینے کے بعد ٹیڑھا نہ کر
فَاغْفِرْ لَنَا ذُنُوبَنَا وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ	تو ہمارے گناہ معاف فرما اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچالے
فَاكْتُبْنَا مَعَ الشَّاهِدِينَ	تو ہمیں لکھ دے گواہوں کے ساتھ
وَلا تُخْزِنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ	قیامت کے دن ہمیں رسوا نہ فرما
رَبَّنَا لا تَجْعَلْنَا مَعَ الْقَوْمِ الظَّالِمِينَ	ہمارے رب! ظالم قوم میں ہمیں نہ بنادے
يَا مَرْيَمُ اقْنُتِي لِرَبِّكِ وَاسْجُدِي وَارْكَعِي مَعَ الرَّاكِعِينَ	اے مریم! اپنے رب کی فرمانبردار ہو جاؤ اور سجدہ کرو اور رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو
لِيُخْرِجُوكَ مِنْهَا	تاکہ وہ تمہیں نکال دیں اس میں سے
هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وَمَلائِكَتُهُ لِيُخْرِجَكُمْ مِنَ الظُّلُمَاتِ إِلَى النُّورِ	وہی ہے جو تم پر رحمت بھیجتا ہے اور اس کے فرشتے بھی تاکہ وہ تمہیں نکالے اندھیروں سے روشنی کی طرف

سبق 10A: فعل امر و نہی

عربي	اردو
وَلْيَضْرِبْنَ بِخُمُرِهِنَّ عَلَى جُيُوبِهِنَّ وَلاَ يُبْدِينَ زِينَتَهُنَّ إِلاَّ لِبُعُولَتِهِنَّ	اور اپنی اوڑھنیاں اپنے سینوں پر ڈال لیں اور اپنی زینت کو ظاہر نہ کریں سوائے اپنے خاوندوں کے
لاَ يَضْرِبْنَ بِأَرْجُلِهِنَّ لِيُعْلَمَ مَا يُخْفِينَ مِنْ زِينَتِهِنَّ	انہیں اپنے پاؤں نہ ماریں تاکہ وہ جان لے جو اپنی وہ زینت جو وہ چھپاتی ہیں
تُوبُوا إِلَى اللَّهِ جَمِيعاً أَيُّهَا الْمُؤْمِنُونَ	اللہ کی طرف توبہ کرو سب مل کر اے اہل ایمان!
أَنكِحُوا الأَيَامَى مِنْكُمْ	اپنوں میں سے کنواروں کے نکاح کرواؤ
لاَ تُكْرِهُوا فَتَيَاتِكُمْ عَلَى الْبِغَاءِ	اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر مجبور نہ کرو
فَامْسَحُوا بِوُجُوهِكُمْ وَأَيْدِيكُمْ مِنْهُ مَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيَجْعَلَ عَلَيْكُمْ مِنْ حَرَجٍ	تو اس سے اپنے چہروں اور اپنے ہاتھوں سے مسح کرو۔ اللہ نہیں چاہتا ہے کہ وہ تمہارے لئے کوئی مشکل بنائے۔
فَمَنْ كَانَ يَرْجُوا لِقَاءَ رَبِّهِ فَلْيَعْمَلْ عَمَلاً صَالِحاً وَلاَ يُشْرِكْ بِعِبَادَةِ رَبِّهِ أَحَداً	تو جسے اپنے رب کی ملاقات کی امید ہو اسے نیک عمل تو اسے نیک عمل کرنے چاہئیں اور اپنے رب کے علاوہ کسی کو شریک نہیں کرنا چاہیے۔
لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً	تاکہ ہم اسے بنائیں تمہارے لئے ایک یادرکھنے کی بات
فَمَنْ شَاءَ فَلْيُؤْمِنْ وَمَنْ شَاءَ فَلْيَكْفُرْ	تو جو چاہے پس وہ ایمان لائے اور جو چاہے وہ کفر کرے
مَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا إِلَهاً وَاحِداً	انہیں حکم نہیں دیا گیا سوائے اس کے کہ انہیں ایک خدا کی عبادت کرنی چاہیے
مَا خَلَقْتُ الْجِنَّ وَالإِنسَ إِلاَّ لِيَعْبُدُونِ	ہم نے جنات اور انسانوں کو صرف اس لئے پیدا کیا کہ وہ عبادت کریں
فَلْيَعْبُدُوا رَبَّ هَذَا الْبَيْتِ	تو اس گھر کے رب کی عبادت کرو

چیلنج! لَ اور لِ میں کیا فرق ہے؟ ان دونوں کے استعمال سے کیا فرق واقع ہوتا ہے؟

سبق 10A: فعل امر ونہی

اردو	عربي
تو اپنی بات نرم انداز میں نہ کرو کہ وہ جس کے دل میں بیماری ہے لالچ کرنے لگے اور اچھے طریقے سے بات کہو	فَلا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ فَيَطْمَعَ الَّذِي فِي قَلْبِهِ مَرَضٌ وَقُلْنَ قَوْلاً مَعْرُوفاً
نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو اور اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو	وَأَقِمْنَ الصَّلاةَ وَآتِينَ الزَّكَاةَ وَأَطِعْنَ اللَّهَ وَرَسُولَهُ
اے اہل بیت نبی! یقیناً اللہ ارادہ کرتا ہے کہ گندگی کو تم سے دور لے جائے اور تمہیں مکمل طور پر پاک کر دے	إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ لِيُذْهِبَ عَنْكُمْ الرِّجْسَ أَهْلَ الْبَيْتِ وَيُطَهِّرَكُمْ تَطْهِيراً
اور یاد کرو جو تمہارے گھروں میں اللہ کی آیات اور حکمت کی باتیں تلاوت کی جاتی ہیں	وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلَى فِي بُيُوتِكُنَّ مِنْ آيَاتِ اللَّهِ وَالْحِكْمَةِ
یہ لوگوں کے لئے پیغام ہے تاکہ اس سے وہ متنبہ ہوں اور وہ یہ جان لیں کہ وہ ایک ہی خدا ہے	هَذَا بَلاغٌ لِلنَّاسِ وَلِيُنذَرُوا بِهِ وَلِيَعْلَمُوا أَنَّمَا هُوَ إِلَهٌ وَاحِدٌ
ہر امت کے لئے ہم نے عبادت کا طریقہ بنایا ہے تاکہ وہ یاد کریں اللہ کے نام کو اس چیز پر جو ہم نے انہیں بطور رزق دی ہے	وَلِكُلِّ أُمَّةٍ جَعَلْنَا مَنْسَكاً لِيَذْكُرُوا اسْمَ اللَّهِ عَلَى مَا رَزَقَهُمْ
یقیناً ہم اپنے رب پر ایمان لائے تاکہ وہ معاف فرمائے ہماری خطاؤں کو	إِنَّا آمَنَّا بِرَبِّنَا لِيَغْفِرَ لَنَا خَطَايَانَا
اسے معاف کرنا چاہیے	لِيُغْفِرْ
اگر تم نے اپنا ہاتھ میری طرف پھیلاؤ گے تاکہ تم مجھے قتل کرو تو میں اپنا ہاتھ تمہاری طرف پھیلانے والا نہیں ہوں	لَئِنْ بَسَطتَ إِلَيَّ يَدَكَ لِتَقْتُلَنِي مَا أَنَا بِبَاسِطٍ يَدِي إِلَيْكَ

آج کا اصول:

فعل امر ونہی میں آخری حرف ساکن ہوتا ہے۔ اگر کسی صیغے کے آخر میں "ان، ین" پایا جائے تو اس کے نون کو فعل امر ونہی میں حذف کر دیا جاتا ہے۔

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

الأَمْثَالُ والْحِكَم	ضرب الامثال اور حکمت کے اقوال

الأمثال : جُمَلٌ وَصْفِيَّةٌ تَمتازُ بإِيْجازِ اللفظِ وصحَّةِ الْمَعْنَى وصوابُ التَّشْبيه، وتُصَوِّرُ حياةَ الأمّةِ ومنزِلَتَها رُقيًّا وضعْفًا، وتَختَلِفُ الأمثالُ باختِلافِ مَعيشةِ الأُمَمِ وأحوَالِها وظُرُوفِهَا. فالأُمةُ الصَّحْراوِيةُ، تَنبُعُ أمثالُها من بِيئَتِها الصَّحراوِيَةِ والأمة البَحرِيَّةُ أمثالُها مُشْتَقَّةٌ من حَيَاتِهَا، وهكذا...

ويَرْتَبِطُ الْمَثَلُ بحادِثَةٍ مُعيَّنَةٍ قِيلَ فيها وذَاعَ على الألسنَةِ، فأصبحَ يُضْرَبُ فِي كلِ حَالَةٍ تُشْبِهُ الْحَالَةُ التي وُرِدَ فيها. وقد جَمَعَ الْمَيْدَانِيُّ كثيراً منَ الأمثالِ العربية في كِتَابِهِ الْمُسَمَّى : "مَجْمَعُ الأمثالِ". ومِنَ الأمثالِ ما يَلِي:

ضرب الامثال ایسے جملے ہوتے ہیں جو الفاظ کے مختصر ہونے، معنی کے صحیح ہونے اور تشبیہ کے درست ہونے کی صفت سے ممتاز ہوتے ہیں۔ ان سے کسی قوم کی زندگی اور اس کی ترقی یا کمزوری کے مقام کا کا تصور کیا جا سکتا ہے۔ ضرب الامثال قوموں کی معیشت، حالات اور معاملات کے فرق کے ساتھ مختلف ہوتی ہیں۔ صحرائی قوموں کی مثالیں اس کے صحرائی ماحول میں پروان چڑھیں گی جبکہ سمندری قوم کی ضرب الامثال اس کی زندگی سے اخذ کی جائیں۔ اسی طرح (دیگر اقوام کا معاملہ ہے)۔

ضرب المثل کا تعلق کسی خاص واقعہ سے ہوتا ہے جس کے بارے میں وہ کہی گئی ہوتی ہے اور پھر زبان زد عام ہو جاتی ہے۔ اس کے بعد یہ جس حالت کے بارے میں کہی گئی ہوتی ہے، اس سے مشابہ ہر حالت میں بیان کی جانے لگتی ہے۔ میدانی نے عربی کی بہت سی امثال کو اپنی کتاب میں جمع کیا ہے، جس کا نام "مجمع الامثال ہے"۔ ان ضرب الامثال میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

آج کا اصول: اگر فعل مضارع سے پہلے "لِ" لگا دیا جائے اور اس کا آخری حرف ساکن ہو اور نون حذف ہوں تو وہ فعل امر ہوتا ہے۔ اگر اس کا آخری حرف پر فتحہ ہو تو وہ فعل مضارع ہوتا ہے مگر اس کے ساتھ "تا کہ" کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الأَمْثَالُ	مثالیں، ضرب الامثال	تُصَوِّرُ	یہ تصویر کشی کرتا ہے	يَرْتَبِط	اس کا ربط قائم ہوتا ہے
الْحِكَم	حکمت کی باتیں	رُقِيًّا	ترقی کرنا	حَادِثَة	واقعہ، ایکسیڈنٹ
جُمَلٌ	جملے، جملہ کی جمع	مَعِيشة	معیشت	ذَاعَ	یہ پھیلتا ہے
وَصْفِيَّةٌ	صفات سے متعلق	ظُرُوفِهَا	اس کے حالات و معاملات	يُضْرَبُ	اسے بیان کیا جاتا ہے
إِيْجازِ	مختصر طریقے سے بات کرنا	الصَّحْراوية	صحرائی	تُشْبِهُ	یہ مشابہت رکھتا ہے
صواب	درست	تَنْبُعُ	یہ نکلتا ہے	الْحَالَةُ	حالت
التَّشْبِيه	تشبیہ	بِيئَتِها	اس کا ماحول	وُرِدَ	اسے لایا گیا

سبق 10B: عربی کی ضرب الامثال

أولا: الأمـْـثَال	کا تصور کیا جا سکتا ہے

(1) أ حَشَفاً وَسُوءَ كِيلَة؟ الكيلَةُ: عَلَى وَزن فعْلَة منَ الكَيل، وهي تَدُلُّ عَلَى الْهَيْئَةِ والْحَالَةِ نَحو الرِّكْبَةِ والْجلسَةِ. الْحَشَفُ: أرْدأُ التَّمرِ. والْمعنى: أ تَبيعُ حَشَفًا وتَكِيْلُ سوءَ كِيلةٍ؟ يُضرَبُ مَثلا لِمَن يَجْمَعُ بين خَصْلَتَيْنِ مَكرُوهَتَيْنِ.

(۱) ایک تو کوالٹی خراب اور اوپر سے پیمائش بھی بری: "کیلة" کیل سے فعلة کے وزن پر ہے۔ یہ (وزن) ہیئت اور حالت کو بیان کرتا ہے جیسے سوار ہونا، بیٹھا ہونا۔ حشف کا مطلب ہے "کھجوروں میں ردی اور بری کوالٹی کی"۔ اس مثال کہ "ایک تو کوالٹی خراب اور اوپر سے پیمائش بھی بری" کو وہاں بیان کیا جاتا ہے جہاں دو ناپسندیدہ خصلتیں اکٹھی ہو گئی ہوں۔

(2) بَلَغَ السَّيْلُ الزُّبى. السَّيْلُ: جَرَيانُ الْمَاء. يقال: سَالَ الْمَاءُ سَيْلاً وسَيَلاناً. الزُّبى: جمع زُبْيَة، وهي حُفْرَةٌ تُحْفَر للأسَدِ فِي مَكَانٍ مُرتَفَعٍ عَنِ الْمَسِيلِ إذا أرَادُوا صَيدَهُ، وأصلُها الرابِيَةُ لا يَعْلُوها الْماءُ فإذا بَلَغَها السيلُ كان قوياً جَارِفاً. يضرب مثلاً لما جَاوَزَ الْحَدَّ.

(۲) سیلاب خطرے کے نشان تک پہنچ گیا: "سیل" کا معنی ہے پانی کا جاری ہونا۔ یہ کہا جاتا ہے، پانی بہہ نکلا اور سیلاب آ گیا۔ "الزبی" زبیہ کی جمع ہے۔ یہ وہ گڑھا ہے جو سیلاب سے بہت اوپر کسی مقام پر شیر کو شکار کرنے کے ارادے سے کھودا جاتا ہے۔ اس کی اصل "الرابیہ" ہے۔ پانی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا۔ لیکن اگر سیلاب یہاں تک پہنچ جائے تو پھر وہ بہت طاقتور اور زبردست ہوتا ہے۔ یہ مثال اس کے لئے بیان کی جاتی ہے جو حد سے بڑھ جائے۔

(3) قَبْلَ الرِّماء تُمْلأُ الكَنَائِنُ. الرِّماء: الرَّمْيُ. والكَنَائِنُ: جَمعُ كِنانة، وهِي وِعاءُ السِّهَامِ. يُضرَبُ مثلا للإعْدَادِ لِلأَمْرِ قبل وُقُوعِهِ.

(۳) تیر اندازی سے پہلے ہی ترکش کو بھر لیا جاتا ہے: "الرماء" کا معنی ہے پھینک کر مارنا۔ "الکنائن" کنانہ کی جمع ہے، جو کہ تیروں کے ترکش کو کہتے ہیں۔ یہ مثال کسی معاملے کے ہونے سے پہلے ہی اس کی تیاری کے لئے بیان کی جاتی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَشَفاً	بے کار، بری کوالٹی	مَكرُوهَتَيْنِ	وہ ناپسندیدہ چیزیں	يَعْلُوها	اس کی سطح بلند ہو کر وہاں تک پہنچتی ہے
سُوءَ	برا	السَّيْلُ	سیلاب		
كِيلَة	پیمائش	الزُّبى	وہ نشان جہاں پانی نہ پہنچے	جَارِفاً	زبردست
الْهَيْئَة	شکل، ہیئت	جَرَيانُ	بہنا، جاری ہونا	جَاوَزَ	اس نے تجاوز کیا
الرِّكْبَةِ	سواری کرنا	سَالَ	سیلاب آ گیا	الرِّماء	تیر
الْجلسَةِ	بیٹھنا	حُفْرَةٌ	گڑھا	الكَنَائِنُ	تیروں کا کیس
أرْدأُ	برا	تُحْفَر	اسے کھودا جاتا ہے	وِعاءُ	کیس
التَّمرِ	کھجور	مُرتَفَعٍ	اونچا	السِّهَامِ	تیر
تَبِيعُ	تم بیچتے ہو	الْمَسِيلِ	سیلاب کی جگہ	إعْدَاد	تیار کرنا
تَكِيْلُ	تم پیمائش کرتے ہو	الرَابِيَةُ	پہاڑی	وُقُوعِهِ	اس کا واقع ہونا، وقوع

سبق 10B: عربی کی ضرب الامثال

(4) أَعْطِ الْقَوْسَ بَارِيَها. القَوْسُ: آلَةٌ على هَيْئَة هلال تُرمَى بها السِّهام. (تَذَكَّرُ وتُؤَنَّثُ) ج: أَقْواسٌ وقِسِيٌّ. بَرَى العُودَ أو الْحَجَرَ ونَحوَهُما (ــِ) بَرْياً : نَحَتَه. فهو بَارٍ. يضرب مثلا للاستِعَانَة على العَمَل بِأَهْلِ الْمَعْرِفَةِ والْحِذْق.

(۴) کمان اس کے موجد کو دو: القوس: وہ آلہ ہے جو کہ پہلی کے چاند کی مانند ہوتا ہے جس سے تیر پھینکے جاتے ہیں۔ (یہ مذکر یا مونث دونوں طرح استعمال ہوتا ہے)۔ اس کی جمع اقواس یا قسی ہے۔ کسی چھڑی یا پتھر کو گھس کر تیار کرنے کو "بریا" کہتے ہیں اور ایسا کرنے والے کو "بار" کہتے ہیں۔ یہ مثال اس وقت بیان کی جاتی ہے جب کسی کام میں اس کو جاننے والے ماہرین سے مدد طلب کی جائے۔

(5) إنَّكَ لا تَجْنِي من الشَّوْكِ الْعِنَبَ. جَنَى الثَّمْرَةَ ونحوه. جَنًى وجَنْيًا : تَنَاوَلَها من مَنْبَتِها. والْمعنَى : لا تَجِدَ عِندَ ذي السُّوءِ جَمِيلاً كما أنَّ نباتَ الشوكِ لا يُعْطِيكَ عِنباً.

(۵) یقیناً تم کانٹوں سے انگور نہیں اگا سکتے: "جنی" کا معنی ہے کہ پھل وغیرہ اگانا۔ جنی و جنیا کا معنی ہے اسے اس کے اگنے کی جگہ پر لینا۔ اس کا معنی ہے کہ تم برے شخص کے پاس خوبصورتی نہیں پاسکتے جیسا کہ کانٹے تمہیں انگور نہیں دے سکتے۔

ثانیاً : الْحِـــكَمُ | دوم: اقوال حکمت

الْحِكَم: قَولٌ مُوجَزٌ صائبُ الفكرة، دَقِيقُ التعبيرِ، يَنطق به ذَوُو الرَّأْيِ والتَّجْرِبَة ويَحمِلُ تَوجيهاً سليماً إلى جانبٍ من جوانبِ السُّلُوك. والْحِكَمُ تَختَلِفُ عن الأمثال فِي أنَّها لا تَرْتَبِط فِي أَساسِهَا بِحَادَثَة أو قِصَّةٍ وأنَّها تَصدرُ غالبًا عن طائفة مِنَ الناس لَها خِبْرَتُها وتَجَارِبُها وثَقَافَتُها. ومن الْحِكَم ما يلي :

اقوال حکمت ایسے قول ہوتے ہیں جو کہ مختصر اور گہرے معانی رکھنے والے ہوتے ہیں اور صاحب دانش اور تجربہ کار لوگ انہیں بولتے ہیں۔ یہ عقل و دانش کے پہلو سے ایک مضبوط توجیہ رکھتے ہیں۔ اقوال حکمت، ضرب الامثال سے مختلف ہوتے ہیں کیونکہ ان کا تعلق کسی خاص واقعے یا قصے سے نہیں ہوتا۔ یہ لوگوں کے کسی گروہ کے غالب حصے میں جاری ہوتے ہیں جنہیں اس کی خبر، تجربہ اور تعلیم ہوتی ہے۔ اقوال حکمت میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْقَوْسَ	کمان	تَجْنِي	تم اگاتے ہو	ذَوُو الرَّأْيِ	رائے والے، عقل مند
بَارِيَها	اس کا موجد	الشَّوْكِ	کانٹے	التَّجْرِبَةِ	تجربہ
هِلالٍ	پہلی تاریخ کا چاند	الْعِنَبَ	انگور	يَحمِلُ	وہ وزن اٹھاتا ہے
تَذَكَّرُ	اسے مذکر سمجھا جاتا ہے	تَنَاوَلَها	اسے کھانا	توجيهاً	توجیہ کرتے ہوئے
تُؤَنَّثُ	اسے مونث سمجھا جاتا ہے	مَنْبَتِها	اسے اگانے کی جگہ	سليماً	سالم، مضبوط، درست
بَرَى	اس نے تیز کیا	نباتَ	پودے	السلوك	عقل
العَودَ	لوٹنا، واپس آنا	مُوجَزٌ	مختصر الفاظ میں	أَساسِهَا	اس کی بنیاد
استِعَانَة	مدد مانگنا	دَقِيقُ	گہرا	تَصدرُ	یہ صادر ہوتا ہے
الْمَعْرِفَة	جاننا	التعبيرِ	توجیہ، تشریح	تَجَارِبُها	اس کے تجربے
الْحِذْق	مہارت	يَنطِق	وہ بولتا ہے	ثَقَافَتُها	اس کی ثقافت، تعلیم

سبق 10B: عربی کی ضرب الامثال

(1) وَظُلْمُ ذَوِي الْقُرْبَى أَشَدُّ مَضَاضَةً: عَلَى الْمَرْءِ من وَقْعِ الْحُسَامِ الْمُهَنَّد

الْقُرْبَى: القَرَابة. الْمَضَاضة : الوَجَعُ والأَلَم. الْحُسَام : السيفُ القَاطِعُ. الْمُهَنَّدُ : السيفُ الْمَصنُوعُ مِن حَدِيدِ الْهِندِ وكان خَيْرَ الْحَدِيد.

مَعنَى البَيتِ : يقول الشَّاعِرُ: إنَّ الظُّلمَ إذا أتَى إلى الإنسانِ مِن أَقْرِبائِه وذَوِي رَحِمِه كان أَشَدَّ أَلَمًا على النَّفْسِ من ضَرْبَةِ السَّيفِ الأَصِيلِ.

(۱) رشتے داروں کا ظلم شدید ترین تکلیف کا باعث ہے، کسی شخص کو یہ ہندوستانی تلوار کی طرح لگتا ہے۔

القربیٰ: یعنی رشتے دار۔ المضاضہ: یعنی شدید تکلیف اور درد۔ الحسام: کاٹ دار تلوار۔ المہند: وہ تلوار جو کہ ہندوستانی لوہے کی بنی ہو جو کہ سب سے اچھا لوہا ہوتا ہے۔

شعر کا معنیٰ: شاعر کہتا ہے کہ جب انسان پر ظلم اس کے قریبی لوگوں اور رشتے داروں کی جانب سے آئے تو اس کا درد اصلی تلوار کی ضرب سے بھی زیادہ ہوتا ہے۔

(2) إذا الْمَرْءُ لَم يَدْنَسْ مِنَ اللُّؤْمِ عِرْضُه: فَكُلُّ رِدَاءٍ يَرْتَدِيهِ جَمِيل

دَنِسَ: تَوَسَّخَ. الْمصدر: دَنَسٌ. ويقال: دَنِسَ عِرْضُه، فهو دَنِسٌ . العِرْض: الشَّرَفُ. اللُّؤْمُ: الدَّنَاءَة والْخِسَّةُ. الرِّداء: الثوبُ الذي يَستُرُ النِّصْفَ الأعلى مِنَ الْجسم. ارْتَدَى الرِّدَاءَ: لَبِسَه.

معنى البيت : يقول الشاعر : إنَّ الإنسانَ إذا كان حَمِيداً فِي أخلاقِه، شَرِيفًا فِي سِيْرَتِهِ وأفعالِه بعيداً عَن كُلِ مَا يَنقُصُ النفسَ وُيدَنِّس العِرْض – إذا كان كذلك فَهُوَ عظيمٌ فِي أَعْيُنِ الناس ولو لَبِسَ رَدِيءَ الثِّياب.

(۲) جب کسی شخص کی عزت گھٹیا پن سے میلی نہ ہو، تو پھر وہ جو چادر بھی اوڑھے، خوبصورت لگتی ہے۔

دنس: میلا ہونا۔ اس کا مصدر، دنس ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس کی عزت میلی ہو گئی تو وہ میل ہے۔ العرض: عزت، شرف، وقار۔ اللؤم: گھٹیا پن اور خسیس ہونا۔ الرداء: وہ کپڑا جس سے جسم کا اوپری نصف حصہ ڈھانپا جاتا ہے۔ ارتدن الرداء: اسے اوڑھنا۔

شعر کا معنیٰ: شاعر کہتا ہے کہ انسان اگر اپنے اخلاق میں قابل تعریف ہو، اپنی سیرت میں شریف ہو اور ان تمام افعال سے دور ہو جو اس کی شخصیت میں کمی پیدا کریں اور اس کی عزت کو میلا کریں۔۔۔ جب ایسا ہو تو وہ لوگوں کی نظر میں عظیم ہوتا ہے خواہ وہ گھٹیا لباس ہی پہن لے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَضَاضَةً	شدید درد	ذَوِي رَحِمٍ	رشتے دار، پیٹ کے تعلق والے	دَنَسٌ	میل کچیل
الْحُسَامِ	تلوار	الأَصِيلِ	اصلی، اوریجنل	الدَّنَاءَة	خسیس پن، گھٹیا پن
الْمُهَنَّدِ	انڈیا کی بنی ہوئی	لَم يَدْنَسْ	وہ میلا نہیں ہوتا	الْخِسَّةُ	مکاری، خست
الوَجَعُ	شدید تکلیف	اللُّؤْمِ	بخل، گھٹیا پن	يَستُرُ	وہ چھپاتا ہے
الأَلَم	درد	عِرْضُه	اس کی عزت	ارْتَدَى	اس نے لپیٹا
الْمَصنُوعُ	بنی ہوئی	رِدَاءٍ	چادر	يَنقُصُ	وہ کم ہوتا ہے
حَدِيدِ	لوہا	يَرْتَدِيهِ	وہ اسے لپیٹتا ہے	أَعْيُنِ	آنکھیں
الْهِندِ	ہندوستان	تَوَسَّخَ	یہ میلا ہو گیا	رَدِيءَ	گھٹیا

(3) وعَــيْنُ الرِّضَا عن كُلِّ عَيْبٍ كَلِيلَةٌ: ولكنَّ عَيْنَ السُّخْط تُبْــدي الْمَسَاوِيَا

الرِّضا : ضد السُّخْط. كَلَّت العَيْنُ : لَم تُحقِّق الْمَنْظُورَ، فهي كَلِيلَةٌ ضَعِيفة. أَبْدَى الشيءَ: أَظْهَرَهُ. الْمَسَــاوِي : الْمَعَايِبُ والنَّقَائِصُ.

معنَى البيت: يَقُول الشاعرُ: إنّ عَيْنَ الْحُبِّ والرِّضا لا تَكَادُ تُبْصِرُ عُيُوبَ الْمَحبوب، فهي أشْبَهُ ما تكونُ بِالعَيْنِ الكَلِيلَةِ الْمرِيضَةِ التي لا تكادُ تَرَى شيئًا. أما عَيْنُ البُغْضِ والسُخْطِ فهي تُظْهِرُ ما خَفِيَ مِن العُيُوب والْمَسَاوِيَ لأنَّها تَبْحَثُ عنها وتُمَعِّنُ النَّظَرَ فيها.

(۳) رضامندی کی آنکھ ہر عیب سے تھکی ہوئی ہے لیکن نفرت کی آنکھ خامیوں ہی کو ظاہر کرتی ہے۔

الرضا: یہ سخط کا متضاد ہے۔ کلت العین: جس پر نظر کی جائے اس کی تحقیق نہیں کرتی تو گویا وہ کمزور تھکی ماندی ہے۔ ابدی الشئ: وہ اسے ظاہر کرتی ہے۔ المساوی: عیب اور نقائص

شعر کا معنی: شاعر کہتا ہے کہ یقیناً محبت اور رضامندی کی آنکھ محبوب کے عیب نہیں دیکھ سکتی۔ یہ اس آنکھ کے مشابہ ہے جو کہ تھکی ماندی کمزور ہو اور کوئی چیز نہ دیکھ سکے۔ جہاں تک بغض اور نفرت کی آنکھ کا تعلق ہے تو یہ چھپے ہوئے عیوب اور خامیوں کو ظاہر کر دیتی ہے کیونکہ یہ انہیں تلاش کرتی ہے اور گہری نظر سے جائزہ لیتی ہے۔

(4) لسَــانُ الفَتَى نِصْفٌ، ونِصْفٌ فُؤَادُهُ : فَلَمْ يَبْقَ إلا صــورةُ اللَّحْمِ والــدَّمِ

الفُؤَادُ: القَلبُ. ج أَفْــئِدَةٌ.

معنَى البَيتِ :يقول الشاعِر: إنّ الإنسانَ إنسانٌ بِشَيْئَيْنِ : لسانِه وفؤادِه (عقلِه) فإنْ فَقَدَهُما لَم يَكُنْ إنسانًا بل كان جِسْمًا مُكَوَّنًا من لَحْمٍ ودَمٍ أَشْبَهَ ما يكون بالْحَيَوانِ.

(۴) کسی لڑکے کی زبان نصف ہے، اور نصف اس کا دل ہے۔ اگر یہ باقی نہ ہو تو پھر محض گوشت اور خون کی تصویر ہی باقی رہ جاتی ہے۔

الفواد: دل، اس کی جمع افئدہ ہے۔

شعر کا معنی: شاعر کہتا ہے کہ یقیناً، انسان دو چیزوں کے باعث ہی انسان ہوتا ہے۔ اس کی زبان اور اس کا دل (یعنی اس کی عقل)۔ اگر یہ دونوں نہ پائیں جائیں تو پھر وہ انسان نہیں رہتا بلکہ محض گوشت اور خون پر مشتمل ایک جسم ہوتا ہے جو کہ حیوان سے مشابہ ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الرِّضَا	رضامندی، خوشی	الْمَنْظُورَ	دیکھا ہوا	تَبْحَثُ	یہ تلاش کرتی ہے
عَيْبٍ	عیب، خامی	أَظْهَرَ	اس نے ظاہر کیا	تُمَعِّنُ	یہ جائزہ لیتی ہے
كَلِيلَةٌ	تھکا ہونا	الْمَعَايِبُ	خامیاں، عیب	فُؤَادُ	دل
السُّخْطِ	غصہ، نفرت	النَّقَائِصُ	کمی، نقص کی جمع	لَمْ يَبْقَ	باقی نہیں رہتا
تُبْــدِي	یہ ظاہر کرتی ہے	لا تَكَادُ	وہ نہیں ہو جاتا	اللَّحْمِ	گوشت
الْمَسَاوِيَا	خامیاں	تُبْصِرُ	یہ دیکھتی ہے	الدَّمِ	خون
كَلَّت	وہ تھک گئی	البُغْضِ	بغض، نفرت	فَقَدَهُما	یہ دونوں نہ ہوں
لَم تُحَقِّق	وہ تحقیق نہیں کرتا	تُظْهِرُ	یہ ظاہر کرتی ہے	مُكَوَّنًا	شکل میں ہونا

(5) يَعيشُ المَــرْءُ ما اسْتَحْيَــا بخَــيْرٍ: ويَبْقَى العُــودُ ما بَقِيَ اللِّحَــاءُ

فلا واللهِ ما في الــعَــيْشِ خيرٌ: ولا الدنــيا إذا ذَهَــبَ الْحَــيَــاءُ

إذا لَم تَخْشَ عاقــبــةَ الــلَّيَــالي : ولَمْ تَسْــتَحْيِ فَاصْــنَعْ ما تشــاء

اللِّحاء : قِشْرُ كلِّ شيء. ج أَلْحِيَةٌ . المراد باللَّيالــي : الزَّمَن.

معنى الأبيات : إنّ الإنسانَ الذي يَجعَلُ الْحَيَاءَ خُلُقًا له وصفةً يَعيشُ بخَيْرٍ مَادَامَ مُتَمَسِّكًا به ومُلْتَزِمًا آدابَهُ الْجَميلَةَ، فالْحياءُ للإنسان مثلُ القِشْرَةِ الظاهرةِ التي تَحْمِي عودَ الشجَرَةِ من التَّلَفِ والْهَلاك، ذلك أنّ الْحَيَاةَ لا تَسْتَقيمُ إلا بالْحياء، فَإنْ ذَهَبَ الْحياءُ ذَهَبَ الْخَيْرُ من الْحياة ومنَ الدُّنَيا كُلِّهَا.

أمّا الإنسانُ الذي لا يُبَالي بالْحياء ولا بمَا تَفعَلُهُ الأيّامُ ولا يَتَّخِذُ من الْحياء خُلُقًا له وصفةً فَلْيَفْعَل ما يشاء. وصَدَقَ الرسولُ الكريْمُ صلى الله عليه وسلم حين يَقولُ : "إذا لَم تَسْتَحْي فَاصْنَع ما شئْتَ." رواه البخاريُّ في أحاديث الأنبياء.

(مأخوذٌ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدينة الْمُنَوَّرَة)

(۵) ایک شخص حیاء کے بغیر اچھی زندگی نہیں گزار سکتا، جب پودے کا چھلکا اتار دیا جائے تو یہ محض ایک چھڑی ہی رہ جاتا ہے۔

نہیں، خدا کی قسم، زندگی میں اور دنیا میں کوئی خیر نہیں اگر حیاء چلی جائے۔

جب تمہیں اپنی راتوں (وقت) کے انجام کا خوف نہ ہو اور تم حیا نہ کرو، تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔

اللحاء: کسی چیز کا چھلکا۔ جمع الحیہ۔ راتوں سے مراد زمانہ یا وقت ہے۔

اشعار کا معنی: یقیناً وہ انسان جس کے اخلاق میں حیاء کا عنصر شامل ہو، وہ اسے مضبوطی سے تھامے اور اس کے خوبصورت آداب کا التزام کیے بغیر اچھی زندگی نہیں گزار سکتا۔ حیاء انسان کے لئے ظاہری چھلکے کی مانند ہے جو درخت کے تنے کو ضائع اور ہلاک ہونے سے بچاتا ہے۔ زندگی حیاء کے بغیر سیدھی نہیں رہ سکتی۔ اگر حیاء چلی جائے تو پھر زندگی اور پوری دنیا سے بھلائی چلی جاتی ہے۔

ایسا شخص جو اپنی زندگی میں حیاء کی پرواہ نہیں کرتا اور نہ ہی اس سے اپنی زندگی بسر کرتا ہے اور نہ ہی حیاء کو اپنے اخلاق میں لازمی وصف کے طور پر شامل کرتا ہے، تو وہ جو چاہے کرے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سچ ہی کہا جب آپ نے فرمایا: "اگر تم حیا نہ کرو، تو پھر جو چاہے کرتے پھرو۔" بخاری نے اسے انبیاء کی احادیث کے باب میں روایت کیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَعِيشُ	وہ زندگی گزارتا ہے	اللَّيَالِي	راتیں	مُلْتَزِمًا	سختی سے عمل کرنا، لازم پکڑنا
اسْتَحْيَا	حیادار ہونا	تَسْتَحْيِ	تم حیا کرتے ہو	آدابَ	آداب
اللِّحَاءُ	پودے کا چھلکا	اصْنَعْ	کرو	تَحْمِي	یہ حفاظت کرتا ہے
تَخْشَ	تمہیں ڈر ہوتا ہے	تَشَاءَ	تم چاہو	التَّلَف	نقصان
عاقبةَ	عاقبت، انجام، نتیجہ	قِشْرُ	چھلکا	تَسْتَقِيمُ	یہ سیدھا رکھتا ہے
		مُتَمَسِّكًا	مضبوطی سے تھامنا	لا يُبَالِي	وہ پرواہ نہیں کرتا

سبق 11A: اسمائے مشتقہ

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے ۵ نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ اسم کی تفصیلات بعض جگہ دی گئی ہیں بعض جگہ جان بوجھ کر فراہم نہیں کی گئیں۔

عربي	اردو	إسم
مَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ	جو کچھ تم کرتے ہو، اللہ اس سے غافل نہیں ہے۔فاعل، واحد مذكر، حالت جر	
إِنْ كُنَّا عَنْ دِرَاسَتِهِمْ لَغَافِلِينَ	ہم ان کی تعلیمات سے غافل تھے۔فاعل، جمع مذكر، حالت نصب	
التَّائِبُونَ الْعَابِدُونَ الْحَامِدُونَ السَّائِحُونَ الرَّاكِعُونَ السَّاجِدُونَ الْآمِرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّاهُونَ عَنْ الْمُنْكَرِ وَالْحَافِظُونَ لِحُدُودِ اللَّهِ	توبہ کرنے والے، عبادت کرنے والے، حمد کرنے والے، (راہ خدا میں) سفر کرنے والے، رکوع کرنے والے، سجدہ کرنے والے، نیکی کی تلقین کرنے والے اور برائی سے روکنے والے اور اللہ کی حدود کی حفاظت کرنے والے۔ فاعل، جمع مذكر، حالت رفع	
كَانُوا لَنَا عَابِدِينَ	ہم اس کے لئے عبادت گزار ہیں۔فاعل، جمع مذكر، حالت نصب	
كُلًّا جَعَلْنَا صَالِحِينَ	ان سب کو ہم نے صالح بنایا۔فاعل، جمع مذكر، حالت نصب	
إِنِّي جَاعِلٌ فِي الْأَرْضِ خَلِيفَةً	میں زمین میں کوئی خلیفہ بنانے والا ہوں۔فاعل، واحد مذكر، حالت رفع	
وَالْقَانِتِينَ وَالْقَانِتَاتِ	فرمانبردار مرد اور فرمانبردار خواتین۔فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	
وَالصَّادِقِينَ وَالصَّادِقَاتِ	سچے مرد اور سچی خواتین۔فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	
وَالصَّابِرِينَ وَالصَّابِرَاتِ	صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والی خواتین۔فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	
وَالْخَاشِعِينَ وَالْخَاشِعَاتِ	(اللہ سے) ڈرنے والے مرد اور ڈرنے والی خواتین۔فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	
وَالصَّائِمِينَ وَالصَّائِمَاتِ	روزے دار مرد اور روزے دار خواتین۔فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	
وَالْحَافِظِينَ فُرُوجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ	اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والے مرد اور حفاظت کرنے والی خواتین۔ فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	
وَالذَّاكِرِينَ اللَّهَ كَثِيرًا وَالذَّاكِرَاتِ	اللہ کا کثرت سے ذکر کرنے والے مرد اور ذکر کرنے والی خواتین۔فاعل، جمع مذكر و مؤنث، حالت نصب	

عربي	اردو	إسم
كَانَ أَمْرُ اللَّهِ مَفْعُولاً	اللہ کا معاملہ ہو کر رہنے والا ہے۔مفعول، واحد مذکر، حالت نصب	
قَلَّ مِنْهُ أَوْ كَثُرَ نَصِيباً مَفْرُوضاً	اس میں سے کم ہو یا زیادہ، وہ اپنے مقررہ حصے (کے حقدار ہوں گے)	
أَنْ يَكُونَ مَيْتَةً أَوْ دَماً مَسْفُوحاً	کہ وہ مردار ہو یا بہایا ہوا خون ہو	
أَقِيمُوا وُجُوهَكُمْ عِنْدَ كُلِّ مَسْجِدٍ	اپنے رخ کو ہر سجدے کی جگہ (مسجد) کے پاس سیدھا کرو۔ظرف، واحد، حالت جرّ	
فَأُولَئِكَ كَانَ سَعْيُهُمْ مَشْكُوراً	تو وہی ہیں جن کی کوشش کو قبول کیا جائے گا	
إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوداً	یقیناً فجر میں قرآن (کی تلاوت) کا مشاہدہ کیا جاتا ہے	
فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ مَشْهَدِ يَوْمٍ عَظِيمٍ	تو ہلاکت ہے ان کے لئے جنہوں نے کفر کیا، اس عظیم دن کے مشاہدے کی جگہ کا۔ظرف، واحد، حالت جرّ	
رَبُّ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ	مشرق اور مغرب کا رب۔ظرف، واحد، حالت جرّ	
فَأَنْجَيْنَاهُ وَمَنْ مَعَهُ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ	تو ہم نے اسے نجات دی اور ان کو جو اس کے ساتھ ٹرانسپورٹ کشتی میں تھے۔مفعول، جمع مذکر، حالت رفع	
وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَهُ أَوَّابٌ	اور اکٹھے کیے جانے والے پرندے سب کے سب اس کے ساتھ گایا کرتے تھے۔مفعول، واحد مؤنث، حالت نصب	
وَفِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ لِلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ	ان کے مال و دولت میں سائل اور محروم کے لئے حق ہے	
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ	بلکہ ہم تو محروم لوگ ہیں	
إِنَّهُمْ عَنْ رَبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَمَحْجُوبُونَ	یقیناً اس دن وہ اپنے رب کے پاس پردے میں چھپائے ہوں گے	
عَسَى أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَاماً مَحْمُوداً	امید ہے کہ تمہارا رب تمہیں پہنچا دے ایسے مقام پر جو قابل تعریف ہو گا۔مفعول، واحد مذکر، حالت نصب	

چیلنج! فعل مضارع سے فعل امر اور فعل نہی بنانے کی طریقہ بیان کیجیے۔

عربي	اردو	إسم
فِي سِدْرٍ مَخْضُودٍ. وَطَلْحٍ مَنْضُودٍ. وَظِلٍّ مَمْدُودٍ. وَمَاءٍ مَسْكُوبٍ	بغیر کانٹوں کے درختوں میں اور تہہ در تہہ چڑھے کیلے کے باغات میں اور طویل سائے میں اور ہر دم رواں پانی میں۔مفعول، واحد مذکر، حالت جرّ	
وَمَا نَحْنُ بِمَبْعُوثِينَ	اور ہم نہیں تھے اٹھا کر کھڑا جانے والے۔مفعول، جمع مذکر، حالت جرّ	
قَالَتْ الْيَهُودُ يَدُ اللَّهِ مَغْلُولَةٌ	یہود بولے: اللہ کا ہاتھ بندھا ہوا ہے۔مفعول، واحد مؤنث، حالت نصب	
بَلْ يَدَاهُ مَبْسُوطَتَانِ	بلکہ اس کے دونوں ہاتھ پھیلے ہوئے ہیں۔مفعول، تثنية مؤنث، حالت نصب	
ذَلِكَ يَوْمٌ مَجْمُوعٌ لَهُ النَّاسُ وَذَلِكَ يَوْمٌ مَشْهُودٌ	وہ لوگوں کو جمع کیا جانے والا اور وہی مشاہدہ کیا جانے والا ہوا دن ہے۔مفعول، واحد مذکر، حالت رفع	
حَتَّى أَبْلُغَ مَجْمَعَ الْبَحْرَيْنِ	یہاں تک کہ میں دو سمندروں کے ملنے کی جگہ پر پہنچ جاؤں۔ظرف، واحد، حالت نصب	
يَقُولُونَ أَئِنَّا لَتَارِكُوا آلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ مَجْنُونٍ	وہ کہتے ہیں: کیا اس پاگل شاعر کے لئے ہم اپنے خداؤں کو چھوڑ دیں؟فاعل و مفعول، واحد مذکر، حالت جرّ	
مُتَّكِئِينَ عَلَى سُرُرٍ مَصْفُوفَةٍ	وہ ترتیب دیے گئے پلنگوں پر تکیہ لگانے والے ہوں گے۔مفعول، واحد مؤنث، حالت جرّ	
إِذَا بَلَغَ مَطْلِعَ الشَّمْسِ	جب وہ سورج کے طلوع ہونے کی جگہ پر پہنچا۔ظرف، واحد، حالت نصب	
ضَعُفَ الطَّالِبُ وَالْمَطْلُوبُ	طلب کرنے والا اور جسے طلب کیا گیا ہو کتنے کمزور ہیں۔فاعل و مفعول، واحد مذکر، حالت رفع	
كَانَ أَمْرُ اللَّهِ قَدَرًا مَقْدُوراً	اللہ کا معاملہ اندازہ کیا گیا اور پلاننگ کے مطابق ہے	
فِي مَقْعَدِ صِدْقٍ	سچائی کی بیٹھنے کی جگہ میں	
مَنْ قُتِلَ مَظْلُوماً فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِ سُلْطَانًا	جو مظلوم قتل کیا گیا تو ہم نے اس کے وارث کے لئے قانونی حق رکھا ہے	
حُورٌ مَقْصُورَاتٌ فِي الْخِيَامِ	حوریں جو کہ خیموں میں ٹھہرائی گئی ہوں گی۔مفعول، جمع مؤنث، حالت رفع	

سبق 11A: اسمائے مشتقہ

عربي	اردو	إسم
كَأَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ الْمَكْنُونِ	چھپائے گئے موتیوں کی مثال کی طرح۔	مفعول، واحد مذكر، حالت جرّ
ضَرَبَ اللَّهُ مَثَلاً عَبْداً مَمْلُوكاً	اللہ نے ایک غلام جو کہ ملکیت ہو کی مثال بیان کی	
لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ	ان کے لئے اجر ہے جس کا احسان جتلایا نہیں گیا ہے	
لا مَقْطُوعَةٍ وَلا مَمْنُوعَةٍ	نہ تو کٹی ہوئی اور نہ ہی منع کی گئی۔	مفعول، واحد مؤنث، حالت جر
فُرُشٍ مَرْفُوعَةٍ	بلند کئے گئے بستر	
كَثِيرٌ مِنْهُمْ فَاسِقُونَ	ان میں اکثر فاسق ہیں	
بِئْسَ الْمَصِيرُ	کیا ہی برا ٹھہرنے کی جگہ	
وَاذْكُرُوا اللَّهَ فِي أَيَّامٍ مَعْدُودَاتٍ	اللہ کو گنے ہوئے چند دن میں یاد کرو	
قَدْ عَلِمَ كُلُّ أُنَاسٍ مَشْرَبَهُمْ	تمام لوگوں نے اپنی پینے کی جگہ کو پہچان لیا	
مَنْ يَتَّقِ اللَّهَ يَجْعَلْ لَهُ مَخْرَجاً	جو اللہ سے ڈرے وہ اس کے لئے نکلنے کی جگہ بنادے گا۔	ظرف، واحد، حالت نصب
اقْعُدُوا لَهُمْ كُلَّ مَرْصَدٍ	ان کے لئے ہر گھات کی جگہ میں بیٹھو	
إِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيعاً	اسکی طرف تم سب کے لئے مل کر لوٹنے کی جگہ ہے	
لَقَدْ كَانَ لِسَبَإٍ فِي مَسْكَنِهِمْ آيَةٌ	سباء کے ان کے مسکن میں نشانی تھی	
مَسَاكِنَ طَيِّبَةً فِي جَنَّاتِ عَدْنٍ	پاک رہنے کی جگہ جنت عدن کے باغات میں	
فَلا أُقْسِمُ بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ	مجھے قسم ہے مشرقوں اور مغربوں کے رب کی۔	ظرف، جمع، حالت جرّ
يَا وَيْلَنَا مَنْ بَعَثَنَا مِنْ مَرْقَدِنَا	ہم پر افسوس! کس نے ہمیں کھڑا کر دیا ہماری سونے کی جگہ سے	

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

سَلمَانُ الْفارسِي رضي الله عنه

قصَّتُنَا هذه هيَ قصَّةُ السَّاعي وَرَاءَ الْحَقيقَة، الباحث عَنِ الله، قصةُ سَلْمَانَ الفَارسيِّ رضي الله عنه و أرضاهُ. فلنَترُكْ لِسَلْمَانَ نَفْسِهِ المَجَالَ لِيَروِيَ لنا أحداثَ قِصته، فشُعُورِه بها أعمَقُ، و روَايَتُهُ لها أدقُّ و أصدَقُ. قَالَ سلمَانُ:

كُنْتُ فَتًى فَارِسيًا من أهل أصبهَانَ، من قريَة يُقالُ لَها "جَيَّانَ" و كان أبي دُهقَانَ القَرْيَة، و أغنَى أهلها غِنًى و أعلاهُم مَنزِلَةً. وكنت أحبَّ خَلْقِ الله إليه مُنذُ وُلِدْتُ، ثُمَّ ما زالَ حُبُّهُ لي يَشْتَدُّ و يَزدَادُ على الأيَّامِ حتَّى حَبَسَني في البيتِ خَشيَةً عَلَيَّ كما تُحبَسُ الفَتَيَاتُ.

ہمارا یہ قصہ ایک تلاش کرنے والے کا ماورائے حقیقت قصہ ہے، جو کہ اللہ کی تلاش میں تھا۔ یہ قصہ سلمان فارسی رضی اللہ عنہ و ارضاہ کا قصہ ہے۔ تو ہم سلمان ہی پر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اپنا قصے کے واقعات خود بیان کریں کیونکہ ان کا شعور زیادہ گہرا ہے، اور ان کی روایت زیادہ دقیق اور سچی ہے۔ سلمان نے کہا:

میں ایک اہل اصفہان کا فارسی لڑکا تھا۔ میرا تعلق ایک گاؤں سے تھا جسے "جیان" کہا جاتا ہے۔ میرے والد اس گاؤں کے سردار تھے، اس میں سب سے زیادہ امیر اور سب سے بلند مرتبہ تھے۔ جب سے میں پیدا ہوا، ان کے لئے میں اللہ کی مخلوق میں سب سے پیارا تھا۔ اس کے بعد ان کی محبت میرے لئے شدید ہوتی چلی گئی اور دن گزرنے کے ساتھ اس میں اضافہ ہوتا چلا گیا یہاں تک کہ وہ میرے متعلق خوف کے باعث مجھے گھر میں اس طرح چھپا کر رکھنے لگے جیسا کہ لڑکیوں کو چھپا کر رکھا جاتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قِصَّتُنَا	ہمارا قصہ	أدقُّ	زیادہ	أعلاهُم	ان میں سب سے بلند
السَّاعِي	کوشش کرنے والا	أصدَقُ	زیادہ سچا	مَنزِلَةً	منزلت، عہدہ
وَرَاءَ	پرے	كُنْتُ	میں تھا	أحبَّ	سب سے پسندیدہ
الحَقِيقَة	حقیقت	فَتًى	نوجوان	وُلِدْتُ	میں پیدا ہوا
الباحِث	تلاش کرنے والا	فَارِسيًا	فارسی، ایرانی	زَالَ	زائل ہونا
فلنَترُكْ	تو ہم چھوڑتے ہیں	أصبهَانَ	اصفہان، ایک ایرانی شہر	يَشْتَدُّ	وہ سخت ہو گیا
الْمَجَالَ	میدان	قريَة	گاؤں، چھوٹا شہر	يَزدَادُ	وہ زیادہ ہو گیا
لِيَروِيَ	تاکہ وہ روایت کرے	يُقالُ لَها	اسے کہا جاتا تھا	حَبَسَنِي	اس نے مجھے قید کر دیا
أحداثَ	واقعات	دُهقَانَ	سردار	خَشيَةً	خوف سے
شُعُورِهِ	اس کا شعور	أغنَى	سب سے زیادہ امیر	تُحبَسُ	اسے قید کیا جاتا ہے
أعمَقُ	زیادہ گہرا	غِنًى	خوشحالی	الفَتَيَاتُ	لڑکیاں

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

وقد اجتهَدْتُ في الْمَجُوسيَّة، حتى غَدَوْتُ قَيِّمَ النَّارِ التي كُنَّا نَعبُدُهَا، و أُنيطُ بي أمرُ إضرَامِهَا حتى لا تَخبُوَ ساعَةً في ليلٍ أو نَهارٍ. و كان لأبي ضَيعَةٌ عَظِيمَةٌ تَدرُّ علينا غَلّةً كبيرَةً، و كان أبي يقومُ عليهَا، و يَجْني غَلَّتَهَا. وفي ذاتِ مَرَّةٍ شَغَلَهُ عن الذهَابِ إلى القَريَةِ شاغِلٌ، فقَالَ:

"يَا بُنَيَّ! إنِّي قد شُغِلْتُ عن الضيعةِ بما تَرَى، فاذْهَبْ إليها و تَوَلَّ اليَومَ عَنِّي شَأنَهَا." فَخَرَجْتُ أقْصَدُ ضيعَتَنَا. وفيمَا أنا في بعضِ الطريقِ مَرَرْتُ بكَنِيسَةٍ من كَنَائِسِ النَّصَارَى فَسَمِعْتُ أصوَاتَهُم فيها و هم يُصَلُّونَ فَلَفَتَ ذلك انْتِبَاهِي.

میں نے مجوسی مذہب میں بہت محنت کی یہاں تک کہ میں اس آگ کے سامنے کھڑا رہتا جس کی ہم عبادت کرتے تھے۔ مجھے اسے روشن کرنے کا ذمہ دار بنا دیا گیا تاکہ یہ دن رات میں ایک گھڑی بھی نہ بجھے۔ میرے والد کی ایک بڑی جاگیر تھی جہاں سے ہمارے لئے بڑی مقدار میں غلہ آتا تھا۔ میرے والد اس کی نگرانی کرتے اور غلہ اگانے کا انتظام کرتے۔ ایک دن گاؤں میں ان کے لئے مصروفیت کے باعث جانا مشکل تھا تو انہوں نے کہا:

"میرے بیٹے! جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو، میں تو جاگیر پر جانے سے قاصر ہوں تو تم وہاں جاؤ اور آج اس کے معاملات کی نگرانی کرو۔" میں اپنے جاگیر کے ارادے سے نکلا۔ راستے میں کسی جگہ میں عیسائیوں کے ایک گرجے کے پاس سے گزرا تو میں نے اس میں ان کی آوازیں سنیں۔ وہ نماز پڑھ رہے تھے، اس نے میری توجہ اپنی جانب مبذول کروالی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اجتهَدْتُ	میں نے محنت کی	غَلَّةً	غلہ	تَرَى	تم دیکھتے ہو
المَجُوسيَّةِ	مجوسی مذہب	كبيرَةٌ	بڑا	فاذْهَبْ	تو جاؤ
غَدَوْتُ	میں نے صبح شروع کی	يقومُ عليهَا	وہ اس پر کھڑے ہیں	تَوَلَّ	لینا
قَيِّمَ	کھڑے رہنا	يَجْني	وہ کماتا ہے	شَأنَهَا	اس کا معاملہ
النَّارِ	آگ	غَلَّتَهَا	اس کا غلہ	أقْصَدُ	میں نے ارادہ کیا
كُنَّا نَعبُدُ	ہم عبادت کرتے تھے	ذاتِ مَرَّةٍ	اس وقت	الطريقِ	طریقہ
أُنيطُ	مجھے ذمہ دار بنایا گیا	شَغَلَهُ	وہ اس میں مصروف ہوا	مَرَرْتُ	میں گزرا
إضرَامِهَا	اس کو جلانا	الذهَابِ	جانا	كَنِيسَةٍ	گرجا، جمع کنائس
تَخبُوَ	یہ ٹھنڈی پڑتی ہے	القَريَةِ	قریہ، گاؤں	النَّصَارَى	عیسائی
ساعَةً	گھڑی، سیکنڈ	شاغِلٌ	مصروفیت	أصوَاتَهُم	ان کی آوازیں
ضَيعَةٌ	گاؤں کی جائیداد	يَا بُنَيَّ!	میرے بیٹے!	لَفَتَ	اس نے کھینچ لی
تَدرُّ علينا	انہوں نے ہمیں بہت دیا	شُغِلْتُ	میں مصروف ہوا	انْتِبَاهِي	میری توجہ

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

لَم أَكُنْ أعرفُ شَيئاً من أمرِ النَّصارَى أو أمْرِ غَيرِهُم من أصحَاب الأديَان لطُول ما حَجَبَني أبي عن النَّاسِ في بَيتنَا، فَلَمَّا سَمِعْتُ أصْوَاتَهُمْ دَخَلْتُ عليهم لأنْظُرَ ما يَصنَعُونَ. فلما تَأمَّلْتُهُمْ أعْجَبَتْني صَلاتُهُمْ و رَغِبْتُ في دينهمْ و قلتُ: "والله هذا خَيرٌ من الذي نَحْنُ عليه، فوالله ما تَرَكْتُهُمْ حتى غَرِبَتِ الشَّمْسُ، ولم أذهَبْ إلى ضَيعَةِ أبي." ثم إني سألتُهم: "أين أصلُ هذا الدِّين؟ قالوا: "في بلادِ الشَّامِ." و لما أَقبَلَ الَّيلُ عُدْتُ إلى بَيتِنَا فتلقَّاني أبي يسألُني عَمَّا صَنَعْتُ، فقلْتُ:

"يَا أَبَت! إني مَرَرْتُ بِأُنَاسٍ يُصلُّونَ في كَنِيسَةٍ لَهم فَأعجَبني ما رأيتُ من دينهم، وما زلتُ عندَهُمْ حتى غَربت الشَّمسُ." فَذُعِرَ أبي مما صَنَعْتُ و قال: "أي بُنَيَّ لَيسَ في ذلك الدينِ خَيرٌ .... دينُكَ و دينُ آبَائِكَ خَيرٌ منه."قلت: كلا ... والله ... إنَّ دينَهُم لَخَيرٌ من دينِنَا. فَخافَ أبي مِمَّا أقُولُ، و خَشِيَ أنْ أرتَدَّ عن ديني، و حَبَسَني بالبَيتِ، وَ وَضَعَ قَيدًا في رِجلَيَّ.

میں عیسائیوں یا کسی مذہب کے لوگوں کے بارے میں اور کے معاملے میں کچھ نہیں جانتا تھا کیونکہ میرے والد نے طویل عرصہ مجھے گھر میں لوگوں سے چھپا کر رکھا تھا۔ جب میں نے ان کی آوازیں سنیں تو میں ان کے پاس داخل ہوا تا کہ یہ دیکھوں کہ وہ کیا کر رہے ہیں؟ جب میں نے انہیں غور سے دیکھا تو ان کی نماز نے مجھے بہت متاثر کر دیا اور مجھے ان کے دین میں رغبت محسوس ہوئی۔ میں نے کہا: "خدا کی قسم! جس پر ہم ہیں، یہ اس سے بہتر ہے۔ خدا کی قسم! میں ان سے اس وقت تک الگ نہ ہوں گا جب تک کہ سورج غروب نہ ہو جائے۔ میں اپنے والد کی جاگیر پر نہ جاؤں گا۔" پھر میں نے ان سے پوچھا: "اس دین کی اصل کہاں ہے؟" وہ بولے: "شام کے شہروں میں۔" جب رات ہوئی تو میں اپنے گھر واپس آیا۔ جب میری والد سے ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھ سے کام کے متعلق سوال کیا۔ میں نے کہا:

"ابا جان! میں کچھ لوگوں کے پاس سے گزرا جو کہ اپنے ایک گرجا میں نماز پڑھ رہے تھے۔ میں نے ان کے دین میں جو دیکھا اس نے مجھے بہت متاثر کیا۔ میں ان کے پاس سورج غروب ہونے تک رہا۔" میں نے جو کچھ کیا تھا، میرے والد اس پر خوفزدہ ہو گئے اور بولے: "میرے بیٹے! اس دین میں کوئی خیر نہیں ہے۔ تمہارا اور تمہارے آباؤ اجداد کا دین اس سے بہتر ہے۔" میں نے کہا: "ہر گز نہیں۔ اللہ کی قسم۔ ان کا دین ہمارے دین سے بہتر ہے۔" جو کچھ میں نے کہا، میرے والد اس سے خوفزدہ ہوئے اور انہیں یہ خطرہ محسوس ہوا کہ میں اپنے دین سے پلٹ نہ جاؤں۔ انہوں نے مجھے گھر میں بند کر دیا اور میرے پاؤں میں بیڑیاں ڈال دیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أعرِفُ	میں جانتا ہوں	سألتُهُم	میں نے ان سے پوچھا	أعجَبنِي	مجھے مسحور کر دیا
الأديَانِ	مذاہب، دین کی جمع	أين	کہاں	رأيتُ	میں نے دیکھا
لِطُولِ	جب تک کہ	أصلُ	اصل، جڑ	ما زِلتُ	میں نے نہ چھوڑا
حَجَبَني	اس نے مجھے چھپایا	الدِّين	دین	ذُعِرَ	وہ خوفزدہ ہوا
لأنْظُرَ	تا کہ میں دیکھوں	بِلادِ الشَّامِ	شام کے شہر	أي بُنَيَّ	اے میرے بیٹے!
يَصنَعُونَ	وہ کرتے ہیں یا بناتے ہیں	أقبَلَ	وہ آ گے آیا	خَيرٌ	بہتر
تَأمَّلتُ	میں نے غور سے دیکھا	عُدْتُ	میں واپس آیا	خافَ	وہ خوفزدہ ہوا
أعْجَبَتْنِي	مجھے مسحور کر دیا	فتَلقّانِي	تو اس نے میرا استقبال کیا	أرتَدُّ	میں چھوڑ دوں گا
رَغِبْتُ	میں راغب ہوا	صَنَعْتُ	میں نے کیا یا بنایا	وَضَعَ	اس نے رکھا
تَرَكْتُهُمْ	میں نے انہیں چھوڑا	يَا أَبَتِ!	ابا جان!	قَيدًا	قید، بیڑیاں
غَرِبَتِ	سورج غروب ہو گیا	مَرَرْتُ	میں گزرا	رِجلَيَّ	میرا پاؤں
لم أذهَبْ	میں نہیں گیا	بِأُنَاسٍ	لوگوں کے پاس سے		

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

ولما أُتيحَتْ لي الفُرْصَةُ بَعَثْتُ إلى النَّصارَى أقولُ لَهم: "إذا قَدِمَ عليكم رَكْبٌ يُرِيدُ الذَّهَابَ إلى بلادِ الشَّامِ فَأَعْلِمُوني." فما هو إلا قَليلٌ حتى قدِمَ عليهم ركبٌ مُتَّجِهٌ إلى الشَّامِ، فأخبَرُوني به فاحْتَلْتُ على قَيدي حتى حَلَلْتُهُ ، و خَرَجْتُ مَعَهُمْ مُتَخَفِّيًا حتى بَلَغْنا بلادَ الشَّام. فلما نَزَلْنا فيها، قلتُ: "مَنْ أفضَلُ رَجُلٍ من أهلِ هذا الدين؟" قالوا: "الأسقُفُ راعي الكَنيسَة." فجئتُهُ فقلتُ: "إنّي قد رَغِبْتُ فِي النَّصْرَانِيَّة، وَ أحبَبْتُ أنْ أَلْزَمَكَ وَ أخدمَكَ وَ أَتَعَلَّمَ منكَ وَ أُصَلِّيَ مَعَك."فقال: "أُدْخُلْ." فَدَخَلْتُ عندَهُ وَ جَعَلْتُ أخدُمُه. ثُمَّ ما لَبِثْتُ أَنْ عَرَفْتُ أَنَّ الرَّجُلَ رَجُلُ سُوءٍ : فقد كان يَأمُرُ أَتْبَاعَهُ بالصَّدَقَةِ و يُرَغِّبُهُمْ بِثَوابِهَا ، فإذا أعطَوه منها شَيئًا لِيُنفِقَهُ في سبيلِ الله؛ اكتَنَزَهُ لِنَفسِهِ و لم يُعطِ الفُقَرَاءَ و المَسَاكِينَ منه شيئًا ؛ حتى جَمَعَ سَبْعَ قِلالٍ مِن الذَّهَبِ.

جب مجھے کچھ فرصت میسر آئی تو میں نے عیسائیوں کی طرف پیغام بھیجا جس میں میں نے ان سے کہا: "جب تمہارے پاس کوئی قافلہ آئے جو شام کے شہروں کی طرف جارہا ہو تو مجھے بتادینا۔" ابھی تھوڑا وقت ہی گزرا جب ان کے پاس ایک قافلہ آیا جو شام کی جانب جارہا تھا۔ انہوں نے مجھے اس کے بارے میں بتادیا۔ میں نے اپنی بیڑی کو کھولنے کی کوشش کی اور اسے کھول لیا اور ان کے ساتھ خفیہ طریقے سے نکل گیا یہاں تک کہ ہم شام کے ملک میں پہنچ گئے۔ جب ہم اس میں (سواری سے) اترے تو میں نے کہا: "اس دین کے لوگوں میں سب سے افضل شخص کون ہے؟" وہ بولے: "اس گرجا کا محافظ بشپ۔" میں اس کے پاس گیا اور میں نے کہا:

"میں عیسائیت کی طرف راغب ہوا ہوا ہوں اور یہ پسند کرتا ہوں کہ آپ کی ملازمت کروں، آپ کی خدمت کروں، آپ سے تعلیم حاصل کروں اور آپ کے ساتھ نماز پڑھوں۔" اس نے کہا: "اندر آجاؤ۔" میں اس کے پاس اندر داخل ہوا اور اس کا خادم بن گیا۔ اس کے بعد ابھی زیادہ وقت نہ گزرا تھا کہ مجھے معلوم ہوا کہ وہ شخص برا آدمی ہے۔ وہ اپنے پیروکاروں کو صدقہ کا حکم دیتا اور اس کے ثواب سے انہیں ترغیب دلاتا۔ جب وہ اسے اللہ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے کچھ دیتے تو وہ اسے اپنے خزانے میں داخل کرلیتا اور فقراء و مساکین کو اس میں سے کچھ نہ دیتا۔ یہاں تک کہ اس نے سونے کے سات مرتبان اکٹھے کر لیے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أُتيحَتْ	یہ آسان ہو گیا	مُتَخَفِّيًا	خفیہ طریقے سے	أُدْخُلْ	داخل ہو جاؤ
الفُرْصَةُ	فرصت	بَلَغْنَا	ہم پہنچے	أخْدمُه	میں اس کی خدمت کرتا ہوں
بَعَثْتُ	میں نے بھیجا	نَزَلْنَا	ہم اترے	لَبِثْتُ	میں رہا
قَدِمَ	وہ آیا	الأسقُفُ	بشپ، چرچ کا سربراہ	أَنْ عَرَفْتُ	کہ میں جان گیا
رَكْبٌ	سوار، قافلہ	راعي	ذمے دار، چرواہا	أَتْبَاعَهُ	اس کے پیروکار
يُرِيدُ	وہ ارادہ کرتا ہے	فجئتُهُ	تو میں اس کے پاس آیا	يُرَغِّبُهُمْ	وہ انہیں ترغیب دیتا ہے
الذَّهَابَ	جانا	رَغِبْتُ	میں راغب ہوا	بِثَوابِهَا	اس کے ثواب کی
فَأَعْلِمُوني	تو مجھے بتادینا	النَّصْرَانِيَّة	عیسائیت	أعطَوه	وہ اسے دیتے تھے
قَلِيلٌ	قلیل، کم	أحبَبْتُ	میں نے پسند کیا	اكتَنَزَهُ	وہ اسے جمع کرلیتا تھا
مُتَّجِهٌ	رخ کرنے والا	أنْ أَلْزَمَكَ	کہ آپ کا ملازم بنوں	يُعطِ	وہ دیتا ہے
فأخبَرُوني	تو مجھے خبر کردینا	أخْدمَكَ	میں آپ کی خدمت کروں	قِلالٍ	مرتبان
احْتَلْتُ	میں نے کھولنے کی کوشش کی	أَتَعَلَّمَ منكَ	میں آپ سے سیکھوں	الذَّهَبِ	سونا
حَلَلْتُهُ	میں نے اسے کھولا	أُصَلِّيَ مَعَكَ	میں آپ کے ساتھ نماز پڑھوں		

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

فَأبغَضْتُهُ بُغضًا شَدِيدًا لمَا رَأيتُهُ منهُ ، ثم ما لَبِثَ أنْ ماتَ فاجتَمَعَت النَّصَارَى لدَفْنه ، فقلتُ لَهم: "إنَّ صَاحِبُكُمْ كان رجلُ سُوءٍ يأمُرُكُمْ بالصَدَقَة و يُرَغِّبُكم فيها ، فاذا جِئتُمُوه بِهَا اكتَنَزَهَا لِنفسِه، و لم يُعطِ المسَاكِينَ منها شيئا." قالوا: "من أين عَرَفْتَ ذلك؟" قلتُ: "أنا أدُلُّكُمْ على كَنزِه." قالوا: "نَعَمْ. دُلَّنَا عليه."

فأرَيتُهُمْ مَوْضِعَهُ فاستَخْرَجُوا منه سَبْعَ قِلالٍ مَملُوءَةً ذَهَبًا و فِضَّةً ، فلما رأوهَا قالوا: "والله! لا نَدفُنُهُ." ثم صَلَبُوهُ و رَجَمُوهُ بالحِجَارَة. ثم إنَّهُ لم يَمضِ غَيرُ قليلٍ حتَّى نَصَّبُوا رجلاً آخَرَ مَكَانُهُ ، فَلَزِمتُه، فما رأيتُ رجلا أزهدَ منه في الدُّنيَا ، و لا أرغَبُ منه في الآخرَة ، و لا أدْأَبُ منه عَلَى العِبَادَة لَيلاً و نهَارًا ، فأحببته حُبًّا جَمًّا، و أقمتُ معهُ زمانًا ، فلما حَضَرَتَهُ الوفاةُ قلت له:

جب میں نے اسے ایسا کرتے دیکھا تو مجھے اس سے شدید نفرت ہو گئی۔ پھر کچھ ہی عرصے بعد وہ مر گیا تو عیسائی اسے دفن کرنے کے لئے اکٹھے ہوئے تو میں نے ان سے کہا: "یہ تمہارا ساتھی تو برا آدمی تھا۔ وہ تمہیں صدقے کا حکم دیتا اور اس کی ترغیب دلاتا۔ جب تم اسے دے دیتے تھے تو اسے اپنے خزانے میں جمع کر لیتا اور مساکین کو اس میں سے کچھ نہ دیتا تھا۔" وہ بولے: "تمہیں یہ کیسے معلوم ہوا؟" میں نے کہا: "میں تمہیں اس کے خزانے کے بارے میں بتاتا ہوں۔" وہ بولے: "ہاں، ہمیں اس کے بارے میں اطلاع دو۔"

میں نے انہیں اس کی جگہ دکھائی تو انہوں نے یہاں سے سات مرتبان نکال لیے جو کہ سونے چاندی سے بھرے ہوئے تھے۔ جب انہوں نے اسے دیکھا تو بولے: "اللہ کی قسم! ہم اسے دفن نہیں کریں گے۔" پھر انہوں نے اسے (لاش کو) صلیب پر چڑھا دیا اور اسے پتھروں سے سنگسار کر دیا۔ پھر ابھی لمبا عرصہ نہ گزرا تھا کہ انہوں نے اس کی جگہ ایک اور شخص کو مقرر کیا۔ میں ان صاحب کا ملازم ہو گیا۔ میں نے کوئی شخص دنیا کے معاملے میں اس سے زیادہ پرہیز گار اور آخرت کے معاملے میں ان سے زیادہ شوقین اور دن رات عبادت کرنے میں اس سے زیادہ محنت کرنے والا نہیں دیکھا۔ مجھے ان سے شدید محبت ہو گئی اور میں مدت تک ان کے ساتھ رہا۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو میں نے ان سے کہا:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أبغَضْتُ	مجھے نفرت ہو گئی	كَنْزِ	خزانہ	يَمضِ	وہ گزرا
بُغضًا	بغض، نفرت	دُلَّنَا	ہمیں بتاؤ	نَصَّبُوا	انہوں نے مقرر کیا
شَدِيدًا	شدید	فأرَيتُهُمْ	تو میں نے انہیں دکھایا	مَكَانُهُ	اس کی جگہ
لمَا رَأيتُ	جب میں نے دیکھا	مَوْضِعَهُ	اس کی جگہ	فَلَزِمتُه	تو میں اس کا ملازم ہو گیا
لَبِثَ	وہ رہا	استَخْرَجُوا	انہوں نے نکالا	أزهدَ	سب سے بڑا زاہد، نیک
أنْ ماتَ	کہ وہ مر گیا	مَملُوءَةً	بھرا ہوا	أرغَبُ	میں راغب ہوا
اجتَمَعَت	وہ اکٹھا ہوئے	فِضَّةً	چاندی	أدْأَبُ	سب سے بڑا محنتی
لِدَفْنه	اسے دفن کیلئے	رأوهَا	انہوں نے اسے دیکھا	حُبًّا جَمًّا	شدید محبت
صَاحِبُكُمْ	تمہارا صاحب	نَدفُنُهُ	ہم اسے دفن کریں گے	أقمتُ	میں ٹھہرا
يُرَغِّبُ	وہ ترغیب دیتا ہے	صَلَبُو	انہوں نے سولی چڑھایا	زمانًا	زمانہ
جِئتُمُوه	تم اس کے پاس لاتے	رَجَمُو	انہوں نے سنگسار کیا	حَضَرَتَهُ	اس کے پاس حاضر ہوئی
أدُلُّكُمْ	میں تمہیں بتاتا ہوں	الحِجَارَة	پتھر	الوفاةُ	وفات، موت

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

"يا فلانُ! إلَى مَنْ تُوصي بي و معَ من تَنصَحُني أن أكونَ من بَعدكْ؟" فقال: "أيْ بُنَيَّ! لا أعلمُ أحدًا على ما كنتُ عليه إلا رجلا بالْمَوصِلِ هو فلانٌ لم يُحَرِّفُ و لم يُبَدِّلُ فالْحق به." فلما مَاتَ صاحِبِي لَحِقْتُ بالرجلِ فِي الْموصلِ ، فلما قَدِمْتُ عليه قَصَصْتُ عليه خَبَرِي و قلت له: "إنَّ فلانًا أوصاني عندَ موته أنَ الْحَقَّ بكَ و أخبرَنِي أنَّك مُستَمسكٌ بمَا كان عليه من الحَقِّ." فقال: "أقم عندي."

فأقمتُ عندَهُ فَوَجَدْتُهُ على خَيرِ حال. ثم إنَّهُ لم يلبَثَ أنْ ماتَ ، فلما حَضَرَتْهُ الوَفَاةُ قلت له: "يا فلانُ! لَقَدْ جَاءَكَ من أمرِ الله ما تَرَى و أنتَ تَعلمُ من أمري ما تعلَمُ ، فَإلَى من توصي بي؟ و من تَأمُرُني باللَّحَاق به؟" فقال: "أي بُنَيَّ! والله ما أعلمُ أنَّ رَجُلاً على مثلِ ما كُنَّا عليه إلا رجلاً بنصِّيبينَ و هُوَ فلانٌ فالْحقُّ به." فلما غُيِّبَ الرجلُ في لَحده لَحِقْتُ بصاحبِ نصيبينَ و أخبرتُهُ خَبَرِي و ما أمَرَني به صاحِبِي ، فقال لي: "أقم عندَنَا."

فأقمتُ عندَهُ فَوَجَدْتُهُ عَلَى ما كان عليه صَاحِبَاهُ منَ الْخيرِ، فَوَالله ما لَبثَ أنْ نَزَلَ به الموتُ، فلما حَضَرَتهُ الوفاةُ قلت له: "لقد عَرَفتَ من أمرِي ما عَرَفتَ فإلى مَن تُوصِي بِي؟" فقال: "أيْ بُنَيَّ! والله إني ما أعلَمُ أحدًا بَقِيَ على أمرنَا إلا رجلاً بِعُمُورِيةِ هو فُلانٍ ، فالحَقُّ به." فَلَحِقتُ به و أخبرتَهُ خَبَرِي ، فقال:

"اے فلاں! آپ مجھے کس کی طرف جانے کی وصیت کرتے ہیں اور آپ کے بعد کس کے پاس رہنے کی نصیحت کرتے ہیں؟" وہ بولے: "میرے بیٹے! مجھے کسی ایک شخص کا علم نہیں ہے جو اس (عیسیٰ علیہ السلام کے اصلی دین) پر قائم ہے جس پر ہم قائم ہیں سوائے ایک شخص کے جو موصل میں رہتا ہے۔ وہ فلاں ہے، وہ حق میں کوئی تحریف اور تبدیلی نہیں کرتا۔ تم اس کے ساتھ مل جاؤ۔" جب میرے صاحب کا انتقال ہوا تو میں موصل میں ان صاحب کے ساتھ شامل ہو گیا۔ جب میں ان کے پاس پہنچا اور اپنا قصہ بیان کیا تو میں نے ان سے کہا: "فلاں نے اپنی وفات کے وقت مجھے نصیحت کی ہے کہ میں آپ کے ساتھ شامل ہو جاؤں اور انہوں نے مجھے اطلاع دی ہے کہ آپ حق کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں۔" وہ بولے: "میرے پاس ٹھہر جاؤ۔"

میں ان کے ٹھہر گیا اور انہیں بہترین حالت پر پایا۔ پھر کچھ ہی عرصے میں وہ فوت ہو گئے۔ جب ان کی وفات کا وقت آیا تو میں نے ان سے کہا: "اے فلاں! جیسا کہ آپ دیکھ رہے ہیں کہ اللہ کا معاملہ آپ تک آ پہنچا ہے اور میرا معاملہ تو آپ جانتے ہی ہیں، تو آپ مجھے کس کی طرف جانے کی وصیت کرتے ہیں اور کس کے ساتھ شامل ہونے کا مشورہ دیتے ہیں؟" وہ بولے: "میرے بیٹے! مجھے کسی ایک شخص کا علم نہیں ہے جو اس دین (عیسیٰ علیہ السلام کے اصلی دین) پر قائم ہے جس پر ہم قائم ہیں سوائے ایک شخص کے جو نصیبین میں رہتا ہے۔ وہ فلاں ہے، اور حق اس کے ساتھ ہے۔" جب وہ صاحب اپنی قبر میں غائب ہو گئے تو میں نصیبین میں ان کے ساتھی سے جا ملا اور انہیں اپنی خبر دی اور اپنے صاحب کا مشورہ کہہ سنایا۔ تو انہوں نے کہا: "میرے پاس ٹھہر جاؤ۔" میں ان کے پاس ٹھہرا رہا یہاں تک کہ ان کا بھی وہی معاملہ ہوا جو ان کے خیر کے دونوں ساتھیوں کا ہوا تھا۔ واللہ! وہ بھی موت کے اترنے تک رہے۔ جب ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے ان سے کہا: "آپ میرا معاملہ جانتے ہی ہیں، آپ مجھے کس سے ملنے کا مشورہ دیتے ہیں؟" وہ بولے: "میرے بیٹے! مجھے کسی ایک شخص کا علم نہیں ہے جو ہمارے اس دین پر باقی رہ گیا ہو سوائے عموریہ کے ایک شخص کے۔ وہ فلاں ہے اور حق اس کے ساتھ ہے۔" میں ان سے جا ملا اور انہیں اپنا معاملہ بتایا تو وہ بولے:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يا فلانُ	اے فلاں	قَدِمْتُ	میں پہنچا	جَاءَكَ	وہ تمہارے پاس آیا
تُوصِي	تم نصیحت کرتے ہو	قَصَصْتُ	میں نے قصہ بیان کیا	تَرَى	تم دیکھتے ہو
تَنصَحُني	تم مجھے نصیحت کرتے ہو	أوصاني	اس نے مجھے نصیحت کی	تَعلمُ	تم جانتے ہو
أن أكونَ	کہ میں ہو جاؤں	مُستَمسكٌ	مضبوطی سے تھامنے والا	اللَّحَاقِ	الحاق، ملنا
الْمَوصِلِ	موصل، عراق کا شہر	أقِم عندي	میرے پاس ٹھہرو	ما كُنَّا عليه	ہم اس پر تھے
يُحَرِّفُ	وہ تحریف کرتا ہے	فأقمتُ	تو میں ٹھہر گیا	نصِّيبينَ	نصیبین، شام کا شہر
يُبَدِّلُ	وہ تبدیلی کرتا ہے	وَجَدْتُهُ	میں نے اسے پایا	عُمُورِيَّةَ	عموریہ، شام کا شہر
لَحِقْتُ	میں ملحق ہو گیا	حالٍ	حالت		

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

"أَقِم عندي." فأقمتُ عندَ رجلٍ كان .. والله .. عَلى هَدْيِ أصحَابه، و قد اكتَسَبْتُ.. وأنا عندَهُ ..بَقَرَاتٍ و غُنَيْمَةً. ثُمَّ ما لَبِثَ أنْ نَزَلَ به بأصحابِهِ مِن أمرِ اللهِ، فلما حَضَرَتْهُ الوفاةُ قلت له: "إنَّكَ تَعلَمُ مِنْ أمرِي ما تعلَمُ فَإلَى مَن تُوصِي بِي؟ و ما تأمُرُنِي أن أفعَلَ؟"

فقال: "يا بُنَيَّ! والله ما أعلمُ أن هُنَاكَ أحدًا من الناسِ بَقِيَ على ظَهرِ الأرضِ مُستَمسكًا بما كنَّا عليه ... ولكنَّهُ قَدْ أظَلَّ زَمَانٌ يَخرُجُ فيه بأرضِ العَرَبِ نَبِيٌّ يُبعَثُ بدينِ إبراهيمَ ثُمَّ يُهَاجِرُ مِن أرضه إلى أرضٍ ذاتِ نَخْلٍ بينَ حَرَّتَينِ، و له عَلامَاتٌ لا تَخفَى، فهو يَأكُلُ الْهَدِيَّةَ ، و لا يأكُلُ الصَّدَقَةَ ، و بينَ كَتِفَيه خاتَمَ النُّبُوَّةِ، فإنْ اسْتَطَعْتَ أنْ تَلْحَقَ بتلكَ البلادِ فَافعَلْ."

ثم وَافَاهُ الأجَلُ فَمَكَثْتُ بعدَهُ بِعُمُوريَّةَ زمنًا إلى أنْ مَرَّ بهَا نَفَرٌ من تُجَّارِ العَرَبِ من قَبِيلَةِ "كَلْبٍ". فقلت لَهم: "إنْ حَمَلتُمُونِي مَعَكُم إلى أرضِ العَرَبِ أعطَيتُكُمْ بَقَرَاتِي هَذه و غُنَيْمَتِي." فقالوا: "نَعَم، نَحْمِلُكْ."

"میرے پاس رک جاؤ۔" میں اس شخص کے پاس رک گیا۔ اللہ کی قسم! وہ اپنے ساتھیوں کی طرح ہدایت پر تھے۔ میں نے ان کے پاس رہ کر بہت سی گائیں اور بکریاں بھی کمالیں۔ جب اللہ کا معاملہ ان پر بھی آپہنچا جو ان کے ساتھیوں پر اترا تھا اور ان کی وفات کا وقت قریب آیا تو میں نے ان سے کہا: "آپ میرا معاملہ تو جانتے ہیں تو آپ مجھے کس کی جانب جانے کا مشورہ دیتے ہیں؟ اور مجھے کیا کرنے کا حکم دیتے ہیں؟"

وہ بولے: "میرے بیٹے! جس دین پر ہم ہیں، اس پر روئے زمین کے لوگوں میں سے کوئی باقی رہ گیا ہو تو مجھے علم نہیں ہے۔ لیکن اب وہ زمانہ آ گیا ہے جس میں سرزمین عرب میں ایک نبی کی دین ابراہیم کے ساتھ بعثت ہو گی۔ پھر وہ اپنی زمین سے اس زمین کی طرف ہجرت کریں گے جو کھجوروں والی ہے اور دو آتش فشانی علاقوں کے بیچ میں واقع ہے۔ ان کی علامات ہیں جو تم سے مخفی نہ ہوں گی۔ وہ تحفہ لے کر کھائیں گے مگر صدقہ لے کر نہ کھائیں گے۔ ان کے دونوں کندھوں کے مابین مہر نبوت ہو گی۔ اگر تم استطاعت رکھتے ہو کہ ان شہروں میں جا کر ان کے ساتھ شامل ہو سکو تو کر گزرو۔"

پھر موت نے انہیں وفات دے دی۔ میں اس کے بعد عموریہ میں کچھ عرصہ رہا کہ وہاں سے عرب کے قبیلہ کلب کے تاجروں کے کچھ لوگ گزرے۔ میں نے ان سے کہا: "اگر تم لوگ مجھے سرزمین عرب تک لے جاؤ تو میں اپنی یہ گائیں اور بکریاں تمہیں دے دوں گا۔" وہ بولے: "ٹھیک ہے، ہم تمہیں ساتھ لے جائیں گے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اكتَسَبْتُ	میں نے کمایا	ذاتِ نَخْلٍ	کھجور والا	أنْ تَلْحَقَ	کہ تم ملحق ہو جاؤ
بَقَرَاتٍ	گائیاں	حَرَّتَين	دو آتش فشانی میدان	وَافَاهُ الأجَلُ	اس کی موت آگئی
غُنَيْمَة	بھیڑ بکریاں	عَلامَاتٌ	علامات	مَكَثْتُ	میں رہا
هُنَاكَ	وہاں	الْهَدِيَّةَ	تحفہ	نَفَرٌ	شخص
بَقِيَ	وہ باقی رہا	كَتِفَيه	اس کے دو کندھے	تُجَّارِ	تاجر کی جمع
ظَهرِ الأرض	زمین کی پیٹھ	غُيِّبَ	وہ غائب کر دیا گیا	قَبِيلَة	قبیلہ
أظَلَّ زَمَانٌ	وقت آگیا	لَحد	قبر، لحد	حَمَلتُمُونِي	مجھے ساتھ لے کر چلو
يُبعَثُ	اسے بھیجا گیا	أنْ نَزَلَ	کہ وہ نازل ہوا	أعطَيتُكُمْ	میں تمہیں دوں گا
يُهَاجِرُ	وہ ہجرت کرتا ہے	خاتَمَ النُّبُوَّةِ	نبوت کی مہر	نَحْمِلُكْ	میں تمہیں ساتھ لیں گے

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

فأعطيتُهم إيَّاهَا و حَمَّلُوني معهم حتى إذا بَلَغنَا وَادي القُرَى غَدَرُوا بي و بَاعُوني لرَجلٍ من اليَهُود، فالتَحَقْتُ بخدمَته، ثم ما لبث أنْ زَارَهُ ابنُ عمٍ له من بَني قُرَيظَةَ فاشتَرَاني منه، و نَقَلَني معه إلى يَثرِبَ فرَأيتُ النَّخْلَ الذي ذَكَرَهُ لي صَاحِبي بعُمُوريَّة، و عَرَفتُ المدينةَ بالوَصف الذي نَعَتَهَا به، فأقمتُ بها معه.
وكان النبيُّ حينَئذٍ يَدعُو قَومَهُ في مَكَّةَ ، لكنَّني لم أسمعْ لهُ بذكرٍ لانشغالي بما يوجبُهُ عَلَيَّ الرِّقّ. ثم ما لبث أن هَاجَرَ الرسولُ إلى يثربَ، فوالله إنِّي لفي رأسِ نَخلة لِسَيِّدي أعمَلُ فيها بعضَ العَمَلِ، و سيدي جَالِسٌ تحتَهَا إذ أقبَلَ عليه ابنُ عَمٍّ له و قال له: "قاتلَ اللهُ بني "قَيلَةَ" والله إنَّهُم الآن لَمُجتَمِعُونَ بقُبَاء، على رَجلٍ قَدمَ عليهم اليومَ من مكةَ يَزعُمُ أنَّهُ نَبِيٌّ."

پھر میں نے انہیں یہ سب کچھ دے دیا اور انہوں نے مجھے اپنے ساتھ لے لیا۔ جب ہم وادی قری پہنچے تو انہوں نے میرے ساتھ وعدہ خلافی کی اور مجھے یہودیوں کے ایک شخص کے ہاتھ بیچ دیا۔ میں اس کے خدمت گاروں میں شامل ہو گیا۔ پھر کچھ عرصہ بعد ان کا چچازاد، جو بنی قریظہ سے تھا، اس سے ملنے آیا تو اس نے مجھے اسے سے خرید لیا اور اپنے ساتھ یثرب لے آیا۔ جب میں نے کھجور کے درخت دیکھے جن کا ذکر میرے عموریہ کے ساتھی نے کیا تھا تو میں جان گیا کہ یہ وہ شہر ہے جس کا وصف بیان کیا گیا تھا۔ میں اس کے ساتھ ٹھہر گیا۔
نبی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت اپنی قوم کو مکہ میں دعوت دے رہے تھے۔ لیکن میں نے آپ کے بارے میں کچھ نہ سنا کیونکہ غلامی نے مجھ پر جو لازم کر دیا تھا، میں اس میں مصروف تھا۔ پھر کچھ عرصہ بعد رسول صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت کر کے یثرب آ گئے۔ خدا کی قسم! میں درخت کی چوٹی پر اپنے آقا کا کچھ کام کر رہا تھا اور میرا آقا نیچے بیٹھا ہوا تھا جب اس کا چچازاد اس کے پاس آیا اور اس سے کہنے لگا: "اللہ ان بنی قیلہ کو ہلاک کرے۔ واللہ! یہ تو اب قباء میں اکٹھے ہیں، اس شخص کے پاس جو ان کے پاس آج مکہ سے آیا ہے۔ وہ خیال کرتا ہے کہ وہ نبی ہے۔"

چیلنج! اسم فاعل اور مفعول میں کیا فرق ہے؟

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حَمَّلُوني	مجھے ساتھ لے چلے	رَأيتُ	میں نے دیکھا	أعمَلُ فيها	میں اس میں کام کرتا ہوں
وَادي القُرَى	وادی قری	ذَكَرَ	اس نے ذکر کیا	بعضَ	بعض
غَدَرُوا	انہوں نے دھوکہ دیا	الوَصف	وصف، خصوصیت	جالِسٌ	بیٹھنے والا
بَاعُوني	انہوں نے مجھے بیچا	نَعَتَ	اس نے وصف بیان کیا	تحتَهَا	اس کے نیچے
اليَهُود	یہودی	حينَئذٍ	اس وقت جب	أقبَلَ	وہ اس کے پاس آیا
خِدمَته	اس کی خدمت	يَدعُو	وہ بلاتا ہے	قاتلَ	اس نے قتل کر دیا
زَارَ	اس نے ملاقات کی	لكنَّني	لیکن میں	بني "قَيلَةَ"	بنی قیلہ، مدینہ کے لوگ
ابنُ عمٍ	چچازاد بھائی	انشغالي	میری مصروفیت	الآن	اب
بَني قُرَيظَةَ	بنو قریظہ	يوجبُهُ	وہ اسے واجب کرتا ہے	مُجتَمِعُونَ	اکٹھا ہونے والے
اشتَرَاني	اس نے مجھے خریدا	الرِّقّ	غلامی	قُبَاءَ	قباء، مدینہ کی ایک بستی
نَقَلَني	اس نے مجھے منتقل کیا	رأسِ نَخلة	کھجور کی چوٹی پر	يَزعُمُ	وہ خیال کرتا ہے
يَثرِبَ	یثرب، مدینہ	لِسَيِّدي	میرے آقا کے لئے		

فما إن سَمِعْتُ مقالتَهُ حتّى مَسَّني ما يُشبهُ الْحُمَّى واضْطَرَبْتُ اضطرابًا شديدًا حتى خَشِيتُ أن أسقُطَ على سيدي، و بادَرتُ إلى النُّزُولِ عن النَّخلة و جعلتُ أقولُ للرجلِ: "ما ذا تقولُ؟ أعِدْ عليَّ الْخبرَ" ... ففَضِبَ سيدي و لَكَمَني لَكْمَةً شديدةً وقال لي: "ما لَكَ و لِهذا؟ عُدْ إلى ما كُنتَ فيه من عَمَلك." ولَمَّا كان المساءُ أخذتُ شيئًا من تَمرٍ كنتُ جَمَعْتُهُ و تَوَجَّهتُ به إلى حيثُ يَنْزِلُ الرسولُ، فدخلتُ عليه و قلتُ: "إنَّهُ قد بَلَغَني أنَّكَ رجلٌ صالِحٌ و معك أصحَابٌ لك غُرَبَاءُ ذَوُوْ حَاجَّة ، و هذا شيءٌ كان عندي للصَّدَقَة فرأيتُكُمْ أحَقَّ به من غَيرِكُم." ثُم قَرَّبْتُهُ إليه.

فقال لأصحابه: "كُلُوا..." و أمسَكَ يَدَهُ فلم يأكُلْ. فقلت في نفسي: "هذه واحدَةٌ." ثم انْصَرَفْتُ و أخَذْتُ أجْمَعُ بعضَ التَّمْرِ، فلما تَحوَّلَ الرسولُ من قُباءَ إلى المدينة جِئتُهُ فقلتُ له: "إنِّي رأيتُكَ لا تَأكُلُ الصَّدَقَةَ و هَذِه هَدِيَّةٌ أكرَمتُكَ بِهَا." فأكَلَ منها و أَمَرَ أصحابَهُ فَأكَلُوا معه. فقلتُ في نفسي: "هذه ثَانِيَةٌ."

جب میں نے ان کی گفتگو سنی تو مجھے بخار اور شدید اضطراب محسوس ہوا۔ مجھے لگا کہ میں اپنے آقا پر آ گروں گا۔ میں تیزی سے درخت سے نیچے اترا اور میں نے اس شخص سے کہا: "آپ کیا کہہ رہے ہیں؟ مجھے خبر سنایئے؟" میرا آقا بہت غصہ ہوا اور اس نے مجھے ایک شدید مکا مارا اور بولا: "تمہیں کیا لینا دینا ہے؟ جاؤ اپنا کام کرو۔" جب شام کا وقت آیا تو میں نے کچھ کھجوریں لیں جو میں نے جمع کر رکھی تھیں اور اس جگہ کا رخ کیا جہاں رسول صلی اللہ علیہ وسلم (سواری سے) اترے تھے۔ میں آپ کے پاس داخل ہوا اور میں نے کہا: "مجھ تک یہ بات پہنچی ہے کہ آپ نیک شخص ہیں اور آپ کے ساتھی غریب اور صاحب حاجت ہیں۔ یہ میری جانب سے کچھ صدقہ ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ آپ دوسروں کے مقابلے میں اس کے زیادہ حقدار ہیں۔" پھر میں آپ کے قریب ہو گیا۔

آپ نے اپنے صحابہ سے فرمایا: "کھاؤ۔" مگر اپنا ہاتھ روکے رکھا اور کچھ نہ کھایا۔ میں نے دل میں کہا: "یہ پہلی (نشانی) ہوئی۔" پھر میں واپس آیا اور کچھ اور کھجوریں جمع کر کے ساتھ لیں۔ جب رسول صلی اللہ علیہ وسلم قباء سے مدینہ آئے تو میں آپ کے پاس آیا اور آپ سے عرض کیا: "میں نے دیکھا ہے کہ آپ صدقہ نہیں کھاتے۔ آپ کے احترام میں یہ ایک تحفہ ہے۔" آپ نے اس میں سے کھایا اور اپنے صحابہ کو اس میں سے کھانے کا حکم دیا۔ میں نے اپنے دل میں کہا: "یہ دوسری (نشانی) ہوئی۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مقالتَهُ	اس کی بات	غَضِبَ	وہ غصہ ہو گیا	بَلَغَني	وہ مجھ تک پہنچا
مَسَّني	اس نے مجھے مس کیا	لَكَمَني	اس نے مجھے مارا	غُرَبَاءُ	غریب لوگ
يُشبهُ	وہ اس کی طرح تھا	لَكْمَةً	مکا	ذَوُوْ حَاجَّةٍ	حاجت مند
الْحُمَّى	بخار	ما لَكَ ولِهذا؟	تمہیں اس سے کیا؟	أحَقَّ	زیادہ حق دار
اضْطَرَبْتُ	میں مضطرب ہو گیا	عُدْ	تیار کرو!	قَرَّبْتُهُ إليه	میں اس کے قریب آیا
اضطرابًا	اضطراب	المساءُ	شام	أمسَكَ	اس نے پکڑا
خَشِيتُ	مجھے ڈر ہوا	أخذتُ	میں نے لیا	انْصَرَفْتُ	میں نے چھوڑا
أن أسقُطَ	کہ میں گر جاؤں گا	تَمرٍ	کھجور	أجْمَعُ	میں نے جمع کیا
بادَرتُ	میں نے شروع کیا	جَمَعْتُ	میں نے جمع کی	تَحوَّلَ	اس نے تبدیل کیا
النُّزُولِ	اترنا	تَوَجَّهتُ	میں نے رخ کیا	هَدِيَّةٌ	تحفہ
أعِدْ	تیار کرو!	يَنْزِلُ	وہ نیچے اترتا ہے	أكرَمتُكَ	میں نے تمہاری عزت کی

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

ثم جئتُ رسولَ اللهِ و هو ببَقيعِ الغَرقَد حيثُ كان يُواري أحَدَ أصحَابه فرأيتُه جَالسًا و عليه شَملَتَان، فَسَلَّمتُ عليه، ثُمَّ استَدَرتُ أنظُرُ إلى ظَهرِه لعَلِّي أَرَى الْخَاتَمَ الذي وَصَفَهُ لي صاحبي في عمورية. فلما رآني النبيُّ أنظُرُ إلى ظهره عَرَفَ غَرَضِي فألقَى رِداءَه عن ظهره فنَظَرتُ فرأيتُ الْخاتَمَ، فعَرَفْتُهُ فانكَبَبْتُ عليه أُقَبِّلُهُ و أَبكِي. فقال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم:"ما خَبَرُكَ؟" فقَصَصْتُ عليه قصَّتي؛ فأَعجَبَ بها، و سَرَّهُ أنْ يَسمَعَهَا أصحَابَهُ منِّي، فأَسْمَعْتُهُمْ إيَّاهَا، فعَجِبُوا منهَا أشَدَّ العَجَب، و سُرُّوا بها أعظَمَ السُّرُورِ. فَسَلامٌ على سلمانَ الفارسيَّ يومَ قَامَ يَبحَثُ عن الْحَقِّ في كُلِّ مَكَانٍ. و سلام على سلمان الفارسي يوم عَرِفَ الحَقُّ فآمَنَ بِهِ أوثَقَ الإيْمَان. و سلام عليه يوم مَاتَ و يوم يُبعَثُ حَيًّا. (الدكتور عبدالرحمن رأفت باشا، صور من حياة الصحابة)

پھر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا جبکہ آپ بقیع غرقد میں تھے جہاں آپ اپنے ساتھیوں میں سے کسی ایک (کی میت) کو دفن کر رہے تھے۔ میں نے دیکھا کہ آپ بیٹھے ہوئے ہیں اور آپ نے دو چادریں اوڑھ رکھی ہیں۔ میں نے آپ کو سلام کیا۔ پھر میں آگے بڑھا تا کہ اس مہر کو دیکھوں جس کا عموریہ کے میرے صاحب نے ذکر کیا تھا۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے دیکھا کہ میں آپ کی پشت کی جانب دیکھ رہا ہوں تو آپ میرا مقصد سمجھ گئے اور آپ نے اپنی پشت سے چادر ہٹا دی۔ میں نے نظر ڈالی تو مہر کو دیکھ لیا۔ میں اسے پہچان گیا، پھر میں اسے بوسہ دینے کے لئے جھکا اور رونے لگا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تمہارا کیا معاملہ ہے؟"

میں نے آپ کے سامنے اپنا قصہ بیان کیا تو آپ بہت حیران ہوئے اور اس پر خوش ہوئے کہ آپ کے اصحاب مجھ سے یہ سنیں۔ میں نے انہیں یہ کہہ سنایا تو وہ شدید حیران ہوئے اور بہت ہی خوش ہوئے۔ سلام ہو سلمان فارسی رضی اللہ عنہ پر جب وہ ہر جگہ حق کی تلاش کے لئے کھڑے ہو۔ سلام ہو سلمان فارسی پر اس دن جب انہوں نے حق کو پہنچانا تو اس پر مضبوط ایمان لے آئے۔ سلام ہو اس دن جب آپ فوت ہوئے جب آپ کو زندہ اٹھایا جائے گا۔

(نوٹ: اس کے بعد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ نے رقم اکٹھی کر کے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو خرید کر آزاد کر دیا۔ آپ نے انہیں اپنے اہل بیت میں شامل کر لیا۔ سلمان رضی اللہ عنہ نے ساری عمر دین کی خدمت میں بسر کی۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بَقيعِ الغَرقَدِ	جنت البقیع	غَرَضِي	میری غرض، مقصد	سَرُّوا	وہ خوش ہوئے
حيثُ	جہاں	ألقَى	اس نے ڈال دیا	أعظَمَ	سب سے بڑا
يُوارِي	وہ دفن کرتا ہے	رِداءَ	چادر	السُّرُورِ	خوشی، سرور
شَملَتَانِ	دو چادریں	نَظَرتُ	میں نے دیکھا	سَلامٌ	سلامتی ہو
سَلَّمتُ	میں نے سلام کیا	انكَبَبْتُ	میں جھکا	يَبحَثُ	وہ تلاش کرتا ہے
استَدَرتُ	میں نے کوشش کی	أُقَبِّلُ	میں نے چوما	كُلِّ مَكَانٍ	ہر جگہ
أنظُرُ	میں دیکھتا ہوں	أبكِي	میں روتا ہوں	عَرِفَ	وہ جان گیا
ظَهرِهِ	اس کی کمر	أعْجَبَ	وہ حیران رہ گیا	آمَنَ بِهِ	وہ اس پر ایمان لایا
لعَلِّي	تا کہ میں	سَرَّهُ	وہ اس سے خوش ہوا	أوثَقَ	سب سے مضبوط
أرَى	میں دیکھتا ہوں	عَجِبُوا	وہ حیران ہوئے	يُبعَثُ	اسے بھیجا جاتا ہے
رآنِي	اس نے مجھے دیکھا	العَجَبِ	حیرانگی	حَيًّا	زندہ

مُصعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ رضي الله عنه

كَانَ غَضُّ الشَّبَاب، مُعتَدلُ الْخَلق، جَميلُ الوَجْه، وكان عذبُ الصَّوت حُلوُ الْحديث، لا تكادُ تَقعُ عليه الْعَيْنُ حتّى تُحبُّهُ النَّفسَ، ولا يكادُ صَوتُهُ يَقعُ في الأُذُن حتّى يَميلُ إليه القلبُ. وكان حُسْنُ الزَّي، يَهتَمُّ بِمَلابسه وشكله، يَراهُ الإنسانُ فَيَعلَمُ أنّ لَهُ حَظًا من نعمَة. وكان طَيْبُ الرَّائحة فلا يَمُرُّ بِمَجلسٍ إلا قال القومُ: "هذا مُصعَبٌ قَادمٌ." يَعرِفُونَهُ مِن رَائحته الطَّيِّبَة، وكان أَبَوَاهُ يُحبَّانُهُ، وكانت أمُّهُ تُغدقُ عليه من ثَروتَهَا الوَاسعَة.

وكانت قُرَيشُ مُعجبَةٌ بجَمَاله وشَبَابه، وحسنُ مَلابسه، وكثرةُ مَاله. وكان النبيُّ صلى الله عليه وسلم قيل يَتَحدَّثُ عنه إلى أصحابه وهو معجبٌ به وكان مصعبٌ لا يُحبُّ الصَّيدَ كَبَقيَة شَبَابَ قُرَيشَ، ولَم يَكُن يُحبُّ حديثُ الْمَالَ والأعمالَ كما كان يَفعَلُ شُيُوخُ قَرَيشَ، وإنّما كانت غايَتَهُ أن يَعيشَ حَياةً هَادئَةً.

وہ ایک تر و تازہ نوجوان تھے، جسمانی اعتبار سے میانہ رو اور خوبصورت چہرے کے مالک تھے۔ ان کی آواز اور گفتگو میٹھی تھیں۔ جیسے ہی آنکھ ان پر پڑتی تو ان کی محبت دل میں پیدا ہو جاتی۔ جیسے ہی ان کی آواز کان میں پڑتی تو دل ان کی طرف مائل ہو جاتا۔ وہ خوش لباس تھے اور اپنے لباس اور شکل و صورت کا اہتمام کرتے تھے۔ انسان انہیں دیکھتا تو جان لیتا کہ وہ نعمتوں سے لطف اندوز ہو رہے ہیں۔ ان کی خوشبو بہت اچھی تھی۔ وہ کسی مجلس سے گزرتے تو لوگ کہتے: "یہ مصعب آ رہا ہے۔" وہ ان کی خوشبو سے انہیں پہچان لیتے۔ ان کے والدین دونوں ان سے محبت کرتے۔ ان کی والدہ اپنی وسیع دولت سے ان پر خرچ کرتے۔

قریش ان کی خوبصورتی، جوانی، خوش لباسی اور کثرت مال کو پسند کرتے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں کہا گیا ہے کہ آپ اپنے صحابہ سے ان کا ذکر کرتے تو انہیں پسند فرماتے۔ مصعب قریش کے باقی جوانوں کی طرح شکار کو پسند نہ کرتے تھے اور نہ ہی ان کے بوڑھوں کی طرح مال اور کام کی باتوں کو پسند کرتے۔ ان کا مقصد یہ تھا کہ وہ ہدایت کی زندگی گزاریں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غَضُّ	تر و تازہ	يَميلُ	وہ مائل ہوتا ہے	ثَروتَهَا	اس کی دولت مندی
الشَّبَاب	نوجوان	الزَّي	لباس	الوَاسعَة	وسیع
مُعتَدلُ	میانہ رو، معتدل	يَهتَمُّ	وہ اہتمام کرتا ہے	مُعجبَةٌ	مسحور کن، حیران کن
الْخَلقِ	جسم	مَلابسه	اپنے کپڑے	يَتَحَدَّثُ	وہ بیان کرتا ہے
جَميلُ	خوبصورت	شَكله	اپنی شکل و صورت	الصَّيدَ	شکار
الوَجْه	چہرہ	حَظًا	خوش قسمتی	بَقيَة	باقی
عذبُ	میٹھا	طَيْبُ	عمدہ، اچھی	شُيُوخُ	بوڑھے لوگ
حُلوُ	میٹھا	الرَّائحَة	خوشبو	غايَتَهُ	اس کی غایت
تَقعُ	وہ واقع ہوا	يَمُرُّ	وہ گزرتا ہے	يَعيشَ	وہ زندگی گزارتا ہے
لا يكادُ	ابھی نہیں ہوا	تُغدقُ	وہ کھلے دل سے دیتی ہے	هَادئَةً	ہدایت یافتہ

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

أقبَلَ مُصعَبٌ ذاتَ يوم على الْمَسجدِ في الضُّحَى، وكان قَد قَابَلَ في الطَّريقِ طَائفتَيْنِ من الرِّفَاقِ، خَرَجَتْ إحداهُمَا إلى الصَّيدِ، أما الأُخرَى فَاتَّجَهَتْ إلى حَانَةٍ مِن حَانَاتِ اللَّهوِ لِشَربِ الْخَمْرِ. دَعَتْهُ إحدَى الْمَجمُوعَتَيْنِ إلى الصيدِ، ودعتْه الأُخرَى إلى الْخمرِ، فَرَفَضَ الدَّعوَتَيْنِ.

لَقد فَضَّلَ مصعبٌ أن يَذهَبَ إلى الْمسجد لِيَستَمعَ إلى أَنْدِيَةِ قُرَيشَ، وما كاد يَصِلُ إلى الْمسجد حتّى سَمِعَ حِوَارًا يَشْتَرِكُ فيه شيوخُ قُرَيشَ. جَلَسَ مُصعبٌ بالقُربِ مِنْ مَجلِسِ القَومِ، كانوا يَختَصِمُونَ فِي هذا الرجلِ الذي يَكرِهُونَهُ جَمِيعًا لأَنَّهُ يُرِيدُ أَنْ يُغَيِّرَ دِينَ الآباءِ والأجدَادِ. وكان القومُ يَختَصِمونَ فِي عُنُفٍ أحيَانًا، وفِي رِفقٍ أحيانًا أُخرَى.

كان مصعبٌ يستمع إلى ذلك، ويَتَمَنَّى أن يعلمَ أمرَ هذا الرجلِ الذي يَختصِمُ القومُ فيه. ثُمَ خَرَجَ من الْمسجد، واتَّجَهَ إلى الدَّارِ التي يَجتمِعُ فيها رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وأصحَابُهُ، وعندما وَصَلَ طُرُقُ البَابِ فَفتَحَ له، فدَخَلَ وحَيَّا، ثُم جَلَسَ والقومُ يَنظُرُونَ إليه، فَيَعجَبُونَ لِمَنظرِه، وزِيِّهُ الْحَسَنُ وشَكلُهُ الْجميلُ. واستَمَعَ مصعبٌ إلى حديثِ النَّبِي صلى الله عليه وسلم ثُم اقتَرَبَ منه وبَسَطَ يَدَهُ، وأعلَنَ دُخُولَهُ فِي الدِّينِ الإسلامي.

ایک دن مصعب صبح کے وقت مسجد (الحرام) کے پاس آئے تو ان کا سامنا دوستوں کے دو گروہوں سے ہوا۔ ان میں سے ایک شکار کے لئے نکل رہا تھا اور دوسرا شراب خانوں میں سے کسی کی طرف شراب پینے جا رہا تھا۔ ایک گروہ نے انہیں شکار کے لئے دعوت دی اور دوسرے نے شراب کی طرف بلایا۔ انہوں نے ان دونوں دعوتوں کو مسترد کر دیا۔

مصعب نے اس بات کو ترجیح دی کہ وہ مسجد میں جا کر قریش کی میٹنگ کی کاروائی سنیں۔ وہ ابھی مسجد تک پہنچے ہی تھے کہ انہوں نے قریش کے بڑے بوڑھوں کا مکالمہ سنا۔ مصعب قوم کی مجلس کے قریب بیٹھ گئے۔ وہ اس شخص کے بارے میں بحث کر رہے تھے جسے وہ سب کے سب اس وجہ سے ناپسند کرتے تھے کہ وہ ان کے آباؤ اجداد کے دین کو تبدیل کرنے کی خواہش رکھتا تھا۔ قوم اس بات پر بحث کر رہی تھی کہ اس کے ساتھ سختی سے نمٹا جائے یا نرمی سے۔

مصعب وہ سب سنتے رہے۔ ان کے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی کہ اس شخص کا معاملہ سمجھیں جس کے بارے میں قوم بحث کر رہی ہے۔ پھر وہ مسجد سے نکلے اور اس گھر کا رخ کیا جس میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہ اکٹھے تھے۔ جب وہ دروازے کے پاس پہنچے تو یہ ان کے لئے کھل گیا۔ آپ اس میں داخل ہوئے اور سلام کیا۔ پھر بیٹھ گئے جبکہ گروہ ان کی طرف دیکھ رہا تھا۔ وہ انہیں، ان کی خوش لباسی اور خوبصورت شکل وصورت دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔ مصعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی بات سنی، پھر آپ کے قریب ہوئے، اپنا ہاتھ بڑھایا اور دین اسلامی میں اپنے داخل ہونے کا اعلان کر دیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أقبَلَ	وہ آگے بڑھا	مَجمُوعَتَيْنِ	دو گروہ	عُنُفٍ	تشدد
الضُّحَى	صبح کا وقت	رَفَضَ	اس نے انکار کر دیا	أحيَانًا	بعض اوقات
قَابَلَ	اس نے سامنا کیا	الدَّعوَتَيْنِ	دو دعوتیں	رِفْقٍ	مہربانی
الرِّفَاقِ	دوست، رفیق کی جمع	فَضَّلَ	اس نے ترجیح دی	يَتَمَنَّى	وہ تمنا کرتا ہے
اتَّجَهَتْ	وہ رخ کر رہے تھے	لِيَستَمِعَ	تاکہ وہ سنے	طُرُقُ	راستے
حَانَةٍ	شراب خانہ	أَنْدِيَةِ	میٹنگ	حَيَّا	اس نے سلام کیا
اللَّهوِ	کھیل کود	حِوَارًا	مکالمہ کرتے ہوئے	اقتَرَبَ	وہ قریب ہوا
الْخَمْرِ	شراب	يَختَصِمُونَ	وہ بحث کرتے ہیں	بَسَطَ	اس نے پھیلانا
دَعَتْهُ	انہوں نے اسے بلایا	يَكرِهُونَهُ	وہ اسے ناپسند کرتے ہیں	أعلَنَ	اس نے اعلان کر دیا

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

أخْفَى الفتَى إسلامُهُ مُدَّةً خَوفًا من قريشَ، ولَم يُخبرْ أمَّهُ بإسلامه، فقد كان يُحبُّهَا، ولا يُريدُ أنْ يُؤذيهَا، ولكنَّ عُثمَانُ بنُ طَلحَةَ رَآهُ يَومًا وهو يُصَلِّي فِي الْمَسجدِ، فأخبَرَ القومَ بذلك. فتُنكرَتْ له قُريشُ، كما تُنكرُ له أبَوَاهُ فأصبَحَ فَقيْرًا، ولكنه كان فَتَى صُبُورًا يَجدُ فِي الإسلامِ كُلَّ عزَاءً.

اشتَدَّ العذابُ على الْمُسلميْنَ، فأذَّنَ لَهُم النبي صلى الله عليه وسلم بالْهجرَة إلى الْحَبشَةَ، فهَاجَرَ مصعبٌ مَعَهُم، ثُم عَادَ مِنَ الْحَبشَةَ إلى مكةَ، وقَد تَغَيَّرَتْ حَالُهُ، فَمَلابسُهُ مُمَزَّقَةٌ لا تكادُ تَستُرُهُ، وأصبح جلدُهُ غَليظًا، وقَد كَان رَقيقًا. فلَمَّا شَاهَدَهُ النبي صلى الله عليه وسلم و أمّا وأصحَابُهُ فِي تلكَ الْحَالَةِ قَالَ النبيُ صلى الله عليه وسلم : "لَقَدْ رَأيتُ هذا، وما بمَكَّةَ فَتًى من قريشَ أنعَمَ عندَ أبَوَيه نَعيمًا منهُ، ثُم أخرَجَهُ مِن ذَلكَ الرَّغبَةَ فِي الْخَيْرِ فِي حُبِّ الله ورسوله."

لَزِمَ مصعبٌ مَجلسَ النبيِ صلى الله عليه وسلم واستَمَعَ إليه فأحسَنَ الاستمَاعَ، وحَفظَ الفَتَى مِنَ النبي فأتقَنَّ الْحفظَ حتَى أصبَحَ من فُقَهَاء الصَّحَابَة ومن أكثَرهم عُلَمَاءَ بالدِّين. ثُم يُرسلُهُ النبيُ صلى الله عليه وسلم إلَى الْمدينة يُعَلِّمُ الْمسلمينَ هُنَاكَ القرآنَ والدِّينَ، ويَنجَحُ مصعَبٌ رضي الله عنه فَيَدْخُلُ كَثيْرٌ من أهلِ الْمدينَة فِي الإسلامِ. ولَمَّا اقتَرَبَ مَوسَمُ الْحَجِّ خَرَجَ مُصعَبٌ ومَعَهُ سَبعُونَ رَجُلاً من الأنصارِ، وعندَمَا وَصلَ مَكَّةَ، لَم يُفكِّرْ في أمِّه وأهْلِه، وإنّما ذَهَبَ مُبَاشرَةً إلَى النبيِّ صلى الله عليه وسلم.

اس نوجوان نے اپنے اسلام کو قریش کے خوف سے ایک عرصے تک مخفی رکھا۔ انہوں نے اپنے اسلام لانے کی خبر اپنی والدہ کو نہ دی کیونکہ وہ انہیں تکلیف نہ پہنچانا چاہتے تھے۔ لیکن عثمان بن طلحہ (رضی اللہ عنہ جو بعد میں ایمان لائے) نے ایک دن انہیں مسجد میں نماز پڑھتے دیکھا تو قوم کو اس بارے میں خبر دی۔ قریش نے ان کی حوصلہ شکنی کی اور اسی طرح ان کے والدین نے بھی۔ اگلی صبح وہ غریب ہو چکے تھے۔ لیکن وہ صبر کرنے والے نوجوان تھے جو اسلام میں ہر طرح کی عزت تلاش کر رہے تھے۔

مسلمانوں کی سزا سخت ہوتی چلی گئی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں حبشہ کی جانب ہجرت کی اجازت دے دی۔ مصعب نے ان کے ساتھ ہجرت کی۔ پھر وہ حبشہ سے دوبارہ مکہ واپس آئے۔ ان کی حالت تبدیل ہو چکی تھی اور ان کے کپڑے پھٹے ہوئے تھے جو کہ اب اچھی طرح ڈھانپ بھی نہ رہے تھے۔ ان کی جلد سخت ہو چکی تھی اور وہ کمزور ہو رہے تھے۔ جب نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ نے صحابہ نے انہیں اس حال میں دیکھا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں نے اسے دیکھا تھا۔ قریش کا مکہ میں کوئی لڑکا اس سے زیادہ والدین کے ناز و نعم میں نہ پلا تھا۔ پھر اللہ اور اس کے رسول کی محبت میں خیر کی رغبت اسے (ان نعمتوں سے) نکال باہر کیا۔"

مصعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی مجلس کو لازم پکڑ لیا اور اچھے انداز میں آپ کی باتیں سننے لگے۔ اس نوجوان نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے (قرآن سن کر) یاد کرنا شروع کیا اور اسے مکمل طور پر (جتنا نازل ہوا تھا اتنا) حفظ کر لیا۔ یہاں تک کہ آپ صحابہ کے فقہاء اور دینی علماء میں شامل ہو گئے۔ پھر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو مدینہ بھیجا تاکہ آپ وہاں کے مسلمانوں کو وہاں قرآن اور دین سکھائیں۔ مصعب رضی اللہ عنہ (اپنے مقصد میں) کامیاب رہے اور اہل مدینہ کی اکثریت اسلام میں داخل ہو گئی۔ جب حج کا موسم قریب آ گیا تو مصعب رضی اللہ عنہ انصار کے ستر ساتھیوں کے ساتھ نکلے۔ جب وہ مکہ پہنچے تو اپنی والدہ اور خاندان کی بجائے سیدھے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پہنچے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أخْفَى	اس نے مخفی رکھا	جلدُ	جلد	فأتقَنَّ	تو وہ کامل ہو گیا
يُؤذيهَا	وہ اسے ایذا دیتا ہے	غَليظًا	سخت	فُقَهَاء	دین کو سمجھنے والے، واحد فقیہ
تُنكرُ	وہ حوصلہ شکنی کرتا ہے	رَقيقًا	نرم	يُرسلُ	وہ بھیجتا ہے
صُبُورًا	صبر کرتے ہوئے	أنعَمُ	سب سے زیادہ انعام یافتہ	يُعَلِّمُ	وہ تعلیم دیتا ہے
عزَاءً	آسانی	نَعيمًا	جسے نعمتیں ملی ہوں	يَنجَحُ	وہ کامیاب ہوتا ہے
أذَّنَ	اس نے اجازت دی	الرَّغبَةَ	رغبت، شوق	مَوسَمُ	موسم
تَغَيَّرَتْ	وہ تبدیل ہو گئی	الاستمَاعَ	سننا	يُفكِّرْ	وہ فکر کرتا ہے
مُمَزَّقَةٌ	پھٹی ہوئی	حَفظَ	اس نے یاد کر لیا	مُبَاشرَةٌ	سیدھا

سبق 11B: راہ حق کے دو مسافر

حَملَ مصعبٌ لِوَاءَ النبيِ صلى الله عليه وسلم في غَزوَة بَدر، فعَادَ به ظَافرًا. وفي غزوة أُحَد حَملَ اللواءَ أيضًا، وقَدْ اشتَدَّ هُجُومُ قريشَ على الْمسلمينَ، ولكنّ مصعَبًا ظَلَّ ثَابتًا ولَم يَترُكْ لِوَاءَهُ، وأقبَلَ نَحوَهُ ابنُ قُميئَةَ فضَرَبَ يَدَهُ بالسَّيف فَقَطعَهَا وَسَقطَ اللِّوَاءُ، فأخَذَهُ مصعبٌ بيَده الأخرَى فَقَطعَهَا ابن قميئة أيضًا، وما يَزَالُ اللواءُ مَرفُوعًا فقد أمسَكَهُ مصعبٌ بعَضُدَيه، ثُم يُصِيبُ ابن قميئةٍ مُصعبًا بِالرُّمحِ فِي صَدرِه، ويَسقُطُ مصعبٌ ويسقُطُ معه اللواءُ، فَتَنَاوَلَ أخُوهُ أبو الرُّومَ. وَمَا زَالَ اللواءُ مَرفُوعًا حتّى عَادَ الْمُسلمُونَ إِلى الْمَدِينَة.

عَادَتْ قُرِيشُ إِلَى مكةَ، وأخَذَ الْمُسلمُونَ يَدفنُونَ شُهَدَاءَهُمْ، فإذا مصعبٌ ووَجهُهُ إلى الأرض، ويُرِيدُ الْمسلمونَ دَفنَهُ فلا يَجدُونَ له كَفنًا، فهو لا يَرتَدي إلا ثَوبًا قَصيْرًا مُمَزّقاً إنْ أخفى رَأسَهُ أظهَرَ رِجْلَيه، وإنْ أخفى رِجلَيه أظهَرَ رَأسُهُ، والنبيُ صلى الله عليه وسلم يَتلُو قولَ الله عزَّوجَلَّ: "مِنْ الْمُؤْمنينَ رِجَالٌ صَدَقُوا مَا عَاهَدُوا اللَّهَ عَلَيْهِ فَمِنْهُمْ مَنْ قَضَى نَحْبَهُ وَمِنْهُمْ مَنْ يَنْتَظِرُ وَمَا بَدَّلُوا تَبْدِيلاً." (الأحزاب 33:23) ثُم أمَرَ أنْ يُغطى أعْلاهُ بالثَّوب، وأسفَلَهُ بعَشَب رَطَب.

(صور من حياة الصحابة، الدكتور عبدالرحمٰن رأفت باشا)

غزوہ بدر میں مصعب نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جھنڈا اٹھایا اور اس میں کامیاب لوٹے۔ غزوہ احد میں بھی آپ نے یہی جھنڈا بلند کیا۔ جب قریش نے شدت سے مسلمانوں پر حملہ کیا تو مصعب ثابت قدم رہے اور اپنا جھنڈا نہ چھوڑا۔ ابن قمیہ ان کی جانب اسی طرح بڑھا اور ان کے ہاتھ پر اپنی تلوار سے ضرب لگا کر اسے کاٹ دیا۔ جھنڈا گرنے لگا مگر مصعب نے اسے دوسرے ہاتھ میں تھام لیا۔ ابن قمیہ نے اسے بھی کاٹ دیا۔ لیکن جھنڈا سیدھا ہی رہا کیونکہ مصعب نے اسے اپنے کٹے ہوئے بازوؤں میں (سینے سے لگا) کر تھامے رکھا۔ اس کے بعد ابن قمیہ نے مصعب کے سینے میں نیزا مارا۔ مصعب گرے اور ان کے ساتھ جھنڈا بھی گرنے لگا تو ان کے بھائی ابو الروم نے اسے تھام لیا۔ علم اس وقت تک بلند ہی رہا جب تک کہ مسلمان مدینہ واپس نہ آ گئے۔

قریش مکہ کی طرف واپس چلے گئے۔ مسلمانوں نے اپنے شہداء کو دفن کیا۔ مصعبت کا چہرہ زمین پر لگا ہوا تھا۔ مسلمان انہیں دفن کرنا چاہتے تھے مگر انہیں کفن نہ مل رہا تھا۔ بمشکل ایک چھوٹا اور تنگ کپڑا ملا۔ اگر ان کا سر ڈھانپتے تو ان کے پاؤں ظاہر ہو جاتے اور اگر پاؤں ڈھانپتے تو سر ننگا ہو جاتا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ عزوجل کے اس قول کی تلاوت فرمائی: "مومنوں میں سے کچھ ایسے ہیں جنہوں نے اللہ سے کیا گیا وعدہ سچا کر دکھایا۔ ان میں سے وہ ہیں جنہوں نے اپنی قسم (جان دے کر) پوری کر دی اور ان میں سے وہ ہیں جو ابھی انتظار کر رہے ہیں مگر انہوں نے اپنا ارادہ تبدیل نہیں کیا۔" پھر آپ نے حکم دیا کہ ان کے جسم کے اوپری حصے کو ڈھانپ دیا جائے اور نچلے حصے پر تازہ گھاس ڈال دی جائے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
لِوَاءَ	جھنڈا	يُصِيبُ	وہ وار کرتا ہے	نَحْبَهُ	اس کی قسم
ظَافرًا	کامیاب	الرُّمحِ	نیزہ	بَدَّلُوا	انہوں نے تبدیل کر لیا
هُجُومُ	حملہ	تَنَاوَلَ	اس نے لیا	يُغطي	اس نے ڈھانکا
ظَلَّ	اس نے سایہ کیا	شُهَدَاءَ	شہداء، شہید کی جمع	أعْلا	(جسم کا) اوپری حصہ
سَقَطَ	وہ گرا	يَرتَدي	وہ پہنتا ہے	أسفَلَ	(جسم کا) نچلا حصہ
مَرفُوعًا	جسے بلند کیا گیا ہو	قَصيْرًا	چھوٹا	عَشَبٍ	گھاس
أمسَكَ	اس نے تھام لیا	أظْهَرَ	وہ ظاہر ہوتا ہے	رَطَبٍ	تازہ
عَضُدَي	بازوؤں کے اوپری حصے	قَضَى	اس نے فیصلہ کر لیا		

عربي	اردو	إسم
لا تَقْرَبُوا الصَّلاةَ وَأَنْتُمْ سُكَارَى	نماز کے قریب نہ جاؤ جبکہ تم نشے کی حالت میں ہو۔ (مونث صیغے کی وجہ یہ ہے کہ عربی میں گروپ مونث ہوتا ہے۔) صفت، جمع مؤنث، حالت نصب	
وَإِذَا قَامُوا إِلَى الصَّلاةِ قَامُوا كُسَالَى	جب وہ نماز کے لئے کھڑے ہوتے ہیں تو سست روی سے کھڑے ہوتے ہیں۔صفت، جمع مؤنث، حالت نصب	
بَلْ هُمْ قَوْمٌ خَصِمُونَ	بلکہ وہ تو بحث کرنے والا گروہ ہے۔صفت، جمع مذکر، حالت رفع	
هُوَ خَصِيمٌ مُبِينٌ	وہ کھلا بحث کرنے والا ہے۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
هُوَ الَّذِي مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ هَذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ وَهَذَا مِلْحٌ أُجَاجٌ	وہ ہے دو پانیوں کے ملنے کی جگہ، یہ میٹھا اور تازہ ہے اور یہ کڑوا اور کھارا ہے۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
أَحَدُهُمَا أَبْكَمُ لا يَقْدِرُ عَلَى شَيْءٍ	ان دونوں میں سے ایک گونگا وہ کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتا۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
نَحْشُرُ الْمُجْرِمِينَ يَوْمَئِذٍ زُرْقاً	اس دن ہم مجرموں کو اکٹھا کریں گے جو کہ (خوف سے) نیلے پڑے ہوں گے۔صفت، جمع مؤنث، حالت نصب	
جَعَلَ لَكُمْ مِنْ الشَّجَرِ الأَخْضَرِ نَاراً	اس نے تمہارے لئے سبز درخت سے آگ بنائی۔صفت، واحد مذکر، حالت نصب	
لَيْسَ عَلَى الأَعْمَى حَرَجٌ وَلا عَلَى الأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ	نابینا کے لئے کوئی حرج نہیں، ٹانگوں سے معذور کے لئے کوئی حرج نہیں اور نہ ہی مریض کے لئے کوئی حرج۔صفت، واحد مذکر، حالت جرّ	
إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ فَاقِعٌ لَوْنُهَا	یقیناً یہ ایک زرد گائے ہے جس کا رنگ چمکدار ہے۔صفت، واحد مؤنث، حالت رفع--- فاعل، واحد مذکر، حالت رفع	
نَزَعَ يَدَهُ فَإِذَا هِيَ بَيْضَاءُ لِلنَّاظِرِينَ	اس نے اپنا ہاتھ نکالا تو یہ دیکھنے والوں کے لئے سفید تھا۔ صفت، واحد مؤنث، حالت رفع	
هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ	یہ بہت جھوٹا جادوگر ہے۔إسم فاعل و إسم مبالغة، واحد مذکر، حالت رفع	

چیلنج! اسم فاعل اور صفت میں کیا فرق ہے؟

إسم	اردو	عربي
تم ان پر زبردستی کرنے والے نہیں ہو۔مبالغة، واحد مذکر، حالت جرّ		مَا أَنْتَ عَلَيْهِمْ بِجَبَّارٍ
یقیناً اس میں نشانیاں ہیں ہر بہت صبر اور شکر کرنے والے کے لئے۔مبالغة، واحد مذکر، حالت جرّ		إِنَّ فِي ذَلِكَ لَآيَاتٍ لِكُلِّ صَبَّارٍ شَكُورٍ
یقیناً اللہ اپنے بندوں پر بہت ظلم کرنے والا نہیں ہے۔مبالغة، واحد مذکر، حالت جرّ		وَأَنَّ اللَّهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ
ہماری آیات سے کوئی انکار نہیں کرتا سوائے ہر دھوکے باز ناشکرے کے۔مبالغة، واحد مذکر، حالت جرّ		مَا يَجْحَدُ بِآيَاتِنَا إِلاَّ كُلُّ خَتَّارٍ كَفُورٍ
یقیناً وہ (خود پر) ظلم کرنے والا اور لاعلم تھا۔صفت، واحد مذکر، حالت نصب		إِنَّهُ كَانَ ظَلُوماً جَهُولاً
یقیناً ایسا انسان ضرور ظلم کرنے والا اور ناشکرا ہے۔صفت و مبالغة، واحد مذکر، حالت رفع		إِنَّ الإِنسَانَ لَظَلُومٌ كَفَّارٌ
یقیناً اللہ ضرور مغفرت کرنے والا اور بخشنے والا ہے۔مبالغة، واحد مذکر، حالت رفع		إِنَّ اللَّهَ لَعَفُوٌّ غَفُورٌ
یقیناً وہ بڑی زبردست قوم میں سے تھا۔مبالغة، جمع مذکر، حالت نصب		إِنَّ فِيهَا قَوْماً جَبَّارِينَ
یقیناً میں ضرور بہت مغفرت کرنے والا ہوں اس کی جس نے توبہ کی، ایمان لایا اور نیک عمل کئے۔مبالغة، واحد مذکر، حالت رفع		إِنِّي لَغَفَّارٌ لِمَنْ تَابَ وَآمَنَ وَعَمِلَ صَالِحاً
یقیناً اللہ کسی بہت خیانت کرنے والے ناشکرے کو پسند نہیں کرتا۔مبالغة، واحد مذکر، حالت جرّ		إِنَّ اللَّهَ لا يُحِبُّ كُلَّ خَوَّانٍ كَفُورٍ
لیکن لوگوں میں سے اکثر نہیں جانتے ہیں۔تفضيل، واحد مذکر، حالت نصب		لَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لا يَعْلَمُونَ
وہ سب سے بڑا درجہ ہے۔تفضيل، واحد مذکر، حالت رفع		أُوْلَئِكَ أَعْظَمُ دَرَجَةً
یقیناً اللہ کے نزدیک تم میں سے سب سے زیادہ معزز وہ ہے جو سب سے زیادہ اللہ سے ڈرنے والا ہے۔تفضيل، واحد مذکر، حالت نصب		إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللَّهِ أَتْقَاكُمْ

آج کا اصول: وہ اسم جو کسی حرف جر کے بعد آئے، ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔اسی طرح مرکب اضافی میں مضاف الیہ بھی ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

عربي	اردو	إسم
اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ	پڑھو، تمہارا رب بہت عزت والا ہے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
اللَّهُ أَشَدُّ بَأْساً وَأَشَدُّ تَنكِيلاً	اللہ پکڑ میں سب سے سخت اور عذاب دینے میں بھی سب سے سخت ہے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
كَانُوا أَشَدَّ مِنْكُمْ قُوَّةً وَأَكْثَرَ أَمْوَالاً وَأَوْلاَداً	وہ تم سے قوت میں شدید تر تھے اور مال اور اولاد میں تم سے زیادہ تھے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت نصب	
نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرّاً	جہنم کی آگ سب سے زیادہ شدید گرم ہے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
لا أَصْغَرَ مِنْ ذَلِكَ وَلا أَكْبَرَ	اس میں نہ تو اس سے چھوٹا اور نہ ہی اس سے بڑا۔تفضیل، واحد مذکر، حالت نصب	
لأَجْرُ الآخِرَةِ أَكْبَرُ	یقیناً آخرت کا اجر سب سے بڑا ہے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
إِنَّهُ كَانَ مَنصُوراً	یقیناً اس کی مدد کی جائے گی۔مفعول، واحد مذکر، حالت نصب	
مَنْ أَصْدَقُ مِنْ اللَّهِ حَدِيثاً	بات کرنے میں اللہ سے زیادہ سچا کون ہے؟تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
مَنْ أَظْلَمُ مِمَّنْ افْتَرَى عَلَى اللَّهِ كَذِباً	اس سے بڑا ظالم کون ہے جو اللہ سے جھوٹ منسوب کرتا ہے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
لِيَبْلُوَكُمْ أَيُّكُمْ أَحْسَنُ عَمَلاً	تاکہ وہ تمہیں آزمائے کہ تم میں سے کون عمل میں سب سے اچھا ہے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
فَلَهُ الأَسْمَاءُ الْحُسْنَى	تو اس کے لئے اچھے نام ہیں۔تفضیل، واحد مؤنث، حالت رفع	
أَتَسْتَبْدِلُونَ الَّذِي هُوَ أَدْنَى بِالَّذِي هُوَ خَيْرٌ	کیا تم اس کا تبادلہ کرنا چاہتے ہو جو ادنی ہے اس سے جو کہ بہتر ہے؟تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	
مَنْ أَحْسَنُ قَوْلاً مِمَّنْ دَعَا إِلَى اللَّهِ وَعَمِلَ صَالِحاً	کس کی بات اس سے زیادہ اچھی جس نے اللہ کی طرف بلایا اور نیک اعمال کیے۔تفضیل، واحد مذکر، حالت رفع	

مطالعہ کیجیے! شرعی احکام کا ظاہری ڈھانچہ تو بہت اہم ہے مگر اس کی اصل روح اس سے بھی زیادہ اہم ہے۔
فارم اور اسپرٹ کی اہمیت کیا ہے؟ http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0017-Spirit.htm

سبق 12A: اسم صفت، مبالغہ اور تفضیل

عربي	اردو	إسم
يُسْقَوْنَ مِنْ رَحِيقٍ مَخْتُومٍ	انہیں سیل بند رس میں سے پلایا جائے گا۔صفت و مفعول، واحد مذکر، حالت جرّ	
هُوَ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ	وہ ایک اور بہت قوت والا ہے۔صفت و مبالغة، واحد مذکر، حالت رفع	
أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ	تو سننے اور جاننے والا ہے۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
بسم الله الرحمن الرحيم	اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان اور ابدی شفقت والا ہے۔مبالغة و صفت، واحد مذکر، حالت جرّ	
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ	جو تم کرتے ہو، اللہ اسے دیکھنے والا ہے۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
ذَلِكَ هُوَ الضَّلالُ الْبَعِيدُ	وہی دور کی گمراہی ہے۔مبالغة و صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
فَمِنْهُمْ شَقِيٌّ وَسَعِيدٌ	تو ان میں سے سخت دل اور سعادت مند ہیں۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
إِنَّهُ بِمَا يَعْمَلُونَ خَبِيرٌ	جو عمل وہ کرتے ہیں یقیناوہ ان سے وہ باخبر ہے۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	
لَمَّا رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً	جب موسیٰ اپنی قوم کے پاس لوٹے، وہ شدید غصے میں اور افسردہ تھے۔صفت، واحد مذکر، حالت نصب	
إِذْ زَيَّنَ لَهُمْ الشَّيْطَانُ أَعْمَالَهُمْ	جب بہت سرکش (شیطان) نے ان کے لئے ان کے اعمال مزین کر دیے۔ مبالغة، واحد مذکر، حالت رفع	
مَا لَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ مِنْ وَلِيٍّ وَلا نَصِيرٍ	تمہارے لئے اللہ کے علاوہ نہ تو دوست اور نہ ہی مددگار۔صفت، واحد مذکر، حالت رفع	

مطالعہ کیجیے!

اسلام کا خطرہ: محض ایک وہم یا حقیقت۔ یہ جان ایل ایسپوزیٹو کی کتاب پر تبصرہ ہے۔ مصنف نے مسلم دنیا میں چلنے والی اسلامی تحریکوں کا ایک غیر جانبدارانہ اور تفصیلی تجزیہ کیا ہے۔ http://www.mubashirnazir.org/ER/L0012-00-Islamic Threat.htm

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ١٠ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عِلْمُ التَّفسِيْرِ

أ– معنَى التفسيْر

التفسير لُغَةً: البَيَانُ والكَشْفُ. فَسَّرَ الشيءَ إذا وَضَّحه وبَيَّنَه. وفِي الاصْطِلاَح: عِلمٌ يُرَادُ به فَهْمُ كتاب الله تعالى الْمُنَزَّلِ على نَبِيِّه مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وسلم وبيانُ مَعَانيه واسْتخْرَاجُ أحكامِه وَحِكَمِه.

ب– حُكْمُ تَعَلُّمه

أَجْمَعَ العُلَمَاء على أَنّ تَعَلُّمَ تفسيرِ القرآنِ الكريمِ "فَرْضُ كِفَايَةٍ" على المسلمينَ وانّه من أَهَمِّ العُلُومِ الشَّرعِيَّةِ.

ج – أشهرُ المفَسِّرين

اعْتَنَى الصحابةُ رضوان الله تعالى عليهم بتعليمِ القرآن الكريم وفَهْم معانيه عن النبيّ صلى الله عليه وسلم والعَمَلِ به. قال ابْنُ مسعود رضي اللّه تعالى عنه: "كان الرَّجُلُ مِنَّا إذا تَعَلَّمَ عَشْرَ آيات لَم يُجَاوِزْهُنَّ حَتَّى يَعْرِفَ معانِيَهُنَّ والعَمَلَ بِهِنَّ." وَاشْتُهِرَ كثيرٌ منهم بتفسيرِ القرآن الكريم، مِثلُ: اَلْخُلَفَاءِ الرَّاشِدِينَ: أَبِي بكرٍ وعمرَ وَعثمانَ وعليٍّ رضي الله تعالى عنهم أجْمعين.

ا۔۔ تفسیر کا معنی

لغوی اعتبار سے تفسیر کا معنی ہے بیان کرنا اور کھولنا۔ کسی چیز کی تفسیر اس وقت ہوتی ہے جب اسے واضح اور بیّن کیا جائے۔ اصطلاحی معنوں میں اس سے مراد وہ علم ہے جس سے اللہ تعالیٰ کی کتاب کو سمجھا جاتا ہے جو اس کے نبی محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ اس کے معانی بیان کیے جاتے ہیں اور اس سے احکام اور حکمت کی باتیں اخذ کی جاتی ہیں۔

ب۔۔ اسے سیکھنے کا حکم

علماء کا اس پر اتفاق رائے ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر کو سیکھنا مسلمانوں پر "فرض کفایہ" ہے اور یہ کہ یہ علوم شرعیہ میں اہم ترین ہے۔

ج۔۔ مشہور ترین مفسرین

صحابہ رضی اللہ عنہم نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے قرآن کریم کی تعلیم حاصل کرنے، اس کے معانی سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی طرف توجہ کی۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "ہم میں کوئی شخص جب دس آیات سیکھ لیتا تو ان سے آگے اس وقت تک نہ بڑھتا جب تک ان کے معانی جان کر ان پر عمل نہ کرنے لگتا۔" ان میں سے کثیر قرآن کریم کی تفسیر کے لئے مشہور ہوئے۔ ان کی مثال خلفاء راشدین جیسے ابو بکر، عمر، عثمان اور علی رضی اللہ عنہم ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
البَيَانُ	واضح کرنا	بَيَّنَ	اس نے واضح کیا	فَرْضُ كِفَايَةٍ	فرض جو بعض افراد کے ادا کرنے سے باقی پر ساقط ہو جائے
الكَشْفُ	ظاہر کرنا	الاصْطِلاَح	اصطلاح	اِعْتَنَى	وہ متوجہ ہوا
فَسَّرَ	اس نے تفسیر کی	اسْتخْرَاجُ	نکالنا	لَم يُجَاوِزْهُنَّ	اس نے تجاوز نہ کیا
وَضَّحَ	اس نے توضیح کی	تَعَلُّمَ	تعلیم حاصل کرنا	اشْتُهِرَ	وہ مشہور کر دیا گیا

وكذلك: عبد الله بن عبّاس رضي الله عنهما وكان يُسَمَّى "تَرْجُمانَ القرآن" لمَا عُرِفَ عنه من الفهمِ والعلمِ الصحيحِ بمَعَاني القرآنَ وقد دعا له النبي صلى الله عليه وسلم فقال "اللّهم فَقِّهْه في الدين، وعَلِّمه التأويلَ" الْمرادُ به هنا (التفسير). وممَّن اشْتُهِرَ بتفسير القرآن من الصحابة كذلك "عبدُ الله بْنُ مسعود" رضي الله عنه، وكان رضي الله تعالى عنه يقول "ما نَزَلَتْ آيةٌ من كتاب الله إلا وأنا اعلمُ فيمن نَزَلَتْ، وأين نزلت، ولو أَعلَمُ أحداً أَعْلَمَ بكتاب الله منِّي تَنَالُه الْمَطَايَا لأَتَيْتُه." وأَخَذَ التفسيرَ عن هؤلاء الصحابة رضوان الله عليهم جَماعةٌ من التابعيْنَ منهم: الْحَسَنُ الْبَصْريُّ، وسَعيدُ بْنُ جُبَيْرٍ، وعِكْرِمَةٌ مَولَى ابن عَبَّاسٍ وغيرُهم. ونَقَلُوهُ إلى من بعدَهم، فأخَذهُ عنهم العلماءُ، وأئِمَّةُ الْمُفَسِّرِينَ، فَدَوَّنُوهُ فِي الكُتُبِ وأَلَّفُوا فيه الْمَؤلَّفَاتِ الكَبِيْرَةَ التي وَصَلَ إلينا التفسيرُ عن طَرِيقِهَا.

د ـــ مَنَاهِجُ التَّفسِيْرِ

واختَلَفَتْ مَنَاهِجُ الْمُفَسِّرِينَ فِي تَفسِيْرِ كِتَابِ الله، وظَهَرَ هُنَاكَ مَنهَجَانِ ـــ وإنْ شئتَ قُلْ اتِّجَاهَانِ ـــ فِي ذَلكَ؛ الْمَنهَجُ الأَوَّلُ سُمِّي التفسيْرُ بِالْمَأثُورِ، والْمَنهَجُ الثَّانِيُّ: التفسيرُ بالرَّأيْ أوِ الْمَعقُولِ. وكَانَتْ لِكُلِّ مَنهجٍ مِن هذين المنهجين مَلَامِحُ خَاصَّةٌ، تَمَيِّزُهُ عن الْمَنهَجِ الآخرِ. وفِي ثَنَايَا مَقَالُنَا التالي نُحَاوِلُ التَّعَرُّفَ على ملامحِ وسَمَاتِ كلِ منهجٍ من هذين المنهجين.

اسی طرح عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہیں جنہیں "ترجمان القرآن" کا نام دیا گیا کیونکہ قرآن کے فہم اور صحیح معانی کے علم کی وجہ سے جانے پہچانے جاتے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کے لئے دعا کی اور عرض کیا: "اے اللہ! انہیں دین کی سمجھ دے دے اور انہیں تاویل کا علم سکھا دے۔" یہاں (تاویل سے) مراد تفسیر ہے۔ صحابہ میں جو لوگ تفسیر قرآن کے لئے مشہور ہوئے ان میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں۔ آپ کہا کرتے تھے: "کتاب اللہ کی کوئی آیت ایسی نازل نہیں ہوئی جس کے بارے میں میں نہ جانتا ہوں کہ وہ کس معاملے میں نازل ہوئی، کہاں نازل ہوئی۔ اگر میں کسی شخص کو جانتا کہ وہ کتاب اللہ کو مجھ سے زیادہ جانتا ہے تو (میری) سواری اس تک پہنچ جاتی تاکہ میں اس سے اسے حاصل کر لیتا۔" ان صحابہ رضی اللہ عنہم سے تابعین کی جماعت نے تفسیر سیکھی۔ ان میں حسن بصری، سعید بن جبیر، عکرمہ مولی ابن عباس وغیرہ شامل ہیں۔ انہوں نے اسے اپنے بعد والوں کو منتقل کیا۔ ان سے علماء اور ائمہ مفسرین نے اسے حاصل کیا اور اسے کتابوں میں مدون کر دیا۔ انہوں نے اس میں بہت سی تالیفات کی ہیں جس سے اس طریقے سے ہمیں تفسیر پہنچی ہے۔

د۔ تفسیر کے طریق ہائے کار

مفسرین میں کتاب اللہ کی تفسیر کے طریق کار پر اختلاف ہوا ہے جس سے دو طریق ہائے کار سامنے آئے ہیں: اگر آپ چاہیں تو انہیں دو جہتیں کہہ سکتے ہیں۔ ان میں پہلے طریق کار کو تفسیر ماثور کا نام دیا گیا ہے اور دوسرے کو تفسیر بالرائے یا معقول کا۔ ان میں سے ہر طریق کار کی کچھ الگ خصوصیات ہیں جن کی وجہ سے وہ دوسرے سے ممتاز ہوتا ہے۔ اس مقالے کے درج ذیل حصے میں ہم ان دونوں طریق ہائے کار کی امتیازی خصوصیات کو جاننے کی کوشش کریں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَرْجُمانَ	ترجمانی کرنے والا	أقوالَ	اقوال، آراء	مَلامِحُ	خصوصیات
فَقِّهْه	اسے سمجھ دے	تابعيهم	ان کے پیروکار	تَمَيَّزَ	اس نے فرق کیا
التأويلَ	تشریح کرنا	يُعَدُّ	اسے تیار کیا گیا	في ثَنَايَا	اندر
تَنَالُ	وہ پہنچا	مَنَاهِجُ	طریق ہائے کار، منہج کی جمع	مَقَالُنَا	ہمارے مضامین و مقالات
الْمَطَايَا	سواری کا جانور	اتَّجَاهَانِ	دو طریق ہائے کار	نُحَاوِلُ	ہم کوشش کریں گے
لأَتَيْتُه	تاکہ میں اس سے لوں	الْمَأْثُور	حدیث و اقوال صحابہ سے ماخوذ	التَّعَرُّفِ	جاننا، پہچان کرنا
دَوَّنُوا	انہوں نے مدون کیا	الرَّأيْ	رائے	سَمَاتِ	امتیازی خصوصیات
أَلَّفُوا	انہوں نے تالیف کی	الْمَعقُولِ	عقل کی بنیاد پر		

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

أولاً: التَّفسيْرُ بالْمَأثُور

يُقصَدُ بِهَذَا الْمُصطَلَح، تفسيرُ القرآنَ اعتِمَادًا على ما جَاءَ فِي القرآنِ نَفسَهُ مِنَ البَيَانِ والتَّفصِيلِ لِبَعضِ آيَاتِهِ، وما ثَبَتَ عَنْ رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم فِي ذلك، وما نَقَلَ عن الصَّحَابَةِ والتَّابِعيْنَ رضوانُ اللهِ عَلَيهم أجْمَعيْنَ.

ومن أمثِلَة التفسيرِ بالْمأثور، تفسيرُ قوله تعالى: "صراط الذين أنعمت عليهم" فقد فُسِّر الْمُنْعَمُ عليهم بقوله تعالى: "وَمَن يُطِعِ اللهَ والرَّسولَ فَأولَئِكَ مَعَ الذينَ أنعَمَ اللهُ عليهم مِنَ النَّبِيِّيْنَ والصِّدِّيقِيْنَ والشُّهَدَاءِ والصَّالِحيْنَ." (النساء:69) وهَذَا من بَابِ تَفسيرِ القُرآنِ بالقُرآن.

ومنَ الأمثِلَة أيضًا، تفسيرُ قوله تعالى: "وأعِدُّوا لَهُم مَا استَطَعتُمْ من قُوَّة." فَقَد فُسِّرَت "القُوَّةُ" فِي الآيَة بمَا ثَبَتَ عَن رسول الله صلى الله عليه وسلم حيث قال: "ألا إنّ القوةَ الرَّميُ، ألا إن القوة الرمي، ألا إن القوة الرمي." ثَلاثُ مَرَّات، والْحديثُ رواه مُسلِم، وهذا من باب تَفسيرِ القرآنَ بالسُّنَّة. ومن أمثِلَة تفسيرِ الصحابة، تفسيرُ ابنُ عَبَّاس لقوله تعالى: "إذَا جَاءَ نَصرُ اللهِ والفَتحُ" حَيثُ فَسَّرَ هذه الآيَةَ باقتِرَابِ أجَلِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم، كمَا ثَبَتَ فِي صحيحِ البُخَارِيِّ. وَقد رُوِيَتْ عَنِ التابعين فِي التَفسيرِ رِوَايَاتٌ كَثِيْرَةٌ، ولا سيَّمَا ما رُوِيَ عَن تَلامِيذَ ابنِ عباسٍ رضي الله عنه، كــ مُجَاهد و عِكرَمَةَ و عَطَاءَ وغيرُهُم.

وكُتُبُ التَّفاسيْرَ غَنِيَّةٌ بأمثِلَة هَذَا النَّوعِ منَ التفسير. ويُلاحظُ على هذا الْمَنهَجِ من التفسير ـــ عموماً ـــ أنّه يَعتَمِدُ على الرِوَايَةِ الثَّابِتَة فِي تفسيرِ القرآن الكريْم، سواءً أكَانَتْ تلكَ الرِّوَايَةُ نَصًّا مِنَ القرآنِ أو السنة، أمْ قَولاً لِصَحَابِيٍّ أوْ تَابِعي.

اول: تفسیر بالماثور

اس اصطلاح سے مراد یہ ہے کہ قرآن کی وہ تفسیر جو کہ اس پر اعتماد کرتے ہوئے کی جائے جو کہ خود قرآن میں بعض آیات کے بیان اور تفصیل میں آیا ہے، اور جو کچھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اس بارے میں ثابت ہے، اور جو کچھ صحابہ و تابعین رضی اللہ عنہم سے اس بارے میں نقل ہوا ہے۔

تفسیر بالماثور کی مثالوں میں اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر ہے کہ "ان کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا"۔ جن پر انعام کیا گیا ہے کی تفسیر اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد سے کی گئی ہے: "جو اللہ اور رسول کی اطاعت کریں، وہ ان کے ساتھ ہوں گے جن پر اللہ نے انعام کیا، نبیوں، صدیقین، شہداء اور صالحین میں سے۔" یہ تفسیر قرآن بالقرآن کے باب میں سے ہے۔

اس کی دیگر مثالوں میں اللہ تعالیٰ کے ارشاد کی تفسیر ہے کہ "ان کے مقابلے میں اپنی استطاعت کے مطابق قوت تیار رکھو"۔ اس آیت میں "قوت" کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے کہ آپ نے فرمایا: "جان لو، قوت تیر اندازی کا نام ہے، جان لو، قوت تیر اندازی کا نام ہے، جان لو، قوت تیر اندازی کا نام ہے۔" یہ تین بار فرمایا۔ اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا۔ یہ تفسیر القرآن بالسنۃ کے باب سے ہے۔ صحابہ کی تفسیر کی مثالوں میں ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر ہے کہ "جب اللہ کی مدد آ جائے اور فتح حاصل ہو"۔ آپ نے اس آیت کی تفسیر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات کے قریب آ جانے سے کی ہے جیسا کہ صحیح بخاری میں ثابت ہے۔ تابعین سے کثیر تعداد میں تفسیری روایات ہیں۔ ان میں لا محالہ وہ ہے جو ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں جیسے مجاہد، عکرمہ اور عطاء وغیرہ رحمۃ اللہ علیہم سے روایت کیا گیا ہے۔

اس قسم کی تفسیر کی مثالوں سے کتب تفسیر بھری پڑی ہیں۔ اس قسم کی تفسیر میں عمومی طور پر یہ نوٹ کیا جاتا ہے کہ قرآن کریم کی تفسیر میں کسی ثابت شدہ روایت پر اعتماد کیا جاتا ہے خواہ وہ قرآن و سنت کی کوئی عبارت ہو یا پھر کسی صحابی یا تابعی کا قول ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُقصَدُ	اس کا مقصد ہے	الرَّميُ	پھینک کر مارنا، تیر اندازی	لا سيَّمَا	یقیناً، کوئی شک نہیں
مُصطَلَحِ	اصطلاح	اقتِرَابِ	قریب ہونا	تَلامِيذَ	شاگرد، تلمیذ کی جمع
فُسِّر	اس کی تفسیر کی گئی	أجَلِ	موت	غَنِيَّةٌ	بھرا ہونا، بے نیاز ہونا
الْمُنْعَمُ	جس پر نعمت ہو	رُوِيَتْ	اسے روایت کیا گیا	الثَّابِتَة	ثابت شدہ

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

وِمن أشهُرِ كُتُبِ التَّفسيْرِ بِالْمَأثورِ نَذكُرُ الكتُبَ التَّالِيَةَ:

ــ جَامعُ البَيَانِ فِي تفسيرِ القرآن، ومُؤَلِّفَهُ الإمام الطَّبَرِيُّ.

ــ الْمُحَرَّرَ الوَجيزُ فِي تَفسيْرِ الكِتَابِ العَزِيزِ، ومؤلِّفه ابنُ عَطِيَّةَ.

ــ تفسيْرُ القرآنِ العَظِيمِ، ومؤلِّفه ابن كثيْرٍ.

ثانيًا: التفسيرُ بِالرَّأي

يُقصَدُ بِهَذَا الْمنهجَ، تفسير القرآن بالاجتِهَادِ بَعدُ معرفَةَ الْمُفَسَّرِ لِكَلامِ العَرَبِ وأَسَالِيبَهُم فِي القَولِ، ثُم مَعرِفَتُهُ للألفاظِ العَرَبِيَّةِ، ووجوهٌ دَلالَتُهَا، ومَعرِفَتُهُ بِأسبَابِ النُّزُولِ والنَّاسخِ والْمَنسُوخِ.
وللعلماءِ فِي اعتماد هذا الْمنهجِ فِي التفسيرِ مَوقَفَان، الأَوَّلُ يَرَى عَدمَ جَوازِ تَفسيرِ القرآنَ بالرَّأيِ، والثَّانِيُّ يَرَى جَوازَ التفسيرَ بالرأي عَن طَرِيقِ الاجتهَاد. والْمُتَأَمَّلُ فِي حَقِيقَةِ هذا الْخَلاف يرى أنّه خَلافُ لَفظِيٍّ لا حَقيقِيٍّ. وبَيَانُ ذلك أن الرأيَ لا يُذَمُّ بِإطلاقٍ، فهُنَاكَ رَأيُ مَحمودٍ، وهُو ما استَنَدَ إلى دَلِيلٍ مُعتَبَرٍ، وهذا النوعُ مِن الرأي لا خِلافَ فِي قُبُولِهِ بين أهلِ العلمِ. وهُنَاك رَأيُ مَذمُومٍ، وهو ما استَنَدَ إلى الْهَوَى، ولَم يَكُن لَهُ ما يُؤَيِّدُهُ ويَسدَدُهُ مِنَ العَقلِ أو الشَّرعِ.

تفسیر بالماثور کی مشہور کتابوں میں سے ہم درج ذیل کتب کا تذکرہ کریں گے:

- جامع البیان فی تفسیر القرآن، اس کے مولف امام طبری ہیں۔
- المحرر الوجیز فی تفسیر الکتاب العزیز، اس کے مولف ابن عطیہ ہیں۔
- تفسیر القرآن العظیم، اس کے مولف ابن کثیر ہیں۔

دوم: تفسیر بالرائے

اس طریق کار سے مراد ہے کہ مفسر کلام عرب اور بات کہنے میں اس کے اسالیب، پھر عربی الفاظ کے معانی اور ان کی دلالت کے طریقے، نزول (وحی) کے اسباب، ناسخ و منسوخ وغیرہ کو جاننے کے بعد قرآن کی تفسیر میں اجتہاد کرے۔
تفسیر کے اس منہج پر اعتماد کرنے میں علماء کے دو موقف ہیں۔ پہلا یہ کہ یہ تفسیر القرآن بالرائے جائز نہیں ہے۔ دوسرا موقف یہ ہے کہ یہ اجتہاد کے طریقے پر جائز ہے۔ اس حقیقت میں غور کرنے سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ اختلاف محض لفظی ہے، حقیقی نہیں ہے۔ اس کی توضیح یہ ہے کہ رائے مطلقاً بری نہیں ہوتی۔ کبھی رائے قابل تعریف بھی ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جو کسی معتبر دلیل کی بنیاد پر ہو۔ اس قسم کی رائے کے قبول کرنے کے بارے میں اہل علم میں کوئی اختلاف نہیں ہے۔ رائے قابل مذمت بھی ہوتی ہے، یہ وہ رائے ہوتی ہے جو نفسانی خواہش کی بنیاد پر ہو۔ شریعت اور عقل کی بنیاد پر اس کی کوئی تائید نہیں کرتا نہ ہی اسے درست قرار دیتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُؤَلِّفَ	تالیف کرنے والا	النَّاسِخِ	منسوخ کرنے والا	بِإطلاقٍ	مطلقاً، ہر حال میں
مُؤَلَّفَ	تالیف شدہ	الْمَنسُوخِ	منسوخ شدہ	استَنَدَ	وہ بنیاد پر ہے
اجتِهَادِ	عقل کو دین میں استعمال کرنا	مَوقَفَان	دو نقطہ ہائے نظر	مُعتَبَرٍ	قابل اعتماد
الْمُفَسِّرِ	تفسیر کرنے والا	الْمُتَأَمَّلُ	جس میں خوب غور ہوا ہو	مَذمُومٍ	قابل مذمت
أسَالِيبَ	اسلوب کی جمع، طریقے	خَلافُ	اختلاف رائے	الْهَوَى	نفسانی خواہش
دَلالَة	کسی بات کی دلیل ہونا	لا يُذَمُّ	اس کی مذمت نہیں کی جاتی	يُؤَيِّدُ	اس کی تائید کی جاتی ہے
استَنَدَ إلى دَلِيلٍ مُعتَبَرٍ		جو کسی قابل اعتماد دلیل کی بنیاد پر ہو		يَسدَدُ	وہ درست قرار دیتا ہے

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

ولا شَكَّ أنّ الذين قالوا بجوازِ تفسيرِ القرآنَ بالرَّأي لَم يَقصدوا تفسيرَ القرآنَ بِمُطلقِ الرأي، وإنّما قَيَّدُوه بالرأي الْمُعتبَرِ والْمُستَنَدِ إلى الدَّليلِ، ولَم يَعتبِروا أو يَلتَفِتُوا إلى الرأي المستندِ إلى الْهَوَى. وبِهَذَا يُؤَوَّلُ الْخِلافَ فِي هذه الْمَسأَلَةِ إلى خلافٍ لَفظِيٍّ لَيسَ إلا.

ونَقتَصِرُ فِي هذا المقامِ على مثالٍ واحدٍ لِهَذَا النَّوعِ من التفسيرِ، وهو ما أورَدَهُ الإمامُ الرازيُّ عند تفسيرِ قوله تعالى: "مَنْ كَانَ يُرِيدُ الْحَيَاةَ" (هود:15) قال: يَندَرِجُ فيه الْمُؤمنَ والكَافرَ والصِّدِّيقَ والزِّنديقَ؛ لأنّ كل أحدٍ يريدُ التَّمَتُّعَ بِلَذَّاتِ الدُّنيَا وطَيِّبَاتُهَا، والانتفاعُ بخَيرَاتِها وشَهوَاتِهَا، ثُم قال: إلا أنّ آخرُ الآيةِ يَدُلُّ على أنّ الْمُرَادَ هو الكَافِرُ، لأن قَولَهُ تعالى بعدُ: "أُولَئِكَ الَّذِينَ لَيْسَ لَهُمْ فِي الآخِرَةِ إِلاَّ النَّارُ" لا يَلِيقُ إلا بالكُفَّارِ، وواضحٌ أنّ هذا التفسيرَ للآيةِ يعتمد على إعمَالِ الرأي الذي يَسنُدُهُ الدليلَ ويَسدَدَهُ. ومن أهم كتب التفسير بالرأي نذكر ما يأتي:

ـــ البَحرُ الْمُحِيطُ، ومؤلِّفُهُ أبو حَيَّان الأندلسي الغرناطي.

ـــ رُوحُ الْمَعَانِي، ومؤلِّفه الألوسي .

وبِمَا تَقَدَّمَ يُعلَمُ، أنّ هذا التقسيمَ لتفاسيرِ القرآنِ الكريمِ، ليس تقسيمًا حديًّا وفاصلاً بين نَوعَي التفسيرِ، بل هو عندَ التَّحقيقِ تَقسِيمُ اصطلاحي، جَرَى عليه أهل العلم، وخَاصَّةُ الْمُتَأَخِّرُونَ منهم، كما قَسَّمُوا مَدَارِسُ الفقه، إلى مدرسةِ الرأي ومدرسةِ الْحَدِيث؛ وهُم يُعنُّونَ بذلك الْمَنهَجِيَّةَ الغَالِبَةَ والسَّائِدَةَ فِي كلِ مدرسةٍ من كِلتَا الْمَدرَستَيْنِ، دونَ أن يعني ذلكَ بِحَالٍ، اقتِصَارِ هذه المدرسةِ أو تلك على منهجِ الرأي فحَسبَ أو مَنهَجَ الْحَدِيثِ. (ماخوذ من مقالة: التفسير بالمأثور والتفسير بالرأي www.islamweb.org)

اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ انہوں نے جب تفسیر القرآن بالرائے کے جواز کی بات کی ہے تو اس سے مطلق رائے مراد نہیں ہے۔ انہوں نے اسے اس رائے کے ساتھ مخصوص کیا ہے جو قابل اعتبار ہو اور کسی دلیل کی بنیاد پر ہو۔ انہوں نے اس رائے کا اعتبار نہیں کیا اور نہ ہی اس کی جانب ملتفت ہوئے ہیں جو کہ خواہش نفس کی بنیاد پر ہو۔ اس طرح سے اس مسئلے میں اختلاف کی تاویل کی گئی ہے کہ یہ لفظی اختلاف کے سوا کچھ نہیں۔

اس مقام پر ہم اس قسم کی تفسیر کی صرف ایک مثال پر اکتفا کرتے ہیں۔ یہ وہ ہے جو امام رازی اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کی تفسیر میں لائے ہیں کہ "جو کوئی زندگی کا ارادہ کرے"۔ انہوں نے کہا: اس میں مومن، کافر، صدیق اور دہریہ سب ہی شامل ہیں کیونکہ ان میں سے ہر ایک لذات دنیا اور اس کی اچھی چیزوں سے لطف اندوز ہونا چاہتا ہے اور اس کی اچھائیوں اور خواہشات سے فائدہ اٹھانا چاہتا ہے۔ پھر انہوں نے کہا: "اس آیت کا آخری حصہ دلیل ہے کہ اس سے یہاں مراد کافر ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کا قول اس کے بعد ہے: "یہ وہی ہیں جن کا آخرت میں سوائے آگ کے کوئی حصہ نہیں ہے۔" یہ بات سوائے کفار کے کسی کے لئے مناسب نہیں ہے۔ واضح ہے کہ آیت کی یہ تفسیر ایسی رائے سے کی گئی ہے جس کی بنیاد دلیل پر ہے اور وہ اس کی تائید کرتی ہے۔ تفسیر بالرائے کی اہم تفاسیر میں سے ہم درج ذیل کا ذکر کریں گے:

- البحر المحیط، اس کے مولف ابو حیان الاندلسی الغرناطی ہیں۔
- روح المعانی، اس کے مصنف الوسی ہیں۔

جیسا کہ یہ گزر چکا ہے کہ یہ قرآن کریم کی تفاسیر کی اقسام ہیں۔ یہ کوئی ایسی تقسیم نہیں ہے جس کی علیحدہ حد مقرر ہو۔ تحقیق کے اعتبار سے یہ اصطلاحی تقسیم ہے جو اہل علم، خاص طور پر بعد کے دور کے علماء، میں جاری ہے۔ یہ بالکل ایسا ہی ہے کہ انہوں نے فقہ کے مدارس کو اہل الرائے اور اہل الحدیث میں تقسیم کر لیا۔ انہوں نے غالب طریق کار کی بنیاد پر ان میں سے ہر مدرسے کو یہ عنوان دیا، نہ کہ یہ کہ یہ مدرسہ ہر حالت میں صرف رائے کے طریقے پر یا حدیث کے طریقے پر عمل کرے گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
قَيَّدُوه	انہوں نے اس پر قید لگائی	الزِّنديقَ	دہریہ، خدا کا منکر	يَلِيقُ	وہ مناسب ہوتا ہے
يَلتَفِتُوا	وہ اس طرف متوجہ ہوئے	التَّمَتُّعَ	فائدہ اٹھانا	اصطِلاحي	اصطلاحی اعتبار سے
يُؤَوَّلُ	اس کی تاویل کی جاتی ہے	لَذَّات	لذتیں	جَرَى عليه	انہوں نے اسے جاری کیا
أورَدَ	وہ لایا	الانتِفَاعُ	نفع حاصل کرنا	الْمُتَأَخِّرُونَ	بعد کے دور کے اہل علم
يَندَرِجُ	وہ شامل ہوتا ہے	شَهوَاتِ	نفسانی خواہشات	السَّائِدَةَ	غالب

ه– أشهُرُ كُتُبُ التَفسِيْرِ

(1) تفسيرُ الطَّبَرِيِّ: واسْمُه "جامعُ البَيَان عن تَأْوِيلِ القُرآن" لإمامِ الْمُفَسِّرِينَ، أولِ مَنْ دَوَّنَ علْمَ التفسير "محمد بْنِ جريرِ الطَّبَرِيِّ" المتوَفَّى سنةَ 310هـ. جَمَعَ فيه أقوالَ الصحابة والتابعيْنَ وتابعيهم. ويُعَدُّ هذا الكتابُ الْمَرجِعَ الأولَ فِي تفسيرِ القرآنِ الكريْمِ. اعْتَمَدَه مَرْجعاً كلُّ من جاء بعدَه ممن أَلَّفَ فِي تفسيرِ القرآنَ.

(2) تفسيْرُ الكَشَّافُ: اسْمُهُ "الْكَشَّافُ عن حَقَائِقِ التَّنْزِيل وعُيُون الأَقَاوِيلَ فِي وُجُوه التَأْوِيلَ" للإمام أبو القَاسمِ مَحمُودُ بنُ عُمَرَ الزَّمَخشَرَيُّ الْخَوارِزَمِيُّ المتوَفَّى سنةَ 468هـ. وأما قيمَةُ هَذَا التَّفسِيْرِ، فهو تفسير لَم يَسبَقْ مُؤَلِّفَهُ إليه، لما أبَانَ فيه من وُجُوه الإعجَازِ فِي غَيْرِ مَا آيَةٌ منَ القُرآن، ولَمَّا أظهَرَ فيه من جَمَالُ النَّظمِ القُرآنيِّ وبَلاغَتُهُ، وليس كَالزَّمَخشَرِيِّ مَن يَستَطِيعُ أنْ يَكشَفَ لنا عَن جَمَالِ القرآنِ وسَحرِ بَلاغتَه، لَمَا بَرَعَ فيه منَ الْمَعرِفَة بكَثِيْرٍ منَ العُلُوم، لاسيَّمَا ما بَرَزَ فيه منَ الإلْمَامِ بَلغَةُ العَرَب، والْمَعرِفَةُ بأشعَارِهِمْ، وما امتَازَ به منَ الإحَاطَة بعُلُوم البَلاغَة، والبَيَان، والإعرَاب، والأَدَب، ولَقَدْ أَضْفَى هذا النُبُوغِ العلميِّ والأَدَبِيِّ عَلَى تَفسِيْرِ الكشَّاف ثوباً جَمِيلاً لَفَّتَ إلَيه أَنظَارَ العُلَمَاءِ وعَلَّقَ بِهِ قُلُوبُ الْمُفَسِّرِينَ.

ه۔ تفسیر کی مشہور ترین کتب

(۱) تفسیر طبری: اس کا نام "جامع البیان عن تاویل القرآن" ہے۔ یہ امام المفسرین کی ہے، جنہوں نے سب سے پہلے علم تفسیر کو مدون کیا، یعنی محمد بن جریر الطبری (وفات ۳۱۰ھ)۔ انہوں نے اس میں صحابہ، تابعین اور تبع تابعین کے اقوال جمع کیے ہیں۔ یہ کتاب قرآن کریم کی تفسیر کا ماخذ اول بن گئی ہے۔ اس ماخذ پر ہر اس شخص نے اعتماد کیا ہے جس نے ان کے بعد تفسیر قرآن لکھی ہے۔

(۲) تفسیر کشاف: اس کا نام "الکشاف عن حقائق تنزیل و عیون الا قاویل فی وجوہ التاویل" ہے۔ یہ امام ابو القاسم محمود بن عمر الزمخشری الخوارزمی (وفات ۴۶۸ھ) کی تفسیر ہے۔ اس تفسیر کی قدر و قیمت یہ ہے کہ یہ وہ تفسیر ہے جس سے پہلے ایسی تالیف نہیں کی گئی۔ جس طرح سے اس میں آیات قرآنیہ کے معجزے کے پہلو کو انہوں نے واضح کیا ہے، وہ اس کے علاوہ کہیں نہیں ہے۔ جس طرح سے اس میں قرآن کی تنظیم و ترتیب اور اس کی بلاغت کے جمال کو ظاہر کیا ہے۔ زمخشری جیسا کوئی شخص نہیں ہے جو قرآن کے جمال اور اس کی بلاغت کے جادو کو کھولنے کے قابل ہو۔ جیسا کہ وہ کثیر علوم کو جاننے کے ماہر ہوئے، یقیناً عرب کی بلاغت، ان کے اشعار کی پہچان کے علم میں ویسا کوئی ماہر نہ تھا۔ جس طرح سے وہ علوم بلاغت، بیان، اعراب، ادب کا احاطہ کرنے میں ممتاز ہیں (ویسا کوئی نہ تھا)۔ ان کی اس علمی و ادبی مہارت نے تفسیر کشاف کو ایسا خوبصورت لباس پہنا دیا ہے کہ علماء کی نظریں اس کی جانب متوجہ ہوتی ہیں اور ان کے دل اس سے معلق رہتے ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمَرجِعَ	ماخذ	أبَانَ	اس نے واضح کیا	البَيَانِ	علم بلاغت
اعْتَمَدَ	اس نے اعتماد کیا	الإعجَازِ	معجزہ	الإعرَابِ	الفاظ پر اعراب لگانا
الْكَشَّافُ	ظاہر کرنے والی روشنی	النَّظمِ	تنظیم و ترتیب	الأدَبِ	ادب، لٹریچر
التَّنْزِيل	درجہ بدرجہ نازل ہونے والی وحی	بَلاغَة	فصاحت و بلاغت	أضْفَى	اس نے دیا
عُيُونِ	چشمے، عین کی جمع	سَحرِ	جادو	النُبُوغِ	شاندار مہارت
الأَقَاوِيلَ	آراء، قول کی جمع	بَرَعَ	وہ ماہر ہو گیا	لَفَّت إلَيه	اس نے پہنایا
قِيمَةُ	قیمت	الإلْمَامِ	علم	أنظَار	نظریں
لَم يَسبَقْ	اس سے پہلے کوئی نہیں ہے	الإحَاطَة	گھیرنا، احاطہ کرنا	عَلَّقَ	وہ معلق ہوا

(3) مَفاتيحُ الغَيب للفَخرِ الرَّازيِّ: هُوَ مُحَمَّدُ بن عُمَرَ فَخرُ الدِّينَ الرَّازِيُّ الْمُتَوفي سَنَةً 606هـ. الْمُفَسِّرُ الفَقيهُ الْمُتَكَلِّمُ إمَامُ وَقْتُهُ فِي العُلُومِ العَقليَّة. تَفسيْرُ الفخر الرازي "مَفَاتِيحُ الغَيبُ" من التفاسيرِ الْمُطوَّلَة وَيَقَعُ فِي اثنَيْنِ وثَلاثِينَ جُزءًا في طَبعَة.

وطريقَةُ الفَخرِ الرَّازيِّ في تَفسيْرِه أنّه يَعنى بذكرِ مُنَاسَبَة السُّوَر بَعضُهَا لبَعض، ومُناسبة الآيَات بَعضُهَا لبَعض فَيَذكُرُ أكثَرُ من مُناسبة. ويُلاحظُ على بَعضِ هَذه الْمُنَاسَبَات أنّها بَعيدَةً أو فيهَا تَكلَّف، كما أنّه يعنى بذكرِ أسبابِ النّزُول. فَيَذكُرُ للآية الوَاحدَة سَبَبًا أو أكثرَ من سببٍ حَسبُ ما رَوَي فيها ويَذكُرُ وُجُوهُ القراءَاتِ ووُجُوهُ الإعراب، ويعنَى باللُّغَة، فتجدُ له مَبَاحثَ لُغويَّةٌ قَصيْرَةٌ لتَحقيقِ بعضِ اللَّغويَات.

ويُشيْرُ إلى القواعد الأصولية، وبتَوسُّعِ في الْمُبَاحَثَات الفقهيّة فَيَعنى كثيرًا بمذهَب الشافعيِّ وتَحقيقه وتَرجيح آرائه والرَّدِّ على مُخَالفيهَا كما أنّهُ في مَسأَلَة آيات الصِّفَات يَجريهَا على طَريقَة الأشعَريِّ في مَذهَبه، ويَرِدُّ على أقوال الْمُعتزِلَة في مَسأَلَة الصِّفَات وغَيْرِهَا، ويُفنِّدُ أقوالَهُم وكذلك يعنى بذكرِ آراءِ الفَلاسفَة ونَظريَاتهم في الكَون ويُفَنِّدُهَا وقد استَطرَدَ في الْمَبَاحث الفَلسَفيَّة والكَلامِيَّة. ولذَا قَالَ بَعضُ العُلَمَاءِ فيه كُلُّ شَيءٍ إلا التَّفسيْرَ، وهذا القولُ وإنْ كان فيه مُبَالَغَةٌ إلا أنه يَشعُرَ باستطرَادَاتِ الفخرِ الرازيِّ في تَقرير بَعضُ قَضَايَا التَّفسيْر.

(۳) فخر الدین رازی کی مفاتیح الغیب: وہ محمد بن عمر فخر الدین رازی (وفات ۶۰۶ھ) ہیں۔ آپ مفسر، فقیہ، متکلم (علم کلام کے ماہر) اور علوم عقلیہ میں اپنے وقت کے امام تھے۔ فخر رازی کی کی تفسیر "مفاتیح الغیب" طویل تفاسیر میں سے ہے اور طباعت میں ۳۲ اجزا پر مشتمل ہے۔

فخر رازی کا تفسیر میں طریقیہ یہ ہے کہ وہ سورتوں کی ایک دوسرے سے مناسبت بیان کرتے ہیں اور آیات کی بھی ایک دوسرے سے مناسبت بتاتے ہیں۔ وہ جو بیان کرتے ہیں مناسبت سے بھی کچھ زیادہ ہوتا ہے۔ بعض مناسبتوں میں محسوس ہوتا ہے کہ وہ بہت دور کی کوڑی لائے ہیں یا ان میں تکلف پایا جاتا ہے جیسا کہ انہوں نے اسباب نزول کے ذکر میں کیا ہے۔ وہ روایتوں کے مطابق ایک آیت (کے نزول) کا ایک سبب یا بہت سے اسباب بیان کر دیتے ہیں۔ وہ مختلف قراءتوں اور اعراب یعنی زبان کی جہتیں بیان کرتے ہیں۔ بعض لغوی بحثوں کی تحقیق میں آپ ان کے ہاں چھوٹے لغوی مباحث پاتے ہیں۔

وہ اصول (فقہ کے) قواعد کی طرف اشارہ کرتے ہیں کیونکہ فقہی مباحث یعنی شافعی مسلک کے بارے میں ان کی معلومات وسیع ہیں۔ اس کی تحقیق، ان (شافعی) کی آراء کو ترجیح دینا اور ان سے اختلاف کرنے والوں کا رد کرنا (ان کا خاصہ ہے)۔ یہی معاملہ انہوں نے مسئلہ صفات کی آیات میں کرتے ہوئے انہوں نے اشعری مسلک اختیار کیا ہے۔ انہوں نے مسئلہ صفات میں معتزلہ وغیرہ کے نقطہ ہائے نظر کا رد اور ان کے اقوال کی تردید کی ہے۔ اسی طرح وہ مسئلہ کون میں فلسفیوں اور ان کے نظریات کو بیان کر کے ان کی تردید کرتے ہیں۔ آپ فلسفیانہ اور کلامی مباحث میں بہت تیزی سے ادھر سے ادھر جاتے ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بعض علماء نے کہا کہ "اس (تفسیر رازی) میں سوائے تفسیر کے سب کچھ ہے۔" اس قول میں اگرچہ مبالغہ ہے مگر بعض تفسیری مسائل میں رازی کی تیزی سے کی جانے والی تبدیلیوں کو یہ بیان کرتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُنَاسَبَةِ	مناسبت	مُبَاحَثَاتِ	بحثیں	الفَلاسفَةَ	قرون وسطی کے فلسفی
السُّوَرِ	قرآن کی سورتیں	تَرجيحِ	ترجیح دینا	نَظرِيَات	نظریات
تَكَلَّفَ	اس نے تکلف کیا	الرَّدِّ	رد کرنا، تردید کرنا	استَطرَدَ	وہ تیزی سے بدلتا ہے
اللَّغوِيَاتِ	فضولیات، لغویات	مُخَالفيهَا	اختلاف کرنے والے	الكَلامِيَّة	علم کلام سے متعلق
يُشيْرُ	وہ اشارہ کرتا ہے	الأشعَرِيِّ	اشعری مکتب فکر	يَشعُرَ	وہ محسوس ہوتا ہے
القواعدِ	قواعد وضوابط	الْمُعتَزِلَة	معتزلہ مکتب فکر	تَقرِيرِ	بیان کرنا
الأصولية	اصول فقہ سے متعلق	مَسأَلَة الصِّفَات	صفات باری کا مسئلہ	قَضَايَا	مسائل
تَوَسُّعِ	وسعت	يُفَنِّدُ	وہ رد کرتا ہے		

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

(4) تفسيرُ القُرطُبي: اسْمُهُ "الْجامعُ لأحكامِ القرآن" للإمام أبي عبد الله محمد بْن أحْمدَ الأنصاري القُرطُبيِّ المتوَفَّى سنةَ 671هـ. وطَرِيقَتُهُ في التفسير: أنْ يُذْكرَ الآياتَ ثُم يُذكَرَ تفسيرَها مِنَ الْمأْثورِ والْمعقُولِ ويَذكُرُ الأحكامَ الفقْهِيَّةَ ومَذَاهبَ الفقهاء عندَ التَعَرُّضِ لآياتِ الأحكامِ، كما يَهْتَمّ بالقِرَاءَاتِ وأَوْجُهِ الإعْرابِ. وهو مِنَ التفاسيرِ الْمُطَوَّلةِ الْمُفَصَّلَةِ.

(5) تفسير القرآن العظيم: للحَافظ الْمُحدِّث الْمُؤرِّخ "إسْمَاعيلَ بْن كثير الدمَشْقيِّ" المتوفَّى سنة 774هـ ويُعْرَفُ ب "تَفسيرِ ابْن كثير". وهذا الكتابُ أشهُرُ ما أُلِّفَ في التفسيرِ بالْمَأْثُورِ، ويُعَدُّ الْمَرْجعَ الثانيَ بعدَ تفسيرِ الطَّبَريِّ. اعْتَمَدَ فيه تفسيرَ القرآنَ بالقُرآن، ثُم بالْحَديث، وما وَرَدَ عن الصحابة رضي الله عنهم، والسَّلَف الصَّالح، ولا غِنًى لطالب العلم عنه.

(6) تفسير البحرِ الْمُحيط: للإمام النَّحْويِّ، الْمُفسِّر "محمد بْن يُوسُفَ بْنِ عَليٍّ بن حَيّان الأنْدَلُسيِّ" المتوفَّى سنة 745هـ. وُيعَدُّ هذا الكتابُ الْمَرجِعَ الأولَ في وُجُوهِ إعراب ألفاظِ القرآنِ الكريْمِ، والْمَسَائلِ النَّحْويَّةِ، ومَعرفَةِ وُجُوهِ القراءات وأسبابِ النُّزُولِ.

(7) فَتْحُ القَدير: للإمام الْمُحدِّث الفَقيه "محمد بْن عَليٍّ الشَّوْكَانيِّ" المتوفَّى سنة 1250هـ وُيعَدُّ هَذا الكتابُ أصْلاً من أُصُول التفسيرَ. اسْتَفَادَ من كُتُبِ السابقِيْنَ وزَادَ عليها. وطريقتُه في التفسيرِ: أن يُذكَرَ الآياتُ ثُم يُبيِّنَ معناها، وُيوردُ القِرَاءَاتَ الْمُتَعَدِّدَةَ، وقُرَّاءَهَا، ويُعْرِبُ كثيْراً من الألفاظِ، ويُذكَرُ مَذَاهبَ الفقهاءِ في آياتِ الأحكَامِ.

وهُنَاكَ كثيرٌ مِن التفاسيرِ الْمُختَصَرَةِ التي تَقْتَصِر على شرح مَعَاني الألفاظِ، وبَيَانٍ مُوجَزٍ من التفسيرِ. (ماخوذ من تعليم اللغة العربية، جامعة الإسلامية مدينة منورة)

(۴) تفسیر قرطبی: اس کا نام "الجامع لاحکام القرآن" ہے اور یہ امام ابو عبد اللہ محمد بن احمد الانصاری القرطبی (وفات ۶۷۱ھ) کی (تصنیف) ہے۔ تفسیر میں ان کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیات کو بیان کرتے ہیں پھر اس کی تفسیر ماثور اور عقلی طریقے سے بیان کرتے ہیں۔ وہ آیات احکام کے سامنے فقہی احکام اور فقہاء کے نقطہ ہائے نظر کو بیان کرتے ہیں۔ اسی طرح آپ مختلف قراءتوں اور اعراب کی جہتوں کو بیان کرتے ہیں۔ یہ بھی طویل اور مفصل تفاسیر میں سے ایک ہے۔

(۵) تفسیر القرآن العظیم: یہ حافظ محدث مورخ اسماعیل بن کثیر الدمشقی (وفات ۷۷۴ھ) کی (تصنیف) ہے اور تفسیر ابن کثیر کے نام سے مشہور ہے۔ یہ کتاب تفسیر بالماثور میں تالیف کی جانے والی کتب میں مشہور ترین ہے اور تفسیر طبری کے بعد دوسرا ماخذ ہے۔ اس میں انہوں نے تفسیر القرآن بالقرآن، پھر حدیث، پھر جو صحابہ رضی اللہ عنہم اور سلف صالحین سے روایت ہوا ہے، پر اعتماد کیا ہے۔ کوئی طالب علم اس سے پہلو تہی نہیں کر سکتا۔

(۶) تفسیر بحر المحیط: یہ نحوی امام اور مفسر محمد بن یوسف بن علی بن حیان الاندلسی (وفات ۷۴۵ھ) کی (تصنیف) ہے۔ یہ کتاب قرآن کریم کے الفاظ کے اعراب کی جہتوں، نحوی مسائل، قراءتوں کی جہتوں کے علم اور اسباب نزول میں مرجع اول کی حیثیت رکھتی ہے۔

(۷) فتح القدیر: یہ امام محدث اور فقیہ محمد بن علی الشوکانی (وفات ۱۲۵۰ھ) کی تفسیر ہے۔ یہ کتاب اصل میں اصول تفسیر کی کتاب ہے۔ اس میں انہوں نے سابقہ کتب سے استفادہ کرتے ہوئے اس میں اضافہ کیا ہے۔ ان کا تفسیر کا طریقہ یہ ہے کہ وہ آیات بیان کرتے ہیں، پھر ان کے معنی کی وضاحت کرتے ہیں، پھر وہ مختلف قراءتوں اور قاریوں کو بیان کرتے ہیں، پھر وہ کثیر الفاظ کے اعراب بیان کرتے ہیں اور احکام کی آیات میں فقہاء کے نقطہ ہائے نظر بیان کرتے ہیں۔

اس کے علاوہ بہت سی مختصر تفاسیر بھی ہیں جن میں محض الفاظ کے معانی بیان کرنے پر اکتفا کیا گیا ہے اور تفسیر کو مختصراً بیان کیا گیا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الفِقْهِيَّةَ	علم فقہ سے متعلق	أَوْجُه	مختلف شکلیں	قُرَّاءَ	قرآن کا قاری
التَعَرُّضِ	سامنا کرنا	الْمُطَوَّلَة	طویل	مَذَاهِبَ	مکتب فکر، مذہب کی جمع
يَهْتَمّ	وہ اہتمام کرتا ہے	الْمُفَصَّلَة	تفصیلی	مُختَصَرَة	مختصر
القِرَاءَات	پڑھنا، قراءۃ کی جمع	الْمَسَائِلِ	مسائل	مُوجَزٍ	کم الفاظ میں زیادہ معنی

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

نَمُوذَج للتَفسِيْر	تفسیر کا نمونہ

تفسير الاسْتِعَاذَة

قال الله تعالى: "فَإِذَا قَرَأْتَ آلقُرآنَ فَآسْتَعِذْ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَجِيمَ."

هذا أمرٌ من الله سُبحَانَهُ وتعالى للعَبْد إذا أرادَ أن يقرَأَ القرآنَ أنْ يَستَعيذَ بالله مِنَ الشيطان الرجيم قَبلَ البَدْء في القراءة. ومعنَى "أَعوذ بالله من الشيطان الرجيم" أي اسْتَجيرُ وأَتَحَصَّنُ بالله من الشيطان أَن يَضُرَّني في ديني ودُنيَايَ أو يَصُدَّني عن فعْلِ ما أُمِرْتُ به، أَو يُحِثُّنِي على فعلٍ مَا نُهِيتُ عنه. والاَسْتِعَاذَةُ هِي الالْتِجَاء إِلَى الله من شَرِّ كل ذي شَرٍّ . والشيطانُ هُو البَعِيدُ بِفسْقِه عَن كُلِّ خيرٍ، والرَّجِيمُ: فَعِيلٌ بِمَعنَى مَفعُولٌ أي أَنَّهُ مَرْجُومٌ مَطرُودٌ عن الْخَيرِ.

تفسير البَسْمَلَة

تُستَحبُّ البسملة فِي أوَّلِ كُلِّ قَولٍ و عَمَلٍ. وقد اشتَمَلَتْ البسملةُ على ثلاثةِ أَسْمَاءِ من أَسْماء اللهِ الحُسْنَى:

أحدُها، الله: وهو عَلَمُ لِرَبِّ العالَمينَ لَم يُسَمَّ به غيرُه سبحانه وتعالى.

والثاني، الرَّحْمَنُ: وهو اسمٌ مشتقٌّ مِنَ الرَّحْمَة. يَدُلُّ على شُمُولِ رَحْمَتِه سبحانه وتعالى فِي الدنيا للخلق جَميعاً وفِي الآَخرة للمؤمنِيْنَ خَاصَّةً. وهذا الاسمُ من الأَسْماء التي لَم يُسَمِّ الله بِهَا غيرُه كالْخَالِقِ والرَّزَّاقِ واللهِ ونَحو ذلك.

اعوذ باللہ کی تفسیر

اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جب تم قرآن پڑھو تو اللہ کی پناہ شیطان مردود کے شر سے مانگ لو۔"

یہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا حکم ہے جو بندے کے لئے ہے کہ جب وہ قرآن پڑھنے کا ارادہ کرے تو تلاوت شروع کرنے سے پہلے اللہ سے پناہ طلب کرے، شیطان مردود کے خلاف۔ "اعوذ باللہ من الشیطان الرجیم" کا معنی یہ ہے کہ میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اور اللہ ہی کی مدد سے قلعہ بند ہوتا ہوں، شیطان کے خلاف کہ وہ مجھے میرے دینی اور دنیاوی معاملات میں نقصان پہنچائے اور مجھے اس کام سے روکے جس کا مجھے حکم دیا گیا ہے اور مجھے اس کا پر اکسائے جس سے مجھے منع کیا گیا ہے۔ استعاذہ ہر برائی والے کی برائی سے بچاؤ کے لئے اللہ تعالیٰ سے التجا ہے۔ شیطان وہ ہے جو اپنی سرکشی کے باعث ہر خیر سے دور ہے۔ رجیم، مفعول کے معنی میں فعیل (صفت) ہے یعنی اسے مار مار کر خیر سے دور کر دیا گیا ہے۔

بسم اللہ کی تفسیر

ہر قول و عمل کے آغاز میں بسم اللہ پڑھنا مستحب ہے۔ بسم اللہ اللہ تعالیٰ کے تین اسمائے حسنیٰ پر مشتمل ہے:

ان میں سے ایک "اللہ" ہے جو کہ رب العالمین کا نام ہے۔ یہ نام اس کے علاوہ، جو سبحانہ و تعالیٰ ہے، کسی اور نہیں دیا جا سکتا۔

دوسرا "رحمان" ہے جو کہ رحمت سے اسم مشتق ہے۔ یہ دنیا میں پوری مخلوق کے اس کی رحمت میں شامل ہونے اور آخرت میں صرف اہل ایمان کے لئے خاص ہونے کی دلیل ہے۔ یہ نام بھی ان ناموں میں سے ہے جو اللہ کے علاوہ کسی اور کے لئے استعمال نہیں کیے جا سکتے ہیں جیسے خالق، رازق وغیرہ۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الاسْتِعَاذَة	پناہ مانگنا، اعوذ باللہ پڑھنا	يُحِثُّني	وہ مجھے ترغیب دیتا ہے	البَسْمَلَة	بسم اللہ
البَدْءِ	شروع کرنا	نُهِيتُ	میں منع کیا گیا	عَلَمُ	نام
اسْتَجِيرُ	میں پناہ مانگتا ہوں	الالْتِجَاء	التجا کرنا	يَدُلُّ على	اس کا مطلب ہے
أَتَحَصَّنُ	میں قلعہ بند ہوتا ہوں	مَرْجُومٌ	جسے پتھر مارے گئے	شُمُولِ	شامل کرنا
يَضُرَّني	وہ مجھے نقصان دیتا ہے	مَطرُودٌ	نکالا گیا، مردود		
يَصُدِّني	وہ مجھے گمراہ کرتا ہے	فَعِيلٌ بِمَعنَى مَفعُولٌ	فعیل (صفت) کے وزن پر اسم مفعول		

وأما ثالثُها فَهُوَ الرَّحِيمُ: وهو اسمٌ مُشتَقٌ من الرحْمة أيضا. وهُو يدلُّ على الرحْمة الْخاصَّة بالْمؤمنينَ فِي الآخرة كما في قوله تعالى: "وكان بالمؤمنين رحيمًا." وهذا من الأسْماء التي سَمَّى اللهُ بهَا غيرَه، فوَصَفَ الرسولَ صلى الله عليه و سلم به في قوله تعالى "بالْمؤمنين رَءُوفٌ رَحِيمٌ". ومعنَى البسملة: أبتَدِئُ قِرَاءَتِي أو أفتَتِحُ قراءتِي وشأنِي كُلَّهُ مُتَبَرَّكًا باسمِ اللهِ الرحمٰنِ الَّذِي وَسِعَتْ رحْمتُه كل شيءٍ، الرحيمُ الذي خَصَّ المؤمنينَ برحْمته فِي الآخرة.

تیسرا نام "الرحیم" ہے۔ یہ بھی رحمت ہی سے اسم مشتق ہے۔ یہ آخرت میں اہل ایمان پر خاص رحمت کی دلیل ہے جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے کہ "وہ مومنین پر رحیم ہے۔" یہ وہ نام ہے جو اللہ کے علاوہ دوسروں کو بھی دیا جا سکتا ہے۔ اللہ تعالی کے ارشاد میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت بیان ہوئی ہے کہ "آپ مومنوں کے لئے رؤف ورحیم ہیں۔" بسم اللہ کا مطلب ہے کہ میں اپنی قراءت کا آغاز کرتا ہوں اور اپنی قراءت اور تمام معاملات کو اللہ کے نام کی برکت سے شروع کرتا ہوں، جو کہ رحمان ہے اور اس کی رحمت ہر چیز کے لئے وسیع ہے، جو کہ رحیم ہے، جس کی رحمت آخرت میں خاص اہل ایمان کے لئے ہو گی۔

تفسير الفَاتِحَةُ الكِتابُ

مُفرَدات

الْحَمْد: الثَّنَاء بالْجَميلِ، وهو أَعَمُّ من الشُّكرِ، وضِدُّهُ الذَّمُّ.

رَبّ العالَمين: خَالقُهُم ورَازِقُهم ومُدَبِّرُ شئونهم. والعالَمين جَمعُ عَالَمٍ وهُو الْخَلْق.

مَالك: الْمالكُ والْمَلكُ والْمَليكُ: صَاحبُ الْمُلْكَ الْمُتَصَرِّفُ فيه.

يَوْم الدِّين: يَوْمُ الْجَزاء وهُو يومُ القِيامَة. دَانَ فُلانٌ فُلانًا يَدينُه بِمَعْنَى جَازَاه.

اهْدِنَا: دُلَّنا وَوَفِّقْنا.

الصِّراط الْمسْتَقيم: الطَّريقُ الواضِحُ الذي لا اَعْوجَاجَ فيه.

الْمغْضُوب عَلَيْهِم: أي الذين غَضِبَ الله عليهم وهُمُ اليَهُودُ وأمثالُهم مِمَّن عَرَفَ الْحقَّ وتَرَكَه.

ولا الضَّالِّين: الضَّالُّونَ هم الذين لَم يَهْتَدُوا إلى الْحقِّ وهم النَّصَارَى وأشباهُهم مِمَّن ضَلَّ عن الصِّراط الْمستقيم لأنَّهم قَالوا: "إنَّ اللهَ هُوَ الْمَسيحُ ابْنُ مَرْيَم."

فاتحۃ الکتاب کی تفسیر

انفرادی الفاظ

الحمد: خوبصورت ثناء۔ یہ شکر سے زیادہ عام ہے اور مذمت کے متضاد ہے۔

رب العالمین: ان کا خالق، رازق اور ان کے معاملات کی منصوبہ بندی کرنے والا۔ عالمین عالم کی جمع ہے اور وہ مخلوق ہے۔

مالک: مالک، ملک اور ملیک۔ جو کہ ملک کا مالک ہے اور اس میں تصرف کرنے والا ہے۔

یوم الدین: جزا کا دن اور وہ یوم قیامت ہے۔ فلاں نے فلاں کو دان کیا یعنی اس نے اسے جزا دی۔

اھدنا: ہمیں دکھا اور ہمیں توفیق دے۔

الصراط المستقیم: وہ راستہ جو کہ واضح ہے اور اس میں ٹیڑھا پن نہیں ہے۔

المغضوب علیھم: یعنی وہ جن پر اللہ نے غضب کیا۔ وہ یہود اور ان کی طرح کے لوگ ہیں جنہوں نے حق کو پہنچانا مگر پھر اسے ترک کر دیا۔

ولا الضالین: گمراہ لوگ جنہوں نے حق کی ہدایت حاصل نہ کی۔ یہ نصاری اور ان کی طرز کے لوگ کے ہیں جو صراط مستقیم سے بھٹک گئے کیونکہ انہوں نے کہا کہ "اللہ تو مسیح بن مریم ہی ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أبتَدِئُ	میں ابتدا کرتا ہوں	مُدَبِّرُ	تدبیر کرنے والا	وَفِّقْنا	ہمیں توفیق دے
أفتَتِحُ	میں افتتاح کرتا ہوں	شئُون	معاملات، شان کی جمع	الواضِحُ	واضح، روشن
مُتَبَرَّكًا	جسے برکت دی جائے	متصَرِّفُ	تصرف کرنے والا	آعْوِجَاجَ	ٹیڑھا میڑھا، گنجلک
أَعَمُّ	زیادہ عام	دَانَ يَدِينُ	وہ جزا دیتا ہے	لَم يَهْتَدُوا	وہ ہدایت نہیں پاتے
الذَّمُّ	مذمت	دُلَّنا	ہمیں دکھا	أشباهُ	ان کی طرح

الإعراب: بِسْمِ: الباء حَرفُ جَرٍّ ، اسم: مَجرُورٌ بالبَاءِ وهُما مُتَعَلَّقَان بمَحذُوف وهذا الْمحذوفُ إما أنْ يكونَ فعلا فَالتَّقديرُ حينَئذ: أَبْتَدِئُ باسمِ اللهِ أو أقرَأُ باسمِ اللهِ، وإمّا أن يكونَ اسْمًا فالتقديرُ حينَئذ: ابْتدائيَ بأسمِ اللهِ أو قراءتي بَاسمِ اللهِ. وتَحذفُ هَمْزَةُ الوَصلِ من "اسم" وتَوَصَّلَ البَاءُ بالسِّينَ خَطّاً فِيَ البسملة فقط.

العالَمين: مُلْحَقٌ بِجَمْعِ الْمُذكَّر السَّالَم يُعْرَبُ إعرابَه فيُرْفَعُ بالوَاوِ ويُنْصَبُ ويُجَرُّ بالياء.

إيّاكَ نَعْبُدُ: إيَّاك ضَميْرُ نصبٍ مُنفَصلٌ وَقَعَ مَفعُولا به تَقَدَّم على فِعْلِه، وهذا مِنَ الْمَوَاضِعِ التِي يَجبُ أن يؤتَى فيها بضميرِ النصبِ مُنفَصلا. وتَقديْمُهُ يُفيدُ القَصرِ أيْ نَعْبُدُك ولا نعبد غيرَك، ومثله فِي ذلك إياك نَسْتَعينُ.

اهْدنَا: اهْد فعلُ أمرٍ نَاقِصٍ يَائِيٍّ فهو مَبْنِيٌّ على حذف الياء. والْمرادُ به هنَا الدعاءُ بطلب الْهداية وهذا الفعلُ قدَ يَتَعَدَّى بنفسه كما في هذا الْمَوضِعِ، وقد يَتَعَدَّى ب "إلى" كما في قوله تعالى: "وإنّكَ لَتَهْدِي إلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ" وقد يَتَعَدَّى باللاَّم كما في قوله تعالى: "أَوَلَمْ يَهْدِ لَهُمْ كَمْ أَهْلَكْنَا مِنْ قَبْلِهِم مِنَ الْقُرُونِ". صراط الذين أَنْعَمْتَ عليهم: بَدَلٌ مِنَ الصِّرَاطِ المستقيمِ، أو عَطْفُ بَيَانٍ يُفسِّرُه. غَيْرِ: بَدَلٌ من الَّذين. ولا: لا هنا بِمَعنَى غَيْرُ وجيءَ بِهَا لتأكيد النَّفْي.

الاعراب (گرامر سے متعلق مسائل): بسم: با حرف جر ہے۔ اسم: یہ باء کی وجہ سے مجرور ہے یہ دونوں (باء اور اسم) ایک حذف شدہ لفظ (محذوف) سے متعلق ہیں۔ یہ محذوف یا تو فعل ہو سکتا ہے تو پھر تفصیل یہ ہو گی: میں شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے یا میں پڑھتا ہوں اللہ کے نام سے۔ یا پھر یہ (محذوف) اسم ہو سکتا ہے، تب پھر تفصیل یہ ہو گی: میری ابتداء اللہ کے نام سے ہے یا میرا پڑھنا اللہ کے نام سے ہے۔ "اسم" کا ہمزہ وصلی (یعنی الف) کو حذف کر دیا گیا ہے اور لکھنے میں باء کو سین سے ملا دیا گیا ہے۔ ایسا صرف بسم اللہ میں ہے۔

العالمین: یہاں جمع مذکر سالم (نہ کہ مکسر) کو ملایا گیا ہے۔ اس کے اعراب اس طرح دیے جاتے ہیں کہ رفع واوَ (یعنی العالمون) سے ہوتی ہے اور نصب اور جر یاء سے (یعنی العالمین)۔ (نوٹ: لیول ۱ اور ۲ میں متعلقہ اسباق کا دوبارہ مطالعہ کر لیجیے۔)

ایاک نعبد: ایاک ضمیر منصوب ہے جو فاصلے پر رکھی گئی ہے۔ یہ وہ مفعول ہے جو فعل سے پہلے لائی گئی ہے۔ یہ ان مقامات میں سے ہے جہاں ضمیر منصوب کو فاصلے پر لانا ضروری ہوتا ہے۔ اس کو (فعل سے) پہلے لانے کا فائدہ یہ ہوتا ہے کہ اس سے "قصر" کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے یعنی ہم صرف اور صرف تیری ہی عبادت کرتے ہیں۔ یہی معاملہ "ایاک نستعین" میں بھی ہے۔

اھدنا: اھد فعل امر ہے جو ناقص یائی ہے۔ اس میں یاء حذف ہوا ہے (یعنی اصل میں اھدی تھا، اب اھد ہو گیا ہے)۔ یہاں اس سے ہدایت کی طلب کی دعا ہے۔ یہ وہ فعل ہے جو اپنے اندر ہی متعدی ہے جیسا کہ اس موقع پر ہے۔ یہ اللہ تعالی کے ارشاد کے ساتھ متعدی ہے جیسا کہ "الی" کے ساتھ متعدی ہے۔ "بے شک آپ صراط مستقیم کی طرف ہدایت دیتے ہیں۔" یہ لام کے ساتھ بھی متعدی ہو کر آتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے اس ارشاد میں ہے کہ "کیا وہ ہدایت حاصل نہیں کرتے کہ ان سے پہلے کتنی ہی قومیں ہلاک ہو گئیں۔

صراط الذین انعمت علیھم: یہ صراط مستقیم سے بدل (یعنی اس کی وضاحت) ہے یا یہ عطف بیان ہے جو اس کی وضاحت کر رہا ہے۔ **غیر:** الذین کا بدل (وضاحت) ہے۔ **ولا:** لا یہاں پر "غیر" کے معنی میں ہے اور اسے منفی میں تاکید کے لئے لایا گیا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَجرُورٌ	جس سے پہلے حرف جر ہو	هَمْزَةُ الوَصلِ	وہ "الف" جس پر اعراب نہیں ہوتے۔ اسے پڑھا نہیں جاتا۔		
مُتَعَلَّقَانِ	دو متعلق	خَطّاً	لکھنے میں	مَبْنِيٌّ	مبنی ہونا
مَحذُوف	جسے حذف کیا گیا ہو	مُلْحَقٌ	ملحق کیا گیا	يَتَعَدَّى	فعل متعدی ہونا
التَّقديرُ	چھپے ہوئے الفاظ	مُنفَصِلٌ	فاصلے پر رکھا گیا	بَدَلٌ	وضاحت
ابْتِدائيَ	میری ابتدا	تَقدِيْمُ	پہلے لانا	عَطْفُ بَيَانٍ	حرف عطف کے بعد وضاحت
تَحذفُ	وہ حذف ہوتا ہے	القَصرِ	محدود کرنا	جِيءَ	اسے لایا گیا
تَوَصَّلَ	وہ ملتا ہے	نَاقِص يَائِيٍّ	فعل کی ایک قسم	تأكيد النَّفْي	منفی مفہوم میں تاکید

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

تَفسيْرُ السُّورَة

الْحمدُ لله رَبِّ العَالَمِيْنَ: الْحمدُ لله، ثَناء أَثْنَى اللهَ به عَلى نفسه، وفِي ضِمنه أَمَرَ عِبَادَهُ أن يُثْنُوا عليه فكأنَّه قال: قُولُوا الْحمدُ لله. والْحمد لله: أي الشُّكرُ لله خالصًا بِما أنعَمَ على عِبَادِه من النِّعَم التي لا يُحْصِيها العَدَدُ ولا يُحيط بعَدَدها إلاَّ الله وحدَه فالْحمدُ لله وَحْدَهُ.

رَبُّ العالَمين: الرَّبُّ هو الْمَالكُ الْمُتصرِّفُ، ولا يُستَعْمَلُ لغَيْرِ الله إلا بالإضافَة فإذا أطْلَقَ فلا يُقَالُ إلا لله عز وجل. والعالَمين جَمعُ عالَمٌ وهو كُلٌّ ما سِوَى الله عز وجل.

الرَّحْمَنِ الرَّحِيم: قد سَبَقَ تفسير هذا، وقال القرطبيُّ: وَصَفَ نَفسَهُ بأنّه "الرحْمن الرحيم" بعد "رب العالَمين" لأنه لَمَّا كان فِي اتِّصَافه برب العالَمين تَرْهيبُ، قَرَنَهُ بالرحْمن الرحيم لَما تَضَمَّن من التَّرغيب لِيَجْمَعَ فِي صفاتِهِ سبحانَهُ بين الرَّهْبَةِ منه والرَّغْبَةِ إليه فيكونُ أعْوَنُ على طاعته وأمنَعُ مِن معْصِيَتِه، كما قال تعالَى: "نَبِّئْ عِبَادِي أَنِّي أَنَا الْغَفُورُ الرَّحِيمُ. وَأَنَّ عَذَابِي هُوَ الْعَذَابُ الأَلِيمُ." (الحجر 15:49–50)

وقد أخرَجَ مسلمٌ عن أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "لو يَعلَمُ الْمؤمنُ ما عند اللهِ من العَقُوبَةِ ما طمع فِي جَنَّتِهِ أحَدٌ، ولو يعلم الكافرُ ما عند الله من الرحْمة ما قنِطٌ مِن جَنَّتِه أحدٌ."

سورت کی تفسیر:

الحمدللہ رب العالمین: تمام تعریفیں اللہ کے لئے ہیں۔ اللہ نے اپنی ذات کی تعریف فرمائی ہے۔ اس کے ضمن یہ ہے کہ اس نے اپنے بندوں کو حکم دیا ہے کہ وہ اس کی ثنا کریں گویا کہ اس نے یہ فرمایا ہے: تم کہو الحمد للہ۔ الحمد للہ: یعنی شکر صرف اللہ کے لئے خالص ہے جیسا کہ اس نے اپنے بندوں کو وہ نعمتیں دی ہیں جن کی تعداد کو شمار نہیں کیا جا سکتا ہے اور نہ ہی اکیلے اللہ کے سوا کوئی ان کی تعداد کا احاطہ کر سکتا ہے۔ حمد صرف اس اکیلے کے لئے ہے۔

رب العالمین: وہ رب ہے یعنی مالک اور تصرف کرنے والا ہے۔ یہ (لفظ رب) غیر اللہ کے لئے سوائے مرکب اضافی کے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ جب یہ مطلق ہو تو پھر سوائے اللہ عزوجل کے کسی کے لئے استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ عالمین، عالم کی جمع ہے اور یہ اللہ کے سوا سب کچھ ہے۔

الرحمان الرحیم: اس کی تفسیر گزر چکی ہے۔ قرطبی نے کہا: اس نے اپنے آپ کو "رب العالمین" کے بعد "الرحمان الرحیم" قرار دیا گویا کہ رب العالمین بیان کرنے میں خبر دار کرنا ہے۔ اس کے ساتھ الرحمان الرحیم میں ترغیب ہے تا کہ اس کی صفات میں ترہیب و ترغیب دونوں شامل ہو جائیں تا کہ بندہ اس کی اطاعت میں زیادہ چست ہو جائے اور اس کی نافرمانی سے زیادہ بچنے والا ہو جائے۔ جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "میرے بندوں کو خبر دے دو کہ میں غفور ورحیم ہوں اور میرا عذاب بہت دردناک ہے۔"

مسلم نے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اگر ایک مومن یہ جانتا کہ اللہ کی سزا کیا ہے تو وہ کبھی جنت کی تمنا نہ کرتا (بلکہ عذاب سے بچنے کی ہی تمنا کرتا) اور اگر کفر کرنے والا یہ جانتا کہ اللہ کی رحمت کیا ہے تو اس کی رحمت سے کبھی مایوس نہ ہوتا۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
ضِمنِ	ضمن میں، اس کے اندر	اتِّصَاف	صفت بیان کرنا	تَضَمَّن	اس کے اندر رہے
أن يُثْنُوا	کہ وہ تعریف و ثنا کریں	التَرْهيبُ	ڈرانا، خبر دار کرنا	أعْوَنُ	مددگار
يُحْصِيها	وہ اسے گنتے ہیں	التَّرغيبِ	ترغیب دینا	نَبِّئْ	خبر دو!
الإِضافَة	مرکب اضافی ہونا	الرَّهْبَةِ منه	اس سے خبردار رہنا	العَقُوبَة	سزا
أطْلَقَ	وہ مطلق ہے	الرَّغْبَةِ إليه	اس کی طرف راغب ہونا	قِنطٌ	ناامیدی

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

مَالك يَوْمِ الدِّين: أي مَالكُ يَومُ الْجَزَاءِ وهو يومُ القيامة، وهو سبحانه له الْمُلكُ كُلُّهُ في الدُنيا والآخرة وحده لا شريك له وإنّما خَصَّ يومَ الدين بالْملكِ لأنّ مُلُوكَ الدنيَا لا يَدعُونَ يَومَئذ ملكُ شَيءٍ ولا يَتَكَلَّمُ أحدٌ إلا بإذنه كما قال تعالى: "لا يَتَكَلَّمون إلا من أَذِنَ له الرحْمنُ وقال صوابا." (النبا 78:38)

إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ: أي نَخُصُّكَ وَحْدَكَ بالعبادة ونَخصك بالاستعَانَة لا نعبدُ غيرَك ولا نستعين إلا بكَ. والعبادةُ اسمٌ جامعٌ لكلِ ما يُحبُّهُ اللهُ ويَرضَاهُ من قولٍ أو فعلٍ. وهي: مَا يَجمَعُ كَمَالَ الْمُحبَّة والْخُضُوعِ والْخَوف والرَّجَاءِ.

والاستعانة هيَ: التَوكُّل، وهذا هُوَ كمالُ الطَّاعَة، و "الدِّينُ" يَرجعُ كله إلى هذين الْمَعنيَيْنِ، فالأول "إياك نعبد" تَبَرَّؤُهُ مِنَ الشِّرْك. والثاني "إياك نستعين" تَبَرَّؤٌ من الْحَول والقُوَّة إلا بالله رب العالَمين. وتَحَوَّلَ الكَلامُ مِنَ الغيبَة إلى الْخطَاب لِقَصد الالتفَات، وفيه فَائدَةٌ أنه لَمّا أَثنَى الْمؤمنُ عَلى الله فكأنَّهُ اقتَرَبَ وحَضَرَ بين يَدَي الله فخَاطَبَهُ حِينَئذ عَن قُربٍ.

مالک یوم الدین: یعنی وہ یوم جزاء کا مالک ہے اور وہی یوم قیامت ہے۔ وہ پاکیزہ ہے اور دنیا و آخرت کی بادشاہی صرف اس اکیلے کی ہے اور اس میں اس کا کوئی شریک نہیں ہے۔ یوم جزاء میں اس بادشاہی اس کے ساتھ خاص ہو گی کیونکہ دنیا کے بادشاہ اس دن کسی چیز کی بادشاہی کا دعوی نہ کر سکیں گے اور نہ ہی اس کی اجازت کے بغیر کوئی بات کر سکے گا جیسا کہ اللہ تعالی نے فرمایا: "وہ سوائے رحمان کی اجازت کے بات نہ کر سکیں گے اور کچھ کہیں گے تو ٹھیک بات کہیں گے۔"

ایاک نعبد و ایاک نستعین: یعنی ہم عبادت کو صرف تجھ اکیلے کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور مدد مانگنے کو بھی صرف تیرے ساتھ ہی مخصوص کرتے ہیں۔ ہم تیرے علاوہ کسی کی عبادت نہیں کرتے اور نہ ہی تیرے علاوہ کسی اور سے مدد مانگتے ہیں۔ عبادت ایک جامع نام ہے جس میں وہ سب شامل ہے جو اللہ کو پسند ہو اور جس قول و فعل سے وہ راضی ہو۔ یہ وہ ہے جو محبت، خضوع، خوف اور امید کا جامع ہے۔

استعانت توکل کا نام ہے۔ یہ اطاعت کا کمال ہے۔ الدین ان دونوں معنوں میں کی طرف رجوع کرنے کا نام ہے۔ پہلا "ایاک نعبد" میں وہ شرک سے بری ہو جاتا ہے۔ اور دوسرے "ایاک نستعین" میں وہ طاقت اور قوت کو صرف اللہ رب العالمین کے ساتھ خاص کر دیتا ہے۔ کلام جو صیغہ غائب سے صیغہ خطاب کی طرف تبدیل ہوتا ہے، اس کا مقصد التفات ہے۔ اس میں یہ فائدہ ہے کہ جب مومن اللہ کی ثناء بیان کرتا ہے تو گویا اس سے قربت حاصل کرتا ہے اور اللہ کے سامنے حاضر ہوتا ہے۔ اس قرب کے بعد وہ اس سے مخاطب ہوتا ہے۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عربی خطابت میں کلام کا رخ غائب، حاضر اور متکلم میں بار بار موڑا جاتا ہے تا کہ سامعین متوجہ رہیں۔ اسے التفات کہتے ہیں۔ قرآن مجید میں اس کی مثالیں عام ہیں۔ جیسے سورہ فاتحہ کی پہلی تین آیتوں میں اللہ کے لئے غائب کا صیغہ استعمال ہوا ہے پھر اچانک اسے مخاطب کر کے اس سے دعا شروع کر دی گئی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
خَصَّ	وہ مخصوص ہوا	الرَّجاءِ	امید کرنا	تَحَوَّلَ	وہ تبدیل ہوا
يَدعُونَ	وہ دعوی کریں گے	الاستعانة	مدد مانگنا	الغِيبَةِ	غائب ہونا
صوابا	درست	التَّوَكُّل	توکل و بھروسہ کرنا	خِطَاب	مخاطب ہونا
نَخُصُّكَ	ہم آپ کو خاص کرتے ہیں	تَبَرَّؤٌ	بری ہونا	الِتفَات	کلام کا رخ بار بار تبدیل کرنا تا کہ سامعین متوجہ رہیں
الْخُضُوعِ	جھکنا، فرمانبردار ہونا	الْحَولِ	طاقت		

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ: لما تَقَدَّمَ الثناء على الله تبارك وتعالى ثُمَّ إخلاصُ العبادةِ له وتَمَامُ التَّفويضِ إليه نَاسَبَ أن يُعَقِّبَ بالسُّؤالِ، وهذا أكملُ أحوالِ السائلِ أن يَمدَحَ مَسئُولَهُ بما هو أهلُه ثُم يسألُ حَاجَتَهُ ولهذا أرشَدَ اللهُ إليه لأنّه الأكمَلُ.

والْهِدايَة: كما وَرَدَتْ في القرآن الكريم هدَايَتَان: هدايةُ إرشاد ودلالةٌ كما في قوله تعالى "وَإِنَّكَ لَتَهْدِي إِلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ" هدايةُ تَوفيق كما في قوله تعالى لنَبِيِّه صلى الله عليه وسلم أيضا: "إِنَّكَ لا تَهْدِي مَنْ أَحْبَبْتَ وَلَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ" والْمرادُ هنا الْهدايةُ الشَّاملَةُ للأمرَينْ جَميعًا أي يَا رب! دُلّنا على طَريقِ الْحَقِّ، الطَريقُ الْمستقيمُ ووَفِّقْنا لسُلوكه لنَنْجُوَ من عذابك ونَفُوزُ بِرِضَاكَ. والْمُرادُ بالصراط المستقيم هو دينُ الإسلامِ وهو الْحَقُّ الذي لا يَقبلُ اللهُ من عباده غيره. والدعاءُ هنا الْمَقصُودُ به الثَّباتُ والْمُدَاوَمَةُ على الْحَقِّ من الْمؤمنين الْمُهتَدينَ.

صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلا الضَّالِّينَ: وَصْفٌ للصراط الْمَطلُوب الْهدايَة إليه في الدعاء السَّابق، وهو الصراطُ الذي لا عوَجَ فيه، الصراطُ الذي سَلَكَهُ مَن أَنْعَمَ اللهُ عليهم وهم: النَّبِيُّونَ والصديقون والشُّهَدَاء والصالحون. كما في قوله تعالى: "وَمَنْ يُطِعْ اللهَ وَالرَّسُولَ فَأُوْلَئِكَ مَعَ الَّذِينَ أَنْعَمَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ النَّبِيِّينَ وَالصِّدِّيقِينَ وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِينَ وَحَسُنَ أُوْلَئِكَ رَفِيقاً."(النسا 4:69) وعن ابن عباسٍ رضي الله عنهما: صِراطُ الذين أنعمت عليهم بطَاعَتكَ وعِبَادَتكَ من مَلائكَتكَ وأنبيَائكَ والصديقين والشهداء والصالحين.

وهُوَ غيْرُ صراطِ الْمَغضُوبِ عليهم. وهم الذين عَلِمُوا الْحَقَّ وعَدَلُوا عَنه وهُمُ اليهودُ كما جاءَ في الْحديث ودلَّتْ عليه آياتُ القرآن.

اهدنا الصراط المستقیم: جیسا کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کی ثنا آئی، پھر عبادت کو اس کے لئے خالص کرنا آیا اور اس کی طرف تفویض کرنا مکمل ہوا تو مناسب ہے کہ اس کے بعد سوال آئے۔ یہ سائل کی حالت میں کامل ترین ہے کہ جس سے سوال کر رہا ہے، اس کی مدح کرے جیسا کہ وہ اس کا اہل ہے، پھر اپنی حاجت کو مانگے۔ اللہ نے اسی کی ہدایت کی ہے کیونکہ یہی کامل ترین طریقہ ہے۔

ہدایت: جیسا کہ قرآن کریم میں آیا ہے کہ ہدایتیں دو طرح کی ہیں۔ راہنمائی کی ہدایت جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے "یقیناً آپ صراط مستقیم کی ہدایت دیتے ہیں۔" (اور دوسری) توفیق کی ہدایت بھی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں فرمایا: "یقیناً آپ جسے چاہیں ہدایت (کی توفیق) نہیں دے سکتے بلکہ اللہ جسے چاہتا ہے، ہدایت دیتا ہے۔" یہاں (اھدنا الصراط المستقیم میں) ہدایت دونوں معاملات پر مشتمل ہے۔ یعنی اے رب! ہمیں حق راستے پر چلا، یعنی اس سیدھے راستے پر اور اس پر چلنے کی ہمیں توفیق دے تاکہ ہم تیرے عذاب سے نجات پائیں اور تیری رضا کے حصول میں کامیاب ہوں۔ صراط مستقیم سے مراد دین اسلام ہے۔ یہ وہ حق ہے جس کے علاوہ اللہ اپنے بندوں سے کچھ اور قبول نہیں کرتا۔ دعا کا مقصد یہ ہے کہ ہدایت یافتہ مومنین کی راہ حق پر ثابت قدمی اور ہمیشہ قائم رہنے کی دعا کرنا۔

صراط الذین انعمت علیہم غیر المغضوب علیہم والضالین: یہ بھی اس راستے کا وصف ہے جو کہ پچھلی دعا میں اس کی جانب ہدایت کے لئے مطلوب ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس میں کوئی ٹیڑھا پن نہیں ہے۔ یہ وہ راستہ ہے جس پر وہ لوگ چلے ہیں جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "جس نے اللہ اور رسول کی اطاعت کی تو وہ ان میں سے ہو گا جن پر اللہ نے انعام فرمایا یعنی انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین اور وہ کیا ہی اچھے ساتھی ہیں۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کا راستہ جن پر تو نے اپنی عبادت اور اطاعت کے باعث انعام فرمایا یعنی کہ تیرے فرشتے، انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالح لوگ۔ یہ ان کا راستہ نہیں ہے جن پر تو نے غضب فرمایا۔ یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے حق کو پہچان لیا مگر انہوں نے اس سے روگردانی کی۔ یہ وہ یہودی ہیں جن کا ذکر حدیث میں آیا ہے اور قرآنی آیات اس کی دلیل ہیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
التَّفوِيضِ	تفویض کرنا	مَسئُولَ	جس سے سوال کیا جائے	لِنَنْجُوَ	تاکہ ہم ہدایت پائیں
نَاسَبَ	وہ مناسب ہے	أرشَدَ	اس نے ہدایت دی	نَفُوزُ	ہم کامیاب ہوتے ہیں
يُعَقِّب	اس کے بعد آتی ہے	إرشادٍ	رشد و ہدایت دینا	مُدَاوَمَةُ	ہمیشہ کرتے رہنا
السُّؤالِ	سوال کرنا	تَوفِيقٍ	توفیق دینا		
أكملُ	کامل ترین	سُلوكِ	منزل پر پہنچنا		

سبق 12B: قرآن مجید کی تفسیر کا علم

ولا صراطَ الضالينَ الذين فَقَدُوا العلْمَ فهم لا يَهتَدُونَ إلى الْحَقِّ بسبب جَهلِهم وهُمُ النَّصارَى. رُوِيَ عن عَدِيِّ بن حاتم رضي الله عنه أنه قال: سَأَلتُ رسول الله صلى الله عليه وسلم عن قوله تعالى "غير المغضوب عليهم" فقال: "هم اليهود"، "ولا الضالين." قال: "النصارى." رواه أحمد والترمذي مِن طُرُقٍ. و "لا" فِي قوله: "ولا الضالين" تَأكِيدٌ لِلنَّفيِ الْمَفهُومِ مِن "غير".

فَائدَةٌ: يَستَحِبُّ لِمَن يَقرَأُ الفَاتِحَةَ أن يقولَ بَعدُهَا "آمين" وهُوَ اسمُ فعلٍ بمعنَى "استَجِبْ يَا رَبّ!" لما روي عن أبي هريرة رضي الله عنه أنه قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم إذا تلا "غير المغضوب عليهم ولا الضالين" قال: آمين حتّى يَسمَعُ من يَلِيه مِنَ الصَّفِّ الأوّلِ." رواه أبو داود وابن ماجة.

اور نہ ہی یہ گمراہوں کا راستہ ہے جو علم نہ رکھتے تھے تو انہوں نے حق کی طرف اپنی جہالت کے سبب ہدایت نہ پائی۔ یہ وہ عیسائی ہیں۔ عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کے ارشاد "غیر المغضوب علیہم" کے بارے میں پوچھا تو آپ نے فرمایا: "وہ یہ یہودی ہیں۔" اور "ولا الضالین" کے بارے میں فرمایا کہ "وہ یہ عیسائی ہیں۔" اسے احمد اور ترمذی نے مختلف طریقوں سے روایت کیا۔ اس ارشاد "ولا الضالین" میں "لا" منفی مفہوم "غیر یعنی نہ کہ" میں تاکید ہے۔

ما يُستَفَادُ مِن السُّورَةِ: اشتَمَلَتْ هَذِهِ السورة على:

- حَمْدُ الله وتَمجِيدُهُ والثناءُ عليه بِذكرِ أسْمَائِهِ الْحُسنَى الْمُستَلزِمَةُ لِصفَاته العُليَا.
- ذِكرُ الْمَعَادِ وهُوَ "يوم الدين" أي يوم القيامة والْجَزاء.
- إرشَادُ عبادِ الله إلى سُؤالِه والتَضَرُّعِ إليه والتَبَرُّؤُ من حولِهم وقوتِهم.
- إخلاصُ العبادةِ لله وتوحِيدُهُ بالألُوهِيَّة وتَنْزِيهُه عن الشريك.
- سؤالُ الله الْهِداية إلى الصراط المستقيم والتَثبِيتُ عليه حتّى يَنَالُوا رِضوانَ الله مع النبيين والصديقين والشهداء والصالحين.
- التَّعَوُّذُ بالله من سلوك سبيلِ مَن غَضِبَ عليهم ولَعَنَهُم ومن ضَلُّوا عن الْحق ولَم يَهتَدُوا إليه.

سورت سے کیا استفادہ کیا جاتا ہے: یہ سورت ان نکات پر مشتمل ہے:

- اللہ کی حمد، اس کی بزرگی بیان کرنا اور اس کے اسمائے حسنہ سے اس کی ثنا کرنا جو اس کی بلند صفات کا لازمی خاصہ ہیں۔
- آخرت کا ذکر جو کہ یوم الدین ہے یعنی یوم جزا اور یوم قیامت ہے۔
- اللہ کی بندوں کو ہدایت کہ وہ اس سے سوال کریں، اس کی طرف جھکیں اور اپنی طاقت و قوت کا (اس کے سامنے) انکار کر دیں۔
- اللہ کی عبادت کے لئے خلوص، اس کے خدا ہونے میں توحید اور شریک ہونے سے اسے پاک قرار دینا۔
- اللہ سے سیدھے راستے کی طرف ہدایت اور اس پر ثابت قدم رہنے کا سوال یہاں تک کہ وہ اللہ کی رضا کو انبیاء، صدیقین، شہداء اور صالحین کے ساتھ پا لیں۔
- اللہ کی پناہ مانگنا ان لوگوں کے راستے سے جن پر اس نے غضب فرمایا اور ان پر لعنت فرمائی اور وہ لوگ جو راہ حق سے بھٹک گئے اور انہوں نے اس کی ہدایت نہ پائی۔

آج کا اصول: اپنی اصل حالت میں، تمام اسم حالت رفع میں ہوتے ہیں اور ان پر تنوین ہوتی ہے۔ اگر کسی اسم پر الف لام لگایا جائے تو اس کی تنوین غائب ہو کر ایک فتحہ، کسرہ یا ضمہ میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
عَدَّلُوا	انہوں نے تبدیل کیا	تَمجِيدُ	بزرگی بیان کرنا	التَضَرُّعِ	گڑگڑا کر مانگنا
جَهلِ	جہالت، لاعلمی	مُستَلزِمَةُ	اس کا لازمی نتیجہ ہے	الأُلُوهِيَّة	خدا ہونا، خدائی
فَائدَةٌ	اہم نکتہ، فائدہ	العُليَا	بلند، اونچی	تَنْزِيه	پاک قرار دینا
اشتَمَلَتْ	اس میں شامل ہے	الْمَعَادِ	یوم قیامت	التَثبِيتُ	ثابت قدم رہنا

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عُمَرَ بنُ الْخطَّابِ رضي الله عنه (13–23هـ/ 634– 644م)

نَسَبُهُ ومَولَدُهُ

هو عمر بن الخطاب بن نفيل بن عبد العزى بن رباح، من بني عدي بن كعب، إحدَى عَشَائرُ قُريشَ. يَجتمعُ نَسَبُهُ مع الرسول صلى الله عليه و سلم فِي الْجَدِّ السَّابعِ (وهو كعب بن لؤي). كان مِن أشراف قريشَ وساداتِها وإليه كانت سَفَارَةُ قريشَ فهوَ سَفِيْرُهُم إذا نَشبَت الْحَرَبُ بينهم أو بينهم وبين غيرِهم.

ويُكَنَّى أبا حَفص ويُلَقَّبُ بالفَارُوق. لَقَّبَهُ بذلك النبيُّ صلى الله عليه و سلم، وُلِدَ بَعدُ عَامِ الفيلِ بثلاثِ عَشرَةَ سَنَة. وكان شديداً على المسلمينَ ودَعَا له النبيُّ صلى الله عليه و سلم بالْهِدَايَةِ فأسلَمَ فِي السَّنَةَ السَّادِسَةَ مِنَ البِعثَةِ فاعْتَزَّ به الإِسلامُ.

إسلامُهُ

كان عمرُ رجُلاً قوياً مُهيباً وكان يُؤذي المسلمينَ ويَشتَدُّ عليهم. قال سعيدُ بن زيد بن عمرو بن نفيل وهو ابنُ عَمِّ عمرَ وزوجُ أخته فاطمةُ بنت الخطاب: "والله لقد رأيتني وإنّ عمرَ لمُوثِقِي على الإسلامِ قبلَ أنْ يُسلِمَ."وهكذا رَبَطَ عمرُ سعيداً بسببِ إسلامِهِ لِيَصُدَّهُ عن دينِه، ولكن شِدَّتُهُ الظاهِرَةُ كانت تَكمُنُ خَلفَهَا رحْمةً ورِقَّةً.

آپ کا نسب اور جائے پیدائش

آپ عمر بن خطاب بن نفیل بن عبد العزی بن رباح ہیں۔ آپ کا تعلق بنی عدی بن کعب سے ہے جو کہ قریش کے ذیلی قبائل میں سے ایک ہے۔ آپ کا نسب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتویں دادا کعب بن لؤی پر آپ سے جا ملتا ہے۔ آپ قریش کے معزز لوگوں اور ان کے سرداروں میں سے تھے۔ قریش کی سفارت ان کی ذمہ داری تھی اور جب ان کے مابین یا ان کی دیگر لوگوں کے ساتھ جنگ ہوتی تو آپ ان کے سفیر ہوتے۔ آپ کو ابو حفص کی کنیت دی جاتی ہے اور فاروق کا لقب دیا جاتا ہے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کو یہ لقب دیا۔ آپ عام الفیل کے ۱۳ سال بعد پیدا ہوئے۔ آپ مسلمانوں پر شدت کرنے والے تھے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے آپ کی ہدایت کے لئے دعا کی تو آپ بعثت کے چھٹے سال اسلام لائے اور اللہ نے اسلام کو آپ سے عزت دی۔

آپ کا اسلام

عمر رضی اللہ عنہ ایک طاقتور اور بارعب شخص تھے۔ آپ مسلمانوں کو ایذا دیا کرتے اور ان پر سختی کرتے۔ سعید بن زید بن عمرو بن نفیل رضی اللہ عنہ جو عمر رضی اللہ عنہ کے چچازاد اور ان کی بہن فاطمہ بن خطاب رضی اللہ عنہا کے شوہر تھے، نے کہا: میں نے دیکھا کہ (عمر کے) اسلام لانے سے قبل میرے اسلام لانے کے باعث عمر مجھے باندھا کرتے تھے۔" عمر، سعید کو اس لئے باندھتے تا کہ وہ انہیں ان کے دین سے روکیں۔ لیکن یہ شدت بظاہر ہی تھی۔ اس کے پیچھے رحم دلی اور نرمی چھپی ہوئی تھی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَفَارَةُ	سفارت	البِعثَة	اعلان نبوت	مُوثِقي	مجھے باندھے والا
نَشبَتِ	اس نے طے کیا	اعْتَزَّ	اس نے مضبوط کیا	تَكمِنُ	وہ چھپا ہوا تھا
يُلَقَّبُ	اسے لقب دیا جاتا ہے	مُهِيباً	خوفناک، مہیب	رِقَّةً	نرمی، آنسو بھر آنا
عَامِ الفِيلِ	وہ سال جس میں ہاتھیوں کا لشکر مکہ پر حملہ آور ہوا تھا				

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

فقَدْ أخبرَتْ أم عبد الله بنت أبي حثمة ــ وهي من مُهَاجِرَةِ الحبشةَ ــ قالت: "والله إنّا لنَرْتَحِلُ إلى أرضِ الحبشةَ، وقد ذَهَبَ عامرٌ في بعضِ حَاجَاتِنَا، إذ أقْبَلَ عمرُ بن الخطاب حتّى وَقَفَ ــ وهو على شَرْكِه وكُنّا نُلقى من البَلاءِ أذًى لنَا وشدَّةً علينا ــ فقال: "إنّه للانْطلاق يَا أمَّ عَبدِ الله؟" فقلتُ: "نعم والله، لَنُخرِجَنَّ في أرضِ الله آذَيتَمُونَا وقَهَرْتَمُونَا حتّى يَجعَلَ الله مَخرَجًا." فقال: "صَحِبَكُمُ الله." ورأيتُ له رِقَّةً لَم أكُنْ أرَاهَا ثُم انصرَفَ وقد أحزَنَهُ فِيمَا أرَى خُرُوجَنَا.

قَالَتْ: فجَاءَ عامرٌ بحَاجَتِه تلكَ. فقُلتُ لَه: "يا أبا عبد الله! لو رأيتَ عمرَ آنفاً و رِقَّتَهُ وحُزنَهُ علينَا." قال: "أطَمَعْتِ في إسلامه؟" قلتُ: "نَعَمْ." قال: "فلا يُسلمُ الذي رأيت حتّى يُسلِمَ حِمَارُ الْخطاب." قالت: "يَأسًا منه." لما كان يَرَى من غِلظَتِه وقُوَّتِه على الإسلامِ، وَيَبدُو أنّ حَدَسَ الْمرأة كان أقوَى. فَقَدَ كان رسولُ الله صلى الله عليه و سلم يَدعُو الله أن يَنصُرَ دِينَهُ به.

فَعَن ابن عمرَ رضي الله عنهما أنّ رسولَ الله صلى الله عليه و سلم قال: "اللهم أعزَّ الإسلامَ بأحَبَّ هذين الرجلين إليك: بأبي جَهلٍ أو بعمرَ بن الخطاب." قال: "وكان أحَبُّهُما عمرُ."[1] فاستَجَابَ اللهُ دُعاءَه فأسلم عمرُ، وكان ذلك عَقِبُ الْهِجرَةِ الأولَى فاعتَزَّ به الإسلامَ وصَلَّى المسلمون بالبيت العَتيقِ دونَ أن يَتَعَرَّضَ لَهم المشركونَ. قال ابن مسعودٍ رضي الله عنه: "مَا زِلنَا أعِزَّةً مُنذُ أسلم عمرُ." وقال أيضاً: "لقد رَأيتُنَا وما نَستَطِيعُ أن نُصَلِّي بالبَيتِ حتّى أسلم عمرُ فلما أسلم عمرُ قَاتَلَهُم حتّى تَرَكُونَا." وقال: "إنّ إسلامَهُ كان نَصرًا."[2]

ام عبد اللہ بن ابی حثمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا، جو کہ حبشہ کی طرف ہجرت کرنے والی تھیں: اللہ کی قسم، ہم نے حبشہ کی جانب سفر کا آغاز کیا، عامر (ان کے شوہر) ہماری کسی ضرورت سے گئے تو عمر بن خطاب آ گئے اور رک گئے۔ وہ اپنے شرک کے دین پر ہی تھے اور ہمیں ان سے اذیت اور شدت کا سامنا کرنا پڑتا تھا۔ وہ کہنے لگے: "ام عبد اللہ! تم جا رہی ہو؟" میں نے کہا: "ہاں، اللہ کی قسم۔ ہم اللہ کی زمین میں ضرور نکلیں گے یہاں تک کہ اللہ نکلنے کی جگہ بنا دے کیونکہ تم ہمیں اذیت دیتے ہو اور ہم پر زبردستی کرتے ہو۔" وہ بولے: "اللہ تمہارا ساتھی ہو۔" میں نے ان کی آنکھوں میں آنسو دیکھے جو اس سے پہلے کبھی نہ دیکھے تھے۔ پھر وہ مڑے اور ہمارے نکلنے نے انہیں دکھی کر دیا۔

انہوں نے کہا: عامر اس ضرورت کو پورا کر کے واپس آئے تو میں نے ان سے کہا: "ابو عبد اللہ! تم نے عمر کو پہلے دیکھا اور اب ہمارے معاملے میں ان کی رقت اور دکھ کو دیکھا؟" وہ کہنے لگے: "کیا تمہیں اس کے اسلام لانے کا لالچ ہے؟" میں نے کہا: "ہاں۔" وہ بولے: "وہ اس وقت تک اسلام نہ لائیں گے جب تک کہ تم خطاب کے گدھے کا اسلام لاتا نہ دیکھ لو۔" میں نے کہا: "یہ ان کے بارے میں مایوسی کی بات ہے۔" جب انہوں نے اسلام لانے کے بعد ان کی قوت اور طاقت کو دیکھا تو یہ ظاہر ہو گیا کہ خاتون کا اندازہ زیادہ قوی تھا۔ اس وقت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اللہ سے یہ دعا کر رہے تھے کہ وہ اپنے دین کو ان سے تقویت دے۔

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے عرض کیا: "اے اللہ! اسلام کو ان دو افراد ابو جہل یا عمر بن خطاب میں سے کسی ایک کے ذریعے قوت دے۔" انہوں نے کہا: "ان دونوں میں آپ کے زیادہ پسندیدہ عمر تھے۔" اللہ نے آپ کی دعا کو قبول فرمایا اور عمر اسلام لے آئے۔ یہ (حبشہ کی جانب) پہلی ہجرت کے بعد تھا۔ اللہ نے اسلام کو قوت دی اور مسلمانوں نے قدیم گھر میں ایسے نماز ادا کی کہ مشرکین ان کا سامنا نہ کر سکے۔ ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا: "جب تک عمر اسلام نہ لائے، ہم طاقتور نہ تھے۔" انہوں نے یہ بھی کہا: "ہم دیکھا کرتے تھے مگر اس قابل نہ تھے کہ اس گھر میں نماز ادا کر سکیں یہاں تک کہ عمر اسلام لائے۔ جب عمر اسلام لائے تو پھر وہ ان (مشرکین) سے لڑ پڑے یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا۔" انہوں نے کہا: "ان کا اسلام (اللہ کی) مدد تھی۔"

(1) رواه الترمذي في المناقب، باب مناقب عمر بن الخطاب رضي الله عنه 617/5 رقم 3681، فتح الباري لابن حجر 48/7، صحيح الترمذي للألباني 304/3 برقم 2907. (2) انظر إسلام عمر – السيرة النبوية الصحيحة – للدكتور / أكرم ضياء العمري 177/1–178

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
نَرْتَحِلُ	ہم سفر کرتے ہیں	مَخرَجًا	نکلنے کی جگہ	حَدَسَ	اس نے اندازہ کیا
انْطلاقِ	جانا	صَحِبَكُمُ	وہ تمہارے ساتھ رہا	أعِزَّ	عزت دو! مضبوط کرو
شَرْكِه	اس کی شکاری مہم	يَأسًا	مایوسی سے	العَتيقِ	پرانا
آذَيتَمُونَا	تم نے ہمیں اذیت دی	غِلظَتِه	اس کی سختی	يَتَعَرَّضَ	وہ سامنا کرتا ہے
قَهَرْتَمُونَا	تم نے ہم پر جبر کیا	يَبدُو	وہ ظاہر ہوتا ہے	قَاتَلَ	اس نے لڑائی کی

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

صِفَاتُهُ وفَضلُهُ

بَعدُ أنْ أسلَمَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه تَعَرَّضَ له المشركونَ وقَاتَلَهُمْ وقَاتَلُوهُ، وقَد عُرِفَ في الْجاهليَّة بالفَصَاحَة والشُّجَاعَة، وعُرِفَ في الإسلامِ بالقوة والْهَيبَة والزُّهد والعَدلِ والرحْمة والعِلمِ والفقه، وكان مُسَدِّدَ القولِ والفعلِ، وقد وَافَقَهُ القرآنُ في عِدَّةِ مَوَاقِفِ منهَا: أ اتِّخَاذُ مَقَامِ إبراهيمَ مُصَلّى وحِجَابُ أمَّهَاتِ المؤمنينَ ونُصْحُهُ لأمهاتِ المؤمنينَ. وقد بَشَّرَهُ الرَّسولُ لِمَجدِهِ بالْجَنَّةِ وبَشَّرَهُ بالشَّهَادَةِ.[1]

بَيعَتُهُ

إذا كان الرسولُ صلى الله عليه وسلم قد شَارَ إلى المسلمينَ إشَارَةً كَي يَتَوَلَّى أبو بكرِ الْخلافةَ فإنّ أبا بكر قَد أوصَى بها وصَايَةً إلى عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه وكان أبو بكر قد استَشَارَ الناسَ في ذلك فوَكَّلُوهُ لاختيارِ خليفة لَه فأمَرَ أن يَجتَمِعَ له الناسُ فاجتَمَعُوا له فقال: "أيها الناس قَد حَضَرَني من قضاءِ الله ما تَرَونَ وإنّه لابُدَّ لكم من رجلٍ يَلِي أمرَكم ويُصلّي بكم، ويُقاتِلُ عَدُوَّكُم، ويَأمُرُكم، فإن شئتُم اجتَهَدْتُ لكم رَأيي، والله الذي لا إله إلاّ هو لا آلُوكم في نَفسي خيْراً." فبَكَى وبَكَى الناسُ، وقَالوا: "يا خليفةَ رسولِ الله! أنت خيرُنا وأعلَمُنا فاخترْ لنا." قَال: "سأجتَهِدُ لكم رَأيِي، وأختَارُ لكم خيرَكم إن شاء الله."[2]

آپ کی صفات اور فضیلت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اسلام لانے کے بعد مشرکین نے ان سے تعرض کیا تو آپ ان سے لڑ پڑے اور وہ آپ سے۔ آپ دور جاہلیت میں اپنی فصاحت وبلاغت اور شجاعت کے باعث مشہور تھے۔ اسلام میں بھی آپ قوت، ہیبت، زہد، عدل، رحم دلی، علم اور سمجھ بوجھ کے باعث مشہور ہوئے۔ آپ قول وفعل میں راست گو تھے۔ قرآن نے متعدد مواقع پر ان کے نقطہ نظر کی تائید کی جن میں سے مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنانا، امہات المومنین کا حجاب اور ان کے ساتھ آپ کی خیر خواہی شامل ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی بزرگی کے باعث انہیں جنت اور شہادت کی بشارت دی۔

آپ کی بیعت

جیسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں کو اشارہ کر دیا کہ وہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنائیں ویسے ہی ابو بکر نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو خلیفہ بنانے کی وصیت کر دی۔ ابو بکر خلیفہ کے انتخاب کے بارے میں لوگوں سے مشورہ کیا کرتے تھے۔ انہوں نے لوگوں کو اکٹھا کیا۔ جب وہ اکٹھا ہو گئے تو فرمایا: "اے لوگو! میری جانب اللہ کا فیصلہ (یعنی موت) آ گیا ہے جیسا کہ تم دیکھ رہے ہو۔ لازم ہے کہ تم میں سے کوئی شخص ہو جو تمہارے معاملات چلائے اور تم اس کے پیچھے نماز پڑھو۔ وہ تمہارے دشمنوں سے جنگ کرے اور تمہیں حکم دے۔ اگر تم چاہو تو میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں۔ اس اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی خدا نہیں ہے، میں اپنے دل میں کسی خیر کو نظر انداز نہ کروں گا۔" اس کے بعد آپ رو پڑے اور لوگ بھی رونے لگے۔ وہ بولے: "اے رسول اللہ کے خلیفہ! آپ ہم میں سب سے بہتر ہیں اور سب سے بڑے عالم ہیں، آپ ہی ہمارے لئے انتخاب کیجیے۔" فرمایا: "میں اپنی رائے سے اجتہاد کروں گا اور تمہارے لئے تم میں سے بہتر کو منتخب کروں گا، انشاء اللہ۔"

(1) عصر الخلافة الراشدة، للدكتور / أكرم ضياء العمري ص 67. (2) الإمامة والسياسة، الدينوري 25/1.

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الفَصَاحَةِ	فصاحت وبلاغت	حِجَابُ	جسم کو شرم وحیا سے چھپانا	يَلِي	وہ حکومت کرتا ہے
الشُّجَاعَةِ	بہادری، شجاعت	نُصْحُ	خیر خواہی	اجتَهَدْتُ	میں نے عقل استعمال کی
مُسَدِّدَ	درست بات کہنے والا	وِصَايَةً	وصیت	آلُوكم	میں نے تمہیں نظر انداز کیا
عِدَّةِ	متعدد	وَكَّلُوهُ	انہوں نے اسے وکیل مقرر کیا	اختِرْ	اختیار کرو! چنو!

ودَعَا أبو بكرٍ عثمانَ بن عفانَ فقال: "اُكتُبْ بسم الله الرحمن الرحيم. هذا ما عَهِدَ به أبو بكرِ بن أبي قحافة في آخرِ عَهدِه بالدنيَا خَارجًا منها، وعند أول عهده بالآخرة داخلاً فيها، حيثُ يُؤمنُ الكافرُ ويُوقنُ الفاجرُ، ويُصَدِّقُ الكاذبُ. إنّي استَخلَفْتُ عليكم بعدي عمَرَ بن الخطاب فاسْمَعُوا له وأطيعُوا. وإني لَم آل اللّهَ ورسولَه ودينَه ونفسي وإيَّاكُم خيْرًا، فإنْ عَدَلَ فذلك ظنّي به وعلمي فيه، فإنْ بَدَّلَ فلِكُلِّ امرِىءٍ مَا اكتَسَبَ من الإثْمِ، والْخيْرُ أرَدْتُ ولاَ أعلَمُ الغيبَ، سَيَعلَمُ الذين ظَلَمُوا أيُّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ، والسلام عليكم ورحْمة الله وبركَاته."[1]

أسلُوبُه فِي الْحُكَمِ

سَارَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه في الْحُكم على مَنهَجِ سَلَفَهُ أبي بكر الصديق رضي الله عنه فعندَمَا بُويعَ بالْخلافة بعدُ وفاة أبي بكر صَعُدَ الْمنبرَ فحَمدَ اللّهَ وأثنَى عليه، ثُم قال: "يا أيها الناس! إنّي دَاعٍ فأمنُوا. اللهم إني غليظٌ فَلَيِّني لأهلِ طَاعَتكَ بموَافَقَة الْحَقِّ، ابتغَاءُ وَجهكَ والدَّارُ الآخرَة، وارزُقني الغلظَةَ والشِّدَّةَ على أعدَائكَ وأهلِ الدَّعَارَة والنِّفاق من غير ظُلمٍ منِّي لَهم ولا اعتداء عليهم. اللهم إنِي شَحيحٌ فسَخِّني في نَوَائب الْمعروف قَصداً من غيرِ سَرَفٍ ولا تبذير ولا رياء ولا سَمعَة واجعَلني أبتَغِي بذلك وَجهَكَ والدارَ الآخرة. اللهم ارزقني خَفضُ الْجَنَاحِ ولِيْنُ الْجَانبِ للمؤمنين."[2] و يَتَّضَحُ أسلوبُه في الْحُكَمِ من خلالِ خُطْبَته الْمُشَابَهَة لخُطْبَة أبي بَكر رضي الله عنه.

ابو بکر نے عثمان بن عفان رضی اللہ عنہما کو بلایا اور کہا: "لکھیے: بسم اللہ الرحمان الرحیم۔ یہ ابو بکر بن ابی قحافہ کا دنیا سے جاتے ہوئے آخری اور آخرت میں داخل ہوتے ہوئے پہلا وعدہ ہے، یہ اس وقت ہے جب کافر بھی ایمان لے آتا ہے اور فاسق وفاجر بھی یقین کر لیتا ہے اور جھوٹ بولنے والا بھی تصدیق کر دیتا ہے۔ میں تم پر اپنے بعد عمر بن خطاب کو خلیفہ مقرر کرتا ہوں۔ ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔ میں اللہ، اس کے رسول، اس کے دین اور اپنی جان کے معاملے میں لاپرواہ نہیں ہوں۔ تمہارے لئے وہ بہتر ہیں۔ اگر انہوں نے انصاف کیا تو یہ میرے گمان اور علم کے مطابق ہے۔ اگر وہ بدل گئے تو ہر شخص کے لئے وہی گناہ ہے جو اس نے کمایا۔ میں خیر کا ارادہ کرتا ہوں مگر غیب نہیں جانتا۔ جلد ہی ظالم جان جائیں گے جب وہ واپس پلٹیں گے۔ والسلام علیکم رحمۃ اللہ وبرکاتہ۔

آپ کا طرز حکومت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حکومت اپنے پیشرو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے طریقے پر رہے۔ جب ابو بکر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آپ کی بیعت کی گئی تو آپ منبر پر چڑھے اور اللہ کی حمد وثنا بیان کی۔ پھر فرمایا: "اے لوگو! میں دعا کر رہا ہوں تم آمین کہو۔ اے اللہ! میں سخت ہوں، مجھے اہل اطاعت کے لئے نرم کر دے، حق کی موافقت میں، اپنی رضا کی سمت میں، اور دار آخرت کی خواہش میں۔ مجھے سختی اور شدت عطا کر دے اپنے دشمنوں، کرپٹ لوگوں اور منافقین پر، (ایسی سختی جس میں) نہ تو میری جانب سے ان پر ظلم ہو اور نہ ان کے خلاف حد سے تجاوز۔ اے اللہ! میں سست ہوں، مجھے نیکی کے معاملات میں چست کر دے میانہ روی کے ساتھ، بغیر کسی اسراف، بخل، ریاکاری اور بدنامی کے۔ مجھے وہ بنا دے جو تیری رضا اور آخرت میں ٹھکانے کا طالب ہو۔ اے اللہ! مجھے نرمی کا بازو عطا فرما اور اہل ایمان کی جانب نرمی کرنے والا بنا دے۔" آپ کا یہ خطبہ، جو ابو بکر رضی اللہ عنہ کے خطبے کے مشابہ ہے میں آپ کا طرز حکومت واضح ہوتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يُوقِنُ	وہ یقین کرتا ہے	بُويِعَ	اس کی بیعت کی گئی	أعدَائكَ	تیرے دشمن، عدو کی جمع
الفاجِرُ	بداخلاقی، فسق وفجور	سَلَفَ	اس نے پیچھے چھوڑا	الدَّعَارَة	کرپشن، بددیانتی
استَخلَفْتُ	میں نے خلیفہ مقرر کیا	صَعُدَ	وہ چڑھا	شَحِيحٌ	کمزور، سست
لَم آل	میں نے نظر انداز نہ کیا	أمِنُوا	تم سب آمین کہو!	سَخِّنِي	مجھے ایکٹو کر دے
أرَدْتُ	میں نے ارادہ کیا	لَيِّنِي	مجھے نرم کر دے!	نَوَائِبَ	واقعات
مُنقَلَب	واپس پلٹنے والا	الغِلظَةَ	شدت، سختی	يَتَّضَحُ	وہ واضح ہوتا ہے

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

وقَد أظهَرَ عمرُ في خلافتِه حسنُ السِّيَاسَةِ والْحَزمِ والتَّدبيْرِ، والتنظيم للإدارة والمالية، فرَسَمَ خطَطَ الفَتح وسيَاسَةَ الْمناطق الْمفتُوحَة والسَّهرَ على مَصَالِحِ الرَّعيَّةِ وإقامَةَ العَدلِ في البِلادِ. وكان لا يَستَحِلُّ الأخذَ من بيتِ الْمَالِ إلا حُلَّةً للشِّتَاءِ وأخرَى للصَّيفِ وناقَةً لرُكُوبِه، وقُوتَهُ كقُوتِ رجلٍ مُتَوَسِّطِ الْحَالِ مِنَ الْمُهاجرينَ. وخُطَبُهُ ورَسَائِلُهُ إلى الوِلاةِ والقَادَّةِ تُعَبِّرُ بِدِقَّةٍ عن شُعُورِه العَمِيقِ بالْمَسؤُولِيَّةِ تَجَاهُ الدينِ والرعيةِ مع حُسنِ التَوَكُّلِ على اللهِ والثِقَةُ بالنفسِ.

أهمُ أعمَالِ عمرَ بن الْخطاب رضي الله عنه

بَدَأَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه بتَنظِيمِ الدَّولَةِ الإسلامية بعزِيْمَةٍ قَوِيَّةٍ لا تَلينُ وذلك لِيَستَطِيعَ مَوَاجَهَةِ مُشكِلاتِ الْحَيَاةِ ومُتَطَلِّبَاتِ الظُّرُوفِ الْجَدِيدَةِ خَاصَّةً عندما اتَّسَعَتْ رُقعَةُ الدَّولَةِ الإسلامية شَرقاً وغرباً وشَمالاً وجُنُوباً وإِلَيكَ أَهَمُّ أعمَالِه رضي الله عنه:

دوران خلافت میں عمر کی اچھی پالیسیاں، احتیاط، تدابیر، انتظامی اور مالی صلاحیتیں سامنے آئیں۔ آپ نے مفتوحہ علاقوں کی فتح اور سیاست کے خطوط متعین کیے۔ آپ نے عوامی مفادات کا خیال رکھا اور شہروں میں عدل کو قائم کیا۔ آپ بیت المال سے اس کے علاوہ کچھ لینا جائز نہ سمجھتے تھے کہ سردی اور گرمی کے لئے ایک ایک حلہ، سواری کے لئے ایک اونٹنی اور مہاجرین کے ایک متوسط حالت کے شخص کی خوراک کے برابر خوراک کا سامان لے لیں۔ گورنروں اور لیڈروں کو دیے گئے آپ کے خطبات اور خطوط احساس ذمہ داری کے بارے میں آپ نے گہرے شعور کی گہرائی کو ظاہر کرتے ہیں جو کہ دین اور عوام کے بارے میں ہیں۔ اس کے ساتھ اللہ پر اپنا توکل اور خود اعتمادی (بھی ان سے ظاہر ہوتی ہے۔)

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے اہم کارنامے

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مضبوط ارادے کے ساتھ جو نرم نہ تھا، مملکت اسلامیہ کی تنظیم کا آغاز کیا۔ یہ اس وجہ سے تھا کہ آپ زندگی کی مشکلات کا سامنا کر سکیں اور خاص کر نئے حالات کے تقاضوں کو پورا کر سکیں کیونکہ اس وقت مملکت اسلامیہ کا رقبہ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب میں تیزی سے پھیل رہا تھا۔ آپ رضی اللہ عنہ کے اہم کارنامے آپ کے لئے یہ ہیں:

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السِّيَاسَةِ	پالیسی	يَستَحِلُّ	اس نے اجازت دی	الْمَسؤُولِيَّةِ	احساس ذمہ داری
الْحَزمِ	مضبوطی	حُلَّةً	حلہ، ایک عرب لباس	تَجَاهُ	یہ سامنا کرتا ہے
التَّدبِيْرِ	تدبیر، منصوبہ بندی	الشِّتَاءِ	سردی	الثِقَةُ	اعتماد
التنظيم	منظم کرنا، تنظیم	الصَّيفِ	گرمی	الدَّولَةِ	ملک
إدارة	ایڈمنسٹریشن، انتظام	ناقَةً	اونٹنی	عزِيْمَةٍ	ارادے کی پختگی
المالية	مالیات، اقتصادیات	رُكُوبِ	سوار ہونا	لا تَلِينُ	وہ نرم نہیں پڑتا ہے
رَسَمَ	اس نے جاری کیا	قُوت	کھانے پینے کی اشیا	مَوَاجَهَةِ	سامنا کرنا
خطَطَ	راہنما اصول، گائیڈ لائن	مُتَوَسِّط	درمیانہ درجہ	مُتَطَلِّبَات	مطالبات
الْمناطِقِ	علاقے، منطقہ کی جمع	الولاةِ	گورنر	الظُّرُوف	حالات
السَّهرَ	خیال رکھنا	القَادَّةِ	لیڈر	اتَّسَعَتْ	وہ وسیع ہو گئی
مَصَالِحِ	مفادات، مصالح	تُعَبِّرُ	وہ بیان کرتے ہیں	رُقعَةُ	علاقہ

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

(1) دَوَّنَ الدَّوَاوِينَ فأسَّسَ ديوانُ الْجُند الذي يَشبَهُ في أيّامنا وَزَارَةُ الدِّفَاعِ، وديوانُ الْخَرَاجِ الذي يَشبَهُ وزارَةُ الْمَالِيَّة.

(2) أنشأَ بَيتَ مالِ المسلمين وعَيَّنَ القُضَاةَ والكُتَّاب وجَعَلَ التاريخَ الْهِجريِّ أساسَ تَقويْمِ الدَولَة الإسلامية كَمَا نَظَّمَ البَرِيدَ.

(3) اهتمَامُهُ بالرَّعيَّة فمن ذلك تَفَقَدَهُ أحوالَ المسلمين وعَسَّهُ باللَّيل.

(4) أبقَى الأراضِي الْمَفتُوحَة بأيدي أهلها الأصليِّيْنَ بَدلاً من تَقسيمهَا بَيْنَ الْمُحَارِبيْنَ على أنْ يَدفَعُوا عنها الْخَرَاجَ.

(5) قَسَّمَ البلادَ المفتوحةَ إلى ولايَات وعَيَّنَ على كُلِّ ولايةٍ عَاملاً له رَاتِبٌ مُحَدَّدٌ يَأخُذُهُ من بيتِ مالِ المسلمينَ وكان يَختَارُ الوِلاةَ ممَّن يُعرَفُونَ بالتَّقوَى وحُسنُ الإدارة دُونَ النَّظرِ إلى أحسَابِهِم وأنْسَابِهِم.

(6) أمَرَ بإنشَاءِ عِدَّة مُدُن في البلادِ المفتوحة مثلِ البَصرَة والكُوفَة في العراق والفُسطَاط في مِصرَ وغيرِهَا لتكونَ مركَزاً للدولة الإسلامية في تلك البلاد.

(۱) آپ نے محکمے متعین کیے۔ آپ نے دیوان الجند (فوج) کی بنیاد رکھی جو ہمارے زمانے کی وزارت دفاع سے مشابہ ہے، اور دیوان الخراج (کی بنیاد رکھی) جو کہ وزارت خزانہ سے مشابہ ہے۔

(۲) آپ نے مسلمانوں کے بیت المال کا آغاز کیا۔ قاضی اور رپورٹر مقرر کیے۔ تاریخ ہجری کو مملکت اسلامیہ کے کیلنڈر کی بنیاد بنایا۔ اسی طرح آپ نے ڈاک کا نظام منظم کیا۔

(۳) آپ عوامی معاملات کا بہت اہتمام فرماتے تھے۔ اس میں یہ بھی ہے کہ مسلمانوں کے جو حالات آپ کے پاس نہ پہنچتے، ان کے لئے رات کو خود گشت کیا کرتے تھے۔

(۴) آپ نے مفتوحہ زمینوں کو بجائے جنگجوؤں میں تقسیم کرنے کے، خراج (فصل پر ٹیکس) ادا کرنے کے عوض انہیں ان کے اصلی باشندوں کے ہاتھوں میں رہنے دیا۔

(۵) آپ نے مفتوحہ ممالک کو صوبوں میں تقسیم کیا اور ہر صوبے پر ایک گورنر مقرر کیا، جس کی تنخواہ مقرر تھی جو کہ مسلمانوں کے بیت المال سے لی جاتی تھی۔ آپ حسب و نسب پر نظر کیے بغیر گورنروں کا انتخاب ان کے تقوی اور انتظامی صلاحیتوں کی بنیاد پر کرتے تھے۔

(٦) آپ نے مفتوحہ ممالک میں متعدد شہر آباد کرنے کا حکم دیا جیسے عراق میں بصرہ و کوفہ اور مصر میں فسطاط (موجودہ قاہرہ) وغیرہ تاکہ ان شہروں میں مملکت اسلامیہ کا مرکز بنے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الدَّوَاوِين	محکمے، دیوان کی جمع	الكُتَّاب	لکھنے والا، کاتب کی جمع	قَسَّمَ	اس نے تقسیم کیا
أسَّسَ	اس نے قائم کیا	تَقوِيْم	کیلنڈر	وِلايَات	صوبے، ولایت کی جمع
الْجُند	فوج، لشکر	نَظَّمَ	اس نے منظم کیا	رَاتِبٌ	تنخواہ
وَزَارَةُ	وزارت	البَرِيدَ	ڈاک	مُحَدَّدٌ	مقرر کردہ
الدِّفَاعِ	دفاع	الرَّعِيَّة	رعایا، عوام	أحسَاب	حسب کی جمع، خاندان
الْخَرَاج	زمین پر ٹیکس	عَسَّ	اس نے رات کو گشت کیا	أنْسَاب	نسب کی جمع، خاندان
أنشَأَ	اس نے شروع کیا	الأراضِي	زمین	إنشَاء	شروع کرنا
عَيَّنَ	اس نے مقرر کیا	الأصلِيِّيْنَ	اصلی لوگ	مُدُن	شہر، مدینہ کی جمع
القُضَاة	قاضی	مُحَارِبِيْنَ	جنگ کرنے والے		

الفتُوحَاتُ فِي عَهدِهِ

كان مِن اهتِمَامَات الفاروقِ رضي الله عنه مُوَاصَلَةُ الْجِهَادِ ونَشرُ الإسلامِ والاستمرَارُ فِي الفَتحِ الذي بَدَأَ فِي عهد أبي بكرٍ رضي الله عنه لبلادِ الفُرسِ والرُّومِ.

أ- فَتحُ العِرَاقَ وبلادُ فَارسَ: وَجَّهَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه هَمَّهُ لفَتحِ العراق وبلاد فارس بعدَ أن اطْمَأَنَّ على سَلامَةِ وَضعِ الْجَيشِ الإسلامي فِي بلادِ الشَّامِ. وقد بَلَغَ من أَهْمِيَّةِ هذا الأمرِ (وهُوَ فتحُ العراق وفارس) فِي نظرِ الْخليفة أنّه رَغبَ فِي أن يَقُودَ الْجَيشَ بنفسه ولكنَّ جُمهَرَةُ المسلمين أشَارَتْ عليه بالبَقَاءِ وأن يَنْدُبَ لذلك رجُلاً مِن كِبَارِ الصَّحَابَةِ فَوَافَقَ عمرُ رضي الله عنه على ذلك واستَقَرَّ الرَّأيَ على سعد بن أبِي وقاصٍ رضي الله عنه.

مَوقَعَةُ القَادسيَّة سنة 15هـ: قَصَدَ سعدُ بن أبي وقاص رضي الله عنه العراقَ وهي حينئذ جُزءُ من دَولَةِ الفُرُسِ الكبرَى وكان خيرُ مثال للقيَادَةِ السَّديدَة والسياسَةَ الرَّشيدَة الْمُؤمنَة... ولَمَّا أحَسَّ الفرسُ بالْخَطرِ القَادمِ عليهم جَمَعَ مَلكَهُم "يَزد جَرد" جَيشًا كثيرًا قَدَّرَهُ الْمُؤَرِّخُونَ بثمانيْنَ ألفًا مِنَ الْجُنُودِ الْمُدَرَّبِينَ فِي أحسَنَ عُدَّةٍ وعَتَادٍ... وكان قَائِدُهم عَسكَرِيًّا مُجَرِّبًا هو رُستَمُ وكان مع الْجَيشِ ثلاثة وثلاثون فِيلاً.

آپ کے عہد میں فتوحات

فاروق رضی اللہ عنہ کے اہتمام میں جہاد کو جاری رکھنا، اسلام کو پھیلانا اور ان ایران اور روم کے ممالک میں ان فتوحات کو جاری رکھنا ہے جو کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ کے دور میں شروع ہوئیں۔

ا۔۔ **عراق اور ایران کے ممالک کی فتح:** عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے شام کے شہروں میں اسلامی لشکر رکھ کر ان کی سلامتی سے مطمئن ہونے کے بعد عراق اور ایران کے ممالک کی فتح کی طرف توجہ دی۔ اس معاملے (یعنی عراق و ایران کی فتح) کی اہمیت خلیفہ کی نظر میں اس حد تک پہنچ چکی تھی کہ آپ خود لشکر کی قیادت پر راغب تھے مگر مسلمانوں کی اکثریت نے ان کے (مدینہ میں) باقی رہ جانے اور بڑے صحابہ میں سے کسی کو مقرر کرنے کا مشورہ دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس سے موافقت کی اور رائے سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ پر آ ٹھہری۔

قادسیہ کی جنگ سن ۱۵ھ: سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے عراق کا قصد کیا جو کہ اس وقت ایران کی عظیم سلطنت کا حصہ تھا۔ یہ راست رو قیادت اور ہدایت یافتہ ایمانی پالیسی کی بہترین مثال ہے۔ جب ایرانیوں نے اپنی طرف آنے والے خطرے کو محسوس کیا تو ان کے بادشاہ یزدگرد نے ایک بڑا لشکر جمع کیا۔ مورخین نے اس کا اندازہ ۸۰۰۰۰ تربیت یافتہ اور بہترین کیل کانٹے سے لیس سپاہیوں کا لگایا ہے۔ ان کا لیڈر ایک تجربہ کار فوجی تھا جس کا نام رستم تھا۔ اس لشکر میں ۳۳ ہاتھی بھی شامل تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُوَاصَلَةُ	جاری رکھنا	أشَارَتْ	انہوں نے مشورہ دیا	مُؤَرِّخُونَ	تاریخ دان
استِمرَارُ	جاری رکھنا	البَقَاءِ	باقی رہنا	الْمُدَرَّبِينَ	تربیت یافتہ
وَجَّهَ	اس نے توجہ کی	يَنْدُبَ	اس نے مقرر کیا	عُدَّةٍ	تیاری
هَمَّهُ	اس کی توجہ	استَقَرَّ	وہ قرار پکڑ گیا	عَتَادٍ	سازوسامان
اطْمَأَنَّ	وہ مطمئن ہو گیا	مَوقَعَةُ	مقام، جنگ کا میدان	عَسكَرِيًّا	فوجی
رَغبَ	وہ راغب ہوا	أحَسَّ	اس نے محسوس کیا	مُجَرِّبًا	تجربہ کار
أن يَقُودَ	کہ وہ قیادت کرے	الْخَطرِ	خطرہ	فِيل	ہاتھی
الْجَيشَ	جیش، لشکر	القَادمِ	آنے والا		
جُمهَرَةُ	اکثریت، اجتماع	قَدَّرَ	اس نے اندازہ کیا		

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ولَمّا تَقَابَلَ الْجيشان طَلَبَ رستمَ من سَعد رضي الله عنه أن يَبعَثَ إليه برَجُلٍ عَاقلٍ عالمٍ يَسأَلُهُ، لأَنَّهُ كان مُتَعَجِّبًا من هؤلاء العَرَب ما الذي غَيَّرَهُم وقد كانوا خَاضعِينَ للفُرس وكَانت تُرضيهم كَميَّاتٌ مِنَ الطَّعَامِ حين يَجُوعُونَ ويُهَاجِمُونَ؟ فبعَثَ إليه سعد رضي الله عنه رِجَالا من الصحابةِ رضي الله عنهم كان من بينهم رِبعي بنُ عامرٍ رضي الله عنه فدَخَلَ عليه.

وقَد زَيَّنُوا مَجلسَهُ بالنَمَارقِ الْمُذَهَّبَة ومَفَارشِ الْحَرير و أظهَرُوا اليَوَاقيتَ واللآلی الثَّمينَةَ والزِّينَةَ العَظيمَةَ وعليه تَاجٌ يَبهَرُ الأبصارُ وقد جلس على سرير من ذَهَب ودخل ربعي رضي الله عنه بثِيَاب رِثَة وسَيف وَ تَرسٍ وفَرسٍ قَصيرَة. فلما رَأَى زينَتَهُم وانتفَاخَهُم أراد أن يُظهَرَ استخْفَافَهُ بمَظَاهرهمُ الكَاذبَة فَدَخَلَ بفَرَسه رَاكبًا عليها حتّى دَاسَ بهَا طَرفُ البَسَاط ثُم نَزَلَ ورَبَطَها ببعضٍ وَسَائدهم الثَّمينَة، وأَقبَلَ عليهم رَافعُ الرَّأس ثَابتُ الْخَطى وعليه سَلَاحُهُ ودرعُهُ وخَوذَتُهُ على رأسه فقالوا له: "ضَعْ سَلاحَك." فقال بعِزَّةٍ: "إني لَم آتِكُم وإنّما دَعَوتُمُوني، فإن تَركتُمُوني هكذا وإلا رَجَعتُ." فقال رستم: "ائذَنُوا له."

جب دونوں لشکر آمنے سامنے آئے تو رستم نے سعد رضی اللہ عنہ سے مطالبہ کیا کہ آپ اس کی طرف کسی عقل مند صاحب علم شخص کو بھیجیں تاکہ وہ ان سے سوال کر سکے۔ اس کی وجہ یہ تھی کہ وہ ان عربوں کے بارے میں حیران تھا کہ کس چیز نے انہیں بدل دیا۔ یہ تو ایرانیوں سے ڈرتے تھے اور جب بھوک کے باعث حملہ کرتے تو کھانے پینے کی چیزوں کو لے کر ہی راضی ہو جایا کرتے تھے۔ سعد رضی اللہ عنہ نے اس کی جانب صحابہ رضی اللہ عنہم کے کچھ لوگ بھیجے جن میں ربعی بن عامر رضی اللہ عنہ بھی تھے۔ وہ اس کے پاس داخل ہوئے۔

اس نے اپنی مجلس کو سنہری تکیوں اور ریشمی میز پوشوں سے سجا رکھا تھا۔ انہوں نے یاقوت، قیمتی آلات اور بہت ڈیکوریشن کر رکھی تھی۔ اس کے سر پر ایسا تاج تھا جس سے نگاہیں خیرہ ہو جائیں۔ وہ سونے کے تخت پر بیٹھا تھا۔ ربعی رضی اللہ عنہ پھٹے کپڑوں، ایک تلوار، ایک ڈھال اور چھوٹے گھوڑے کے ساتھ داخل ہوئے۔ جب انہوں نے ان کی ڈیکوریشن اور ٹیپ ٹاپ کو دیکھا، تو انہوں نے ان کے جھوٹے مظاہر کے گھٹیا پن کے اظہار کا ارادہ کیا۔ آپ اپنے گھوڑے پر سواری کی حالت میں داخل ہوئے جس نے اپنے قدم قالین پر رکھ دیے۔ پھر آپ اترے اور اسے ان کے قیمتی تکیوں میں سے ایک کے ساتھ باندھ دیا۔ پھر آپ سر اٹھائے اور قدم جمائے آگے بڑھے۔ آپ کا اسلحہ، زرہ اور خود آپ کے سر پر تھا۔ وہ لوگ ان سے کہنے لگے: "اپنا اسلحہ تو اتار دو۔" آپ نے وقار سے فرمایا: "میں اس لئے تمہارے پاس آیا ہوں کہ تم نے مجھے بلایا ہے۔ مجھے اسی طرح جانے دو ورنہ میں واپس جا رہا ہوں۔" رستم کہنے لگا: "اس آنے کی اجازت دے دو۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَقَابَلَ	اس نے سامنا کیا	الْحَرِيرِ	ریشم	انتِفَاخَ	بڑھا چڑھا کر دکھاوا کرنا
مُتَعَجِّب	حیران ہونے والا	يَوَاقِيتَ	یاقوت کی جمع	استِخفَاف	تحقیر کرنا
غَيَّرَ	اس نے تبدیل کیا	اللآلي	آلات	دَاسَ بِهَا	اس نے اس پر قدم رکھا
خَاضِعِينَ	جھکے ہوئے لوگ	الثَّمِينَةَ	قیمتی	البَسَاطِ	قالین
تُرضِيهِم	وہ انہیں راضی کرتا ہے	تَاجٌ	تاج	وَسَائِد	تکیے، وسادہ کی جمع
كَمِيَّاتٌ	کمیت، مقدار	يَبهَرُ	وہ خیرہ کر دیتا ہے	ثَابِتُ الْخَطى	مضبوطی سے قدم رکھتے ہوئے
يَجُوعُونَ	وہ بھوکے ہوتے ہیں	سرِيرٍ	پلنگ	سَلاحُ	ہتھیار
يُهَاجِمُونَ	وہ حملہ کرتے ہیں	رِثَة	پھٹا ہوا	درعُ	ڈھال
النَمَارِقِ	کشن، تکیے	سَيفٍ	تلوار	خَوذَة	خود، ہیلمٹ
الْمُذَهَّبَة	سونے کے	تَرسٍ	ڈھال	ضَعْ	رکھو
مَفَارِشِ	قالین، بستر کی چادریں	فَرَسٍ	گھوڑا	ائذَنُوا	اسے اجازت دو

Source:
www.en.wikipedia.org
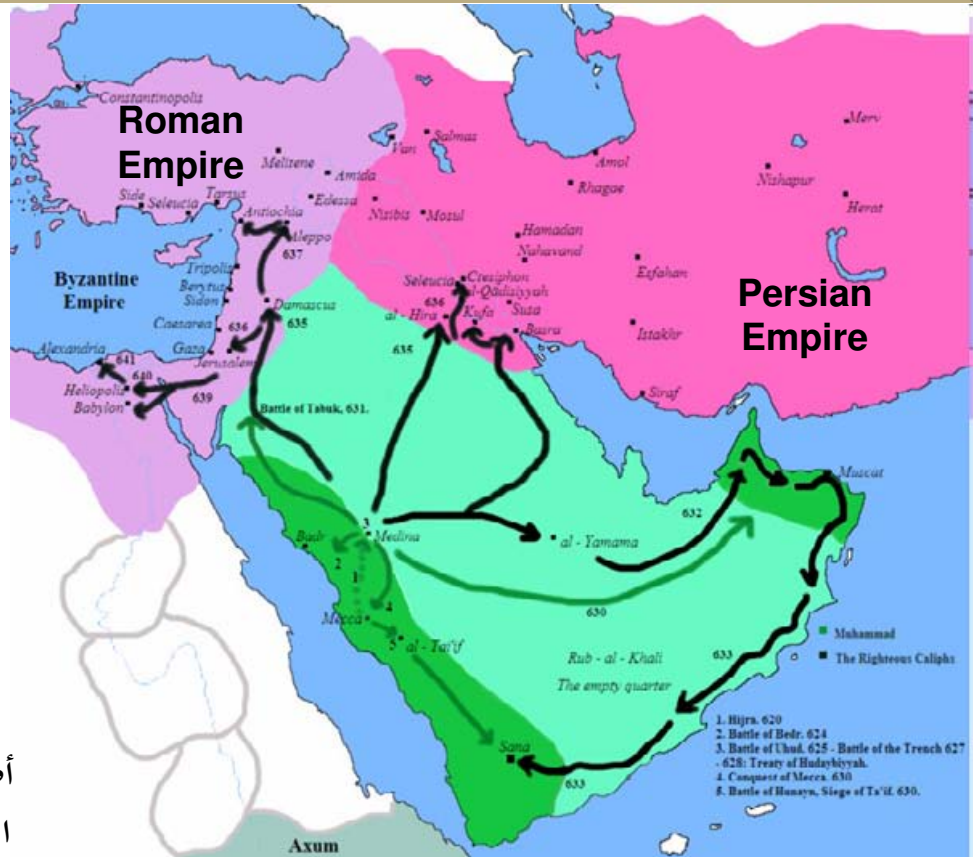
أطلس التاريخ الإسلامي،
الدكتور شوقي أبو خليل
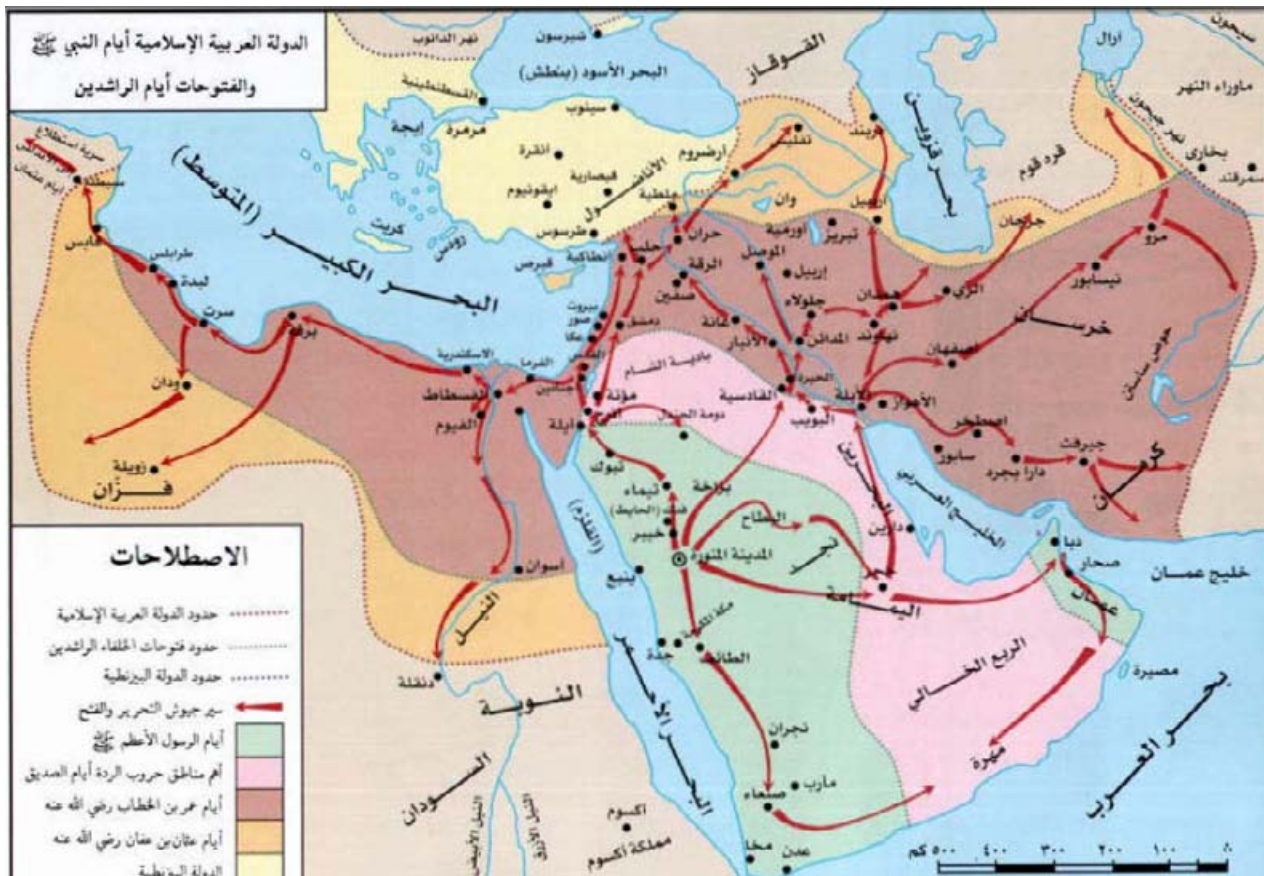
سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

فأقبلَ يَتوَكَّأ على رَمْحه فوقَ النمارق فخَرَقَ أكثرَها. فقال رستم: "ما جاء بكم؟" فقال: "الله ابتعَثْنا لنُخرجَ من شاءَ من عبادَة العبَاد إلى عبادة الله، ومن ضَيْقِ الدُّنيا إلى سعَتهَا، ومن جَوْرِ الأديَان إلى عَدلِ الإسلام. فأرسلَنا بدينه إلى خَلقه لنَدعُوَهُم إليه. فمَنْ قَبلَ ذلك قَبلنَا منه ورَجَعنَا عنه ومن أبَى قَاتَلنَاهُ أبدًا حتّى نَفضي إلى مَوعد الله."

قال: "وما موعدُ الله؟" قال: "الْجَنَّةُ لمَن مَاتَ على قتَال مَن أبَى، والظَّفرُ لمن بَقي." فَطَلَبَ رستمُ الإمهَال فأبَوا أن يُمهلُوهُ أكثَرُ من ثلاثة أيَّام وبعد ذلك التَقى الْجَيشان واقتَتَلُوا قتَالا شديدًا طَوَالُ يَومهم وأكثَرُ لَيلَهُم واستمَرُّوا ثلاثةَ أيام عَانى فيهاَ المسلمونَ كثيراً من هذه الأفيَالِ التي كانت تُفْزَعُ خُيُولَهُم العَرَبيَّةَ التي لَم تَتعَوَّدْ رؤيَتهَا ولكن الأبطَالُ المؤمنين صَبَرُوا وقَاتَلُوا حتّى تَمَّ النصرُ لَهُم بتوفيقِ الله وعنَايَتُهُ بعباده الْمُؤمنيْنَ.

وفي اليومِ الرابع بَعَثَ اللهُ رِيْحاً شديدةً فدَمَّرَتْ مُعَسكَرِ الْمَجُوسِ وهَرَبُوا في كلِ مَكَان وقُتلَ قائدُهُم، وقتل منهم عشرة آلاف واستَشهَدَ من المسلمين حَوَالي ألفَان وخَمسُ مائَة شَهيدٌ تقريباً. وبهذه الْمَعركَة الفَاصلَة أيَّدَ اللهُ سبحانَهُ دينَهُ ورَفَعَ كَلمَتَهُ وهَابَتِ العَرَبُ والعَجَمُ المسلمين وانتَشَرَ هَديُ الإسلامِ وعَدْلُهُ وتَقَلَّصَ ظَلامُ الكُفرِ والشِّرك.

پھر وہ اپنے نیزے سے ٹیک لگا کر تکیوں پر چلنے لگے اور اس کے اکثر حصے کو پھاڑ ڈالا۔ رستم نے کہا: "تم کیا لے کر آئے ہو؟" وہ بولے: "اللہ نے ہمیں اٹھا کھڑا کیا ہے تا کہ ہم بندوں کو اللہ کی عبادت سے، دنیا کی تنگی (مذہبی جبر) سے اس کی وسعت (مذہبی آزادی) کی طرف، دیگر ادیان کے (قائم کردہ) ظلم سے اسلام کے عدل کی طرف نکالیں، جسے وہ چاہے۔ اس نے ہمیں اپنے دین کے ساتھ اس کی مخلوق کی طرف بھیجا ہے تا کہ ہم انہیں اس کی طرف بلائیں۔ جس (حکومت) نے اسے قبول کر لیا، ہم بھی اسے قبول کر لیں گے اور واپس لوٹ جائیں گے۔ جس (حکومت) نے انکار کیا، تو ہم اس سے ہمیشہ لڑتے رہیں گے یہاں تک ہم اللہ کے وعدہ کردہ مقام پر لوٹ جائیں۔"

وہ کہنے لگا: "اللہ کا وعدہ کردہ مقام کیا ہے؟" انہوں نے فرمایا: "جنت جو کہ ان کے لئے ہے جو انکار کرنے والوں سے جنگ میں مارا گیا، اور جو باقی رہ گئے ان سے کامیابی (کا وعدہ)۔" رستم نے کچھ مہلت طلب کی۔ انہوں نے تین دن سے زیادہ مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد دونوں لشکر آمنے سامنے آئے اور انہوں نے پورا دن اور رات کا اکثر حصہ شدید جنگ کی۔ وہ تین دن تک لڑتے رہے۔ مسلمانوں کو ان ہاتھیوں سے بہت نقصان پہنچا کیونکہ ان کے عرب گھوڑے ان سے خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ انہوں نے (یہ ہاتھی) کبھی نہ دیکھے تھے۔ لیکن مومن ہیرو ثابت قدم رہے اور لڑتے رہے یہاں تک کہ اللہ کی مدد اپنے مومن بندوں پر عنایت اور موافقت کے ساتھ آ گئی۔

چوتھے دن اللہ نے ایک شدید آندھی بھیجی جس نے مجوس کی چھاؤنی کو تباہ کر دیا۔ وہ ہر جانب فرار ہونے لگے اور ان کا لیڈر قتل کر دیا گیا۔ ان کے تقریباً ۱۰۰۰۰ افراد ہلاک ہوئے جبکہ مسلمانوں کے تقریباً ۲۵۰۰ افراد نے شہادت پائی۔ یہ ایک فیصلہ کن معرکہ تھا جس میں اللہ سبحانہ نے اپنے دین کی مدد فرمائی اور اپنے کلمہ کو بلند کر دیا۔ عرب و عجم پر مسلمانوں کی ہیبت طاری ہو گئی۔ اسلام کی ہدایت پھیل گئی اور کفر و شرک کے اندھیرے سکڑتے چلے گئے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
يَتوَكَّأ	وہ ٹیک کر چلا	الإمهَال	مہلت دینا	رِيْحاً	ہوا، آندھی
رَمْحِ	نیزا	يُمهلُوهُ	وہ اسے مہلت دیتے ہیں	دَمَّرَتْ	اس نے تباہ کر دیا
خرَقَ	اس نے پھاڑ دیا	عَانى	جسے تکلیف پہنچی ہو	مُعَسكَرِ	چھاؤنی
ابتعَثْنَا	اس نے ہمیں بھیجا	الأفيَال	فیل کی جمع، ہاتھی	هَرَبُوا	وہ فرار ہو گئے
ضَيْقِ	تنگی	تُفْزَعُ	وہ خوفزدہ ہوئے	استَشهَدَ	اس نے شہادت پائی
أبى	اس نے انکار کیا	خُيُولَ	گھوڑے، خیل کی جمع	أيَّدَ	اس نے تائید کی
نَفضِي	ہم پہنچ گئے	تَتعَوَّدْ	وہ عادی ہے	هَابَت	وہ خوفزدہ ہوئے
موعدُ	وعدہ کا وقت یا جگہ	رؤيَتهَا	اسے دیکھنا	تَقَلَّصَ	وہ سکڑ گیا
الظَّفرُ	کامیابی، فتح	الأبطَالُ	ہیرو، بطل کی جمع	ظَلامُ	اندھیرا

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ب ــ فتحُ الشَّام: عَلِمَ الرومُ بدُخُولِ الْجُيُوشِ الإسلاميةِ أرضَهُم، فكَتَبُوا إلى هرقْلَ وكان بالقُدْسِ، فقال هرقلُ: "أرَى أن تُصَالِحُوا المسلمينَ، فو الله لأنّ تُصَالِحُوهُم على نِصفِ ما يُحصَلُ مِن الشامِ ويُبقَى لَكُم نِصفُهُ مع بلادِ الرومِ أحَبُّ إلَيكم مِن أن يَغلَبُوكُم على الشامِ ونصفُ بلادِ الرُّومِ." وأغْضَبَتْ هذه النَّصِيحَةُ قُوَّادَ الرُّومِ، وظَنُّوا أن الإمْبَرَاطُورَ قَد وَهَنَ وضَعُفَ وسَيُسلِمُ البلادُ للغُزَّاةِ الفاتحين. والْحق أنّ هرقلَ قَد ضعُف أمَامَ غَضبَةِ قُوَّادَهُ وعَزَمَ على قتالِ المسلمين مع يَقينه بالْهَزِيْمَة وجَمَعَ هرقلُ الثَّائرِينَ وتَوَجَّهَ إلى حُمصٍ وهناك أعَدَّ جَيشًا ضَخْمَ العَدَدِ كثيرَ العَدد لِمَوَاجهةِ المسلمين.

معركَةُ اليَرمُوكَ سنة 15 هــ: بعدُ أنّ رَأَى هرقلُ، ملكُ الرومَ انتصَارَاتُ المسلمين حَشَدَ ما استطَاعَ حَشدَهُ من قُوَّات وجعل قِيَادَتُهَا لأخيه، واجتَمَعَتْ تلك القوَاتُ الرومِيةُ عندَ نَهرِ اليَرمُوك، أحدٌ رَوَافِدُ نَهرِ الأُردَن. ونزلَ جيشُ المسلمين بقيادة أبي عبيدة قبَالَةَ الروم. وقد كَلَّفَ أبُو عُبيدةُ، خالدَ بنَ الوليدَ بتنظيمِ جيشِ المسلمين. فَرَتَّبَ خالدُ الجيشَ ترتيبًا مُمتازًا لَم يَعهَدْهُ العربُ من قبل. وهَجَمَ فُرسَانُ المسلمين بَبسَالَةٍ على الروم حتّى فَصَّلُوا بين فُرسَانِ الجيشِ الرومي ومُشَاتَه. وانسَحَبَ فرسانُ الرومِ بعدُ أن سَقَطَ منهم آلاف بضَرَبَاتٍ فرسانِ المسلمينَ الشَّجعَانَ.

ب۔۔ فتح شام: رومیوں کو اپنی زمین پر اسلامی لشکروں کے داخل ہونے کا علم ہوا تو انہوں نے ہرقل کی جانب (رپورٹ) لکھ بھیجی جبکہ وہ بیت المقدس میں تھا۔ ہرقل نے کہا: "میری رائے ہے کہ تم مسلمانوں سے صلح کر لو۔ اللہ کی قسم، شام میں تم جو (ٹیکس) حاصل کرتے ہو اگر تم ان سے اس کے نصف پر بھی صلح کر لو تو تمہارے لئے روم کے ملک کے ساتھ ساتھ نصف باقی بچ جائے گا۔ یہ تمہارے لئے اس سے زیادہ پسندیدہ ہو گا کہ تم شام میں مغلوب ہو جاؤ اور روم کا بھی نصف حصہ گنوا بیٹھو۔" اس خیر خواہانہ مشورے سے روم کے لیڈر بڑے ناراض ہوئے۔ انہوں نے خیال کیا کہ شہنشاہ خوفزدہ ہو کر کمزور پڑ گیا ہے اور جلد ہی ملک پر حملہ آور فاتحین کا قبضہ ہو جائے گا۔ ہرقل اپنے لیڈروں کے غصے کے سامنے کمزور پڑ گیا اور مسلمانوں کے ساتھ جنگ پر تیار ہو گیا، اگرچہ اسے شکست کا یقین تھا۔ ہرقل نے جنگجو اکٹھے کیے اور حمص کی جانب توجہ کی۔ اس نے مسلمانوں کے مقابلے پر ایک بڑی تعداد میں لشکر تیار کیا۔

معرکہ یرموک ۱۵ھ: روم کے بادشاہ ہرقل نے جب مسلمانوں کی فتوحات کو دیکھا تو اس نے اپنی پوری استطاعت کے مطابق فوجیں تیار کیں اور اپنے بھائی کو ان کی قیادت سونپ دی۔ یہ رومی فوجیں دریائے یرموک کے پاس اکٹھی ہوئی جو کہ دریائے اردن کا ایک معاون دریا ہے۔ مسلمان رومیوں کے مقابلے پر سیدنا ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ کی قیادت میں اترے۔ ابوعبیدہ نے سیدنا خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کو مسلمانوں کا لشکر منظم کرنے کی ذمہ داری دی۔ خالد نے لشکر کو ایک ممتاز تنظیم میں ترتیب دیا جس کی مثال عرب نے اس سے پہلے نہ دیکھی تھی۔ مسلمانوں کے گھڑ سوار دستوں نے بہادری سے رومیوں پر حملہ کیا یہاں تک کہ انہوں نے رومیوں کی گھڑ سوار فوج کو پیدل فوج سے الگ کر دیا۔ رومیوں کے گھڑ سوار بہادر مسلمانوں کی ضربوں سے ہزاروں کی تعداد میں گرنے کے بعد بھاگ نکلے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
القُدْسِ	یروشلم، بیت المقدس	الْهَزِيْمَةِ	شکست	رَتَّبَ	اس نے ترتیب دیا
تُصَالِحُوا	تم صلح کر لو	الثَّائرِينَ	باغی، حملہ آور	لَم يَعهَدْهُ	وہ اس سے واقف نہ تھے
يُحصَلُ	اسے حاصل کیا جاتا ہے	مَوَاجِهةِ	رخ کرتے ہوئے	فُرسَانُ	گھڑ سوار دستے
قُوَّادَ	لیڈر، قائد کی جمع	انتِصَارَاتُ	فتوحات	فَصَّلُوا	انہوں نے الگ کر دیا
إمْبَرَاطُورَ	ایمپرر، شہنشاہ	حَشَدَ	اس نے اکٹھا کیا	مُشَاة	پیدل فوج
وَهَنَ	وہ کمزور ہو گیا	رَوَافِدُ	بڑے دریا کے معاون دریا	انسَحَبَ	وہ واپس ہوئے
الغُزَّاةِ	غازی، حملہ آور	نَهر	دریا	سَقَطَ	وہ گرا
		كَلَّفَ	اس نے ذمہ دار بنایا	الشَّجعَانَ	دلیر، بہادر

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

ثُم انقَضَّ المسلمونَ علَى مَشَاة الرومِ الذين أخَذُوا يَتَسَاقطُونَ قَتلاً أو غرقاً فِي النَّهْرِ. فكان النصرُ الْمُؤَزَّرُ حليفُ المسلمين. وقد قُتِلَ في معركةِ اليرموكَ أكثَرُ من مائةُ ألف مِنَ الرومِ واستَشهَدَ فيها حَوَالِي ثلاثَةُ آلاف من المسلمين.

جـ۔ فتحُ مصرَ: كانتْ مصرُ في ذلك الْحِينَ من مُمْتَلَكَات الرومِ وكانت تَدَيَّنُ بالنَصرَانيَّة وهي الدِّيَانَة التي كان يَعتَنقُهَا الرومُ. ولكن الروم كان يَسيئُونَ إلى الْمصريِّيْنَ مع أنّ دينَهُم واحدٌ فكانُوا يرهَقُونَهُمْ بِالضَّرَائِبِ حتّى وَصَلَ الأمرُ بِهِم إلى أن يَفرِضُوا الضرائبَ على الْمَوتَى فلا يُسمَحُونَ بدَفنِ الْمَيِّتِ إلا بعدِ أنْ يَدفَعَ أهلُهُ ضَرِيبَةً.

سَارَ عمرُو بنُ العاص مُتَّجهًا مِنَ الشَّامِ إلى مصرَ وكان معه من جُنُود المسلمينَ أربَعَةُ آلاف و اختَرَقَ بهم رِمَالُ سيناءَ حتّى وَصَلَ إلى العَرِيشِ في آخر سنة 18هـ وفَتَحَهَا دُونَ مُقَاوَمَة لأنّه لَم يَكُن بهَا حَامِيَةٌ رُومِيَّةٌ. ثُم سار حتّى وصل إلى "الفرما" فحَاصَرَهَا شهرًا ونصفَ الشهرِ حتّى تَمَّ له فَتحُهَا في أول سنة 19هـ. وكان أهل مصرَ يُسَاعِدُونَ المسلمين في هذا الْحصَارِ ثُم تَقَدَّمَ عَمرُو إلى بلبيسَ فاستَوَلَّى عليها بعدُ شهر لَم يَنقَطِعُ فيه القتَالُ. ثُم سار إلى أمُ دَنَيْنَ فَنشَبَ القتالُ وتُحَصِّنُ الروم في حُصُونِ بَابِ الْيُونِ وكان مِن أَمنَعِ الْحُصُونَ فحاصَرَهُم المسلمون حتّى تَمَّ لَهم النصرُ بعونِ اللهِ تعالَى وتَتَابَعُ فَتحُ الْمُدُنِ حتّى أَصبَحَتْ مصرَ وِلايَةٌ إسلامية."

اس کے بعد مسلمان رومیوں کی پیدل فوج پر (بجلی کی طرح) آ گرے۔ وہ انہیں قتل کر کے دریا میں غرق کرتے رہے۔ مشکل فتح مسلمانوں کی ساتھی بنی۔ معرکہ یرموک میں رومیوں کے ۱۰۰۰۰۰ سے زائد لوگ مارے گئے اور تقریباً ۳۰۰۰ مسلمانوں نے شہادت پائی۔

ج۔۔۔ **فتح مصر:** مصر اس زمانے میں روم کے قبضے میں تھا اور یہاں کا مذہب بھی عیسائیت تھا جو کہ رومیوں کا مذہب تھا۔ اگرچہ ان کا دین ایک ہی تھا لیکن رومی، مصریوں کے ساتھ بہت برا سلوک کرتے۔ انہوں نے ان پر ٹیکسوں کا بوجھ لاد کر انہیں تھکا دیا تھا۔ نوبت یہاں تک پہنچ چکی تھی کہ انہوں نے مردوں پر بھی ٹیکس لگا دیا۔ اس وقت تک وہ میت کو دفن نہ کر سکتے تھے جب تک کہ اس کے خاندان والے ٹیکس ادا نہ کریں۔

عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ شام سے مصر کے جانب سفر کرنے لگے۔ ان کے ساتھ ۴۰۰۰ مسلمانوں کا لشکر تھا۔ وہ صحرائے سیناء میں گھستے چلے گئے یہاں تک کہ سن ۱۸ھ کے آخر میں عریش (موجودہ سویز کے قریب ایک مقام) تک جا پہنچے اور بغیر جنگ کے اسے فتح کر لیا کیونکہ یہاں رومیوں کی فوج موجود نہ تھی۔ پھر وہ مزید چلتے گئے یہاں تک کہ فرما (موجودہ پورٹ سعید) تک جا پہنچے اور اس کا ڈیڑھ مہینے تک محاصرہ کیے رکھا۔ یہاں تک کہ سن ۱۹ھ کے اوائل میں اس کی فتح مکمل ہوئی۔ اہل مصر اس محاصرے کے دوران مسلمانوں کی مدد کر رہے تھے۔ پھر عمرو، بلبیس کی طرف آگے بڑھے اور اسے ایک مہینے کی مسلسل جنگ کے بعد فتح کیا۔ پھر وہ ام دنین کی جانب گئے۔ جنگ شروع ہوئی تو رومی باب الیون میں قلعہ بند ہو گئے جو کہ مضبوط ترین قلعہ تھا۔ مسلمانوں نے اس کا محاصرہ کر لیا۔ اللہ کی مدد سے فتح مکمل ہوئی۔ اس کے بعد فتوحات جاری رہیں یہاں تک کہ مصر اسلامی حکومت کا ایک صوبہ بن گیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
انقَضَّ	وہ گر گئے	الدِّيَانَة	دین، مذہب	سِينَاءَ	مصر کا علاقہ، جزیرہ نما سینا
يَتَسَاقطُونَ	وہ گرتے ہیں	يَعتَنقُ	وہ مذہب پر ہیں	مُقَاوَمَة	مزاحمت
الْمُؤَزَّرُ	سخت	يَسيئُونَ	وہ برا کرتے ہیں	حَامِيَةٌ	گیریژن، چھاؤنی
حليفُ	حلیف، ساتھی	يرهَقُون	وہ تھکا دیتے ہیں	الفرما	مصر کا ایک شہر
حَوَالِي	گردونواح	ضَرَائِب	ٹیکس، ضریبہ کی جمع	حَاصَرَ	اس نے محاصرہ کیا
الْحِينَ	اس وقت	يُسمَحُونَ	وہ اجازت دیتے ہیں	أمُ دَنَيْنَ	قاہرہ کے پاس ایک شہر
مُمْتَلَكَات	ملکیت	اختَرَقَ	وہ داخل ہوتا چلا گیا	حُصُون	قلعے، حصن کی جمع
تَدَيَّنُ	ان کا دین تھا	رِمَالُ	ریت، صحرا	وِلايَةٌ	صوبہ

سبق 13B: سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ

استشهَادُ الْخليفةَ عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه

استَشهَدَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه عَلَى يَد فَيْروزَ غُلامُ الْمُغيْرَةَ بنَ شُعبَةَ ويُلَقَّبُ أبَا لُؤْلُؤَة وكَانَ مَجُوسيًّا. قَتَلَهُ بخنجَرَ له رَأسَان طَعَنَهُ به ستُّ طَعنَات. أحدُهَا تَحتَ سُرَّته وهي التي قَتَلَتْهُ وكان ذلك فِي صلاة الفَجر عندمَا كَبَّرَ للصلاة من اليوم الثالث والعشرينَ من ذي الْحَجَّةَ من السَّنَة الثالثَة والعشرين من الْهجرة. وهَرَبَ فَيروزُ وأخَذَ يَطعَنُ بخنجره كلَّ مَن يَمُرُّ به حتّى طَعَنَ ثلاثة عشر رَجُلاً مَاتَ منهم ما يَزيدُ على النصف وعندما أَحَسَّ أبو لُؤلؤَةُ أنّه مَأخُوذٌ لا مَحَالَةَ أقدَمَ على الانتحَار بخَنجَره ذاتَها.

فَحُملَ الْخليفةُ إلى بيته وبَقيَ ثلاثةُ أيّام بعد طعنه ثُم تَوَفَّي يومَ الأربعاء لأربَعَ بَقيْنَ من شهر ذي الْحَجَّة سنة ثلاثُ وعشرين. وقَد غَسَّلَهُ وكَفَّنَهُ ابنُهُ عبدُالله وصَلَّى عليه ثُم دَفَنَ بجَانب صَاحبَيه. وكانت مُدَّةُ خلافَته عَشرَ سنيْنَ وستَّةُ أشهُرٍ. رضي الله عنه وأرضاه وجزاه عن الإسلام والمسلمين خير الْجزاء.

(مأخُوذٌ من "تعليم اللغة العربية"، الْجامعة الإسلامية بالْمَدينة الْمُنَوَّرَة)

خلیفہ عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی شہادت

عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے فیروز کے ہاتھ سے شہادت پائی جو کہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کا غلام تھا، اس کا لقب ابو لؤلؤۃ تھا اور وہ مجوسی تھا۔ اس نے آپ کو ایسے خنجر سے قتل کیا جس کی دو شاخیں تھیں۔ اس نے آپ کو اس سے چھ ضربیں لگائیں۔ ان میں سے ایک ناف کے نیچے تھی اور اسی نے آپ کو قتل کیا۔ ایسا ۲۳ ذی الحجہ، ۲۳ ہجری کی فجر کی نماز میں ہوا جب نماز کے لئے تکبیر کہی جا رہی تھی۔ فیروز بھاگنے لگا اور اپنے خنجر سے جو راستے میں آیا اسے زخم لگاتا گیا۔ یہاں تک کہ اس نے ۱۳ افراد کو زخم لگائے۔ ان میں سے نصف سے زائد فوت ہو گئے۔ جب ابو لؤلؤۃ نے محسوس کیا کہ وہ لازماً پکڑا جانے والا ہے، تو اس نے خنجر سے خودکشی کر لی۔

خلیفہ کو اپنے گھر تک اٹھا کر لایا گیا۔ آپ اس زخم کے بعد تین دن زندہ رہے، پھر آپ نے بدھ کے دن وفات پائی جب ذی الحجہ ۲۳ھ کے چار دن باقی تھے۔ آپ کو آپ کے بیٹے عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے غسل اور کفن دیا، پھر آپ کو اپنے دونوں ساتھیوں (رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ساتھ دفن کیا۔ آپ کی مدت خلافت دس سال چھ ماہ تھی۔ اللہ آپ سے راضی ہو اور آپ اس سے راضی ہوں۔ اللہ آپ کو اسلام اور مسلمانون کی جانب سے بہترین جزا دے۔

آج کا اصول: مرکب توصیفی میں صفت اور موصوف اپنی حالت (رفع، نصب، جر)، تذکیر و تانیث، تعداد اور الف لام ہونے یا نہ ہونے کے اعتبار سے ایک جیسے ہوتے ہیں۔ مرکب اضافی میں مضاف الیہ ہمیشہ حالت جر میں ہوتا ہے۔

چیلنج! زیادہ سے زیادہ تین صفحوں پر مشتمل ایک چارٹ تیار کیجیے جس میں اس لیول میں بیان کردہ تمام قوانین بیان کیے گئے ہوں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
غُلامُ	لڑکا، غلام	طَعَنَ	اس نے زخم لگایا	مَأخُوذٌ	پکڑا جانے والا
يُلَقَّبُ	اسے لقب دیا جاتا ہے	سُرَّة	ناف	لا مَحَالَةَ	یقیناً
مَجُوسيًّا	مجوسی، آتش پرست	هَرَبَ	وہ فرار ہو گیا	الانتِحَارِ	خودکشی کرنا
خَنجَرَ	خنجر	يَمُرُّ به	وہ گزرتا گیا		

سبق 14A: غیر منصرف اسم، افعال سے مشابہ حروف، بدل اور اسم کی حالتیں

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربي	غیر منصرف ہونے کی علامت	غیر منصرف ہونے کی وجہ	غیر منصرف کو منصرف بنانے کی وجہ
سَخَّرْنَا مَعَ دَاوُودَ الْجِبَالَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عجمی نام	کوئی نہیں
الَّذِي اشْتَرَاهُ مِنْ مِصْرَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عجمی نام	کوئی نہیں
أَلَيْسَ لِي مُلْكُ مِصْرَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عجمی نام	کوئی نہیں
عَلَى لِسَانِ دَاوُودَ وَعِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	داؤد و عیسیٰ: عجمی نام مریم: زنانہ نام	کوئی نہیں
عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	زنانہ نام	کوئی نہیں
عنْ زَيْنَبَ بِنت زُفَرَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	زینب: زنانہ نام، زفر: فَعُلَ کے وزن پر	کوئی نہیں
وَبِكُفْرِهِمْ وَقَوْلِهِمْ عَلَى مَرْيَمَ بُهْتَاناً	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	زنانہ نام	کوئی نہیں
سَافَرتُ من بَعلَبَكَّ إلى حَضْرَمُوتَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	دو ناموں سے مل کر بنے نام	کوئی نہیں
سَافَرتُ مِنْ لَندَنَ إلى بَرلِيْنَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عجمی نام	کوئی نہیں
إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عجمی نام	کوئی نہیں
خُذْ مِنْ أعشَى	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	آخر میں ی والا نام	کوئی نہیں
بِرَبِّ الْمَشَارِقِ وَالْمَغَارِبِ	کوئی نہیں	مَفَاعِلُ کا وزن	غیر منصرف پر ال داخل کیا گیا ہے
مِنْ جُوعَانَ إلى عَطشَانَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	فُعلان کے وزن پر جس کی مونث فُعلَی ہے	کوئی نہیں
مِنْ أسْوَدَ إلى أحْمَرَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	رنگ ظاہر کرنے والی صفت	کوئی نہیں

سبق 14A: غیر منصرف اسم، افعال سے مشابہ حروف، بدل اور اسم کی حالتیں

عربي	غیر منصرف ہونے کی علامت	غیر منصرف ہونے کی وجہ	غیر منصرف کو منصرف بنانے کی وجہ
بِكَأْسٍ مِنْ مَعِينٍ بَيْضَاءَ لَذَّةٍ لِلشَّارِبِينَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	رنگ والی صفت	کوئی نہیں
حُنَفَاءَ لِلَّهِ غَيْرَ مُشْرِكِينَ بِهِ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	آخر میں آء	کوئی نہیں
أَنْتُمْ عَاكِفُونَ فِي الْمَسَاجِدِ	کوئی نہیں	مَفَاعِلُ کا وزن	غیر منصرف پر ال داخل کیا گیا ہے
مَا أُنزِلَ إِلَى إِبْرَاهِيمَ وَإِسْمَاعِيلَ وَإِسْحَقَ وَيَعْقُوبَ وَالأَسْبَاطِ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عجمی نام	کوئی نہیں
زَيَّنَّا السَّمَاءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيحَ	کوئی نہیں	مَفَاعِيلُ کا وزن	غیر منصرف پر ال داخل کیا گیا ہے
مِنَ الشَّجَرِ الأَخْضَرِ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	رنگ والی صفت	غیر منصرف پر ال داخل کیا گیا ہے
سَبْعَ سُنْبُلاتٍ خُضْرٍ	کوئی نہیں	یہ منصرف ہے	یہ منصرف ہے
انتقَلَ الْخِلافَةُ مِنْ عُمَرَ إلى عُثْمَانَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عمر: فُعَلُ کا وزن عثمان: آخر میں "ان"	کوئی نہیں
وَمِنْ الْجِبَالِ جُدَدٌ بِيضٌ وَحُمْرٌ مُخْتَلِفٌ أَلْوَانُهَا وَغَرَابِيبُ سُودٌ	کوئی نہیں	یہ منصرف ہے	یہ منصرف ہے
هذا رِسَالَةٌ مِنْ أَرْمَلٍ إلى أَرمَلَةٍ	کوئی نہیں	یہ منصرف ہے	یہ منصرف ہے
أُولِي أَجْنِحَةٍ مَثْنَى وَثُلاثَ وَرُبَاعَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	مَفعَلُ و فُعَالُ کا وزن	کوئی نہیں
إِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَاءُ	تنوین موجود نہیں	رنگ والی صفت	کوئی نہیں
فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	لفظ ہی غیر منصرف ہے	کوئی نہیں
مِنْ مَفَاتِحَ الغيبِ	کوئی نہیں	مَفَاعِلُ کا وزن	کوئی نہیں

چیلنج! عربی اور اردو میں کسی شخص کو اس کے شہر، قبیلے یا ملک کی طرف منسوب کیسے کیا جاتا ہے؟

سبق 14A: غیر منصرف اسم، افعال سے مشابہ حروف، بدل اور اسم کی حالتیں

غیر منصرف کو منصرف بنانے کی وجہ	غیر منصرف ہونے کی وجہ	غیر منصرف ہونے کی علامت	عربي
تین حرفی نام	عجمی نام	کوئی نہیں	مَا أَصَابَ قَوْمَ نُوحٍ أَوْ قَوْمَ هُودٍ
یہاں عائشہ نام نہیں بلکہ اپنے لغوی معنی میں ہے یعنی رہنے والی	زنانہ نام	کوئی نہیں	هِيَ عَائِشَةٌ فِي البيتِ
یہ مدینہ کی طرف مضاف ہے	آخر میں آء	کوئی نہیں	فِي فُضلاءِ الْمَدِينَةِ
کوئی نہیں	عجمی نام	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	بِبَابِلَ هَارُوتَ وَمَارُوتَ
ال داخل کیا گیا ہے	رنگوں والی صفت	کوئی نہیں	أكتُبْ بِالقَلَمِ الأَحْمَرِ
آخر میں "ی" کو حذف کیا گیا	مَفَاعِلُ کا وزن	کوئی نہیں	هُوَ عُضْوٌ فِي نَوَادٍ مُختَلِفَةٍ
کوئی نہیں	زنانہ نام	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	هذهِ كُتُبُ فَاطِمَةَ
تین حرفی نام	عجمی نام	کوئی نہیں	إِنَّا أُرْسِلْنَا إِلَى قَوْمِ لُوطٍ
کوئی نہیں	مردانہ نام کے آخر میں گول ة	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	مِنْ عُبَيدَةَ إلى قَتَادَةَ
نام کو بطور اسم نکرہ کے استعمال کیا گیا ہے	مردانہ نام کے آخر میں گول ة	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	عَاشَ فِي الْمَدِينَةِ قَتَادَةٌ آخرُ
جرج: سہ حرفی نام بلخ: یہ نام عربی میں مونث ہے	عجمی نام	حالت جر میں فتحہ اور تنوین موجود نہیں	جُرجٌ (George) جَاءَ مِنْ بَلْخَ
یہ اسم منصرف ہیں	ء اصل مادے کے حصہ ہے	کوئی نہیں	مِنْ السَّمَاءِ مِنْ مَاءٍ
آخر میں "ی" کو حذف کیا گیا	مَفَاعِلُ کا وزن	کوئی نہیں	مِنْ آيَاتِهِ الْجَوَارِي فِي الْبَحْرِ كَالأَعْلامِ
شاعرانہ مقصد کے لئے	آخر میں "ان"	کوئی نہیں	عقاب تدلت من شَماريخ ثهلانِ
شاعرانہ مقصد کے لئے	دوناموں سے مل کر نام بنا	کوئی نہیں	كَأسٌ قَدْ شَرِبتُ فِي بَعَلْبَكٍّ
شاعرانہ مقصد کے لئے	مَفَاعِيلُ کا وزن	تنوین موجود نہیں	قُطُوفُهَا تَذْلِيلاً () وَيُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ مِنْ فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَ () قَوَارِيرَ مِنْ فِضَّةٍ

سبق 14A: غیر منصرف اسم، افعال سے مشابہ حروف، بدل اور اسم کی حالتیں

(۲) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے تین نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربي	اردو	قسم
يَسْأَلُونَكَ عَنْ الشَّهْرِ الْحَرَامِ قِتَالٍ فِيهِ	وہ آپ سے حرام مہینوں کے بارے میں پوچھتے ہیں یعنی کہ ان میں لڑنے کے بارے میں	بدل الاشتمال
أَفَلا يَنْظُرُونَ إِلَى الإِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ	کیا وہ اونٹوں کی طرف نہیں دیکھتے کہ انہیں کیسا بنایا گیا؟	بدل الاشتمال
وَإِلَى السَّمَاءِ كَيْفَ رُفِعَتْ	اور آسمان کی طرف کہ اسے کیسا بلند کیا گیا؟	بدل الاشتمال
وَإِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ	اور پہاڑوں کی طرف کہ انہیں کیسے نصب کیا گیا؟	بدل الاشتمال
وَإِلَى الأَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ	اور زمین کی طرف کہ اسے کیسے پھیلایا گیا؟	بدل الاشتمال
اهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ	ہمیں سیدھی راہ کی طرف ہدایت دے، یعنی ان لوگوں کا راستہ جن پر تو نے انعام فرمایا	بدل الكل من الكل
لِلَّهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مَنْ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلاً	لوگوں پر اللہ کے لئے گھر کا حج فرض ہے، یعنی اس کے لئے جو اس کی طرف آنے کی استطاعت رکھے	بدل الاشتمال
إِذْ قَالَ لَهُمْ أَخُوهُمْ نُوحٌ أَلا تَتَّقُونَ	جب ان کے بھائی یعنی نوح نے ان سے کہا، کیا تم ڈرتے نہیں؟	بدل الكل من الكل
قَالَ مُوسَى لأَخِيهِ هَارُونَ	موسیٰ نے اپنے بھائی یعنی ہارون سے کہا	بدل الكل من الكل
هَلْ أَتَاكَ حَدِيثُ الْجُنُودِ فِرْعَوْنَ وَثَمُودَ	کیا تمہارے پاس لشکروں کی خبر آئی یعنی فرعون اور ثمود کے	بدل البعض من الكل
وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ لأَبِيهِ آزَرَ	جب ابراہیم نے اپنے والد آزر سے کہا	بدل الكل من الكل
كانت أُمُّ الْمُؤْمِنِيْنَ عائِشَةَ عالِمَةٌ عظيمةٌ	ام المومنین عائشہ بہت بڑی عالمہ تھیں	بدل الكل من الكل
رَأيتُ التِمثَالَ العَظِيمَ أبا الْهَولَ	میں نے بڑا مجسمہ یعنی ابو الہول دیکھا	بدل الكل من الكل
تَسَلَّقْتُ الْجَبَلَ نِصفَهُ	میں پہاڑ پر چڑھا یعنی اس کے نصف تک	بدل البعض من الكل
تَمَزَّقَ الكِتَابُ غِلافُهُ	کتاب یعنی اس کا غلاف پھٹ گیا	بدل البعض من الكل
أنْظُر إلى الصحْرَاءِ الطريقِ	صحرا کو دیکھو، نہیں بلکہ راستے کو	بدل الغلط

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ بریکٹ کے اندر موجود متن جملوں کا باہمی ربط واضح کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ اصل عربی الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے۔

عثمان بن عفان رضي الله عنه (23 – 35 هـ)

نَسَبُه: هو عُثمَانُ بنُ عَفَّانَ بنِ أبِي العاصِ بنِ أُمَيَّةَ بنِ عبد شَمس بن عبد مُنَاف بن قُصَي بنِ كُلَّاب القَرشِيِّ الأُمَوِيِّ ثَالِثُ الْخُلفاء الراشدينَ يُكَنَّى أبا عَمرٍو. ويُلَقَّبُ بِذِي النُّورَينِ لأنّه تَزَوَّجَ بِنتَي رسولِ اللهِ صلى الله عليه وسلم رُقَيَّةَ وَتَوَفِّيَتْ بعدُ غزوة بدرٍ، ثُم أمَّ كلثُومَ وتوفيت فِي حياةِ الرَّسُولِ صلى الله عليه وسلم.

إسلامُه: أسلم وهو فِي الرابعة والثلاثِينَ من عُمُرِه، وهو أحدُ العَشَرَةَ الأوائِلَ الذين دَخَلُوا فِي الإسلام، وأحد العشرة الْمُبَشَّرِينَ بالْجَنَّة. وإسلامُ عثمانَ كان بدعوةِ من أبِي بكرٍ الصديقِ رضي الله عنه. فقد كَانَ أبُو بكرٍ الصديقُ يدعُو إلى الإسلامِ من يَثِقُ به من قومه مِمَّن يَغشَاهُ ويَجلسُ إليه. فأسلَمَ على يَدَيه: الزُّبَيْرُ بنُ العَوَّامُ، وعثمان بنُ عفان، وطَلحَةُ بنُ عُبَيدالله، وسعدُ بنُ أبِي وقاصٍ، وعبدُ الرَّحْمَنُ بنُ عوفٍ رضي اللهُ عنهم. فانطَلَقُوا إلى رسولِ اللهِ صلى الله عليه و سلم ومعهم أبو بكر فعَرَضَ عليهم الإسلامَ وقَرَأَ عليهم القرآنَ وأنبَأَهُم بحَقِ الإسلام فآمنوا.

صفاته الْخُلُقِيَّة وفَضله: عُرِفَ عثمانُ رضي الله عنه بالكَرَمِ ولِينِ الطَّبعِ، وعرف بالْحياء فما كان يُعْرَف أحدٌ أشَدُّ حَيَاء منهُ حتّى كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يَستَحِي منه إذ قَال رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: "ألا أَستَحِي من رجلٍ تَستَحِي منه الْملائكةُ." (صحيح مسلم 169/15)

آپ کا سلسلہ نسب: آپ عثمان بن عفان بن ابی العاص بن امیہ بن عبد شمس بن عبد مناف بن قصی بن کلاب القرشی الاموی ہیں اور خلفاء راشدین میں سے تیسرے ہیں۔ آپ کو ابو عمرو کی کنیت دی جاتی ہے اور ذو النورین کا لقب دیا جاتا ہے کیونکہ آپ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی دو بیٹیوں سے شادی کی۔ ان میں سے ایک رقیہ رضی اللہ عنہا ہیں جو غزوہ بدر کے بعد فوت ہو گئیں اور دوسری ام کلثوم رضی اللہ عنہا ہیں جو کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات ہی میں فوت ہوئیں۔

آپ کا قبول اسلام: آپ ۳۴ برس کی عمر میں اسلام لائے۔ آپ ان پہلے دس افراد میں شامل ہیں جو اسلام میں داخل ہوئے اور ان دس میں بھی جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔ عثمان رضی اللہ عنہ کا اسلام لانا سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی دعوت سے ہوا۔ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنی قوم کے ہر اس شخص کو اسلام کی دعوت دیا کرتے تھے جس پر انہیں اعتماد ہوتا، جو ان سے ملنے آتا اور جو ان کے پاس بیٹھا کرتا۔ ان کے ہاتھ پر زبیر بن عوام، عثمان بن عفان، طلحہ بن عبید اللہ، سعد بن ابی وقاص اور عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ عنہم نے اسلام قبول کیا۔ اس (دعوت) کے بعد یہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی جانب دوڑے جبکہ ابو بکر ان کے ساتھ تھے۔ آپ نے ان کے سامنے اسلام پیش کیا، انہیں قرآن پڑھ کر سنایا اور انہیں اسلام کے حق ہونے کی خبر دی تو یہ سب ایمان لے آئے۔

آپ کی اخلاقی صفات اور فضیلت: عثمان رضی اللہ عنہ اپنی جود و کرم اور نرم طبیعت سے مشہور ہوئے۔ آپ حیاء کے باعث مشہور ہوئے۔ آپ کے علاوہ کوئی شخص بھی آپ سے زیادہ شدید حیاء کے باعث مشہور نہ ہوا۔ یہاں تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ سے حیاء کرتے تھے۔ آپ نے فرمایا: "کیا میں اس شخص سے حیاء نہ کروں جس سے فرشتے بھی حیا کرتے ہیں۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ عہد صحابہ میں عربی زبان کا رسم الخط اتنا ترقی یافتہ نہ تھا۔ ابھی اعراب ایجاد نہ ہوئے تھے۔ اس وجہ سے خطرہ تھا کہ لوگوں میں قرآن مجید پڑھنے میں اختلاف ہو جائے۔ اس لئے سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش کے لہجے کے مطابق قرآن مجید کی نشر و اشاعت کی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الأوائلَ	اوائل، شروع	يَثِقُ	وہ اعتماد کرتا ہے	انطَلَقُوا	وہ دوڑے
مُبَشَّرِينَ	جنہیں بشارت دی گئی ہو	يَغشَاهُ	وہ ملنے آتا ہے	لِينِ الطَّبعِ	نرم طبیعت کا مالک

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

وعن فضله روى قتادة أن أنساً رضي الله عنه قال: صَعُدَ النبي صلى الله عليه وسلم أُحُدًا ومعه أبُو بكرٍ وعمرَ وعثمانَ فرَجَفَ فقال: "اُسْكُن أُحُدْ." أظُنُّهُ ضَرَبَهُ برجله، "فليسَ عليك إلا نبي وصدِّيقٍ وشَهيدَان.
وعن ابن عمر رضي الله عنهما قال: "كُنَّا في زمنِ النبي عن لا نَعدلُ بأبي بكرٍ أحدًا، ثُم عمرَ، ثُم عثمانَ ثُم نَترُكُ أصحابَ النبي صلى الله عليه وسلم لا نُفَاضِلُ بينَهُم." (فتح الباري 53/7)

وفي السنة السادسة للهجرة بَعَثَهُ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم إلى قريش مُفَاوِضًا عنه وذلك عندَمَا مَنَعَتْ قُرَيشُ دخولَ رسول الله صلى الله عليه وسلم مَكَّةَ: فبعثهُ صلى الله عليه وسلم إلى زُعَمَاء وأشراف قريشَ يَخبُرُهُم أنه لَم يَأت للحَرب وإنه إنّما جَاءَ زَائرًا لهَذَا البَيت ومُعَظِّمًا لحُرمَته. فخَرَجَ عثمانُ مُخاطرًا بنَفسه إلى مكةَ حتّى أتَى أبَا سُفيَانَ وعظماءُ قريشَ فبَلَغَهُم عن رسول الله صلى الله عليه وسلم مَا أرسَلَه به. فقالوا لعثمانَ حيْنَ فَرغَ مِنَ رِسَالَة رسول الله صلى الله عليه وسلم إليهم: إنْ شئتَ أنْ تَطوَّفَ بالبَيت فَطفْ. فقاَلَ: ما كنتُ لأفعَلُ حتّى يَطُوفُ به رسولُ الله صلى الله عليه وسلم. (السيرة النبوية، لابن هشام 202/3)

تَضحيَتُهُ بمَاله: لقد ضَرَبَ الْخليفةُ عثمانُ رضي الله عنه أروَعُ الأمثلَة في نُصرَة الإسلام وإعْلاء كَلمَته فكان أجوَدُ المسلمينَ حيثُ يَجدُ الْجَدُّ ويَدعُو داعي الْجهَاد. رَوَى الترمذي عن عبد الرحْمن بن سُمْرَةَ قال: جَاءَ عثمانُ إلَى النبي صلى الله عليه وسلم بألفِ دينارٍ حين جَهَّزَ جيشَ العُسرَة[1] فنَثرَهَا في حُجُرِه. قاَلَ عبد الرحْمن: فرَأيتُ النبي صلى الله عليه وسلم يُقَلِّبُهَا في حُجره ويقولُ: "مَا ضَرَّ عثمانَ ما عَمِلَ بعدُ اليومِ." مرتين.

آپ کی فضیلت کے بارے میں قتادہ نے انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی۔ انہوں نے فرمایا: "نبی صلی اللہ علیہ وسلم احد پہاڑ پر چڑھے جبکہ آپ کے ساتھ ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم تھے۔ یہ کانپنے لگا تو آپ نے فرمایا: "احد، ٹھہر جاؤ۔" میرا خیال ہے کہ آپ نے اپنا پاؤں اس پر مارا (اور فرمایا:) "تمہارے اوپر سوائے ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے اور کوئی نہیں ہے۔" ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ انہوں نے کہا: "ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ابو بکر کے برابر کسی کو نہیں سمجھتے تھے۔ ان کے بعد عمر اور پھر عثمان کو۔ پھر ہم اصحاب نبی کو چھوڑ دیتے تھے اور انہیں ایک دوسرے پر فضیلت نہ دیا کرتے تھے۔

سن چھ ہجری میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے انہیں قریش کی جانب اپنا سفیر بنا کر بھیجا۔ ایسا اس وقت ہوا جب قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مکہ میں داخل ہونے سے روک دیا تھا۔ آپ نے انہیں قریش کے لیڈروں اور سرکردہ لوگوں کی طرف بھیجا تاکہ وہ انہیں بتائیں کہ آپ جنگ کے لئے نہیں آئے ہیں بلکہ صرف اس گھر کی زیارت کے لئے آئے ہیں اور آپ اس کی حرمت کی تعظیم کرتے ہیں۔ عثمان اپنی جان کو خطرے میں ڈالتے ہوئے مکہ کی طرف نکلے یہاں تک کہ آپ ابو سفیان اور قریش کے لیڈروں کو وہ پیغام پہنچا دیا جو دے کر آپ نے انہیں بھیجا تھا۔ جب عثمان انہیں (قریش کے لیڈروں) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا پیغام دے کر فارغ ہوئے تو انہوں نے ان سے کہا: "اگر تم اس گھر کا طواف کرنا چاہو تو کر لو۔" آپ نے فرمایا: "میں اس وقت تک ایسا نہ کروں گا جب تک کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم طواف نہ کر لیں۔"

آپ کی مالی قربانی: خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ نے اسلام کی نصرت اور اس کے کلمے کو بلند کرنے کے لئے خوبصورت مثالیں قائم کیں۔ جب بھی کوئی مشکل آتی یا پکارنے والا جہاد کی طرف بلاتا تو آپ مسلمانوں میں سب سے زیادہ سخی ہوتے۔ ترمذی نے عبد الرحمن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا: عثمان نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ۱۰۰۰ دینار لے کر اس وقت آئے جب آپ جیش عسرت کی تیاری کر رہے تھے اور انہیں آپ کے کمرے میں بکھیر دیا۔ عبد الرحمن نے کہا: "میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ اپنے حجرے میں انہیں پلٹ رہے تھے اور کہہ رہے تھے: "آج کے بعد عثمان کو ان کا کوئی عمل نقصان نہ دے گا۔"

چیلنج! مبنی اور غیر منصرف اسماء کے اعراب کو کیسے ظاہر کیا جاتا ہے؟

(۱) ایک ایسی جنگی مہم جس میں مسلمانوں کو شدید تنگدستی کا سامنا کرنا پڑا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أُحُدْ	احد، مدینہ کا ایک پہاڑ	مُخاطِرًا	خطرہ مول لیتے ہوئے	جَهَّزَ	اس نے سامان تیار کیا
نَعدِلُ	ہم برابر سمجھتے ہیں	طُفْ	طواف کر لو	العُسرَة	تنگی
نُفَاضِلُ	ہم فضیلت دیتے ہیں	تَضحِيَة	قربانی	نَثَرَ	اس نے پھیلا دیا
مُعَظِّمًا	تعظیم کرنے والا	أروَعُ	سب سے اچھا لگنے والا	يُقَلِّبُهَا	وہ اسے پلٹتا ہے
حُرمَتِه	اس کی حرمت	يَجِدُّ	اس نے سنجیدگی سے لیا	ضَرَّ	وہ نقصان دیتا ہے

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

ومن مَآثِرِه – رضي الله عنه – أنّه حَفَرَ بِئْرُ رُومَةَ فعَن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "مَن يَحفرُ بئرَ رومةَ فلهُ الْجَنَّةُ." فحفرها عثمانُ رضي الله عنه وجَعَلَها للمسلمين.

البَيعَةُ لعثمانَ بالْخلافة: لَما طُعِنَ عمرُ بن الخطاب رضي الله عنه بيَد أبي لؤلؤة الْمَجُوسي، طَلَبَ بعضُ المسلمين منهُ أن يَعهُدَ بالخلافة لمَن يرتَضيه ويَختارُهُ. فتَرَدَّدَ عمرُ ثُم قال: "إن استَخلَفْتُ فقَد استَخْلَفَ من هُوَ خَيْرٌ مِنّي وإن أترُكَ فقد تَرَكَ مَن هو خيرٌ منّي." ثُم ذَكَرَ عمرُ رضي الله عنه ستَّةَ رِجالٍ كانوا يَتَميَّزُونَ بحُبِّ الرسول صلى الله عليه وسلم لَهُم ورِضَاهُ عَنهُم أكثَرُ من غيْرِهم وهُم: عليٌّ، وعثمانُ بن عفّان، وعبدُ الرحْمنُ بن عوف، وسعدٌ بن أبي وقاص، والزبير بن العوام، وطلحة بن عبيد الله. وطلب إليهم أنْ يَجتَمِعُوا بعدُ وفاته لِيَختَارُوا واحدا منهم. وقد اجتَمَعَ هَؤُلاءِ النفرِ بعدُ وفاةِ عمرَ، وانتَهَى الرأي الأخيْرِ إلى اختِيَارِ عثمانَ رضي الله تعالى عنه فبَايَعَهُ المسلمونَ بالإجْمَاعِ.

أهم أعماله: أولا: جَمعُ المسلمين فِي قِرَاءَةِ القرآنِ على حَرفِ قُرَيشَ ــ انتَشَرَ الإسلامُ وعَمَّتِ الفُتُوحَاتُ الإسلاميةُ ودخل فِي الإسلام أقوامٌ من غيْرِ العَرَبِ فخَشَي بعضُ أصحابِ رسولِ الله صلى الله عليه و سلم من اختلاف الناسِ فِي قراءة القرآن أو تَحريفِ شيءِ من القرآن لفظاً أو أداءً. فقَدْ قَدمَ حذيفةُ بنُ اليَمان على عثمانَ، وكان حذيفةُ يُغازِي أهلَ الشامِ فِي فتحِ أرمينيَا وأذربيجان مَعَ أهلِ العِرَاقِ. فأفزَعَ حذَيفةُ اختلافهم في القراءة. فقال حذَيفةُ لعُثمان: "يا أميْرَ المؤمنينَ! أدرِكْ هذِه الأُمَّةَ قبلَ أن يَختَلِفُوا فِي الكتاب اختلافَ اليهودِ والنَّصَارَى." فأرسَلَ عثمانُ إلى حَفصَةَ أن أرسِلِي إلَينا بالصحُفِ نَنسخُهَا فِي الْمُصَاحِفَ ثُم نَرُدُّهَا إليك. فأرسَلَتْ بِها حفصةُ إلى عثمانَ.

آپ کی قربانیوں میں سے یہ ہے کہ آپ نے بئر رومہ کا کنواں کھدوایا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے روایت ہے کہ آپ نے فرمایا: "جو بئر رومہ کا کنواں کھدوائے گا، اس کے لئے جنت ہے۔" عثمان رضی اللہ عنہ نے اسے کھدوا کر مسلمانوں کے لئے وقف کر دیا۔

عثمان کی بیعت خلافت: جب عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ ابو لؤلؤۃ مجوسی کے ہاتھوں زخمی ہو گئے تو بعض مسلمانوں نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ خلافت کے لئے جسے پسند اور منتخب کریں، مقرر کر جائیں۔ عمر کو تردد ہوا، پھر انہوں نے کہا: "اگر میں کسی کو خلیفہ مقرر کروں تو خلیفہ تو انہوں نے بھی مقرر کیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی ابو بکر) اور اگر میں چھوڑ دوں تو یہ معاملہ انہوں نے چھوڑ دیا جو مجھ سے بہتر تھے (یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم)۔ پھر عمر رضی اللہ عنہ نے چھ افراد کا ذکر کیا جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ان سے محبت اور رضامندی کے باعث دوسروں سے ممتاز تھے۔ یہ علی، عثمان بن عفان، عبد الرحمن بن عوف، سعد بن ابی وقاص، زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہم تھے۔ آپ نے ان سے مطالبہ کیا کہ وہ ان کی وفات کے بعد اکٹھے ہو کر اپنے میں سے کسی ایک کو خلیفہ منتخب کر لیں۔ یہ لوگ عمر رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد اکٹھے ہوئے اور آخری رائے عثمان رضی اللہ عنہ کے انتخاب پر مکمل ہوئی۔ اس کے بعد مسلمانوں نے اتفاق رائے کے ساتھ آپ کی بیعت کر لی۔

آپ کے اہم اقدامات

اول مسلمانوں کو قریش کے لہجے پر قرآن پڑھنے پر جمع کرنا: اسلام پھیل رہا تھا اور فتوحات اسلامیہ عام ہو چکی تھیں۔ اسلام میں غیر عرب قومیں داخل ہو رہی تھیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعض صحابہ کو خوف ہوا کہ کہیں قرآن کی قراءت کے بارے میں لوگوں میں اختلاف پیدا ہو جائے یا قرآن میں سے کسی لفظ میں یا اس کی ادائیگی میں تبدیلی ہو جائے۔ حذیفہ بن یمان عثمان رضی اللہ عنہما کے پاس آئے جبکہ حذیفہ اہل شام کے ساتھ آرمینیا اور آذربائیجان کے علاقوں میں اہل عراق کے خلاف جنگ کر کے آئے تھے۔ حذیفہ کو ان کی قراءت کے باعث خوف ہوا تو انہوں نے عثمان سے کہا: "امیر المومنین! اس امت کا خیال کیجیے قبل اس کے کہ یہ یہود و نصاری کی طرح کتاب میں اختلاف کرنے لگیں۔" عثمان نے حفصہ رضی اللہ عنہا کی طرف پیغام بھیجا کہ وہ (قرآن کی اور یجنل) صحیفہ بھیج دیں تاکہ ہم اس سے مزید کاپیاں تیار کر کے یہ آپ کو واپس کر دیں۔ حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے عثمان رضی اللہ عنہ کو بھیج دیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مَآثِرِه	اس کے شاندار اعمال	استَخلَفَ	اس نے خلیفہ مقرر کیا	يُغازِي	وہ جنگ کرتا ہے
حَفَرَ	اس نے کھودا	النفرِ	گروہ	نَنسِخُ	ہم نسخہ تیار کرتے ہیں
يَرتَضِي	وہ مطمئن ہوتا ہے	عَمَّتِ	یہ عام ہو گیا	مُصَاحِفَ	قرآن کی کاپیاں یا نسخے
تَرَدَّدَ	اس نے تردد کیا	تَحريفِ	تبدیلی کرنا		

سبق 14B: سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما

وأمَرَ عثمانُ بنَسخِ القرآن بلِسَانِ قُريشَ حتّى إذا نَسَخَتْ الصحفُ فِي المصاحفَ، أرسَلَ إلى كُلِّ أُفُقٍ بمَصحَفٍ مما نَسَخَ وأمَرَ بمَا سَوَاهُ من القرآنِ في كل صَحِيفَةٍ أو مَصحَفٍ أنْ يَحرِقَ.

ثانيًا: تَأسيسُ البَحرِيَّةَ الإسلامية: استَأذَنَ مُعَاوِيَةُ بنُ أبِي سُفيَانَ رضي الله عنه واليُ الشَّام الْخَلِيفَةُ عثمانُ رضي الله عنه في تأسيس أسطُول بَحري لِصَدِّ غَارَات الأسطُول البِيزَنطِي[1] على سَوَاحِلَ الشام ومصرَ فأذنَ لَهُ. فأعَدَّ معاويةُ أسطولاً قويًا تُمكِنُ به من فَتحِ جَزِيرَتِي قَبْرَصَ[2] ورُودُسَ[3] في البَحرِ الْمُتَوَسِّط[4] كما نَازَلَ الأسطُولُ الإسلاميُّ الأسطولَ البيزنطي عام 34هـ فانتَصَرَ عليه في معرَكَةِ ذاتَ الصَّوَارِي قُربَ الإسكندَرِيَّةِ[5] مَعَ أن الأسطولَ البيزنطي كان أكثر عددًا وتَجهِيزًا من الأسطولِ الإسلامي وعَرِفَت الْمعرَكَةُ بِهذا الاسمِ "ذاتُ الصواري" لأنّ صَوَارِيَّ سُفُنِ المسلمين والروم رَبِطَت بَعضُهَا بِبَعضٍ.

الفتوحاتُ الإسلامية فِي عهدِ الْخليفة عثمان بن عفان رضي الله عنه

فتحُ الْمَغرِبَ[6] وبلادُ النُّوبَةَ[7]: زَحَفَتْ جيوشُ المسلمينَ في عهدِ عثمان بن عفان رضي الله عنه إلى بلاد النوبة جُنُوبَ مصرَ. وتَمَكَّنُوا من فتحِهَا وضَمِّهَا إلى الدولة الإسلامية كما تَابَعَ المسلمونَ فُتُوحَاتَهُم فِي بلادِ الْمَغرب ونَشَرُوا الدعوةَ الإسلاميةَ فِي انْحَائِهَا ووصَلَتْ جُيُوشَهُم إلى سُهُولِ تُونَسَ واصطَدَمُوا مع قُوَّاتِ الرومَ فِيهَا وهَزَمُوهُم وأصبَحَتْ الْمَنطَقَةُ كلها من بَرقَة إلى تونس[8] خاضِعَةً للدولَةِ الإسلامية فِي عهدِ عثمان رضي الله عنه.

عثمان رضی اللہ عنہ نے قریش کی زبان کے مطابق قرآن کی کاپیاں تیار کروائیں اور اسے صحیفوں میں نقل کروایا۔ پھر آپ نے ہر سمت میں ایک مصحف بھیج دیا اور حکم دیا کہ اس کے علاوہ ہر کاغذ یا مصحف جس میں قرآن لکھا ہو، جلا دیا جائے۔

دوم، اسلامی بحری فوج کی تاسیس: شام کے گورنر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما نے خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ سے بحری بیڑے کو تیار کرنے کی اجازت مانگی تاکہ آپ شام اور مصر کے ساحلوں پر بازنطینی بیڑے کے حملوں کا دفاع کر سکیں۔ آپ نے انہیں اس کی اجازت دے دی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ نے ایک طاقتور بیڑہ تیار کیا جس کی مدد سے بحیرہ روم میں قبرص اور رہوڈز جزائر کی فتح ممکن ہو سکی۔ اسی طرح ۳۴ھ میں اسلامی بیڑے کی بازنطینی بیڑے سے مدبھیڑ ہوئی اور اس نے اسکندریہ کے قریب ذات صواری کے معرکے میں فتح پائی، اگرچہ اس میں بازنطینی بیڑا اسلامی بیڑے کی نسبت تعداد اور تیاری میں بہتر تھا۔ اس معرکے کو ذات الصواری کا نام اس لئے دیا گیا کہ مسلمانوں اور رومیوں کے جہازوں کے مستول ایک دوسرے میں پھنس گئے تھے۔

خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتوحات اسلامیہ

شمالی افریقہ اور نوبیہ کے ممالک کی فتح: عہد عثمان میں مسلمانوں کے لشکر مصر کے جنوب میں نوبیہ کی طرف بڑھے۔ وہ اس کی فتح میں کامیاب رہے اور انہوں نے اسے اسلامی ریاست کا حصہ بنالیا۔ اسی طرح بعد میں مسلمان شمالی افریقہ کے شہروں میں فتوحات حاصل کرتے گئے اور اسلام کی دعوت اس کے اطراف میں پھیلتی چلی گئی۔ ان کے لشکر تیونس کے میدانی علاقوں تک جا پہنچے۔ یہاں ان کا مقابلہ رومی افواج سے ہوا جس میں انہوں نے انہیں شکست دی اور برقہ سے لے کر تیونس تک پورا علاقہ عہد عثمان میں اسلامی ریاست کے آگے سرنگوں ہو گیا۔

ان الفاظ کے اردو نام یہ ہیں: (۱) بازنطینی۔ (۲) قبرص یا سائپرس۔ (۳) جزیرہ رہوڈز۔ (۴) بحیرہ روم۔ (۵) اسکندریہ۔ (۶) شمالی افریقہ کے ممالک جیسے لیبیا، الجزائر اور مراکش۔ (۷) نوبیہ۔ سوڈان کا ایک صوبہ۔ (۸) تیونس۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَأسِيسُ	بنیاد رکھنا	غَارَات	حملے	زَحَفَتْ	وہ اس میں اترتے چلے گئے
البَحرِيَّةَ	نیوی، بحری فوج	سَوَاحِلَ	ساحل کی جمع	تَمَكَّنُوا	وہ کامیاب ہو گئے
والِيُ	گورنر	صَوَارِيَّ	کشتیوں کے مستول	انْحَائِهَا	اس کی اطراف
أسطُول	بحری بیڑہ	سُفُنِ	سفینہ کی جمع، کشتیاں	سُهُولِ	میدانی علاقے
لِصَدِّ	دفاع کے لئے	رَبِطَت	وہ بندھ گئی	اصطَدَمُوا	وہ ٹکرائے

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

فتحُ بلاد فَارِس: امتَدَتْ رُقعَةُ الدولةُ الإسلامية في عهد الْخليفة عثمان رضي الله عنه حتّى وَصَلَتْ شَرقًا إلى بَحرِ قَزوِينَ[1] آسِيَا[2] ومَا زَالَ المسلمونُ يُطَارِدُونَ مَلِكَ الفُرُسِ "يزد جرد" حتّى قُتِلَ فِي بَلَدِهَ مَرُو[3] من بلاد فارس وانتَهَتْ بمَوتِهِ دولَةُ فارس.

استشهَادُ الْخليفةَ عثمان رضي الله عنه

كان الخليفةُ عثمان رضي الله عنه ذَا صفَات كرِيْمَة وأخلاق فاضلَة، فقد كان لَيِّنًا رَحيمًا وعُطُوفًا كريْمًا فطَمَعَ فيه أصحابُ الأَنفُسِ الضَعيفَة والكارهُونَ لدين الله القَويْم فمن هؤلاء: عبد الله بنُ سَبَأ وهُوَ يَهُوديٌّ أسلَمَ زَمَن عثمانَ نفاقًا. فبَدَأَ يُطُوفُ فِي بُلدَانِ المسلمينَ وكان كُلَّمَا وَصَلَ إلى بَلَد يَحكي كَذبًا عن ظُلم عثمانَ للبَلَد الآخرَ حتّى تَرَكَ كُلَّ قطرٍ يَظُنُّ أنّه بخَيْرٍ وأنه أفضَلُ حَالاً مِنَ القَطرِ الآخر. وأقنَعَهُم أنّ علياً رضي الله عنه أحَقُّ بالخلافَة من عثمانَ فجاءَت وُفُودُ مِنَ البَصرَة، والكُوفَة، ومصرَ قائدُهُم عبد الله بن سبأ. وقابَلَهُم الخليفَة عثمان وعلي رضي الله عنهما ووَاعَدَاهُم خيْرًا إذا هُم دَعَوا إلى بلادهم. فبَدَأَت هَذه الوَفُودُ بالْخُرُوجِ من المدينة إلا أنّهم رَجَعُوا مرةً أُخرَى إلى المدينة بحُجَّة أنّ عثمانَ كَتَبَ إلى والي مصرَ يَأمُرُهُ أن يَقتُلَ الوفدَ الذي جَاءَ إلى المدينة مِن أهلِ مصرَ. وعثمان رضي الله عنه بَرِيءٌ مِن هذا الكِتَاب وإنّما زُوِّرَ عليه.

ایران کے شہروں کی فتح: خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کے دور میں اسلامی ریاست کا رقبہ پھیلتا چلا گیا یہاں تک کہ مشرق میں یہ ایشیا میں بحیرہ کیسپین تک جا پہنچا۔ مسلمان ایرانی بادشاہ یزدگرد کا تعاقب کرتے گئے یہاں تک کہ وہ اپنے شہر مرو میں مارا گیا۔ اس کی موت کے ساتھ ہی ایرانی سلطنت کا خاتمہ ہو گیا۔

> **چیلنج!** کسی اسم کو کن کن صورتوں میں نصب دی جاتی ہے؟ ایک فہرست تیار کیجیے۔

خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت

خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ صفات کریمہ اور اخلاق فاضلہ کے مالک تھے۔ آپ نرم، رحم دل، ہمدرد اور کریم تھے۔ بعض کمزور شخصیت کے مالک افراد اور اللہ کے سیدھے دین سے نفرت کرنے والوں میں لالچ پیدا ہوا۔ ان میں عبداللہ بن سبا شامل تھا جو کہ ایک یہودی تھا۔ وہ عثمان رضی اللہ عنہ کے زمانے میں منافقانہ طور پر اسلام لایا۔ اس کے بعد اس نے مسلمانوں کے شہروں میں گردش کرنا شروع کی۔ وہ جہاں پہنچتا وہاں وہ دوسرے شہر میں عثمان رضی اللہ عنہ کے ظلم کی جھوٹی داستانیں سناتا۔ یہاں تک کہ ہر علاقے کے لوگ خیال کرنے لگے کہ وہی اچھے ہیں اور وہ دوسرے علاقے کے لوگوں سے حالات میں بہتر ہیں۔

اس نے انہیں قائل کیا کہ علی رضی اللہ عنہ عثمان کی نسبت خلافت کے زیادہ حق دار ہیں۔ چنانچہ بصرہ، کوفہ اور مصر سے وفود آ گئے جن کا قائد عبداللہ بن سبا تھا۔ ان کا سامنا خلیفہ عثمان اور علی رضی اللہ عنہما نے کیا اور ان دونوں نے ان سے بھلائی وعدہ کیا اور انہیں اپنے شہروں کو واپس جانے کا کہا۔ یہ وفود مدینہ سے نکلنا شروع ہو گئے مگر دوبارہ مدینہ کی طرف واپس آئے۔ ان کے پاس یہ دلیل تھی کہ عثمان رضی اللہ عنہ نے مصر کے گورنر کو خط لکھ کر حکم دیا ہے کہ اہل مصر کا جو وفد مدینہ آیا تھا، اسے قتل کر دیا جائے۔ جبکہ عثمان رضی اللہ عنہ اس خط سے بری تھے۔ یہ محض آپ کی طرف غلط طور پر منسوب کیا گیا تھا۔

(۱) بحیرہ کیسپین۔ ایران کے شمال میں دنیا کی سب سے بڑی جھیل۔ (۲) ایشیا۔ (۳) مرو۔ بحیرہ کیسپین کے قریب ایک شہر۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
امتَدَتْ	یہ پھیل گیا	القَويْمِ	سیدھا	أقنَعَ	اس نے جوش دلایا
رُقعَةُ	علاقہ، رقبہ	نفاقًا	منافقانہ انداز میں	قابَلَ	اس نے سامنا کیا
يُطَارِدُونَ	وہ تعاقب کرتے ہیں	يُطُوفُ	وہ گردش کرتا ہے	وَاعَدَا	ان دونوں نے وعدہ کیا
عُطُوفًا	ہمدردی رکھتے ہوئے	بُلدَانِ	شہر، بلد کی جمع	حُجَّةً	دلیل
كارِهُونَ	ناپسند کرتے ہوئے	قَطرٍ	سمت	زُوِّرَ عليه	اس پر جھوٹ گھڑا گیا

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

وكان حَاملُ هذا الكتاب الْمُزَوَّرُ يَسيْرُ عَلَى مَقربَة من أهلِ مصرَ يَتعَرَّضُهُم حتّى قالوا له: "ما لك؟ إنّ لك لأمرًا ما شَأنُكَ؟" فقال: "أنا رَسُولُ أميرِ المؤمنين إلى عامله بمصرَ." ففَتَشُوهُ فإذا هم بالكتاب الْمُزَوَّر. وواضحٌ أنّ هذا الرجلَ كان قاصِداً أن يُعْرفَ فرَجَعُوا إلى عثمانَ وطَلَبَ عثمانُ التَحقيقَ فِي هذا الكتاب إلا أنّهم أبَوا وقالوا: "قد أحَلَّ اللهُ دَمَكَ وأَحَاطَ الثَّوار بَيتُ عثمانَ وقَد حَاوَلَ كثيْرٌ مِنَ الصَحَابَة وأبنَائِهم الدفَاعُ عن عثمانَ إلا أنّه كان يُقسمُ عليهم أن يَلقُوا سُيُوفَهُم.

وهَجُمَ الثوارُ على الخليفة فضَرَبَهُ رَجُلٌ مصريٌّ من بني سَدُوس يقال له: جَبْلة أي الرجل الأسود بسَيف وهو يقرأُ القرآنَ فَاتَّقَاهُ عثمان رضي الله عنه بيَده، فقَطَعَهَا والْمُصحَفُ بين يَدَيه فنَضَخَ الدَّمُ على قوله تعالى: "فَسَيَكفِيكَهُمُ اللهُ وَهُوَ السَّمِيعُ العليمُ" فسَقَطَ الْمصحفُ[1] من يده فقال عثمان: "أمّا والله إنّها لأولُ كَفٍّ خَطَت الْمُفَصَّل."

وذَلكَ أنّه كان من كُتُبَة الوَحي وهو أولُ مَن كَتَبَ الْمُصحَف من إملاء رسول الله صلى الله عليه و سلم. فجاءَتْ زَوجَتُهُ نَائلَةُ تَحجزُ عنه فتَعَمَّدَها أحدُ الْمُجرمِيْنَ فضَرَبَ يَدَهَا فقَطَعَ أصَابعَهَا. ثُم ضَرَبَ عثمانَ فقَتَلَهُ. وكان استِشهَادُهُ رضي الله عنه يومَ الْجُمُعَة الثامنُ عَشَرَ من ذي الْحَجَّة عام 35هـ. فرَحِمَ اللهُ أميرَ الْمُؤمنين رحْمَةً واسعَةً وجزاه عن الإسلام والمسلمين خير الجزاء.

اس جعلی خط کو لے جانے والا جب اہل مصر کے قریب سے گزرا تو انہوں نے اسے روکا اور پوچھا: "یہ کیا ہے؟ ہمیں بتاؤ تمہارا معاملہ کیا ہے؟" اس نے کہا: "میں امیر المومنین کا قاصد ہوں اور مصر میں ان کے گورنر کی طرف جا رہا ہوں۔" انہوں نے اس سے تفتیش کی تو جعلی خط دیکھ کر وہ حیران رہ گئے۔ یہ واضح (سازش) تھی کہ اس شخص کو قاصد کے طور پر پہچانا جائے۔ یہ عثمان رضی اللہ عنہ کی طرف پلٹے۔ عثمان سے اس خط کی تحقیق کرنے کو کہا تو انہوں نے انکار کیا اور بولے: "اللہ نے آپ کا خون حلال کر دیا ہے۔ ان باغیوں نے عثمان رضی اللہ عنہ کے گھر کا محاصرہ کر لیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم اور ان کی اولاد میں سے بہت سے لوگ آپ کا دفاع کرنے آئے تو آپ نے انہیں قسم دے کر کہا کہ وہ اپنی تلواریں (نیام میں) ڈال لیں۔

باغیوں نے خلیفہ پر حملہ کیا اور بنو سدوس کے ایک مصری شخص، جسے جبلہ یعنی سیاہ شخص کہا جاتا تھا، نے آپ پر تلوار سے اس وقت ضرب لگائی جب آپ قرآن کی تلاوت کر رہے تھے۔ عثمان رضی اللہ عنہ نے اپنے ہاتھ سے روکا تو یہ کٹ گیا جبکہ مصحف آپ کے ہاتھوں میں تھا۔ خون اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد پر گرا: "عنقریب اللہ تمہارے لئے کافی ہو گا اور وہی سمیع و علیم ہے۔" مصحف عثمان کے ہاتھ سے گر گیا تو انہوں نے کہا: "اللہ کی قسم! یہ پہلا ہاتھ ہے جس نے مفصل کی سورتیں لکھی تھیں۔"

ایسا اس وجہ سے تھا کہ آپ کاتبین وحی میں سے تھے اور ان میں سے پہلے تھے جنہوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی املاء سے مصحف لکھا تھا۔ آپ کی بیوی نائلہ رضی اللہ عنہا آپ کو بچانے آئیں تو ان مجرموں میں سے ایک آگے بڑھا اور اس نے آپ کے ہاتھ پر ضرب لگا کر آپ کی انگلیاں کاٹ ڈالیں۔ پھر اس نے عثمان رضی اللہ عنہ پر ضرب لگا کر آپ کو شہید کر دیا۔ آپ کی شہادت جمعہ ۱۸ ذوالحجہ ۳۵ھ کو ہوئی۔ اللہ امیر المومنین پر وسیع رحمت فرمائے اور آپ کو اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے بہترین جزا دے۔

(۱) لفظ "مصحف" کا معنی ہے قرآن کا کوئی نسخہ۔ یہ قرآن کا متبادل نہیں ہے۔ یہ کسی خاص نسخے کو بیان کرنے کے لئے آتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْمُزَوَّرُ	جھوٹا، جعلی	الثَّوَارَ	باغی	نَضَخَ	وہ بہہ کر گرا
مَقرَبَةٌ	شارٹ کٹ	حَاوَلَ	اس نے کوشش کی	فَسَيَكفِيكَ	تو عنقریب وہ تمہیں کافی ہو گا
يَتعَوَّضُ	وہ سامنا کرتا ہے	يُقسِمُ عليهم	اس نے انہیں قسم دی	خَطَتِ	اس نے لکھا
فَتَشُوا	انہوں نے تفتیش کی	أن يَلقُوا	کہ وہ ملیں	الْمُفَصَّل	سورہ ق سے الناس تک سورتیں
دَمَكَ	تمہارا خون	هَجُمَ	اس نے حملہ کیا	تَحجزُ عَنه	اس نے اسے بچایا
أحَاطَ	اس نے گھیرا	اتَّقَاهُ	اس نے اس کا دفاع کیا	فتَعَمَّدَها	تو وہ اسے قتل کرنے آیا

سبق 14B: سیدنا عثمان وعلی رضی اللہ عنہما

على بن أبي طالب رضي الله عنه (35 – 40 هـ)

نسبه: هو عَلِيُّ بنُ أبي طَالِب ابنُ عَمِّ رسول الله صلى الله عليه وسلم وزَوجُ ابنته فَاطِمَةَ رضي الله عنها. وهو رَابِعُ الْخلفاء الراشدينَ وأحدُ العَشرَةَ الْمُبَشَّرينَ بالْجَنَّة. وُلِدَ قبلَ البعثَة بعشر سنيْنَ. ويُلَقَّبُ علي رضي اللهُ عنه بأبي السبطَيْن يعني الْحَسَنُ والْحُسَيْنُ ويُكَنَّى أبا الحسن ولَقَّبَهُ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم بأبي تُرَاب. فقد رَوَى البخاري أنّ علياً دخل على فاطمة ثُم خَرَجَ فاضْطَجَعَ فِي المسجد فقال النبي صلى الله عليه وسلم: "أين ابنُ عَمِّكِ؟" قالت: "فِي المسجدِ." فخرج إليه فوَجَدَ رِدَاءَهُ قد سَقَطَ عَن ظَهرِهِ وخَلَصَ الترابُ إلى ظَهرِهِ. فجعل يَمسَحُ الترابَ عن ظهره فيقول: اجْلِسْ يا أبا تراب. مرتين.

إسلامه: كان عليٌّ رضي الله عنه أوَّلَ مَن أسلم مِنَ الصُّبيَان وكان يَعيشُ فِي كَنَف الرسول صلى الله عليه وسلم فقد كَفَّلَهُ وتَوَلَّى تَربيَتَهُ لِيُخَفِّفَ عَن عَمِّهِ شَيئًا من مُؤَوَّنَة العَيَال. وحِينَمَا بُعِثَ الرسولُ صلى الله عليه وسلم كان عليٌّ لا يزالُ فِي حُجرِهِ فدَعَاهُ إلى الإسلامِ فآمن به وصَدَّقَهُ وكان له مِنَ العُمرِ ثَمَانِي أو عَشرَ سنين.

صفاته الخلقية: كان رضي الله عنه عَالمًا ذَكيًّا اُشتُهِرَ بالفَصَاحَة والشُّجَاعَة والْمَرُوءَة والوَفَاء واحترَام العُهُود. وكان يَستَوحَشُ مِنَ الدنيا وزَهرَتها ويَأنَسُ بالَّليلِ ووَحشَته ويُعجبُهُ مِنَ اللباس ما قَصُرَ ومِن الطعامِ ما خَشُنَ. وكان يُعظِّمُ أهلَ الدينِ ويُقرِّب الْمساكينَ وكان يُخَاطِبُ الدنيَا فيقُول: "عُمرُكَ قَصِيْرٌ ومَجلِسُكَ حَقِيْرٌ وخَطَرُكَ قَلِيلٌ. آه آه! من قِلَّة الزَّادِ وبُعْدِ السَّفَرِ ووَحشَةِ الطَّرِيقِ."

آپ کا سلسلہ نسب: آپ علی بن ابی طالب ہیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی اور آپ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کے شوہر ہیں۔ آپ خلفاء راشدین میں سے چوتھے ہیں اور ان دس صحابہ میں سے ایک ہیں جنہیں جنت کی بشارت دی گئی۔ آپ بعثت سے دس سال پہلے پیدا ہوئے۔ علی رضی اللہ عنہ کو دونواسوں یعنی حسن وحسین رضی اللہ عنہما کے والد کا خطاب دیا گیا۔ آپ کی کنیت ابوالحسن تھی۔ آپ کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابوتراب کا خطاب دیا۔ بخاری نے روایت کیا ہے کہ علی رضی اللہ عنہ سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ہاں داخل ہوئے، پھر باہر نکل کر مسجد میں سو گئے۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے پوچھا: "تمہارے چچا کا بیٹا کہاں ہے؟" انہوں نے عرض کیا: "مسجد میں۔" آپ باہر نکلے تو دیکھا کہ چادر ان کی کمر سے الگ ہو کر گر گئی ہے اور مٹی سیدھی آپ کی پیٹھ کو لگ رہی ہے۔ آپ نے دومرتبہ فرمایا: "اٹھ جاؤ، ابوتراب!"

آپ کا قبول اسلام: علی رضی اللہ عنہ بچوں میں سب سے پہلے اسلام لانے والے تھے۔ آپ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زیر کفالت رہتے تھے اور آپ نے ان کی کفالت اور تربیت کیا کرتے تھے تاکہ اہل وعیال کی کفالت کے لئے اپنے چچا سے کچھ بوجھ کم کر سکیں۔ جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو مبعوث کیا گیا تو علی رضی اللہ عنہ آپ کے کمرے میں تھے۔ آپ نے انہیں اسلام کی دعوت دی تو وہ ایمان لے آئے اور آپ کی تصدیق کی۔ اس وقت آپ کی عمر آٹھ یا دس سال تھی۔

آپ کی اخلاقی صفات: آپ رضی اللہ عنہ بڑے عالم اور ذہین تھے۔ آپ اپنی فصاحت، شجاعت، سخاوت، وفا اور وعدوں کی پابندی کے باعث مشہور تھے۔ آپ دنیا اور اس کی رنگینیوں سے دور رہتے تھے اور رات اور اس کی تنہائی کو پسند کرتے تھے۔ آپ بس کافی لباس اور سادہ کھانے کو پسند فرماتے۔ آپ اہل دین کا احترام کرتے، مساکین سے قربت اختیار کرتے اور دنیا کو مخاطب کر کے کہا کرتے: "تیری عمر چھوٹی ہے، تیری مجلس حقیر ہے اور تیرا خیال تھوڑا ہے۔ آہ! آہ! زادراہ کم ہے، سفر دور ہے اور راستہ وحشت زدہ ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السِبطَيْنِ	دونواسے	كَنَف	کفالت	يَسْتَوحَشُ	اسے وحشت ہوتی ہے
تُرَاب	مٹی	كَفَّلَ	اس نے کفالت کی	يَأنَسُ	وہ پسند کرتا ہے
اضْطَجَعَ	وہ کروٹ پر لیٹا	لِيُخَفِّفَ	تاکہ وہ ہلکا کرے	زَهرَتِها	اس کے پھول، رنگ، مزا
خَلَصَ	یہ اس تک براہ راست پہنچا	مُؤَوَّنَة	تعاون	وَحشَة	تنہائی
الصُّبيَانِ	بچے	حِينَمَا	اس وقت	خَشُنَ	وہ کھردرا ہوا

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

فضله: فَضَائِلُ علي رضي الله عنه كثيْرةٌ منها: قولُ النبي صلى الله عليه وسلم: "أنتَ منّي وأنا منكَ." وقولُ عمرَ بن الخطاب رضي الله عنه: "تَوَفِّي رسولُ الله صلى الله عليه وسلم وهو عَنهُ راض." وفي غزوة خَيبَرَ حينَمَا استَعصَى على المسلمينَ حصْنَانٌ، قال النبي صلى الله عليه وسلم: "لأعطيَنَ الرَّايَةَ غَدًا رجلاً يَفتَحُ الله على يَدَيه." قال فبَاتَ الناسُ يَدُوكُونَ لَيلَتَهُم أيُّهُم يُعطَاهَا. فلمّا أصبَحَ الناسُ غدوًا على رسولِ الله صلى الله عليه وسلم كلهم يَرجُو أن يُعطَاها، فقال: "أين عليُّ بن أبي طالب؟" فقالوا: "يَشتَكي عَينَيه يا رسولَ الله!" قال: "فأرسلُوا إليه." فَأتُوني به، فلمّا جاءَ بصقٌ في عينيه، ودعَا له. فبَرَأ حتّى كأن لَم يَكُن به وجعٌ فأعطاه الرايةَ ففتح الله عليه. تضحيته بنفسه: كان علي رضي الله عنه كَأفَاضِلَ الصحابة لا يُبَالي حين يُقَدِّم أيَّ شيءٍ في سبيل هذه الدَعوَة فقد ضَحَّى بنفسه وماله، فهو رضي الله عنه أوّلُ مَن فَدَى بنَفسه رسولَ الله صلى الله عليه وسلم فقد نَامَ في فِرَاشِ الرسول صلى الله عليه وسلم لَيلَةَ الْهِجرَة مع أنّه يَعلَمُ أنّ المشركينَ قد اتَّفَقُوا على قَتلِ رسولَ الله صلى الله عليه و سلم واشتَرَكَ في جَمِيعِ الغَزَوَات عَدَا غزوة تُبُوك. خلافته: بعدُ مَقتَلِ عثمانَ رضي الله عنه اختَارَهُ المسلمونَ أميْرًا لَهم فلم يَقبَلْ وأحَبَّ أن يكونَ وزيرًا بَدَلٌ أن يكونَ أميْرًا إلا أنّ الصحابةَ أصَرُّوا عليه للخَلاص منَ الْمَأزَق الَذي كانوا فيه فقد كانَ الثَّوارُ هُمُ الْمُسيطرُونَ على زَمَامِ الأمور في المدينة بعد قتلهم الخليفة عثمان رضي الله عنه ظلماَ وعدواناً بَل هَدَّدَ الثوارُ أهلَ المدينة بِقتلِ أهلِ الشُورَى وكِبَارُ الصحابةِ، ومَن يَقدرُونَ عليه من دَارِ الْهِجرَة إنْ لَم يَجِدُوا أحدًا يُقبلُ الْخَلافَةَ.

آپ کی فضیلت: علی رضی اللہ عنہ کے فضائل بہت سے ہیں۔ ان میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "تم مجھ سے ہو اور میں تم سے ہوں۔" عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کا ارشاد ہے: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جب فوت ہوئے تو ان (علی) سے راضی تھے۔" غزوہ خیبر میں جب مسلمانوں کو دو قلعوں کا سامنا کرنا پڑا تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "کل میں ایسے شخص کو جھنڈا ضرور دوں گا جس کے ہاتھ پر اللہ فتح دے گا۔" لوگوں نے رات اندازہ لگانے میں بسر کی کہ آپ کسے یہ جھنڈا دیتے ہیں۔ جب اگلے دن لوگوں نے صبح کی تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اس امید سے آئے کہ آپ انہیں جھنڈا عطا کریں۔ آپ نے فرمایا: "علی بن ابی طالب کہاں ہیں؟" عرض کیا: "یا رسول اللہ! ان کی آنکھوں میں تکلیف ہے۔" فرمایا: "انہیں میرے پاس بھیجو۔" جب وہ اپنی آنکھوں کی تکلیف کے ساتھ آئے تو آپ نے ان کے لئے دعا کی۔ آپ ٹھیک ہو گئے یہاں تک کہ تکلیف جاتی رہی۔ آپ نے انہیں جھنڈا عطا کیا اور اللہ نے آپ کے ہاتھ پر فتح عطا کی۔

آپ کی جانی قربانی: علی رضی اللہ عنہ دیگر بڑے صحابہ کی طرح اس دعوت کے راستے میں کسی چیز کو ترجیح نہ دیتے تھے۔ آپ نے اپنی جان و مال کی قربانی پیش کی۔ آپ وہ پہلے شخص ہیں جس نے اپنی جان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر فدا کیا۔ آپ ہجرت کی رات رسول اللہ کے بستر پر سوئے حالانکہ آپ جانتے تھے کہ مشرکین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے قتل پر اتفاق کر گئے تھے۔ آپ غزوہ تبوک کے علاوہ تمام غزوات میں (حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ) شامل رہے۔

آپ کی خلافت: عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد مسلمانوں نے آپ کو امیر منتخب کر لیا۔ آپ نے اسے قبول نہ کیا پسند کہ آپ امیر کی بجائے وزیر ہوں۔ مگر صحابہ نے اس پر اصرار کیا تاکہ وہ اس تنگی سے نکل آئیں جس میں وہ تھے۔ خلیفہ عثمان رضی اللہ عنہ کو ظلم اور سرکشی کے ساتھ قتل کرنے کے بعد باغیوں نے مدینہ کے معاملات کی باگ ڈور سنبھال لی تھی۔ بلکہ ان باغیوں نے اہل مدینہ کو دھمکی دی کہ اگر کسی نے خلافت کو قبول نہ کیا تو وہ اہل شوریٰ، بڑے صحابہ اور دار ہجرت میں جو ان کے ہاتھ آیا اسے قتل کر دیں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
راض	خوش، راضی	صقٌ	آشوب چشم	أَصَرُّوا	انہوں نے اصرار کیا
استَعصَى	اس نے رکاوٹ ڈالی	بَرَأ	وہ صحت یاب ہو گیا	الْخَلاصِ	چھٹکارا
حِصْنَانٌ	دو قلعے	وِجعٌ	تکلیف، انفیکشن	الْمَأزَقِ	تنگی، مصیبت
الرَّايَةَ	جھنڈا	لا يُبَالِي	وہ پرواہ نہیں کرتا ہے	الثَّوَارُ	باغی
يَدُوكُونَ	انہوں نے بات کی	فَدَى	اس نے خطرہ مول لیا	مُسيطِرُونَ	لیڈر، حکم دینے والے
يَشتَكِي	وہ شکایت کرتا ہے	فِرَاشِ	بستر	هَدَّدَ	اس نے دھمکی دی

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

وقالوا دُونَهُم: "يا أهلَ المدينة! فقد أَجَّلْنَاكُم يومَيْنِ فوالله لَئِن لَم تَفرَغُوا لَنَقتُلَنَّ غَدًا عَلِيًا وطلحةَ والزُّبَيْرَ وأنَاسًا كثيْرِينَ، ولَما عَزَمَ عليه المهاجرونَ والأنصارُ رَأَى ذلك فَرضًا عليه فانقَادَ إلَيهِ وفِي يومِ السَّبتِ التاسعِ عشرَ من ذي الْحَجَّةَ خَرَجَ عليٌّ رضي الله عنه إلى المسجد فصَعُدَ الْمنبرَ فَبَايَعَهُ المهاجرون والأنصارُ وكان ممن بَايَعَهُ الزبيرُ بنُ العَوَّامِ، وطلحةُ بن عُبيد الله.

أهم أعمالِ علي بن أبي طالب رضي الله عنه بعد تَولِّيه الْخلافة

شاءَ اللهُ تعالى أن تَطُولَ الفتنةُ بعدُ مَقتَلِ عثمانَ رضي الله عنه وتَتَجَدَّدَ أحدَاثُهَا بمَكرِ وحيلِ أعداءِ الإسلامِ ابتلاءً وامتحانًا للمسلمينَ، فهو سُبحَانَهُ حكيمٌ في قَضَائه عليمٌ في أقدَارِه. فَبَعْدَ أن بُويِعَ عليٌّ رضي الله عنه بالخلافة قام عليٌّ رضي الله عنه بما يلي: أولاً: عَزَلَ عليٌّ رضي الله عنه أَمَرَاءَ عثمانَ الذين يَشتَكِي منهم الناسُ وعَزَلَ أيضاً مَن لا يَتَّفِقُ مَعَ سِيَاسَتِه. ثانياً: أَجَّلَ عليٌّ رضي الله عنه مُعَاقَبَةُ قَتلَةِ عثمانَ رَيثَمَا يَستَقِرُّ حُكمُهُ يَجتَمِعُ عليه المسلمونَ في البلادِ الأُخرَى. موقف بعض الصحابة رضي الله عنهم من هذه الأعمال: استَجَابَ بعضُ الأمَرَاءِ لِهَذَا العَزْلِ ولَم يَستَجِبْ قسمٌ منهم من بَيْنَهُم أميْرُ الشامَ معاويةٌ بنُ أبي سُفيَانَ رضي الله عنهما مع اعترَافِه بفَضلِ عَلِيٍّ رضي الله عنه وتسليمه بجَلالَةِ قَدرِهِ. وكان سَبَبُ عَدمِ استجَابَتِه رضي الله عنه هو إصرَارُهُ على ضَرُورَةِ القِصَاصِ من الْمُجرِمِينَ قبلَ البَيعَةِ، وهذا هو بدَايَةُ الْخلافِ، وما جَرَى بين عَلِي ومعاوية رضي الله عنهما.

ان کے بعض لوگوں نے کہا: "اے اہل مدینہ! ہم تمہیں دو دن کی مہلت دیتے ہیں۔ اللہ کی قسم اگر تم اس کام (خلیفہ منتخب کرنے) سے فارغ نہ ہوئے تو کل ہم علی، طلحہ، زبیر اور بہت سے لوگوں کو قتل کر دیں گے۔ جب انہوں نے مہاجرین اور انصار کو مجبور کیا اور انہوں نے دیکھا کہ یہ ان پر مسلط ہو گئے ہیں تو انہوں نے یہ بات مان لی۔ ہفتہ ۲۹ ذوالحجۃ کو علی رضی اللہ عنہ مسجد کی طرف نکلے۔ آپ منبر پر چڑھے اور مہاجرین و انصار نے آپ کی بیعت کی۔ جن لوگوں نے آپ کی بیعت کی ان میں زبیر بن عوام اور طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہما شامل تھے۔

خلیفہ بننے کے بعد علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کے اہم اقدامات

اللہ تعالیٰ چاہتا تھا کہ عثمان رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد آزمائش طویل ہو۔ اسلام کے دشمنوں کے مکر و فریب کی وجہ سے نئے واقعات ہونے لگے جو کہ مسلمانوں کے لئے ایک مصیبت اور امتحان تھے۔ اللہ سبحانہ اپنے فیصلوں میں صاحب حکمت ہے اور اپنی تقدیر کو بہتر جاننے والا ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کی بیعت کے بعد آپ نے یہ اقدامات کیے۔

اول: علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے مقرر کردہ ان گورنروں کو معزول کر دیا جن کی شکایت یہ لوگ کر رہے تھے۔ آپ نے ان کو بھی معزول کر دیا جو آپ کی پالیسی سے متفق نہ تھے۔ دوم: علی رضی اللہ عنہ نے عثمان رضی اللہ عنہ کے قتل کے قصاص کو اس وقت تک کے لئے موخر کر دیا جب تک کہ آپ کی حکومت مضبوط نہ ہو جائے اور مسلمان دوسرے شہروں میں آپ پر متفق نہ ہو جائیں۔

بعض صحابہ کا ان اقدامات کے بارے میں موقف: بعض گورنروں نے تو یہ معزولی قبول کر لی مگر ان میں سے بعض نے اسے قبول نہ کیا۔ ان میں شام کے گورنر معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما بھی تھے باوجود اس کے کہ آپ علی رضی اللہ عنہ کی فضیلت اور آپ کی جلالت شان کے معترف تھے۔ اس عدم قبولیت کی وجہ آپ کا یہ اصرار تھا کہ بیعت سے پہلے ان مجرموں سے قصاص لینا ضروری ہے۔ یہیں سے اختلاف شروع ہوا جو علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین جاری رہا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أَجَّلْنَا	ہم نے مہلت دی	مَكرِ وحِيلِ	مکر و فریب اور حیلہ	رِيثَمَا	اس وقت تک جب
تَفرَغُوا	وہ فارغ ہوئے	أعداءُ	دشمن	يَستَقِرُّ	وہ مضبوط ہو جائے
انقَادَ	اس نے پیروی کی	ابتلاءً	آزمائش	اعترَاف	اعتراف کرنا
الفتنةُ	انارکی، خانہ جنگی	أقدَارِ	منصوبے، قدر کی جمع	إصرَارُ	اصرار کرنا
تَتَجَدَّدَ	یہ نیا ہو گیا	عَزَلَ	اس نے معزول کیا	القِصَاصِ	قصاص لینا
أحدَاثُهَا	اس کے واقعات	مُعَاقَبَةُ	سزا	بِدَايَةُ	آغاز

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

(وهذا الإختلافُ) كان مَبنيًّا على الاجتهاد لا مُنَازَعَةَ من مُعاوِيَةَ في الإمَامَة. لذلك قَرَّرَ أهلُ السُّنَّة والْجَمَاعَة أنّ كلاهُما مَأجُورٌ للمُصيب أجرَان وللمُخطِيء أجرٌ واحدٌ. كما قالَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم: "إذا حَكَمَ الْحَاكِمُ فاجتَهَدَ ثُم أصَابَ فله أجران، وإذا حَكم فاجتَهدَ ثُم أخطَأَ فلَهُ أجر." (فتح الباري 318/13) وقد نَتَجَ عن استِغلالِ الْحَاقِدِينَ لِهذا الْخلاف حَربَانِ مُؤسَفتَان بين الْمسلمين دفَاعًا عمّا يَعتَقدُهُ كلُّ فريقٍ من الْحَقِّ والصَّوَاب فكانَت الأولى:

مَعركَةُ الْجَمَلَ 36هــ: وسَبَبُها أنّ عَائشَةَ رضي الله عنها ومَعَهَا طَلحَةُ والزُّبَيْرُ رضي الله عنهما سَارُوا إلى البَصرَة ومعهم كثيرٌ من الناس بنيَّة تَأليف القُلُوب وتَهدئَة الوَضعِ المضطرب والإصلاحِ بينَ الناسِ حينَمَا اختَلَفُوا بعدُ استِخلافِ علي رضي الله عنه مُمتَثِلينَ بذلك قوله تعالى: "لا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِنْ نَجْوَاهُمْ إِلاَّ مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلاحٍ بَيْنَ النَّاسِ." (النساء 4:114)

وبعدُ أن سَمِعَ عليٌّ بخُرُوجِ عائشةَ رضي الله عنها إلى البصرة خَرَجَ بجَيشه يُريدُ الإصلاحَ أيضًا بدَليلِ قوله رضي الله عنه عندما سُئلَ: "أيّ شَيءٍ تُريدُ؟ وإلى أينَ تَذهَبُ؟" فقال: "أما الذي نُريدُ ونَنْوي فالإصلاحُ إن قَبِلَ منَّا أصحابُ عائشةَ وأجابوا لنا إليه." قال: "فإنَ لَم يُجيبُوا إليه؟" قال: "نَدعُهُم بعُذرهم ونُعطيهم الْحَقَّ ونُسيرُ." قالَ: "فإن لَم يَرضُوا؟" قال: "نَدعُهُم مَا تَرَكُونَا." قال: "فإنْ لَم يَترَكُونَا؟" قال: امتَنَعنَا منهُم."...

یہ اختلاف اجتہاد پر مبنی تھا۔ معاویہ رضی اللہ عنہ کو حکومت کے بارے میں اختلاف نہ تھا۔ اسی وجہ سے اہل سنت وجماعت نے طے کیا ہے کہ ان میں سے ہر ایک کو اجر ملے گا۔ صحیح رائے والے کو دوہرا اجر اور غلط رائے والے کو اکہرا اجر۔ جیسا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب حاکم کوئی فیصلہ کرے اور اس میں اجتہاد کرے اور درست رائے تک پہنچ جائے تو اس کے لئے دوہرا اجر ہے اور اگر وہ فیصلہ کے لئے اجتہاد کرتے ہوئے غلطی کرے تو اس کے لئے اکہرا اجر ہے۔" اس اختلاف کے بارے میں ان مجرموں کے استحصال کے نتیجے میں مسلمانوں کے مابین دو افسوسناک جنگیں ہوئیں جس میں ہر فریق یہ اعتقاد رکھتے ہوئے اپنا دفاع کر رہا تھا کہ وہ حق اور درست رائے پر ہے۔ ان میں سے پہلی یہ تھی:

معرکہ جمل ۳۶ھ: اس کا سبب یہ ہوا کہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے طلحہ و زبیر رضی اللہ عنہما کے ساتھ بصرہ کا سفر کیا۔ ان کے ساتھ بہت سے لوگ تھے۔ ان کی نیت دلوں کو آرام پہنچانے، اضطراب کو ٹھنڈا کرنے، اور لوگوں کے مابین اصلاح کرنے کی تھی جبکہ وہ علی رضی اللہ عنہ کی خلافت کے بعد اختلاف پیدا کر رہے تھے۔ ان کی مثال اللہ تعالی کے اس ارشاد کی تھی: "ان کی بہت سے خفیہ باتوں میں خیر نہیں ہے سوائے ان لوگوں کے جو (خاموشی سے) صدقہ یا نیکی کی تلقین کرے یا لوگوں میں اصلاح کروانا چاہے۔"

علی رضی اللہ عنہ نے بھی یہ سننے کے بعد عائشہ رضی اللہ عنہا بصرہ کی جانب اپنے لشکر کے ساتھ نکل گئی ہیں، اصلاح کا ارادہ کیا۔ اس کی دلیل آپ کا یہ ارشاد ہے جو آپ نے اس وقت فرمایا جب یہ سوال کیا گیا: "آپ کیا چاہتے ہیں اور کہاں جا رہے ہیں؟" فرمایا: "جو ہم چاہتے ہیں اور جس کی ہم نیت کر رہے ہیں، وہ اصلاح ہے۔ اگر عائشہ کے ساتھی اسے ہماری جانب سے قبول کر لیں اور اس کا مثبت جواب دیں۔" پوچھا: "اگر وہ قبول نہ کریں تو؟" فرمایا: "ہم ان سے اس کی وجہ پوچھیں گے، انہیں حق دیں گے اور چلے جائیں گے۔" پوچھا: "اگر وہ نہ مانیں تو؟" فرمایا: "ہم ان سے کہیں گے کہ وہ ہمیں چھوڑ دیں۔" پوچھا: "اگر وہ ہمیں نہ چھوڑیں؟" فرمایا: "ہم ان سے خود کو روکیں گے (یعنی ان پر حملہ نہ کریں گے)۔"

آج کا اصول: اگر عربی میں آپ کو یہ بیان کرنا ہو کہ "پہلا۔۔۔ مگر دوسرا" تو اس کے لئے الفاظ أحَدُهُما... والآخَرُ استعمال ہوتے ہیں۔ جیسے فَتُقُبِّلَ مِنْ أَحَدِهِمَا وَلَمْ يُتَقَبَّلْ مِنَ الآخَرِ (تو ان میں سے ایک کی قربانی قبول کر لی گئی مگر دوسرے کی قربانی قبول نہ کی گئی۔)

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مُنَازَعَةَ	باہمی اختلاف	نَتَجَ	اس کا نتیجہ نکلا	تَهدِئَة	ٹھنڈا کرنا
قَرَّرَ	اس نے فیصلہ کیا	استِغلالِ	استحصال	مضطرب	مضطرب
مَأجُورٌ	جسے اجر ملے	حَاقِدِينَ	مجرمانہ ذہنیت والے	مُمتَثِلينَ	ملتے جلتے، مماثل
الْمُصِيبِ	درست رائے والا	مُؤسَفتَان	دو افسوسناک	نَجْوَاهُمْ	ان کی خفیہ گفتگو
الْمُخطِيء	خطا کرنے والا	تَألِيفِ القُلُوبِ	دلوں کو اطمینان دینا	نَنْوِي	ہم نیت کرتے ہیں

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

فَنعمَ إِذَن ودَارَ الْحِوَارِ والتَفَاهُم بَينَهُ وبَينَ عائشةَ رضي الله عنها ومن معها. وبَاتَ الْجَيشانُ بخيرٍ ليلةً. ولكن أهلُ الفتنة عبدُ الله بنُ سَبَأ ومن معه خَافُوا على أنفسهم من الاتفَاق بين الطرفَيْن فقَامُوا مع الفَجرِ وانقَسَمُوا قسمَيْنِ وهَجُمَ كلُ قسمٍ على مُعَسكَرِ الآخَر. فقام الناس إلى سلَاحِهم وهم يَظُنُّونَ الغَدرَ واشتَبَكَ المسلمون في قتال مَرِيرٍ حتّى عُقِرَ جَملُ عائشةَ رضي الله عنها فتَفرَّقَ الناسُ وانتَهَتْ المعركةُ ورَجَعَتْ عائشةُ إِلَى مكّة بعدُ أنْ جَهَّزَهَا عليٌّ رضي الله عنه بكُلِ ما تَحتَاجُ وسار بجَانب هَودَجِهَا مَاشيًا حتّى خارَجَ المَدِينة وسَيَّرَ معها أخَاهَا محمدٌ بنُ أبي بكر وسَيَّرَ أولادُهُ معها مُسيرَةً يومَ. والثانيَةُ: معركة صفينَ سنة 37هـ: وهي المعركةُ الثانيةُ نَتيجَةٌ لهذا الْخلاف الذي وَقع بين علي ومعاوية رضي الله عنهما. واستَغَلَّهُ الْحَاقدُونَ وسَبَقَ أن بَيَّنَّا أسبابُ هذا الخلاف. كان أصحابُ علي رضي الله عنه وأصحابُ معاويةَ رضي الله عنه قد تَكَاتَبَا مدةَ ستَّةُ أشهُرٍ قبل المعركة وهذا يَدُلُّ دلالةٌ واضحَةٌ عَلَى كُرْهِهما رضي الله عنهما للقتَال ورَغبَتهِمَا في الإِصلاح ولكن لَم يَتَوَصَّلا إلى نتيجة خلالَ هذه الْمُدَّة فبَدَأت المعركةُ بالْخُطُوات التالية: أولاً: مُنَاوَشَات بين الطرفَيْن: وذلك من أجل الْماء الذي كانَ تَحتُ سَيطَرَة جيشِ معاوية رضي الله عنه فتَقَاتلُ الفريقان وانتَصَرَ جُندُ علي وأُزحُوا جندُ معاويةَ عن مواقعهم فأمر علي رضي الله عنه أصحابه أنَ خُذُوا من الْماء حاجَتكُم وخَلَوا عنهم. ثانياً: بدأ القتالُ بين الطرفَيْنِ بقُوَّةٍ مُختَلفَةٍ دون أن يَظْهَرَ انتصارُ حاسمٍ لأي فريق وإن كانت الكَفَّةُ راجحَةٌ لصالَحِ علي رضي الله عنه ومع ذلك كان الكثيرُ من أفراد الْجَيشينِ يَلتَقُونَ في الليلِ ويَتَحدَّثُونَ.

اس کے بعد معاملہ اچھا ہو گیا۔ مکالمہ شروع ہوا اور ان کے اور عائشہ رضی اللہ عنہا اور ان کے ساتھیوں کے مابین اتفاق رائے ہو گیا۔ دونوں لشکروں نے رات خیریت سے گزاری لیکن اہل فتنہ یعنی عبد اللہ بن سبا اور اس کے ساتھیوں کو دونوں فریقوں میں اس اتفاق رائے سے اپنی جان کے لالے پڑ گئے۔ وہ فجر کے وقت اٹھے اور دو حصوں میں تقسیم ہو گئے۔ ان میں سے ہر حصے نے دوسرے کیمپ پر حملہ ہو گیا۔ لوگ اپنے اسلحے کی طرف دوڑے۔ وہ یہ گمان کر رہے تھے کہ (فریق ثانی نے) عہد شکنی کی ہے۔ مسلمان ایک تلخ جنگ میں الجھ گئے یہاں تک کہ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا کے اونٹ کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں۔ لوگ بکھر گئے اور معرکہ ختم ہو گیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے عائشہ رضی اللہ عنہا کے لئے ضرورت کی ہر چیز مہیا کی، اس کے بعد آپ مکہ واپس لوٹ آئیں۔ آپ کے ہودج کے ساتھ ساتھ علی رضی اللہ عنہ پیدل چلتے رہے یہاں تک کہ آپ شہر سے نکل گئیں۔ آپ کے ساتھ آپ کے بھائی محمد بن ابی بکر نے سفر کیا اور ان کی اولاد بھی ایک دن کے فاصلے تک آپ کے ساتھ رہی۔

دوم معرکہ صفین ۳۷ھ: یہ دوسری جنگ ہے جو اس اختلاف کے نتیجے میں ہوئی جو علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کے مابین پیش آیا تھا۔ مجرموں نے جس طرح استحصال کیا، اس کے اسباب کی تفصیل گزر چکی ہے۔ علی رضی اللہ عنہ اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے ساتھی جنگ سے پہلے چھ ماہ تک خط و کتابت کرتے رہے۔ یہ اس بات کی واضح دلیل ہے کہ وہ دونوں جنگ سے نفرت کرتے تھے اور اصلاح کی جانب راغب تھے۔ مگر وہ اس مدت میں کسی نتیجے پر نہ پہنچ سکے۔ معرکہ ان خطوط پر شروع ہوا:

اول: طرفین کے مابین ابتدائی جھڑپیں: یہ اس پانی پر ہوئیں جو کہ معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے تحت تھا۔ دونوں فریقوں نے جنگ کی۔ علی رضی اللہ عنہ کا لشکر غالب آیا اور معاویہ رضی اللہ عنہ کے لشکر کے پاؤں اپنی جگہ سے اکھڑ گئے۔ علی رضی اللہ عنہ نے اپنے ساتھیوں کو حکم دیا کہ وہ اپنی ضرورت کے مطابق پانی لے لیں اور اسے (مخالف لشکر کے لئے) چھوڑ دیں۔ دوم: دونوں فریقوں کے مابین جنگ مختلف قوت کے ساتھ شروع ہوئی تو کسی ایک فریق کا فیصلہ کن غلبہ نہ ہو سکا اگرچہ علی رضی اللہ عنہ کا پلڑا بھاری تھا۔ (اس کے ساتھ ساتھ) رات کے وقت دونوں لشکروں کے کثیر افراد مل کر بات چیت کر رہے تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
التَفَاهُم	ان کا اتفاق رائے	جَهَّزَهَا	اس نے اس کا سامان تیار کیا	يَتَوَصَّلا	وہ دونوں پہنچے
سِلاح	اسلحہ	هَودَج	ہودج، اونٹ کا کجاوہ	مُنَاوَشَات	جنگیں
الغَدرَ	عہد شکنی	مَاشِيًا	پیدل چلتے ہوئے	سَيطَرَة	کنٹرول میں
اشتَبَكَ	وہ لڑا	مُسِيرَةً	فاصلہ	أُزحُوا	انہیں ہٹایا گیا
مَرِيرٍ	تلخ	تَكَاتَبَا	ان دونوں نے خط و کتابت کی	حاسِمٍ	فیصلہ کن
عُقِرَ	اس کی ٹانگیں کاٹ دی گئیں	كُرْه	نفرت	الكَفَّةُ	ترازو

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

نهَايَةُ الأحداث وحُقنُ الدمَاء بين أهلِ العرَاق وأهلِ الشام: خَافَ الْمُخلصُونَ أن يُفْنِيَ المسلمونَ بعضُهُم بعضًا فتمَنَّوا ما يُنقذُهُم ويُوقفُ القتَالَ. وكان عَمرُو بنَ العاصِ رضي الله عنه يُفكِّرُ مَلِيًّا بذلك حتّى اهتَدَى إلى فِكرَةِ التَحكيمِ لِيُوَقِفُ تلك المقتلةَ الكُبْرَى عند ذلك أَبدَى الفكرةَ لمعاوية رضي الله عنه ففرَحَ بها ورَفَعَ جيشُ الشامِ الْمُصَاحِفَ فهَابَ جيشُ علي رضي الله عنه قتَالَهُم وتَوَقَّفَ القتالُ. وقَد اجتَمَعَ الْحَكمَانُ فِي دُومَةِ الْجُندُلَ ولَم يَتَوصَّلا إلى اتفاق. وتَفرَّقَ الْجيشانُ بعدُ مَسألَةِ التَحكيمِ ومضى كلٌ إلى بَلَده.

كان عَدَدُ القُرَّاء الذين اعترَضُوا عَلى التحكيمِ فِي صفينَ أربعةُ آلاف، فهم أقليَةُ فِي جيشِ علي يُقال لهم "الْخَوَارِجُ" فقد صَارُوا يُكَفِّرُونَ مَن خَالَفَهُم ويَستبيحُونَ دَمَهُ ومَالَهُ. فسار إليهم عليٌ رضي الله عنه بجَيشه فِي محرم عام 38هـ وانتصر عليهم. وقد عَامَلَ عليٌ رضي الله عنه الْخَوَارِجَ مُعَامَلَةُ البُغَاة، فلَم يُكَفِّرْهُم، ومَنَعَ جُندَهُ من تَعقيبِ فَارِّيهم، والإجهَازِ على جَرِيحِهم، ولَم يَسُبُّهُم ولَم يُغنَمْ أموالَهم.

اہل عراق اور اہل شام کے مابین جنگ اور کشت وخون کا خاتمہ: مخلص لوگوں کو یہ خوف ہوا کہ مسلمان ایک دوسرے کو فنا نہ کر دیں۔ انہوں نے انہیں روکنے اور جنگ کو بند کرنے کی خواہش کی۔ ان میں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ تھے جو کہ ملت کے بارے میں فکرمند تھے۔ ان کی اس سوچ نے انہیں ثالث مقرر کرنے کی طرف راہنمائی کی تاکہ یہ عظیم جنگ رک جائے۔ جب انہوں نے یہ سوچ معاویہ رضی اللہ عنہ کے سامنے پیش کی تو وہ اس سے بہت خوش ہوئے اور شامی لشکر کے قرآن کے مصاحف بلند کر لیے۔ علی رضی اللہ عنہ کے لشکر نے ان سے جنگ کرنے میں خوف محسوس کیا اور جنگ رک گئی۔ دونوں (جانب سے مقرر کردہ) ثالث دومۃ الجندل میں اکٹھے ہوئے مگر اتفاق رائے تک نہ پہنچ سکے۔ ثالث مقرر کرنے کے اس سوالکے بعد دونوں لشکر الگ ہو کر اپنے اپنے ملک کی طرف چلے گئے۔

کچھ قاری قرآن ایسے تھے جنہوں نے صفین میں ثالث مقرر کرنے پر اعتراض کیا تھا۔ ان کی تعداد ۴۰۰۰ تھی۔ یہ علی رضی اللہ عنہ کے لشکر کا چھوٹا سا حصہ تھے۔ انہیں خوارج کہا جاتا ہے۔ یہ لوگ خود سے اختلاف کرنے والوں کو کافر اور ان کے خون اور مال کو حلال قرار دینے لگے۔ علی رضی اللہ عنہ اپنے لشکر کے ساتھ ان کی جانب محرم ۳۸ھ میں گئے اور ان پر غلبہ پالیا۔ علی رضی اللہ عنہ نے خوارج سے باغیوں والا معاملہ کیا۔ آپ نے انہیں کافر قرار نہ دیا اور اپنے لشکر کو ان کے فرار ہونے والوں کا پیچھا کرنے سے منع فرمایا۔ آپ نے انہیں برا بھلا نہ کہا اور نہ ہی ان کے اموال کو بطور مال غنیمت حاصل کیا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ خوارج ایک انتہا پسند باغی گروہ تھا جو سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کو معاذ اللہ کافر قرار دیتا تھا۔ ان کا نظریہ تھا کہ جو ان کے ساتھ نہیں ہے، وہ "کافر" ہے۔ وہ اپنے علاوہ تمام لوگوں کو قتل کرنے اور ان کا مال لوٹنے کو جائز سمجھتے تھے۔ سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے ان کا قلع قمع کرنے کے لئے جنگ کی۔ بعد میں یہ لوگ چھوٹی موٹی بغاوتیں کرتے رہے مگر ناکام رہے اور ان کا بڑی حد خاتمہ ہو گیا۔ ان کے بعض نسبتاً اعتدال پسند فرقے جیسے اباضی اب بھی عمان میں موجود ہیں۔ مسلم تاریخ میں بہت سے ایسے گروہ ملتے ہیں جو اپنے علاوہ باقی سب کو کافر قرار دیا کرتے تھے اور حکومتوں کے خلاف بغاوت کیا کرتے تھے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
حُقنُ الدمَاءِ	خون روکنے	تَوَقَّفَ	اس نے توقف کیا	تَعقيبِ	تعاقب کرنا
أن يُفْنِيَ	کہ وہ فنا ہو	اعتَرَضُوا	انہوں نے اعتراض کیا	فَارِيهِم	ان کے فرار ہونے والے
يُنقذُهُم	اس نے انہیں بچایا	أقلِيَةُ	اقلیت، چھوٹا گروہ	جَرِيحِهِم	ان کے زخمی
يُوقِفُ	اس نے روکا	يُكَفِّرُونَ	وہ کافر قرار دیتے ہیں	لم يَسُبُّهُم	اس نے انہیں گالی نہ دی
ملِيًّا	ملت کے لئے	يَستَبِيحُونَ	وہ جائز قرار دیتے ہیں	لَم يُغنِمْ	اس نے ان کا مال غنیمت کے طور پر نہ لیا
تَحكِيمُ	ثالث مقرر کرنا	عَامَلَ	اس نے معاملہ کیا		
هَابَ	اس نے خوف کیا	البُغَاةِ	باغی کی جمع		

سبق 14B: سیدنا عثمان و علی رضی اللہ عنہما

استشهاد علي رضي الله عنه: استَشهَدَ رضي الله عنه فِي السابع عشر من شهر رمضانَ سنة 40هـ علي يد أحَد الْخَوَارِج واسْمُهُ عبد الرحْمنُ بن مُلْجَم الذي ظَنَّ أنّه بقَتله علياً رضي الله عنه يَتَقَرَّبُ إلى الله فقد اجتَمَعَ مَعَ زَميلَيْنِ له وتَذَاكَرُوا الأحداثَ التي جَرَّتْ بين المسلمينَ. فقالوا: "يا ليتنا نَقتُلُ أئمَّةَ الضَّلالَة ونُريحُ منهم البلادَ." فقال عبد الرحْمن بن ملجم: "أنا أُكفيكُم عَلِيًا." وقال زَميله البرك بن عبد اللهَ: "وأنا أكفيكم معاوية." وَقال عمرو بن بكر: "وأنا أكفيكم عمرَو بن العاص." واتَّفَقُوا على أن يكونَ ذلك فِي ليلة واحدة وقد تَمَكَّنَ عبد الرحْمن بن ملجم من قتل علي رضي الله عنه بسيف مَسمُومٍ عندما كان ذاهبًا لصلاةِ الفجرِ وهو يُنَادي "الصلاة الصلاة" بينما. فَشلَ زَميلاهُ فِي قتل معاويةَ وعمرو بنِ العاصِ. فرَحِمَ الله أميْرَ المؤمنين رحْمةً واسعَةً وجزاه عن الإسلام والمسلمين خيرَ الجزاء.

عَامُ الْجَمَاعَةِ [1] سنة 41 هـ: بَايَعَ أهلُ العِرَاقِ الْحَسَنَ بنَ علي رضي الله عنهما فِي اليوم الذي استُشهِدَ فيه علي رضي الله عنه. وبَلَغَ معاويةَ رضي الله عنه أنّ الْحَسَنَ يُعَبِّئُ له الْجُيُوشَ لِمُوَاصَلَة قتَاله فعَبَّأَ جيشَهُ تَحَسُّبًا واحتيَاطًا للأمور. فقد رَوَى البخاري فِي صحيحه عن الْحسنِ البَصرِي قال: "استقبَلَ والله الحسنُ بن علي معاويةَ بكَتَائب أمثَالُ الجبال."فقال عمرُو بن العاص: "إني لأَرى كتائب لا تُوَلّي حتّى تُقتِلُ أقرانَها." فقال له معاويةُ أي عمرو: "إنْ قَتَلَ هؤلاء هؤلاء، وهؤلاء هؤلاء من لي بأمور الناس؟ ومن لي بأبنائهم؟ ومن لي بضيَعهم؟"

علی رضی اللہ عنہ کی شہادت

آپ رضی اللہ عنہ ۱۷ رمضان ۴۰ھ کو ایک خارجی کے ہاتھوں شہید ہوئے۔ اس کا نام عبد الرحمن بن ملجم تھا۔ اس کا خیال تھا کہ وہ علی رضی اللہ عنہ کو قتل کر کے اللہ کے قریب ہو جائے گا۔ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ اکٹھا ہوا اور ان واقعات کا ذکر کیا جو مسلمانوں میں جاری ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگے: "کاش ہم ان گمراہی کے لیڈروں کو قتل کر کے شہروں کو ان سے آزاد کروا سکیں۔" عبد الرحمن نے کہا: "میں تم میں سے علی کے لئے کافی ہوں۔" اس کا ساتھی برک بن عبد اللہ بولا: "میں تم میں سے معاویہ کے لئے کافی ہوں۔" عمرو بن بکر نے کہا: "اور میں عمرو بن عاص کے لئے کافی ہوں۔"

انہوں نے اتفاق کر لیا کہ وہ ایک ہی رات میں یہ سب کر گزریں گے۔ عبد الرحمن بن ملجم نے علی رضی اللہ عنہ کو شہید کرنے کے لئے ایک زہر آلود تلوار سے وار اس وقت کیا جب آپ فجر کی نماز کے لئے "صلوۃ صلوۃ" پکارتے آرہے تھے۔ اس کے دونوں ساتھی معاویہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کو قتل کرنے میں ناکام رہے۔ اللہ امیر المومنین پر رحم فرمائے اور انہیں اسلام اور مسلمانوں کی جانب سے بہترین جزا دے۔

متحد حکومت کا سال ۴۱ھ: اہل عراق نے حسن بن علی رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں پر اسی دن بیعت کر لی جب علی رضی اللہ عنہ نے شہادت پائی۔ معاویہ رضی اللہ عنہ تک یہ بات پہنچی کہ حسن رضی اللہ عنہ ان سے جنگ کے لئے اپنے لشکروں کو حرکت میں لا رہے ہیں۔ آپ اپنے لشکر کو معلومات حاصل کرنے اور معاملات میں احتیاط کرنے کے لئے حرکت میں لائے۔ بخاری نے اپنی صحیح میں حسن بصری سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے کہا: "واللہ! حسن بن علی نے معاویہ رضی اللہ عنہم کا استقبال ایسی فوجوں سے کیا جو پہاڑوں کی مانند تھیں۔" عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نے کہا: "میں ایسی افواج دیکھتا ہوں جن پر آپ اس وقت تک غلبہ نہ پا سکیں گے جب تک طویل مدت جنگ نہ کریں۔" معاویہ نے ان سے یعنی عمرو سے فرمایا: "اگر یہ اور وہ، یہ اور وہ مارے گئے تو لوگوں کے معاملات میرے ساتھ کون دیکھے گا؟ میرے ساتھ کون ان کی اولاد کا خیال رکھے گا؟ میرے ساتھ کون ان کا نقصان پورا کرے گا؟

(۱) "الجماعۃ" کا معنی ہے متحد حکومت۔ یہ انارکی کا متضاد ہے۔ اس سال میں خانہ جنگی ختم ہو گئی تو اس کا نام "عام الجماعۃ" ہو گیا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
زَمِيلَيْنِ	دو ساتھی	مَسمُومٍ	زہر آلود	تَحَسُّبًا	معلومات حاصل کرتے ہوئے
جَرَّتْ	یہ جاری رہی	فَشِلَ	وہ ناکام ہوا	استقبَلَ	اس نے استقبال کیا
نُرِيحُ	ہم راحت پائیں	الْجَمَاعَةَ	حکومت، اتحاد	كَتَائِب	فوجی بٹالین
أُكفِيكُم	میں تمہارے لئے کافی ہوں	يُعَبِّئُ	وہ حرکت میں لاتا ہے	أقرانَ	طویل عرصے

فَبَعَثَ إليه (أي: إلى الْحسنِ) رَجُلَيْنِ من قريشٍ من بني عبدِ شَمسٍ وهُما عبدُ الرحْمنُ بن سُمرَةَ، وعبد اللهِ بن عامرٍ. فقال: "اذهَبَا إلى هذا الرجلِ فأعْرَضَا عليه وقَولاً له وأطلَبَا إليه." (أي: الصُلحَ)

فَأَتَيَاه فدَخَلا عليه فتَكَلَّمَا وقالا له وطَلَبَا إليه. فقال لَهما الْحسنُ بن علي: "إنا بَنُو عبد المطلب قد أصَبنَا من هذا الْمال وإنّ هذه الأمَّةَ قد عَاثَتْ في دمَائهَا." قالا: "فإنّه يُعرِضُ عليك كذا وكذا ويُطلبُ إليك ويَسأَلُكَ." قال: "فَمَن لي بهذا؟ (أي: يُكَفِلُ لي هذا)" قالا: "نَحن لك بهَ." فما سألَهُمَا شيئاً إلا قالا: "نَحنُ لك بهِ."

فصَالَحَهُ وتَنَازَلَ له. وهكذا انتَهَت الفتنَةُ وأصلَحَ اللهُ بين المسلمينَ بالْحَسَن رضي الله عنه لدينه وعَقله وتَقوَاهُ. فَتَحَقَّقَ قولُ النبي صلى الله عليه وسلم فيما رواه البخاري فِي صحيحه: "إنّ ابني هَذَا سَيِّدٌ ولَعَلَّ اللهُ أن يُصلِحَ به بينَ فِئَتَيْنِ عَظِيمَتَيْنِ من المَسلَمِين."

انہوں نے ان (یعنی حسن) کی جانب قریش کے خاندان بنو عبد شمس کے دو افراد عبد الرحمن بن سمرہ اور عبد اللہ بن عامر رضی اللہ عنہما کو بھیجا اور فرمایا: "آپ دونوں ان صاحب کی طرف جائیے، ان کے سامنے میری یہ بات پیش کیجیے اور ان سے مطالبہ کیجیے۔" (یعنی صلح کا)

وہ دونوں آئے، ان کے گھر میں داخل ہوئے، ان سے بات کہی اور مطالبہ پیش کیا۔ حسن بن علی رضی اللہ عنہما نے ان سے کہا: "ہم بنو عبد المطلب کو اس وجہ سے یہ مصیبت پہنچی ہے اور یہ امت خون بہنے سے تباہ ہو گئی ہے۔" وہ دونوں بولے: "وہ (معاویہ) آپ کے سامنے یہ پیشکش رکھ رہے ہیں اور آپ سے (صلح کا) مطالبہ کر رہے ہیں۔" وہ بولے: "تو اس میں میرے لئے کون ہے؟" (یعنی اس کی گارنٹی مجھے کون دے گا)۔ وہ دونوں بولے: "ہم اس میں آپ کے لئے (گارنٹی) ہیں۔" انہوں نے ان دونوں سے جو بھی پوچھا، انہوں نے یہی کہا: "ہم اس میں آپ کے لئے (گارنٹی) ہیں۔"

انہوں نے ان سے صلح کر لی اور ان کے لئے حکومت چھوڑ دی۔ اس طریقے سے انارکی ختم ہو گئی اور اللہ نے مسلمانوں کے مابین حسن رضی اللہ عنہ کے دین، عقل اور تقویٰ کے باعث ان کے ہاتھ پر صلح کروا دی۔ اس طرح نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد سچا ہو گیا جسے بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ "یقیناً میرا یہ بیٹا سردار ہے اور امید ہے کہ اللہ اس کے ذریعے مسلمانوں کے دو عظیم گروہوں میں صلح کروائے گا۔"

آج کا اصول: اگر آپ کسی کو تلاش کریں اور وہ اچانک مل جائے تو آپ اردو میں کہتے ہیں، "ارے! وہ تو یہ رہا!!!" عربی میں اس کے لئے الفاظ ها هو ذا استعمال ہوتے ہیں۔ اگر یہ کہنا ہو کہ "میں یہاں ہوں" تو اس کے لئے ها أنذا استعمال ہوتے ہیں۔ آپ کو ضمیر کو ایڈجسٹ کرنا پڑے گا جیسے أينَ مَريَم؟ ها هي ذي. أين بلال و حامد؟ ها هُما ذانِ. أين بلال و أخواه؟ ها هم أولاء. أين حامد و شاهد؟ ها نَحن أولاء، أين فاطمة؟ ها أنذي. أين فاطمة و أخواتُها؟ ها نحن أولاء وغیرہ۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ مسلم تاریخ کی بعض تکلیف دہ بحثوں میں سے ایک سیدنا علی و معاویہ رضی اللہ عنہما کی غلطیوں کا تجزیہ کرنا ہے۔ ہمیں اس سے اللہ کی پناہ مانگنی چاہیے۔ یہ دونوں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے عظیم صحابی ہیں اور دونوں کی اسلام کے لئے خدمات بے پناہ ہیں۔ ہمیں ان دونوں کا احترام کرنا چاہیے اور اس معاملے میں بحث سے گریز کرنا چاہیے۔ اس کی تین وجوہات ہیں۔ (۱) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ پر الزام تراشی سے منع فرمایا ہے۔ (۲) یہ ایک بے کار بحث ہے جس سے آخرت میں ہماری نجات کے معاملے میں کوئی فائدہ نہیں۔ (۳) تاریخ کی کتب میں اس موضوع سے متعلق روایات کا بڑا حصہ جعلی ہے۔ دوسری صدی ہجری میں بہت سے سیاسی گروہوں اور فرقوں نے ان دونوں حضرات کے بارے میں جعلی روایات کا انبار لگا دیا۔ اس وجہ سے درست نتیجے تک پہنچنا ہمارے لئے ممکن نہیں ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
أعْرَضَا	ان دونوں نے پیش کیا	عَاثَتْ	اس نے نقصان پہنچایا	تَحقَّقَ	وہ درست ہو گیا
أطلَبَا	ان دونوں نے طلب کیا	يُكَفِلُ	وہ گارنٹی دیتا ہے	سَيِّدٌ	سردار
فَأَتَيَا	تو وہ دونوں آئے	تَنَازَلَ	اس نے چھوڑ دیا	فِئَتَيْنِ	دو گروہ

سبق 15A: منصوبات

(ا) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کا ایک نمبر ہے۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربي	اردو	قسم
ذَكَرُوا اللّٰهَ كَثِيراً	انہوں نے اللہ کا ذکر کثرت سے کیا	حال
زَادَهُمْ اللّٰهُ مَرَضاً	اللہ نے انہیں بیماری میں بڑھا دیا	حال
آمِنُوا بِمَا أَنزَلْتُ مُصَدِّقاً لِمَا مَعَكُمْ	اس پر ایمان لاؤ جو میں نے نازل کیا اس حالت میں کہ وہ تصدیق کرتا ہے اس کی جو تمہارے پاس ہے	حال
جَعَلَ لَكُمْ الأَرْضَ فِرَاشاً وَالسَّمَاءَ بِنَاءً	اللہ نے زمین کو بطور بستر بنایا اور آسمان کو بطور چھت	حال
كُنتُمْ أَمْوَاتاً فَأَحْيَاكُمْ	تم بے جان حالت میں تھے، اس نے تمہیں زندگی دی	حال
اهْبِطُوا مِنْهَا جَمِيعاً	اس میں اترو، سب کے سب مل کر	حال
اسْتَوْقَدَ نَاراً	اس نے آگ کو روشن کیا	مفعول به
كُلا مِنْهَا رَغَداً	تم دونوں اس میں سے رغبت کے ساتھ کھاؤ	حال
وَأَنْزَلَ مِنْ السَّمَاءِ مَاءً	اس نے آسمان سے پانی کو نازل کیا	مفعول به
رُزِقُوا مِنْهَا مِنْ ثَمَرَةٍ رِزْقاً	انہیں اس میں پھل بھرپور رزق کے طور پر دیے جائیں گے	مفعول مطلق، مصدر
وَاتَّقُوا يَوْماً لا تَجْزِي نَفْسٌ عَنْ نَفْسٍ شَيْئاً	اس دن سے ڈرو جب کوئی شخص، کسی اور شخص کے کسی چیز میں بدلہ نہ ہو گا	مفعول به
فَجَعَلْنَاهَا نَكَالاً	تو ہم نے اسے عبرت کا نشان بنا دیا	علة، مفعول له
ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّداً	اس باب میں سجدہ کرتے ہوئے داخل ہو	حال
لِيَشْتَرُوا بِهِ ثَمَناً قَلِيلاً	تاکہ وہ اس سے تھوڑی قیمت خریدیں	مفعول به
مَرَّ عَلَى قَرْيَةٍ وَهِيَ خَاوِيَةٌ عَلَى عُرُوشِهَا	وہ ایک بستی کے پاس سے گزرا جبکہ وہ اپنی چھتوں پر گری ہوئی تھی	حال
فَأَنزَلْنَا عَلَى الَّذِينَ ظَلَمُوا رِجْزاً مِنْ السَّمَاءِ	تو ہم نے ظالموں پر آسمان سے ایک طوفان اتارا	مفعول به
فَانفَجَرَتْ مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْناً	تو اس میں سے بارہ چشمے بہہ نکلے	تمييز

سبق 15A: منصوبات

عربي	اردو	قسم
الَّذِي أَسْرَى بِعَبْدِهِ لَيْلاً مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ إِلَى الْمَسْجِدِ الأَقْصَى	وہ جس نے اپنے بندے کو سیر کروائی ایک رات میں مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک	ظرف الزمان (مفعول فيه)
وَارْكَعُوا مَعَ الرَّاكِعِينَ	رکوع کرنے والوں کے ساتھ رکوع کرو	مفعول معه
وَلا تُقَاتِلُوهُمْ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ	مسجد حرام کے پاس ان سے جنگ نہ کرو	ظرف المكان
أَرْسَلْنَا فِيكُمْ رَسُولاً مِنْكُمْ	ہم نے تم میں ایک رسول بھیجا	مفعول به
الَّذِينَ آمَنُوا أَشَدُّ حُبّاً لِلَّهِ	اہل ایمان اللہ سے محبت کے معاملے میں بہت شدید ہیں	حال
إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلاً وَنَهَاراً	میں نے اپنی قوم کو دن رات دعوت دی	ظرف الزمان
فَمَنْ خَافَ مِنْ مُوصٍ جَنَفاً أَوْ إِثْماً	تو جو کوئی وصیت کرنے والے کے بارے میں متعصبانہ رویے یا ناانصافی کا خوف رکھے	حال
قَدْ كَفَرْتُمْ بَعْدَ إِيمَانِكُمْ	تم ایمان لانے کے بعد کفر کر چکے ہو	ظرف الزمان
لا تُوَاعِدُوهُنَّ سِرّاً	ان سے چپکے چپکے عہد وپیمان نہ کرلو	حال
وَلا تُمْسِكُوهُنَّ ضِرَاراً	انہیں نقصان پہنچانے کے لئے روک نہ رکھو	مفعول له، علة
فَإِنْ خِفْتُمْ فَرِجَالاً أَوْ رُكْبَاناً	اگر تمہیں خوف ہو تو پیدل یا سواری کی حالت میں نماز پڑھو	حال
فَأَوْحَى إِلَيْهِمْ أَنْ سَبِّحُوا بُكْرَةً وَعَشِيّاً	تو اس نے ان کی جانب وحی کی کہ وہ صبح وشام اس کی تسبیح بیان کریں	ظرف الزمان
فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضاً	تو تم میں سے جو مرض کی حالت میں ہو	حال
يُرِيدُ الإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ	انسان چاہتا ہے کہ وہ اس (اللہ) کے سامنے اس کی نافرمانی کرے	ظرف المكان
فَاجْلِدُوهُمْ ثَمَانِينَ جَلْدَةً	تو انہیں اسی کوڑے مارو	تَمييز
مَنْ ذَا الَّذِي يُقْرِضُ اللَّهَ قَرْضاً حَسَناً	کون ہے وہ جو اللہ کو بطور قرض حسن قرض دے	قرضًا: مصدر، حسنًا: صفتُ مصدر
وَوَاعَدْنَا مُوسَى ثَلاثِينَ لَيْلَةً	ہم نے موسیٰ سے تیس راتوں کا وعدہ لیا	تَمييز

سبق 15A: منصوبات

عربي	اردو	قسم
الآنَ خَفَّفَ اللَّهُ عَنكُمْ	اب اللہ نے تم سے (ذمہ داری میں) کچھ کمی کر دی ہے	ظرف الزمان
تَجْرِي تَحْتَهَا الأَنْهَارُ	اس کے نیچے دریا جاری ہوں گے	ظرف المكان
إِنَّ اللَّهَ مَعَ الصَّابِرِينَ	یقیناً اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے	مفعول معه
فَكُلُوا مِمَّا رَزَقَكُمْ اللَّهُ حَلالاً طَيِّباً	اللہ نے تمہیں جو حلال وطیب رزق دیا ہے، اس میں سے کھاؤ	حلالا: مفعول به، طيبا: صفت
وَاذْكُرْ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَأَصِيلاً	اپنے رب کے نام کو صبح وشام یاد کرو	ظرف الزمان
جَعَلْنَاكُمْ أُمَّةً وَسَطاً لِتَكُونُوا شُهَدَاءَ عَلَى النَّاسِ	ہم نے تمہیں درمیانی امت بنایا تاکہ تم لوگوں پر (اللہ کی) گواہی دو	ظرف المكان
تَزْرَعُونَ سَبْعَ سِنِينَ دَأَباً	تم سات سال مسلسل کاشت کاری کرو گے	حال
كَلَّمَ اللَّهُ مُوسَى تَكْلِيماً	اللہ نے موسیٰ سے بھرپور گفتگو فرمائی	مفعول مطلق، مصدر
قَالُوا الآنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ	وہ بولے: اب آپ حق بات لے کر آئے	ظرف الزمان
فَمَاذَا بَعْدَ الْحَقِّ إِلاَّ الضَّلالُ	تو حق (قبول کرنے) کے بعد (اسے چھوڑنے سے) سوائے گمراہی کے اور کیا حاصل ہو گا؟	ظرف الزمان
يَا أَبَتِ إِنِّي رَأَيْتُ أَحَدَ عَشَرَ كَوْكَباً	اباجان! میں نے گیارہ ستاروں کو دیکھا	تَمييز
فَأُعَذِّبُهُمْ عَذَاباً شَدِيداً	تو میں انہیں شدید عذاب دوں گا	مفعول مطلق، صفت
يَعْلَمُ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ	وہ جانتا ہے جو ان کے سامنے ہے اور جو ان کے پیچھے ہے	ظرف المكان
قَدْ بَعَثَ لَكُمْ طَالُوتَ مَلِكاً	اللہ تم میں طالوت کو بطور بادشاہ کھڑا کر چکا ہے	حال
مَنْ أَحْسَنُ مِنْ اللَّهِ حُكْماً	فیصلہ کرنے میں کون اللہ سے بڑھ کر ہے؟	حال
بَلَغَ أَرْبَعِينَ سَنَةً	وہ چالیس سال کی عمر کو پہنچا	تَمييز
وَفَجَّرْنَا الأَرْضَ عُيُوناً	ہم نے زمین کو پھاڑ کر چشمے جاری کیے	تَمييز

کیا آپ جانتے ہیں؟ دور جاہلیت کے عرب اپنے شجرہ نسب کے بارے میں بہت حساس تھے۔ ان میں ایسے ماہرین ہوا کرتے تھے جو ہر شخص کے شجرہ نسب کا علم رکھتے تھے۔ پورا معاشرہ قبائل میں منقسم تھا۔ اپنے قبیلے اور خاندان کے فضائل بیان کرنا ان کی شاعری اور نثر کا اہم ترین موضوع تھا۔

سبق 15A: منصوبات

عربي	اردو	قسم
سَيَعْلَمُ الَّذِينَ ظَلَمُوا أَيَّ مُنقَلَبٍ يَنقَلِبُونَ	عنقریب ظلم کرنے والے جان جائیں گے کہ وہ کس قسم کا پلٹنا پلٹتے ہیں	مصدر کی جگہ
مَثَلُ الَّذِينَ يُنفِقُونَ أَمْوَالَهُمْ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ وَتَثْبِيتاً مِنْ أَنْفُسِهِمْ	ان کی مثال جو لوگ اپنے اموال کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے اور اپنے مضبوط ارادے سے خرچ کرتے ہیں	ابتغاء: علة تثبيتا: حال
أَنطَقَنَا اللَّهُ الَّذِي أَنطَقَ كُلَّ شَيْءٍ	اللہ نے ہمیں بولنے کی صلاحیت دی، وہ وہی ہے جس نے ہر چیز کو بولنے کی صلاحیت دی	مصدر کی جگہ
إِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْداً وَأَكِيدُ كَيْداً	یقیناً وہ ایک سازش کرتے ہیں اور میں ایک خفیہ تدبیر کرتا ہوں	مصدر
وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ تُنكِرُونَ	اللہ تمہیں اپنی نشانیاں دکھاتا ہے، تو تم اللہ کی کون سی نشانی کا انکار کرو گے	مصدر کی جگہ
فَلْيَضْحَكُوا قَلِيلاً وَلْيَبْكُوا كَثِيراً جَزَاءً بِمَا كَانُوا يَكْسِبُونَ	تو انہیں چاہیے کہ ہنسیں کم اور روئیں زیادہ اس بدلے کی وجہ سے جو وہ کماتے ہیں	قليلا، كثيرا: حال. جزاء: علة
تَرَى كُلَّ أُمَّةٍ جَاثِيَةً	تم دیکھو گے کہ ہر امت اپنے گھٹنوں پر گری ہو گی	مصدر کی جگہ، حال
فَمَنْ يَعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَيْراً يَرَهُ	تو جس نے ایک ذرے کے برابر اچھا عمل کیا، وہ اسے دیکھے گا	مثقال: تَمييز خيرا: مفعول به
وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبّاً جَمّاً	تم مال سے بہت ہی شدید محبت کرتے ہو	حبا: مصدر جَمًّا: صفت
وَمَزَّقْنَاهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ	ہم نے انہیں ہر طرح کے گروہوں میں تقسیم کر دیا	مصدر کی جگہ
وَالْعَادِيَاتِ ضَبْحاً، فَالْمُورِيَاتِ قَدْحاً، فَالْمُغِيرَاتِ صُبْحاً، فَأَثَرْنَ بِهِ نَقْعاً، فَوَسَطْنَ بِهِ جَمْعاً، إِنَّ الإِنسَانَ لِرَبِّهِ لَكَنُودٌ	(میں بطور ثبوت پیش کرتا ہوں) ہنہناتے گھوڑوں کو، اپنے سموں سے چنگاریاں نکالنے والوں کو، صبح کے وقت حملہ کرنے والوں کو، اس سے دھول اڑانے والوں کو جو حملہ کرتے وقت (دشمن) کے درمیان جا پہنچتے ہیں کہ یقیناً انسان اپنے رب کا بڑا ناشکرا ہے	ضبحا: حال قدحا: حال صبحا: ظرف الزمان نقعا: مفعول به جمعا: مفعول به
أَلْقِيَا فِي جَهَنَّمَ كُلَّ كَفَّارٍ عَنِيدٍ	ہر ضدی انکار کرنے والے کو تم دونوں جہنم میں پھینک دو	مصدر کی جگہ
وَلا تَقْتُلُوا أَوْلادَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلاقٍ	اپنی اولاد کو غربت کے خوف سے قتل نہ کرو	علة، مفعول له

سبق 15A: منصوبات

عربي	اردو	قسم
فَإِنَّ جَهَنَّمَ جَزَاؤُكُمْ جَزَاءً مَوْفُوراً	یقیناً تمہارا بدلہ جہنم ہے، ایک بھرپور بدلہ	جزاء: مصدر موفورا: صفت
رَجَعَ مُوسَى إِلَى قَوْمِهِ غَضْبَانَ أَسِفاً	موسیٰ اپنی قوم کے طرف پلٹے جب کہ وہ سخت غصے میں اور رنجیدہ تھے	غضبان إسفا: حال
إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحاً مُبِيناً	یقیناً ہم نے تمہیں ایک بھرپور روشن فتح نصیب کی	فتحا: مصدر مبينا: صفت
الَّذِينَ يَذْكُرُونَ اللَّهَ قِيَاماً وَقُعُوداً وَعَلَى جُنُوبِهِمْ	وہ لوگ جو اللہ کو کھڑے، بیٹھے اور کروٹوں پر یاد کرتے ہیں	حال
وَاهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلاً	انہیں اچھے انداز میں بس چھوڑ دیجیے	هجرا: مصدر جَميلا: صفت
أَلاَّ تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلاثَ لَيَالٍ سَوِيّاً	کہ تم لوگوں سے تین مسلسل راتوں تک بات نہ کر سکو گے	حال
أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبّاً	یقیناً ہم نے کثیر پانی تمہارے لئے باہر نکالا	مصدر
ثُمَّ شَقَقْنَا الأَرْضَ شَقّاً	پھر ہم نے زمین کو بھرپور طریقے سے تمہارے لئے شق کیا	مصدر
رَفَعْنَاهُ مَكَاناً عَلِيّاً	ہم نے اسے ایک بلند جگہ پر اٹھالیا	ظرف المكان
وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلاً	انہیں تھوڑی سی مہلت دیجیے	حال
مَنْ يَشْرِي نَفْسَهُ ابْتِغَاءَ مَرْضَاةِ اللَّهِ	جو اپنی جان کو اللہ کی رضا حاصل کرنے کے لئے بیچے	مفعول له، علة
إِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَنِ خَرُّوا سُجَّداً وَبُكِيّاً	جب ان پر رحمان کی آیات تلاوت کی جاتی ہیں تو وہ روتے ہوئے سجدے میں جا گرتے ہیں	حال
فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبّاً وَعِنَباً وَقَضْباً وَزَيْتُوناً وَنَخْلاً وَحَدَائِقَ غُلْباً وَفَاكِهَةً وَأَبّاً ، مَتَاعاً لَكُمْ وَلأَنْعَامِكُمْ	تو ہم نے اس میں سے غلہ، انگور، غذائی اجناس، زیتون، کھجور، گھنے باغات، پھل اور جڑی بوٹیاں اگائیں، تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے سامان زیست کے طور پر	حبًّا ....: مفعول به متاعا: علة
صَلَّى رَسُولُ اللهِ قَاعِدًا وصَلَّى وَرَاءَهُ رِجَالٌ قَائِمًا	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیٹھ کر نماز پڑھی اور آپ کے پیچھے لوگوں نے کھڑے ہو کر نماز پڑھی	حال

(۲) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لفظ کے دو نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

عربي	اردو	سبب
مَا يَخْدَعُونَ إِلاَّ أَنفُسَهُمْ	وہ سوائے اپنے آپ کے کسی کو دھوکہ نہیں دیتے	3 (منفی جملہ)
وَالَّذِين يُتَوَفَّوْنَ مِنكُمْ وَيَذَرُونَ أَزْوَاجاً وَصِيَّةً لأَزْوَاجِهِمْ مَتَاعاً إِلَى الْحَوْلِ غَيْرَ إِخْرَاجٍ	تم میں سے جو لوگ فوت ہو جائیں اور اپنی بیویوں کو چھوڑ جائیں، انہیں چاہیے کہ وہ ان کے لئے ایک سال کے سامان اور گھر سے نہ نکالے جانے کی وصیت کر جائیں	4
مَا يُضِلُّ بِهِ إِلاَّ الْفَاسِقِينَ	وہ سوائے فاسقوں کے اس سے کسی کو گمراہ نہیں کرتا	3 (منفی جملہ)
وَمَنْ يَبْتَغِ غَيْرَ الإِسْلاَمِ دِيناً فَلَنْ يُقْبَلَ مِنْهُ	جو کوئی اسلام کے علاوہ دین چاہتا ہے تو یہ اس سے قابل قبول نہیں ہے	4
فَسَجَدُوا إِلاَّ إِبْلِيسَ	توانہوں نے سجدہ کیا سوائے ابلیس کے	1
زُرْتُ مَسَاجِدَ الْمَدِينَةَ ما عدا واحِدًا	میں مدینہ کی مساجد میں گیا سوائے ایک کے	5
مِنْهُمْ أُمِّيُّونَ لا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلاَّ أَمَانِيَّ	ان میں غیر تعلیم یافتہ لوگ بھی ہیں جو کتاب کو سوائے اپنی خواہشات کے کچھ نہیں جانتے	1
قَرَأتُ الكِتَابَ ما خلا صَفْحَةً	میں نے کتاب پڑھی سوائے ایک صفحے کے	5
لا تَعْبُدُونَ إِلاَّ اللَّهَ	وہ اللہ کے سوا کسی کی عبادت نہیں کرتے	6
فَمَا جَزَاءُ مَنْ يَفْعَلُ ذَلِكَ مِنْكُمْ إِلاَّ خِزْيٌ	تو تم میں سے جو یہ کرے، اس کا بدلہ کیا ہے سوائے رسوائی کے	3 (سوالیہ جملہ)
مَا كَانَ لَهُمْ أَنْ يَدْخُلُوهَا إِلاَّ خَائِفِينَ	ان کے لئے مناسب نہ تھا کہ وہ اس میں داخل ہوتے سوائے اس کے کہ خوف کی حالت میں	3 (منفی جملہ)
قَطَعَ الأَزْهَارَ خلا الوَرْدِ	اس نے پھول توڑے سوائے گلاب کے	5
قَطَعَ الأَزْهَارَ خلا الوَرْدَ	اس نے پھول توڑے سوائے گلاب کے	5
لَنْ يَضُرُّوكُمْ إِلاَّ أَذًى	وہ تمہیں سوائے اذیت دینے کے نقصان نہیں پہنچائیں گے	3
وَمَا مُحَمَّدٌ إِلاَّ رَسُولٌ	محمد سوائے ایک رسول کے کوئی (خدا) نہیں	6

(۳) اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر لائن کے چار نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔

<table>
<tr><th>عربي</th><th colspan="3">اردو</th></tr>
<tr><td>اللّٰهُ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ</td><td colspan="3">اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">إِنَّ اللّٰهَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ</td><td colspan="3">یقیناً اللہ ہر چیز پر قدرت رکھنے والا ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>إِنَّ</td><td>جملے میں زور پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "اللہ" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>اللّٰهُ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ</td><td colspan="3">جو وہ چھپاتے ہیں، اللہ اسے جانتا ہے۔</td></tr>
<tr><td rowspan="3">أَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ</td><td colspan="3">جو وہ چھپاتے ہیں، یقیناً اللہ اسے جانتا ہے۔</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>أَنَّ</td><td>جملے میں زور پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "اللہ" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>هُوَ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ</td><td colspan="3">وہ شیاطین کے سر ہیں</td></tr>
<tr><td rowspan="3">كَأَنَّهُ رُءُوسُ الشَّيَاطِينِ</td><td colspan="3">گویا کہ وہ شیاطین کے سر ہیں</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>كَأَنَّ</td><td>"گویا کہ" کا معنی پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "ہ" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>عَذَابُ اللّٰهِ شَدِيدٌ</td><td colspan="3">اللہ کا عذاب شدید ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">لَكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيدٌ</td><td colspan="3">لیکن اللہ کا عذاب شدید ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَكِنَّ</td><td>"لیکن" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "عذاب" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>اللّٰهُ لا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً</td><td colspan="3">اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ وہ کوئی مثال بیان کرے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">إِنَّ اللّٰهَ لا يَسْتَحْيِي أَنْ يَضْرِبَ مَثَلاً</td><td colspan="3">یقیناً اللہ اس سے نہیں شرماتا کہ وہ کوئی مثال بیان کرے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>إِنَّ</td><td>جملے میں زور پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "اللہ" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
</table>

سبق 15A: منصوبات

<table>
<tr><th>عربي</th><th colspan="3">اردو</th></tr>
<tr><td>السَّاعَةُ تَكُونُ قَرِيباً</td><td colspan="3">قیامت کی گھڑی قریب ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">لَعَلَّ السَّاعَةَ تَكُونُ قَرِيباً</td><td colspan="3">امید ہے کہ قیامت کی گھڑی قریب ہو</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَعَلَّ</td><td>"امید ہے کہ" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>مبتدا "ساعت" کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>الْقُوَّةُ لِلّٰهِ جَمِيعاً</td><td colspan="3">قوت سب کی سب اللہ کے لئے ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">أَنَّ الْقُوَّةَ لِلّٰهِ جَمِيعاً</td><td colspan="3">یقیناً قوت سب کی سب اللہ کے لئے ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>أَنَّ</td><td>جملے میں زور پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "قوت" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>أنا مِتُّ قَبْلَ</td><td colspan="3">میں اس سے پہلے مر گئی</td></tr>
<tr><td rowspan="3">يَا لَيْتَنِي مِتُّ قَبْلَ</td><td colspan="3">کاش میں اس سے پہلے مر گئی ہوتی</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَيْتَ</td><td>"کاش" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "انا" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً</td><td colspan="3">اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا</td></tr>
<tr><td rowspan="3">مَنْ قَتَلَ نَفْساً بِغَيْرِ نَفْسٍ أَوْ فَسَادٍ فِي الْأَرْضِ فَكَأَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيعاً</td><td colspan="3">جس نے کسی شخص کو بغیر قصاص کے یا زمین میں فساد پھیلاتے ہوئے قتل کیا گویا کہ اس نے تمام انسانوں کو قتل کیا</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>كَأَنَّ</td><td>"گویا کہ" کا معنی پیدا ہوا ہے</td><td>مخفی مبتدا "هو" کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>هِيَ لَكَبِيرَةٌ</td><td colspan="3">وہ یقیناً بڑی ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">إِنَّهَا لَكَبِيرَةٌ</td><td colspan="3">وہ یقیناً یقیناً بڑی ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>إِنَّ</td><td>جملے میں زور پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "هي" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>شَهِدُوا: الرَّسُولُ حَقٌّ</td><td colspan="3">گواہی دو: رسول حق ہیں</td></tr>
<tr><td rowspan="3">شَهِدُوا أَنَّ الرَّسُولَ حَقٌّ</td><td colspan="3">گواہی دو کہ یقیناً رسول حق ہیں</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>أَنَّ</td><td>جملے میں زور پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "رسول" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
</table>

سبق 15A: منصوبات

<table>
<tr><th>عربي</th><th colspan="3">اردو</th></tr>
<tr><td>هُوَ جِمَالَةٌ صُفْرٌ</td><td colspan="3">وہ زرد اونٹ ہیں</td></tr>
<tr><td rowspan="3">كَأَنَّهُ جِمَالَةٌ صُفْرٌ</td><td colspan="3">گویا کہ وہ زرد اونٹ ہیں</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>كَأَنَّ</td><td>"گویا کہ" کا معنی پیدا ہوا ہے</td><td>مبتدا "هو" کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ</td><td colspan="3">میرے اور تمہارے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ</td><td colspan="3">کاش کہ میرے اور تمہارے درمیان مشرق و مغرب کا فاصلہ ہوتا</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَيْتَ</td><td>"کاش" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>مبتدا "بيني وبينك" کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>أَكْثَرُهُمْ لا يَعْلَمُونَ</td><td colspan="3">ان میں سے اکثر نہیں جانتے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">لَكِنَّ أَكْثَرَهُمْ لا يَعْلَمُونَ</td><td colspan="3">لیکن ان میں سے اکثر نہیں جانتے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَكِنَّ</td><td>"لیکن" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "اکثر" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>هِيَ كَانَتْ الْقَاضِيَةَ</td><td colspan="3">وہ فیصلہ کن تھی</td></tr>
<tr><td rowspan="3">يَا لَيْتَهَا كَانَتْ الْقَاضِيَةَ</td><td colspan="3">افسوس کہ وہ فیصلہ کن تھی</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَيْتَ</td><td>"کاش" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "هي" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>هُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ</td><td colspan="3">وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں</td></tr>
<tr><td rowspan="3">كَأَنَّهُنَّ بَيْضٌ مَكْنُونٌ</td><td colspan="3">گویا کہ وہ چھپائے ہوئے انڈے ہیں</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>كَأَنَّ</td><td>"گویا کہ" کا معنی پیدا ہوا ہے</td><td>مبتدا "هن" کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>اللَّهُ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْراً</td><td colspan="3">اللہ اس کے بعد معاملہ بیان کرتا ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">لَعَلَّ اللَّهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذَلِكَ أَمْراً</td><td colspan="3">ہو سکتا ہے کہ اللہ اس کے بعد معاملہ بیان کرے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَعَلَّ</td><td>"ہو سکتا ہے" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>مبتدا لفظ "الله" کو نصب دی ہے</td></tr>
</table>

سبق 15A: منصوبات

<table>
<tr><th>عربي</th><th colspan="3">اردو</th></tr>
<tr><td>قَوْمِي يَعْلَمُونَ</td><td colspan="3">میری قوم جانتی ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">يَا لَيْتَ قَوْمِي يَعْلَمُونَ</td><td colspan="3">کاش کہ میری قوم جانتی ہوتی</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَيْتَ</td><td>"کاش" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "قومي" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>هُو مَرِيضٌ</td><td colspan="3">وہ مریض ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">ذَهب إبراهيمُ إلي الْمُستَشفَى لأنّهُ مَرِيضٌ</td><td colspan="3">ابراہیم ہسپتال کی طرف گیا کیونکہ وہ مریض ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لأنّ</td><td>"کیونکہ" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "هو" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>نَحْنُ أَنشَأْنَا قُرُوناً</td><td colspan="3">ہم مدتوں بعد اٹھائے گئے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">لَكِنَّا أَنشَأْنَا قُرُوناً</td><td colspan="3">لیکن ہم تو مدتوں بعد اٹھائے گئے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَكِنَّ</td><td>"لیکن" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "نحن" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>نَحْنُ أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ</td><td colspan="3">ہم نے اللہ کی اطاعت کی اور رسول کی اطاعت کی</td></tr>
<tr><td rowspan="3">يَا لَيْتَنَا أَطَعْنَا اللَّهَ وَأَطَعْنَا الرَّسُولَ</td><td colspan="3">کاش! ہم نے اللہ کی اطاعت کی ہوتی اور رسول کی اطاعت کی ہوتی</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَيْتَ</td><td>"کاش" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "نحن" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>اللَّهُ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ</td><td colspan="3">اللہ جسے چاہے ہدایت دیتا ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">لَكِنَّ اللَّهَ يَهْدِي مَنْ يَشَاءُ</td><td colspan="3">لیکن اللہ تو جسے چاہے ہدایت دیتا ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لَكِنَّ</td><td>"لیکن" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "اللہ" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
<tr><td>الْجَوُّ بارِدٌ</td><td colspan="3">موسم سرد ہے</td></tr>
<tr><td rowspan="3">مَا خَرَجتُ البَيتَ لأنَّ الْجَوَّ بارِدٌ</td><td colspan="3">میں گھر سے باہر نہ نکلا کیونکہ موسم سرد ہے</td></tr>
<tr><td>عمل کس نے کیا؟</td><td>معنی پر اثر</td><td>شکل پر اثر</td></tr>
<tr><td>لأنَّ</td><td>"کیونکہ" کا مفہوم پیدا ہوا ہے</td><td>لفظ "الجو" مبتدا کو نصب دی ہے</td></tr>
</table>

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

اپنے جوابات چیک کیجیے! ہر پیراگراف کے ۱۰ نمبر ہیں۔ اگر آپ کا اسکور 80 فیصد سے کم ہے تو ٹسٹ دوبارہ کیجیے۔ بریکٹ کے اندر موجود متن جملوں کا باہمی ربط واضح کرنے کے لئے دیا گیا ہے۔ یہ اصل عربی الفاظ کا ترجمہ نہیں ہے۔

كِتَابُ الزكاة

تَعرِيفُ الزَّكاة

الزكاة في اللغة النَّماء والزِّيادة. وتُطلقُ على الْمَدح، كما في قوله تعالى: "فلا تُزَكُّوا أنْفُسَكُمْ" (النجم 53:32). وتُطلقُ أيضًا على التَّطهِيْر كما في قوله تعالى: "قد أفْلَحَ مَنْ زَكَّاها" (الشمس 91:9) وتُطلق على الصَّلاحِ فيقال رَجُلٌ زَكِيٌّ أي زَائِدٌ فِي الْخَيْر. والزكاة فِي اصطِلاحِ الْفُقَهَاء: حَقٌّ يَجِبُ فِي الْمَالِ البَالِغِ نَصَابًا للأصنَافِ الثَّمَانِيَةِ الْمَنصُوصُ عليها في كتاب الله تعالى.

حُكْمُ الزكاة

هي أحَدُ أركانِ الإسلام الْخَمسَةِ وهي الرُّكنُ الثالثُ بعدَ الشَّهَادَتَيْنِ والصلاةِ. وهي فَرِيضَةٌ واجِبَةٌ بالكِتَابِ والسُّنَّةِ والإِجْمَاعِ...

مَنْ تَجبُ عليه الزكاةُ

تَجبُ على المسلم الْحُرِّ الْمَالك للنِّصاب. ويُشْتَرَطُ فِي النِّصَاب أنْ يُحَوَّلُ عليه الْحَولُ، إلا في الزَّرعِ فإنَّهُ تَجب فيه وقتَ جَنْيِه لقوله تعالى: "وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ." (الأنعام 6:141). كما يُشْترطُ فيه أن يكونَ فَاضِلاً عن الْحَاجَات الضَرُورِيَّة كالْمَسكَنِ والْمَطعَمِ والْمَلبَسِ والْمَركَب.

زکوۃ کی تعریف

لغوی اعتبار سے زکوۃ کا معنی ہے نشو و نما پانا یا ور زیادہ ہونا۔ اس کا اطلاق تعریف کرنے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشاد میں ہے: "اپنی تعریف آپ نہ کرو (خود کو پاک صاف قرار دے کر)"۔ اس کا اطلاق پاک کرنے پر بھی ہوتا ہے جیسا کہ اللہ تعالی کے ارشاد میں ہے: "وہ فلاح پا گیا جس نے خود کو پاک کیا۔" اس کا اطلاق اچھائی پر بھی ہوتا ہے جیسے وہ پاکیزہ مرد ہے یعنی زیادہ نیکیاں کرنے والا ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں زکوۃ اللہ تعالی کے قانون میں وہ حق ہے جو ایک بالغ اور آٹھ اجناس میں صاحب نصاب شخص کے مال میں واجب ہے۔

زکوۃ کا حکم

یہ اسلام کے پانچ ارکان میں سے ایک ہے۔ یہ دو گواہیوں اور نماز کے بعد تیسرا رکن ہے۔ یہ کتاب، سنت اور اجماع امت کی بنیاد پر فرض اور واجب ہے۔

زکوۃ کس پر فرض ہے؟

زکوۃ ہر آزاد مسلمان پر فرض ہے جو نصاب کا مالک ہو۔ نصاب پر یہ شرط بھی لگائی جاتی ہے کہ اس پر سال گزر جائے سوائے زرعی پیداوار کے کہ اس میں یہ فصل کٹنے کے وقت واجب ہوتی ہے، جیسا کہ اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "اس کا حق فصل کی کٹائی کے دن ادا کرو۔" اسی طرح اس میں یہ بھی شرط ہے کہ یہ بنیادی ضروریات جیسے رہائش، کھانا، لباس اور سواری کے علاوہ ہو۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
النَّماء	بڑھنا، نشو و نما پانا	الْحُرِّ	آزاد، جو کہ غلام نہ ہو	الْحَولُ	سال
البَالِغِ	پہنچنے والا	يُشْتَرَطُ	اس پر شرط عائد کی جاتی ہے	الزَّرعِ	زرعی پیداوار
نصَابِ	نصاب، کم از کم رقم	يُحَوَّلُ	اس پر گزر جائے	جَنْيِه، حَصَادِهِ	اسے کاٹنے کا وقت

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

الأموال التي تَجبُ فيها الزكاة ونصاب كلٍّ وقيمة زكاته: من هَذِهِ الأموال: أ ــ السَائِمَةُ من بَهِيمَةِ الأنعام وهي (الإبل، والبقر، والغنم). ب ــ زكَاةُ الْحُبُوبِ والثِّمَارِ. ج ــ زكاةُ الذَّهَبِ والفِضَّة. د ــ زكاة عُرُوضِ التجارة.

أ ــ السَائِمَةُ من بَهِيمَة الأنعام: الإبل

أَجْمَعَ الْفُقَهَاءُ عَلَى أَنَّ الإِبِلَ وَالْبَقَرَ وَالْغَنَمَ هِيَ مِنَ الأَصْنَافِ الَّتِي تَجِبُ فِيهَا الزَّكَاةُ، وَاسْتَدَلُّوا لِذَلِكَ بِأَحَادِيثَ كَثِيرَة. وَفِي الْخَيْلِ خِلاَفٌ ، وَأَمَّا الْبِغَال وَالْحَمِيرُ وَغَيْرُهَا مِنْ أَصْنَافِ الْحَيَوَانِ فَلَيْسَ فِيهَا زَكَاةٌ مَا لَمْ تَكُنْ لِلتِّجَارَة. رَوَى البخاري في صحيحه بسنده عن أنس بن مالك رضي الله عنه أنّ أبا بكر الصديق رضي الله عنه كَتَبَ له هذا الكتابَ لَمّا وَجَّهَهُ إلى البَحرين: بسم الله الرحمن الرحيم، هذه فريضةُ الصَدَقَةُ التي فَرَضَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم على المسلمين والتي أَمَرَ اللهُ بها رسولَه صلى الله عليه وسلم فمَن سُئِلَهَا من المسلمين على وَجهِهَا فَلْيُعْطِها، ومن سُئِلَ فوقها فلا يُعْطِ:

وہ اموال جن میں زکوۃ ادا کرنا واجب ہے، ان کا نصاب اور زکوۃ کی قیمت

ان اموال میں شامل ہیں: (ا) پالتو جانور یعنی مویشی جیسے اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریاں۔(ب) غلہ اور پھلوں کی زکوۃ۔(ج) سونے چاندی کی زکوۃ۔(د) تجارتی سامان کی زکوۃ۔

(ا) پالتو جانور۔ اونٹ: فقہاء کا اس پر اتفاق ہے کہ اونٹ، گائے اور بھیڑ بکریاں وہ اصناف ہیں جن میں زکوۃ واجب ہے۔ اس پر وہ کثیر احادیث سے دلیل پیش کرتے ہیں۔ گھوڑوں کے بارے میں اختلاف ہے جبکہ خچر اور گدھے وغیرہ جانوروں کی وہ اقسام ہیں جن میں زکوۃ واجب نہیں ہے اگر وہ تجارت کے لئے نہ ہوں۔ بخاری نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے یہ خط لکھ کر بحرین کی طرف بھیجا: اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور ابدی شفقت والا ہے۔ یہ وہ فریضہ ہے جسے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلمانوں پر فرض کیا ہے اور یہ وہ ہے جس کا حکم اللہ نے اپنے رسول کو دیا ہے۔ تو مسلمانوں میں سے جس سے اس کے مطابق مانگا جائے، اسے دے دینا چاہیے اور جس سے اس سے زائد مانگا جائے، اسے نہیں دینا چاہیے۔

ــ فِي أربعٍ وعشرينَ (24) مِنَ الإبِلِ فما دُونَهَا من الغَنَمِ فِي كلِّ خَمسٍ شاةٌ.

ــ فإذا بَلَغَتْ خَمسًا وعِشرين (25) إلى خَمسٍ وثلاثين (35) ففيها بنتُ مُخَاضٍ أُنثَى.

- اونٹ اگر ۲۴ یا اس سے کم ہوں تو ہر پانچ اونٹوں کی زکوۃ ایک بھیڑ ہے۔
- اگر ان کی تعداد ۲۵ سے لے کر ۳۵ تک پہنچ جائے تو ایک سالہ اونٹنی بطور زکوۃ ادا کرنا ہو گی۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السَائِمَةُ	مویشی	الثِمَارِ	پھل	الْبِغَال	خچر
بَهِيمَةِ	جانور	الذَّهَبِ	سونا	الْحَمِيرُ	گدھا
الأنعام	مویشی	الفِضَّة	چاندی	لا يُعْطِ	وہ نہیں دیتا
الإِبِل	اونٹ	أَجْمَعَ	انہوں نے اتفاق کیا	شاةٌ	بھیڑ
البقر	گائے	أَصْنَاف	اقسام	بِنتُ مُخَاضٍ	ایک سالہ اونٹنی
الغنم	بھیڑ بکریاں	اسْتَدَلُّوا	انہوں نے دلیل پیش کی	أُنثَى	مونث
حُبُوبِ	غلہ، فصلیں	الْخَيْل	گھوڑا		

ــ فإذا بلغت ستًا وثلاثين (36) إلى خَمس وأربعين (45) ففيها بنتُ لَبُونٍ أنثى.

ــ فإذا بلغت ستا وأربعين (46) إلى ستين (60) ففيها حِقَّةٌ طَرُوْقَةُ الْجُمُل.

ــ فإذا بلغت واحدةٌ وستين (61) إلى خَمس وسبعين (75) ففيها جَذَعَةٌ.

ــ فإذا بلغت ستا وسبعين (76) إلى تسعين (90) ففيها بِنتَا لَبُونٍ.

ــ فإذا بلغت إحدى وتسعين (91) إلى عشرين ومائة (120) ففيها حِقَّتان طَرُوقتا الجمل.

ــ فإذا زادت على عشرين ومائة (120) ففي كل أربعينَ بنتُ لَبون وفي كل خَمسين حِقَّة.

ــ و من لَم يَكُن معه إلا أربَعَ مِنَ الإبلِ فليس فيها صَدَقَةٌ إلا أن يَشَاءَ رَبُّها، فإذا بلغت خَمسًا من الإبل ففيها شاةٌ..." الحديث.

- اگر ان کی تعداد ۳۶ سے لے کر ۴۵ تک پہنچ جائے تو ایک دو سالہ اونٹنی ادا کرنا ہوگی۔
- اگر ان کی تعداد ۴۶ سے لے کر ۶۰ تک پہنچ جائے تو ایک تین سالہ اونٹنی ادا کرنا ہوگی، جو اونٹوں سے جنسی تعلق کے قابل ہو۔
- اگر ان کی تعداد ۶۱ سے لے کر ۷۵ تک پہنچ جائے تو ایک چار سالہ اونٹنی ادا کرنا ہوگی۔
- اگر ان کی تعداد ۷۶ سے لے کر ۹۰ تک پہنچ جائے تو دو، دو دو سالہ اونٹنیاں ادا کرنا ہوں گی۔
- اگر ان کی تعداد ۹۱ سے لے کر ۱۲۰ تک پہنچ جائے تو دو تین تین سالہ اونٹنیاں ادا کرنا ہوں گی جو اونٹوں سے جنسی تعلق کے قابل ہوں۔
- اگر ان کی تعداد ۱۲۰ سے زائد ہو تو ہر چالیس اونٹوں کی زکوۃ ایک دو سالہ اونٹنی ہے اور ہر پچاس اونٹوں کی زکوۃ تین سالہ اونٹنی ہے۔
- جس کے پاس اونٹوں کی تعداد چار تک ہو، اس پر کوئی زکوۃ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے کچھ دینا چاہیے۔ اگر یہ پانچ تک پہنچ جائیں تو پھر اس میں ایک بھیڑ (بطور زکوۃ ادا کرنا ضروری ہے)۔

آج کا اصول: کسی بیماری کو بیان کرنے کے لئے الفاظ بِي، بِكَ، بِهِ استعمال ہوتے ہیں جیسے بِي صُدَاعًا (مجھے درد ہو رہی ہے)، بِكَ سُعَالٌ (تمہیں کھانسی ہے) وغیرہ۔

أ ــ السَّائِمَةُ من بَهِيمَة الأنعام: البقر

ــ ليس فيما دُونَ الثلاثين (30) مِنَ البَقَرِ السَّائِمَة زَكَاةٌ.

ــ فإذا بَلَغَت ثلاثين (30) ففيها تَبِيْعٌ أو تَبِيْعةٌ إلى تسعٍ وثلاثين (39).

ــ فإذا بلغت أربعين (40) ففيها مُسنَّة إلى تِسعٍ و خَمسين (59).

ــ فإذا بلغت ستين (60) ففيها تَبِيْعان إلى تِسعٍ و ستين (69).

ــ وفي السبعين (70) مسنة وتبيع إلى تِسعٍ و سبعين (79).

ــ وفي الثمانين (80) مُسنتان إلى تِسعٍ و ثَمانين (89).

ــ وفي التسعين (90) ثلاثة تُبَاعُ إلى تِسعٍ و تسعين (99).

(ا) پالتو جانوروں کی زکوۃ: گائے

- ۳۰ گائیوں سے کم میں زکوۃ نہیں ہے۔
- اگر ان کی تعداد ۳۰ تا ۳۹ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک، ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی دینا ہوگی۔
- اگر ان کی تعداد ۴۰ تا ۵۹ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک، دو سالہ گائے دینا ہوگی۔
- اگر ان کی تعداد ۶۰ تا ۶۹ تک پہنچ جائے تو ان میں دو، ایک سالہ بچھڑے دینے ہوں گے۔
- اگر ان کی تعداد ۷۰ تا ۷۹ تک پہنچ جائے تو ان میں ایک، ایک سالہ اور ایک، دو سالہ بچھڑا دینے ہوں گے۔
- اگر ان کی تعداد ۸۰ تا ۸۹ تک پہنچ جائے تو ان میں دو، دو سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔
- اگر ان کی تعداد ۹۰ تا ۹۹ تک پہنچ جائے تو ان میں تین، ایک سالہ بچھڑے دینا ہوں گے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بِنتُ لَبُون	دو سالہ اونٹنی	تَبِيْعٌ	ایک سالہ بیل	تُبَاعٌ	تبیع کی جمع
حِقَّةٌ	تین سالہ اونٹنی	مُسِنَّة	دو سالہ گائے	طَرُوْقَةُ الْجُمُل	بالغ اونٹنی جو اونٹ سے ازدواجی تعلق قائم کر سکے
جَذَعَةٌ	چار سالہ اونٹنی				

ــ وفي المائة (100) مسنة وتبيعان إلى مائة و تسعٍ (109). ــ وفي العشرة ومائة (110) مسنتان وتبيع إلى مائة و تسعة عشر (119). ــ وفي العشرين ومائة (120) ثلاث مسنات أو أربع تباع إلى تسع وعشرين (129) ــ وَهَكَذَا فِي كُلِ ثَلَاثِينَ تَبِيعٌ أَوْ تَبِيعَةٌ ، وَفِي كُل أَرْبَعِينَ مُسِنَّةٌ.	■ ۱۰۰ سے لے کر ۱۰۹ (گائیوں) تک میں ایک دو سالہ اور دو ایک سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔ ■ ۱۱۰ سے لے کر ۱۱۹ (گائیوں) تک میں دو، دو سالہ اور ایک، ایک سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔ ■ ۱۲۰ (گائیوں) سے لے کر ۱۲۰ (گائیوں) تک میں تین دو سالہ یا چار ایک سالہ بچھڑے ادا کرنا ہوں گے۔ ■ اسی طرح ہر تیس (اضافی گائیوں) میں ایک ایک سالہ بچھڑا یا بچھڑی اور ہر چالیس (اضافی) گائیوں میں ایک دو سالہ بچھڑا ادا کرنا ہوں گے۔
والدليل على ذلك ما رواه أَحْمَدُ بإسناده. والْجَوَامِيسُ كغَيْرِهَا مِنَ البَقَرِ لأنها من أنواعَ البقر.	اس کی دلیل وہ روایت ہے جو احمد نے اپنی سند سے روایت کی۔ بھینسیں وغیرہ گائے کی طرح ہوں گی کیونکہ وہ گائے ہی کی ایک قسم ہیں۔
أ ــ السَائِمَةُ من بَهِيمَةِ الأنعام: الغَنَمُ وفي الغنم جَاءَ حديثُ أنسِ الْمُتَضَمَّنُ كتابَ أبي بكرٍ الْمُتَقَدِّمُ فِي الإبل وتَكملتُه مما يَخُصُّ الغَنَمَ قولُ النبي صلى الله عليه وسلم:	**(ا) پالتو جانور۔ بھیڑ بکریاں:** بکریوں کے بارے میں انس کی حدیث میں آیا ہے جو کہ ابو بکر رضی اللہ عنہما کے خط میں شامل ہے۔ یہ اوپر اونٹوں کے بارے میں گزر چکا ہے۔ اس میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا جو ارشاد بھیڑ بکریوں کے بارے میں خاص ہے، وہ یہ ہے:
ــ وفي صَدَقَةِ الغَنَمِ فِي سائمَتِهَا إذا كانت أربعين (40) إلى عشرين ومائة (120) شاةٍ، شاةٌ. ــ فإذا زادَتْ على عشرين ومائة (120) إلى مائتين (200) ففيها شاتان. ــ فإذا زادت على مائتين (200) إلى ثلاثُ مائة (300) ففيها ثلاثُ شياه. ــ فإذا زادت على ثلاثُ مائة (300) ففي كل مائة شاة. ــ فإذا كانت سائمة الرجلِ نَاقِصَةٌ من أربعينَ شاة شاةٌ واحدة فليس فِيها صَدَقَة إلا أن يشاء رَبُّها." رواه البخاري.	■ مویشیوں میں سے بھیڑ بکریوں کی زکوۃ ایک بھیڑ ہے اگر وہ ۴۰ سے لے کر ۱۲۰ بھیڑیں تک ہوں۔ ■ اگر ان کی تعداد ۱۲۰ سے بڑھ کر ۲۰۰ تک ہو تو دو بھیڑیں ادا کرنا ہوں گی۔ ■ اگر ان کی تعداد ۲۰۰ سے بڑھ کر ۳۰۰ تک ہو تو تین بھیڑیں ادا کرنا ہوں گی۔ ■ اگر ان کی تعداد ۳۰۰ سے زائد ہو تو ہر سو بھیڑوں کی زکوۃ ایک بھیڑ ہے۔ ■ اگر کسی شخص کے مویشیوں کی تعداد میں ۴۰ بھیڑوں سے ایک بھی کم ہو تو اس پر زکوۃ نہیں ہے سوائے اس کے کہ اس کا مالک اپنی مرضی سے صدقہ کر دے۔
ب- زكاةُ الْحُبُوب والثِّمَار: فيها قولُ الله تعالى: "وَهُوَ الَّذِي أَنْشَأَ جَنَّاتٍ مَعْرُوشاتٍ وَغَيْرَ مَعْرُوشَاتٍ وَالنَّخْلَ وَالزَّرْعَ مُخْتَلِفاً أُكُلُهُ وَالزَّيْتُونَ وَالرُّمَّانَ مُتَشَابِهاً وَغَيْرَ مُتَشَابِهٍ كُلُوا مِن ثَمَرِهِ إِذَا أَثْمَرَ وَآتُوا حَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ وَلا تُسْرِفُوا إِنَّهُ لا يُحِبُّ الْمُسْرِفِينَ." (الأنعام 6:141) وقولُ الرسولِ صلى الله عليه وسلم: "لَيْسَ فِيما دُونَ خَمسَةُ أَوْسُقٍ مِنَ التَّمْرِ صدقةٌ."	**(ب) غلہ اور پھلوں کی زکوۃ:** اس معاملے میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے: "وہی ہے جس نے تہہ در تہہ چڑھائے ہوئے اور اس کے علاوہ باغات پیدا کیے اور کھجور، اور مختلف قسم کی زرعی پیداوار جسے کھایا جاتا ہے، اور زیتون اور انار، ایک دوسرے سے مشابہ اور غیر مشابہ۔ ان کے پھلوں میں سے کھاؤ، جب یہ پھل دیں اور اس کا حق کٹائی کے دن ادا کرو اور اسراف نہ کرو کہ اللہ اسراف کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا۔" رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: "پانچ وسق (653kg) سے کم کھجور میں صدقہ نہیں ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
جَوَامِيسُ	بھینسیں، جاموس کی جمع	مَعْرُوشاتٍ	چڑھائے ہوئے	التَّمْرِ	کھجور
رَبُّها	اس کا مالک	الرُّمَّان	انار	أَوْسُقٍ	وسق کی جمع، عہد رسالت کا پیمانہ، تقریباً 130.6 کلوگرام
شياهٍ	بھیڑیں	الْمُسْرِفِين	اسراف کرنے والے		

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

وعن ابنِ عمرَ رضي الله عنهما عن النبِي صلى الله عليه وسلم قال: "فِيما سَقَتِ السماءُ والعُيُونَ أو كان عَثرِيًّا، العُشْرُ وفِيما سَقَى بالنَّضْحِ نصف العُشرِ." أخرجه البخاري وأبو داود والترمذي.

وعن جابرٍ أنّه سَمِع النبيَ صلى الله عليه وسلم يقول: "فِيما سَقَتْ الأنْهَارُ والغَيمُ العُشُورُ[1]، وفِيما سُقِيَ بالسَّاقِيَة نصفُ العُشرِ." أخرجه مسلم وأبو داود.

وقد وَرَدَ النَّصُّ والإِجْمَاعُ على خَمسَة أصنَاف هي: الشَّعِيْرُ، الْحِنطَةُ، السَّلْت، الزَبِيبُ، التَمرُ. ويُقَاسُ عليها [2] ما في معنَاهَا من كَونها قُوتًا مَكيلاً مُدَخَّرًا، كالأرُزِّ والذُّرة والعَدَس والفَول وغيرها. ثُمَّ اخْتَلَفَ الْعُلَمَاءُ فِي مَا عَدَا هَذه الأَصْنَاف. فَذهَبَ أَبُو حَنِيفَةَ إِلَى أَنَّ الزَّكَاةَ تَجبُ فِي كُل مَا يُقْصَدُ بِزِرَاعَته اسْتِنْمَاءُ الأَرْضِ[3]، مِنَ الثِّمَارِ وَالْحُبُوبِ وَالْخَضْرَاوَاتِ وَالأَبَازِيرِ وَغَيْرِهَا مِمَّا يُقْصَدُ بِهِ اسْتِغْلَالَ الأَرْضِ، دُونَ مَا لاَ يُقْصَدُ بِه ذَلِكَ.

ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کچھ بارش یا چشمے یا شبنم سے سیر اب ہو، اس میں (پیداوار کا) دسواں حصہ (زکوۃ ہے) اور جو کنویں سے سیر اب ہو، اس میں دسویں حصے کا نصف (یعنی 1/20) زکوۃ ہے۔" جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے سنا: "جو زمین دریا یا بادلوں سے سیر اب ہو[1]، اس میں دسواں حصہ زکوۃ ہے اور جو زمین (خرچ کرکے) سیر اب، اس کی (پیداوار میں) عشر کا نصف حصہ ہے۔

(سنت میں) واضح طور پر پانچ اصناف میں زکوۃ بیان ہوئی ہیں اور انہی پر اجماع ہے: جو، گندم، سلت، کشمش اور کھجور۔ انہی پر ان اشیاء کو قیاس[2] کیا جاتا ہے جو کہ کھانے، پیمائش اور ذخیرہ کرنے کے قابل ہوں جیسے چاول، مکئی، دال اور پھلیاں وغیرہ۔ اس کے علاوہ جو کچھ ہے، ان میں علماء کے مابین اختلاف ہے۔ ابو حنیفہ کا نقطہ نظر یہ ہے کہ زکوۃ ہر اس چیز میں واجب ہے جس میں زمین کو استعمال[3] کر کے کچھ اگایا جائے جیسے پھل، غلہ، سبزیاں، بیج وغیرہ۔ جس میں یہ مقصد نہ ہو، اس میں زکوۃ واجب نہیں ہے۔

(۱) اس کا مقصد یہ ہے کہ جو کسان اپنی فصل کے لئے پانی مفت حاصل کرتا ہو، وہ ۱۰ فیصد زکوۃ ادا کرے اور جو پانی کے لئے رقم خرچ کرتا ہو، وہ ۵ فیصد زکوۃ ادا کرے۔ زکوۃ کی ادائیگی فصل یا رقم کی صورت میں کی جا سکتی ہے۔

(۲) قیاس کا معنی ہے دو صورتوں کا موازنہ کر کے ایک صورت کا حکم دوسری پر لاگو کرنا۔ جیسے شراب اس وجہ سے حرام ہے کہ اس میں نشہ ہے۔ اس پر قیاس کرتے ہوئے ہیروئن، چرس وغیرہ کو بھی حرام کہا جائے گا کیونکہ ان میں بھی نشہ ہے۔

(۳) دور جدید کے بعض فقہاء صنعتی پیداوار کو زرعی پیداوار پر قیاس کرتے ہوئے اس پر بھی ۵ فیصد زکوۃ عائد کرنے کا نقطہ نظر رکھتے ہیں۔ بعض فقہاء نے خدمات کی پیداوار (سروس انڈسٹری) کو بھی زراعت پر قیاس کرتے ہوئے اس کی آمدنی پر زکوۃ عائد کرنے کا نقطہ نظر پیش کیا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
سَقَتِ	یہ سیر اب ہوئی	الشَّعِيْرُ	جو	الأرُزِّ	چاول
العُيُونَ	چشمے	الْحِنطَةُ	گندم	الذُّرة	مکئی
عَثرِيًّا	شبنم سے سیر اب	السَّلْت	جو کی ایک قسم	العَدَس	دال
النَّضْحِ	کنویں سے سیر اب	الزَبِيبُ	کشمش	الفول	پھلیاں
الأنْهَارُ	دریا	يُقَاسُ	اس پر قیاس کیا جاتا ہے	اسْتِنْمَاءُ	نشوونما پانا، زمین سے اگانا
الغَيمُ	بادل، بارش	قُوتًا	کھانے کی چیز	خَضْرَاوَات	سبزیاں
العُشُورُ	دسواں حصہ، 1/10	مَكِيلاً	پیمائش کی جانے والی چیز	الأَبَازِيرِ	بیج
السَّاقِيَةِ	سیر اب	مُدَخَّرًا	ذخیرہ کی جانے والی چیز	اسْتِغْلَال	کام میں لانا

النِّصاب الذي تَجبُ فيه الزكاة: تَجبُ الزكاةُ إذا بَلَغَ خَمسة أوْسُق كما مَرَّ في الْحَديث الْمُتفقُ عليه. والوَسْقُ ستُّونَ صَاعًا بصَاعِ النبي صلى الله عليه وسلم، فيكون النصاب إذًا: ثلاثُ مائة صاع (653 كيلوجرام). لحديث أَبي سعيد الْخُدري أنَّ النبي صلَّى الله عليه وسلَم قَال: "الوَسْقُ ستون صاعًا." رواه أحْمد وابن ماجه. وتَجِبُ زكاة الْحَبِّ إذا اشْتَدَّ وفِي الثَّمرة إذا بَدَا صَلاحُهَا، ووَقتُ الْحِصَاد، لقوله تعالَى: "وآتوا حَقَّه يَومَ حَصَادِه."

نصاب جس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے: جب یہ (پیداوار) پانچ وسق تک پہنچ جائے جیسا کہ متفق علیہ حدیث میں گزر چکا ہے تو زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ایک وسق نبی صلی اللہ علیہ وسلم (کے زمانے کے) ۶۰ صاع کے برابر ہے۔ اس طرح سے نصاب ۳۰۰ صاع (یعنی ۶۵۳ کلو گرام) ہو جاتا ہے۔ جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "ایک وسق ۶۰ صاع کے برابر ہے۔" زکوٰۃ غلے میں اس وقت واجب ہوتی ہے جو وہ پک جائے اور پھل میں اس وقت جب اس کی صلاحیت ظاہر ہو جائے۔ یہ فصل کی کٹائی کے وقت ادا کی جاتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: "اس کا حق فصل کٹائی کے دن ادا کرو۔"

(ج) زكاة الذهب والفضة

وهي واجبة بالكتاب والسنة والإجْماع. فأَمَّا من الكتاب فقوله تعالَى: "والذيْنَ يَكْنِزُونَ الذَّهَبَ والفضَّة ولا يُنْفقُونَها فِي سبيل الله فبشِّرْهم بعذاب أليم." (التوبة 9:34) وأمّا من السنة: فما رواه أَبُو هريرةَ رضي الله عنه قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: "ما مِنْ صاحبِ ذَهَبٍ ولا فضَّةٍ لا يُؤَدِّي منها حَقَّهَا إلا إذا كان يومَ القيامة صُفِّحَتْ له صَفَائِحَ من نار فأُحْمِيَ عليها فِي نارِ جهنمَ فَيُكْوى بِها جَنْبُهُ وجَبِينُهُ وظَهرُهُ كُلَّما بَرَدَتْ أُعِيدَتْ له فِي يومٍ كانَ مقداره خَمسين ألفَ سَنةً حتّى يُقضى بين العِبَادِ فَيَرَى سبيلَهُ إما إلى الجنة وإما إلى النار." أخرجه مسلم في صحيحه.

والنصاب الذي تجب فيه الزكاة على النحو الآتِي: (1) الذهب: إذا بلغ عشرينَ مثْقالا وحَالَ عليه الْحَولُ وَجَبَتْ فيه الزكاة، والعشرُونَ مثقالا تُسَاوِي بالوَزَنِ الْحَالِي 85 جَرامًا تقريبا. (2) الفضة: إذا بلغت الفضةُ مائتَي دِرهَمَ وحال عليها الحول وَجَبَتْ فيها الزكاة لحديث أبي سعيد الخدري رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "وليس فيما دون خَمس أواقٍ صدقة." رواه البخاري. وخَمسُ أَوَاقٍ تُساوِي 585 جرامًا تقريبًا. وَيُلْحَقُ بالذهبِ والفضةِ العَمَلاتُ الوَرَقِيَّةُ. والْمِقدَارُ الواجبُ إخراجُهُ هو رُبعُ العُشْرِ (1/40).

(ج) سونے چاندی کی زکوٰۃ

یہ کتاب، سنت اور اجماع کی بنیاد پر واجب ہے۔ جہاں تک کتاب اللہ کا تعلق ہے تو اس میں اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "وہ لوگ جو سونے چاندی کو جمع کر کر کے رکھتے ہیں اور اس میں سے اللہ کی راہ میں خرچ نہیں کرتے، تو انہیں دردناک عذاب کی خبر سنا دو۔" جہاں تک سنت کا تعلق ہے، تو اس میں جو ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سونے چاندی کا جو بھی مالک اس کا حق ادا نہیں کرتا تو جب قیامت کا دن ہو گا تو اس وقت اس کے لئے آگ کی پلیٹیں برابر کی جائیں گی۔ (اس سونے چاندی کو) آگ پر دہکایا جائے گا اور اس سے اس کے پہلو، پیشانی اور کمر کو داغا جائے گا۔ جب بھی یہ ٹھنڈی پڑیں گی تو اسے دوبارہ لوٹا دیا جائے گا۔ ایسا اس دن ہو گا جس کی مقدار ۵۰۰۰۰ سال ہے۔ یہاں تک کہ اللہ اپنے بندوں کا فیصلہ فرما دے گا۔ تب وہ جنت یا جہنم کی طرف اپنی راہ دیکھ لے گا۔"

نصاب جس میں زکوٰۃ واجب ہے، یہ ہے: (۱) سونا: جب سونا ۲۰ مثقال تک پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہو جاتی ہے۔ ۲۰ مثقال سونا موجودہ وزن کے اعتبار سے تقریباً ۸۵ گرام ہوتا ہے۔ (۲) چاندی: جب چاندی ۲۰۰ درہم تک پہنچ جائے اور اس پر ایک سال گزر جائے تو اس میں زکوٰۃ واجب ہوتی ہے۔ جیسا کہ ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو پانچ اوقیہ سے کم (چاندی) ہو تو اس میں زکوٰۃ واجب نہیں ہے۔" پانچ اوقیہ تقریباً ۵۸۵ گرام کے برابر ہوتے ہیں۔ کاغذی کرنسی کا الحاق سونا چاندی سے کیا جائے گا۔ اس میں (زکوٰۃ کی) واجب مقدار عشر کا چوتھائی (1/40) ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
اشْتَدَّ	وہ پک گیا	صَفَائِحَ	پلیٹیں	جَرامًا	گرام
صَلاحُهَا	اس کی صلاحیت	فأُحْمِيَ	اسے گرم کیا جائے گا	يلْحَقُ	اسے ملحق کیا جائے گا
يَكْنِزُونَ	وہ خزانہ جمع کرتے ہیں	يُكْوى	اس سے داغا جائے گا	العَمَلاتُ الوَرَقِيَّةُ	کاغذی کرنسی
صُفِّحَتْ	اسے برابر کیا گیا	جَبِينُ	پیشانی، جبین		

(د) زكاة عُرُوض التجارة

تَجبُ الزكاة في عُروضِ التجارة لما رواه أبو داود والبيهقي عن سُمرَة ابن جُنْدَب قال: أما بعد فإن النبي صلى الله عليه وسلم كان يأمُرُنا أن نُخرِجَ الصدقةَ من الذي نَعدُّه للبَيعِ." وروى الدارقطني والبيهقي عن أبي ذر أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "في الإبلِ صدقتُها وفي الغنم صدقتها وفي البقر صدقتها وفي البَزِّ صدقتُه."

كيفية إخراجُ زكاةُ مالِ التجارة: مَنْ مَلَكَ مِنْ عُروضِ التجارة قَدرَ نَصَابٍ وحال عليه الْحَولُ قَوَّمَهُ آخرُ الْحَولِ وأخرَجَ زَكَاتَهُ وهو رُبْعُ عُشرِ قيمَتُهُ.

(د) سامان تجارت کی زکوۃ

سامان تجارت میں زکوۃ واجب ہے جیسا کہ ابو داؤد اور بیہقی نے سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت کیا۔ انہوں نے کہا: اس کے بعد کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم یقیناً ہمیں اس مال میں سے زکوۃ نکالنے کا حکم دیتے تھے جو ہم تجارت کے لئے تیار کرتے تھے۔ دار قطنی اور بیہقی نے ابو ذر رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”اونٹ میں زکوۃ ہے، بھیڑ بکریوں میں زکوۃ ہے۔ گائیوں میں زکوۃ ہے اور (تجارتی) کپڑے میں زکوۃ ہے۔“

مال تجارت کی زکوۃ نکالنے کی کیفیت: جو شخص بھی نصاب کے برابر سامان تجارت کا مالک ہو اور اس پر سال گزر جائے تو سال کے آخر میں اس کی قیمت کا اندازہ کرے اور زکوۃ نکالے جو کہ قیمت کا چالیسواں حصہ ہے۔

زكاةُ الفطرِ: هي فَرَضُ لما روى ابن عمر رضي الله عنهما "أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم فَرَضَ زكاةُ الفطرِ من رَمَضَانَ على الناس صاعًا من تَمرٍ أو صاعًا من أقِطٍ أو صاعاً من شعيرٍ على كل حُرٍّ وعبد ذكرٍ وأنثى من المسلمين." متفق عليه وللبخاري: "والصغير والكبير من المسلمين."

وعن أبي سعيد الْخُدري رضي الله عنه قال: "كُنّا نُخرِجُ زكاةَ الفطرِ صاعًا مِنْ طعامٍ أو صاعا من شعيرٍ أو صاعا من تَمَرٍ أو صاعا من أقط أو صاعا من زبيب." متفق عليهما. وأضِيفَتْ هذه الزكاةُ إلى الفطرِ لأنَّها تَجبُ بالفطرِ من رمضانَ.

حكمتها: زكاةُ الفطرِ إحسانٌ إلى الفقراء وكَفٌّ لَهم عنِ السؤالِ في أيام العيد ليُشَارِكُوا الأغنياءَ في فرحِهم وسُرُورِهم به ويكون عيداً للجَميعِ، وفيها تَطهيْرُ الصائمِ مما قد يَحصلُ في صيَامه من نَقصٍ أو لغواً أو إثْم. فعن عبد الله بن عباس رضي الله عنهما قال: "فرضَ رسول الله صلى الله عليه وسلم زكاة الفطر طُهْرَةً للصائم من اللَّغوِ والرَّفثِ، و طَعمَةً للمساكين..." رواه أبو داود وابن ماجه بإسناد حسن.

زکوۃ الفطر: یہ بھی فرض ہے جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے روایت کیا کہ: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے رمضان میں فطرانے کی زکوۃ کو لوگوں پر فرض کیا۔ یہ ایک صاع کھجور، یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع جو کے برابر ہے اور مسلمانوں کے آزاد، غلام، مرد، عورت سب پر لازم ہے۔“ متفق علیہ اور بخاری کی روایت میں ہے: ”مسلمانوں کے چھوٹے بڑے سب پر لازم ہے۔“

ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ”ہم لوگ زکوۃ الفطر نکالتے تھے، ایک صاع کھانا یا ایک صاع جو یا ایک صاع کھجور یا ایک صاع پنیر یا ایک صاع کشمش۔“ اس پر دونوں (بخاری و مسلم) کا اتفاق ہے۔ اس زکوۃ کو فطر کی طرف مضاف اس لئے بنایا جاتا ہے کہ یہ رمضان کے روزے ختم ہونے پر واجب ہوتی ہے۔

اس کی حکمت: زکوۃ الفطر فقراء کے ساتھ اچھے رویے کے لئے ہے اور انہیں عید کے ایام میں سوال سے بچانے کے لئے ہے تاکہ وہ امیروں کے ساتھ ان کی فرحت و سرور میں شریک ہو سکیں اور عید سب کے لئے ہو جائے۔ اس میں روزہ دار کے لئے پاکیزگی ہے جو کہ اس کے روزوں میں کچھ کمی یا کوئی لغو بات یا کسی گناہ کے باعث ہو جائے، تو اسے پورا کرتی ہے۔ عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے کہا: ”رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ الفطر کو روزے دار کی لغو اور شہوانی باتوں سے پاکیزگی اور مساکین کو کھانا کھلانے کے لئے فرض کیا۔“

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
البَزِّ	کپڑا	صَاع	عہد رسالت کا پیمانہ، 2.5 کلو	إحسانٌ	اچھا سلوک کرنا
قَوَّمَ	اس کی قیمت کا اندازہ ہوا	أقِطٍ	پنیر	كَفٌّ	بچانا
الفِطرِ	عید الفطر، روزے ختم ہونا	عبدٍ	غلام	الرَّفثِ	شہوت انگیز کام

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

مقدارُهَا: يُخرجُ عن كلِّ فَرد صَاعٌ من تَمرٍ أو أقط أو زَبيب أو شَعيْرٍ أو طَعَام. وَقتُهَا: تَجبُ بغُرُوب شَمسِ آخر يَوم من أَيَّام رَمَضَانَ، ويَستَحبُّ تَأخيْرُها إلى ما قَبلَ صلاةُ العِيد وإنْ قَدَّمَهَا قبلَ ذَلِكَ بِيومٍ أو يَومَيْنِ أجزَأهُ. وَعن ابن عُمَرَ رَضي اللهُ عنهما: "أنّ رسُولَ الله صلّى الله عليه وسلم أمَرَ بِزكَاةِ الفطرِ أنْ تُؤَدَّى قَبلَ خُرُوجِ الناسِ إلى الصلاة." أي صلاةُ العِيدِ.

اس کی مقدار: ہر شخص کھجور یا پنیر یا کشمش یا جو یا کھانے کے ایک صاع کے برابر زکوۃ نکالتا ہے۔ اس کا وقت: یہ رمضان کے آخری دن کے غروب آفتاب کے ساتھ ہی واجب ہو جاتی ہے۔ بہتر یہ ہے کہ اسے عید کی نماز سے پہلے تک موخر کیا جائے۔ اگر وہ ایک یا دو دن پہلے دے دے تو یہ ٹھیک ہے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے زکوۃ الفطر کو لوگوں کے نماز کے لئے نکلنے سے پہلے ادا کرنے کا حکم دیا۔" یعنی عید کی نماز۔ (نوٹ: چونکہ عہد رسالت میں فطرانہ اشیاء کی صورت میں ادا کیا جاتا تھا، اس وجہ سے اسے عین عید کے دن دیا جاتا تاکہ لوگوں کو عید کے دن کھانے کو کچھ مل جائے۔ آج کل لوگ چونکہ روپوں میں اسے ادا کرتے ہیں، اس وجہ سے اسے جلدی ادا کر دینا چاہیے تاکہ غرباء پہلے سے کچھ خرید سکیں۔ امراء کے لئے بہتر ہے کہ وہ فطرانے کی قیمت کا اندازہ ان میں سے سب سے مہنگی چیز سے کریں۔)

مَصَارِفُ الزَكَاة: مصارفُ الزكاة حَدَّدَهَا الله عز وجل في كتابه الكريْم في قوله تعالى: "إنَّما الصدقاتُ للفقراء والمساكينِ والعاملينَ عليها والْمُؤَلَّفَةِ قلوبُهم وفِي الرِّقَابِ والغارميْنَ وفِي سبيلِ الله وابن السبيلِ فَرِيضةً من الله واللهُ عليمٌ حكيمٌ." (التوبة 9:60) والأصنافُ الثَمانيَةُ وَاضِحَةٌ مُفصَّلَةٌ فِي الآيةِ الكريْمَةِ فهم:

1– الفُقَرَاءُ: جَمعُ فقيْرٍ وهو الذي لا مَالَ له.

2– الْمَسَاكِيْنَ: جَمعُ مِسكِيْنٍ وهو الذي له مَالَ ولَكنَّهُ لا يَكفيه.

3– العَامِلُونَ عليها: أي عُمَّالِ الزكاة يأخُذُونَ منها ولو كانوا أغنيَاءُ فيأخذون منها أجرًا على عَمَلِهم فيها. لحَديث أبي سعيد أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا تَحلُّ الصدقةُ لغني إلا لخمسة: العاملُ عليها أو رَجُلٌ اشتَرَاهَا بمَاله، أو غَارمٍ، أو غَازٍ في سبيلَ الله، أو مسكين تُصُدِّق عليه منها فأهدَى منها لغنيٍّ." رواه أحمد وأبو داود وابن ماجه والحاكم وقال صحيح على شرط الشيخين.

4– المؤلفة قلوبَهم :أي الذين يُعطَوْن الْمالَ لِيُسلِمُوا أو لِيَحْسُنَ إسلامَهُم ويَثْبتُوا عليه أو ليكُفُّوا أذاهُم عن الْمُسلمين، والله أعلم.

زکوۃ کے مصارف: زکوۃ کے مصارف کی حد بندی اللہ تعالی نے اپنی کتاب کریم میں کر دی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے: "صدقات تو بس ان کے لئے ہے جو فقیر ہوں، مساکین ہوں، اسے جمع کرنے والے کلکٹر ہوں، وہ جن کی تالیف قلب مطلوب ہو، غلاموں کو آزادی دلانی ہو، جو جرمانہ ادا کرنے والے ہوں، اللہ کی راہ میں جانے والے ہوں یا مسافر ہوں۔ یہ اللہ کی جانب سے ایک فرض ہے۔ اللہ علم و حکمت والا ہے۔" آیت کریمہ میں یہ آٹھ اقسام واضح اور تفصیلی ہیں۔ وہ یہ ہیں:

۱۔ فقراء: یہ فقیر کی جمع ہے۔ یہ وہ ہے جس کے پاس مال نہ ہو۔

۲۔ مساکین: یہ مسکین کی جمع ہے۔ یہ وہ ہے جس کے پاس مال تو ہو مگر اس (کی ضرورتوں) کے لئے کافی نہ ہو۔

۳۔ عاملون علیہا: یعنی زکوۃ وصول کرنے والے سرکاری ملازم، اگرچہ وہ امیر ہی کیوں نہ ہوں۔ وہ اس میں سے اپنے کام کا معاوضہ لیں گے۔ جیسا کہ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "زکوۃ امیر کے لئے جائز نہیں ہے سوائے پانچ صورتوں کے: (۱) اسے وصول کرنے والا۔ (۲) وہ شخص جس نے زکوۃ کے مال کو اپنے مال کے عوض خرید لیا۔ (۳) جرمانے کی ادائیگی کرنے والا۔ (۴) اللہ کی راہ میں غازی۔ (۵) وہ مسکین جسے زکوۃ ملی ہو، کسی امیر کو بطور تحفہ دے دے۔"

۴۔ مولفۃ القلوب: یہ وہ لوگ ہیں جنہیں اس وجہ سے مال دیا جاتا ہے تاکہ وہ اسلام کی طرف مائل ہو جائیں یا ان کا اسلام بہتر ہو جائے اور وہ اس پر ثابت قدم ہو جائیں یا اپنی اذیت سے مسلمانوں کو محفوظ رکھیں۔ اللہ بہتر جانتا ہے۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
مصارفُ	خرچ کی جگہیں	الغارمِيْنَ	جرمانہ ادا کرنے والے	أجرًا	معاوضہ
حَدَّدَ	اس نے حد مقرر کی	ابن السبيلِ	مسافر	غَازٍ	جنگجو، فوجی
الْمُؤَلَّفَة	جنہیں خوش کیا جائے	لا يَكفيه	وہ کافی نہیں ہے	أهدَى	اس نے تحفہ دیا
الرِّقَابِ	غلامی	عُمَّالِ	سرکاری ملازم	أذَاهُم	اس نے انہیں اذیت دی

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

5- فِي الرِّقَاب: أي فِي فكِّ الرقاب وعِتْقِ الرَّقيق، فإنه يُعْطَى الْمُكَاتِبَ[1] لِيفُكَّ رَقَبَتَهُ بأداء كتَابَته، ويُشتَرُ العُبَيدُ ويُعتَقُونَ.

6- الغَارِمُونَ: مثل مَن تَحمَّل حَمَالَةً أو ضَمِنَ دَيْنًا فلَزِمَهُ أو غَرِمَ فِي أداء دَينِه أو فِي كفَّارة مَعصِيَةٍ تَابَ منها، فهؤلاء يُدفَعُ إليهم من الزكاة ما يُكفيهم.

7- فِي سبيلِ الله: الإنفَاقُ على الْجِهَاد فِي سبيلِ الله.

8- ابن السبيلِ: وهو الْمُسَافِرُ الْمُجْتَازُ فِي بلدٍ ليسَ معه شيءٍ يَستَعِيْنُ به على سَفَرِه فَيُعطَى مِن الصدقات ما يُكفيه حتّى يَعُودُ إلى بَلَدِه.

۵۔ غلاموں کی آزادی: یعنی گردنیں چھڑانے اور غلام کو آزاد کرنے کے لئے۔ یہ مکاتب کو دی جاتی ہے تاکہ وہ اپنی کتابت کی رقم ادا کر کے اپنی گردن چھڑا لے۔ اس سے غلام خرید کر بھی آزاد کیے جاتے ہیں۔

۶۔ جرمانہ ادا کرنے والے: مثلاً جیسے کسی پر کوئی بوجھ ہو یا اس نے کسی قرض کی گارنٹی دی ہو اور وہ اس پر لازم ہو گیا ہو یا وہ قرض ادا نہ کرنے کے باعث جرمانے کا شکار ہوا ہو یا اس نے کسی گناہ کا کفارہ ادا کرنا ہو اور وہ اس سے توبہ کر چکا ہو۔ ان لوگوں کو اتنی زکوۃ دے جائے گی جو ان کے لئے کافی ہو۔

۷۔ اللہ کی راہ میں: اللہ کی راہ میں جہاد کرنے والوں پر خرچ کرنا۔

۸۔ مسافر: یہ وہ مسافر ہے جو کسی شہر سے گزر رہا ہو اور اس کے پاس کچھ نہ ہو اور وہ اپنے سفر کے لئے مدد مانگے۔ اسے زکوۃ دی جائے گی جو اس کے لئے کافی ہو یہاں تک کہ وہ اپنے شہر پہنچ جائے۔

(۱) قرآن مجید نے مکاتبت کا قانون جاری کیا جس کے مطابق جو غلام آزادی حاصل کرنا چاہتا، وہ اپنے آقا سے اپنی آزادی خرید لیتا۔ یہ آقا کی ذمہ داری ہوتی کہ وہ غلام کو معقول قیمت پر آزادی دے۔ غلام کے ذمہ قسطوں میں ادائیگی ہوتی اور حکومت اور امیر لوگوں کی یہ ذمہ داری ہوتی کہ

آج کا اصول: یہ بیان کرنے کے لئے کہ "میرا خیال ہے کہ" لفظ أظُنُّ استعمال ہوتا ہے جیسے أَظُنُّكَ طَبِيبًا (میرا خیال ہے کہ آپ ڈاکٹر ہیں)، إِنِّي لَأَظُنُّكَ مَسْحُوراً (میرا خیال ہے کہ آپ پر جادو ہوا ہے)، أَظُنُّ السَّاعَةَ قَائِمَةً (میرا خیال ہے کہ قیامت آنے والی ہے) وغیرہ۔ آپ کو ضمیر کو ایڈجسٹ کرنا ہو گا۔

کیا آپ جانتے ہیں؟ جب اسلام کا ظہور ہوا تو عرب میں ہزاروں غلام تھے۔ اسلام کو اس بات میں بہت دلچسپی تھی کہ انہیں آزادی دی جائے۔ اس وجہ سے اسلام نے غلاموں کی آزادی کے لئے زکوۃ میں ایک مستقل مد قائم کی۔ اس کے بعد آزاد کردہ غلاموں کا معاشرے میں مقام اور مرتبہ بڑھانے کے لئے اسلام نے بہت سے اقدامات کیے۔ ان کی تفصیل آپ میری کتاب "اسلام میں جسمانی و ذہنی غلامی کے انسداد کی تاریخ" میں دیکھ سکتے ہیں۔ یہ اس لنک پر دستیاب ہے:

http://www.mubashirnazir.org/ER/Slavery/L0018-00-Slavery.htm

مطالعہ کیجیے! مسلم دنیا میں ذہنی، نفسیاتی اور فکری غلامی۔ اس تحریر میں مسلم دنیا میں پھیلی ہوئی فکری غلامی کا تفصیلی جائزہ لیا گیا ہے۔

http://www.mubashirnazir.org/ER/Slavery/L0019-00-Intslavery.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
فكِّ	غلام آزاد کرنا	كِتَابَة	غلام کو آزادی دینے کا معاہدہ	ضَمِنَ	اس نے گارنٹی دی
عِتْقِ	غلام آزاد کرنا	يُشتَرُ	وہ خریدا جائے گا	دَيْنًا	قرض
الرَّقيق	غلام	العُبَيدُ	غلام، عبد کی جمع	كفَّارة	کفارہ
الْمُكَاتِبَ	آزادی خریدنے والا غلام	حَمَالَةً	وزن	مُجْتَازُ	گزرنے والا

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

كِتَابُ الصِّيَامِ

تَعرِيفُ الصِّيَامِ: الصيام فِي اللغة: الإمساك، والصيامُ والصومُ مصدران من صَامَ يَصُومُ. وفِي الشرع: الإمساكُ عن الْمُفْطِرات من طُلُوعِ الفَجرِ إلى غروب الشمسِ مع النية.

روزہ رکھنے کی تعریف: لغوی اعتبار سے صیام کا معنی ہے رکنا۔ صیام اور صوم دونوں صام یصوم کے مصدر ہیں۔ شرعی اعتبار سے اس کا معنی ہے نیت کے ساتھ طلوع فجر سے لے کر غروب آفتاب تک ان کاموں سے رکنا جو حالت روزہ میں ممنوع ہیں۔

فضل الصيام: وُرِدَ فِي فضلِهِ أحاديثٌ كثيْرةٌ منها:

1– أن رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: قال الله عز وجل: "كُلُّ عَمَلِ ابنِ آدَمَ له إلا الصيامَ فإنه لي، وأنا أجزي به." وقال رسول الله: "والصيام جُنَّةٌ، فإذا كان يومُ صومِ أحدكم فلا يَرْفُثْ يومئذ ولا يَصْخَبْ، فإن سابَّهُ أحدٌ أو قاتَلَهُ فَلْيَقُل إني صائمٌ والذي نفس محمدٍ بيده لَخُلُوْفُ فَمِ الصائمِ أَطْيَبُ عند الله يوم القيامة من رِيحِ المِسْكِ. وللصائم فرحتان يَفرحُهَما: إذا أفطَرَ فَرِحَ بفطره، وإذا لَقِيَ ربَّهُ فَرِحَ بِصَومِهِ." رواه الشيخان واللفظ لمسلم.

2– وعن سهلِ بن سعد رضي الله عنه عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "إنّ فِي الْجنة بَابًا يُقال له الرَّيَّانُ يَدخُلُ منه الصائمونَ يوم القِيامَةِ، لا يدخُلُ منه أحدٌ غيرَهُم، يقال: أين الصائمون فيَقُومُونَ، لا يدخُلُ منه أحد غير هم، فإذا دخلوا أُغلَقَ فلَم يَدخُلْ منه أحد." متفق عليه

روزہ رکھنے کی فضیلت: اس کی فضیلت میں کثیر احادیث آئی ہیں۔ ان میں سے کچھ یہ ہیں:

۱۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ عزوجل فرماتا ہے: "ابن آدم کا ہر عمل اس کے لئے ہے سوائے روزہ رکھنے کے کہ وہ (خالصتاً) میرے لئے ہے اور میں ہی اس کی جزا دوں گا۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "روزہ ڈھال ہے۔ جب تم میں سے کوئی کسی دن روزہ سے ہو تو نہ تو وہ شہوانی گفتگو کرے اور نہ ہی اونچی آواز سے لڑے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا بھی کہہ لے یا اس سے لڑنے لگے تو اسے کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں۔ اس کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد کی جان ہے کہ روزے دار کے منہ کی بو قیامت کے دن اللہ کے ہاں مشک کی خوشبو سے زیادہ پسندیدہ ہو گی۔ روزے دار کے لئے دو خوشیاں ہیں جن سے وہ خوش ہوتا ہے۔ جب وہ افطار کرتا ہے تو اس افطاری کے باعث اسے خوشی ملتی ہے اور جب وہ اپنے رب سے ملے گا تو اپنے روزے کے باعث وہ خوش ہو گا۔" بخاری و مسلم نے روایت کیا اور الفاظ مسلم کے ہیں۔

۲۔ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یقیناً جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے۔ اس میں سے قیامت کے دن صرف روزے دار داخل ہوں گے اور ان کے علاوہ کوئی داخل نہ ہو سکے گا۔ کہا جائے گا: روزے دار کہاں ہیں؟ وہ کھڑے ہو جائیں گے۔ اس میں سے ان کے علاوہ کوئی اور داخل نہ ہو گا۔ جب وہ داخل ہو چکیں گے تو اسے بند کر دیا جائے گا۔ پھر اس میں سے کوئی اور داخل نہ ہو سکے گا۔

حُكمُ صَومِ رَمَضَانَ: هو رُكنٌ من أركانِ الإسلام والدليلُ على هذا الحكمِ الكتابُ والسُنَّةُ والإجْمَاعُ: فمن الكتاب قول الله تعالى: " يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُتِبَ عَلَيْكُمْ الصِّيَامُ كَمَا كُتِبَ عَلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ." (البقرة 2:183)

رمضان میں روزہ رکھنے کا حکم: یہ ارکان اسلام میں سے ایک رکن ہے اور اس حکم کی دلیل کتاب، سنت اور اجماع سے ہے۔ کتاب میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ ارشاد ہے: "اے اہل ایمان! تم پر روزے فرض کیے گئے ہیں جیسا کہ تم سے پہلے لوگوں پر فرض کیے گئے تھے تاکہ تم تقویٰ اختیار کرو۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الإمساكُ	رکنا	لا يَصْخَبْ	اونچا نہ بولو	أَطْيَبُ	پسندیدہ
مُفْطِرات	روزہ توڑنے والے کام	سابَّهُ	اس نے اسے برا بھلا کہا	المِسْكِ	مشک
لا يَرْفُثْ	شہوت آمیز کام نہ کرو	خُلُوْفُ فَمٍ	منہ کی بو	أُغلَقَ	اسے بند کر دیا جائے گا

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

وقوله تعالى: "شَهْرُ رَمَضَانَ الَّذِي أُنزِلَ فِيهِ الْقُرْآنُ هُدًى لِلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ مِنْ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ فَمَنْ شَهِدَ مِنْكُمْ الشَّهْرَ فَلْيَصُمْهُ." (البقرة 2:185) ومن السنة قول النبي صلى الله عليه وسلم: "بُنِي الإسلام على خَمسٍ، شهادة أن لا إله إلا الله وأن محمداً رسول الله وإقام الصلاة وإيتاء الزكاة والحج وصوم رمضان." متفق عليه من حديث ابن عمر. وفي حديث طلحة بن عبيد الله رضي الله عنه أنَّ رجلاً سَأَلَ النبيَّ صلى الله عليه وسلم فقال: "يا رسول الله! أخبِرْني ما فَرَضَ الله عليَّ من الصيامِ؟" فقال: "شَهرُ رمضانَ، إلا أن تَطَّوَّعَ شَيْئاً." متفق عليه واللفظ للبخاري.

وقَد أجْمَعَتْ الأمةُ على وُجُوب صِيَامِ رَمَضَانَ وأنّه أحدَ أركانِ الإسلامِ، التي عَلِمَتْ من الدين بالضَّرُورَة...

بِمَ يَثْبُتُ الشهر؟ يثبت دخولَ شهرِ رمضانَ برؤيَةِ الْهلال ولو من واحد عَدل، أو بإكمال عِدَّة شَعبانَ ثلاثِيْنَ يومًا. فعن أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "صُومُوا لِرُؤيَتِهِ وأفطِرُوا لرؤيته. فإن غُمَّ عليكم فأكمِلُوا عِدَةَ شعبانَ ثلاثين يوما." رواه البخاري ومسلم.

اور اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "رمضان کا مہینہ جس میں قرآن کو نازل کیا گیا، جو کہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے، ہدایت کی روشن نشانیوں (پر مبنی ہے) اور حق و باطل کے درمیان فرق کرنے والا ہے۔ تو جو کوئی یہ مہینہ پائے، اسے چاہیے کہ اس میں روزہ رکھے۔" سنت میں سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے: "اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے۔ گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی خدا نہیں ہے اور یہ کہ محمد اللہ کے رسول ہیں، نماز قائم کرنا، زکوۃ ادا کرنا، حج کرنا اور رمضان کے روزے رکھنا۔" طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا اور کہا: "یا رسول اللہ! مجھے اس بارے میں بتائیے جو اللہ نے روزوں میں سے فرض کیا ہے؟" آپ نے فرمایا: "رمضان کا مہینہ سوائے اس کے کہ تم اپنی جانب سے کچھ مزید کر لو۔"

امت کا رمضان کے روزے واجب ہونے پر اجماع ہے کہ یہ ارکان اسلام میں سے ایک ہے جو کہ دینی سے لازمی طور پر جانی پہچانی چیز ہے۔

مہینہ کیسے ثابت ہوتا ہے؟ رمضان کے مہینے میں دخول چاند دیکھنے سے ہوتا ہے اگرچہ ایک ہی قابل اعتماد شخص اسے دیکھے یا پھر شعبان کے تیس دن کا عدد مکمل ہونے سے ایسا ہوتا ہے۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "اسے دیکھ کر روزہ رکھو اور اسے دیکھ کر روزے ختم کرو۔ اگر تم پر بادل چھا جائیں تو شعبان کے تیس دن کی مدت پوری کر لو۔"

أركان الصوم: للصوم ركنان

1- الإمساكُ عن الْمُفطِرَاتِ من طلوع الفجر إلى غروب الشمس. لقول الله تعالى: "وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمْ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنْ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ مِنْ الْفَجْرِ ثُمَّ أَتِمُّوا الصِّيَامَ إِلَى اللَّيْلِ." (البقرة 2:187) والْمُرَادُ بالْخَيط الأبيضَ والخيط الأسودَ بَيَاضُ النَّهارِ وسَوَادُ اللَّيلِ.

2- النِّيَّة: لقول الله تعالى: "وَمَا أُمِرُوا إِلاَّ لِيَعْبُدُوا اللَّهَ مُخْلِصِينَ لَهُ الدِّينَ" (البينة 98:5) ولقولِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم: "إِنّما الأعمالُ بِالنِّيَّاتِ، وإنَّما لِكُلِّ امْرِىءٍ مَا نَوَى." متفق عليه.

روزے کے ارکان: روزے کے دو ارکان ہیں:

۱۔ طلوع فجر سے لے کر غروب شمس تک ان کاموں سے رکنا جو روزے کی حالت میں منع ہیں جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: "کھاؤ پیو یہاں تک کہ طلوع فجر کے وقت (دن کا) سفید دھاگہ (رات کے) سیاہ دھاگے سے ممتاز ہو جائے۔ پھر روزے کو رات تک پورا کرو۔" یہاں سفید اور سیاہ دھاگے سے دن کی سفیدی اور رات کی سیاہی مراد ہے۔

۲۔ نیت: جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ "انہیں حکم نہیں دیا گیا کہ وہ اللہ کی عبادت کریں اس کے لئے دین کو خالص کرتے ہوئے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ "اعمال کا دارومدار تو بس نیتوں پر ہے۔ ہر شخص کے لئے وہی ہے جس کی اس نے نیت کی ہے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
تَطَّوَّع	اس نے شوق سے کیا	الْهِلالِ	پہلی تاریخ کا چاند	الخيط	دھاگہ
بِمَ	کس وجہ سے؟	عَدلٍ	قابل اعتماد	بَيَاضُ	سفید
يَثْبُتُ	وہ ثابت ہوتا ہے	إكمال	مکمل کرنا	سَوَادُ	سیاہ
رؤيَةِ	دیکھنا	غُمَّ	بادل چھا گئے	نَوَى	اس نے نیت کی

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

على من يَجبُ صومَ رمضان؟ يَجبُ صومَ رمضانَ على كل مسلمٍ بالغٍ عاقلٍ مُطيقُ للصومِ مُقيمٌ. و ليس بواجبٍ على ما يلي:

1 ـــ وأما الصبيُ فلا يَجب عليه الصيام وإنما يُؤمَرُ به استحبًابًا لِيَعتَادَهُ، وذلك لما وُرِدَ عن الرُّبَيِّعِ بنْت مُعَوِّذ قالت: "أرسَلَ رسولُ الله صلى الله عليه وسلم غَدَاةُ عَاشُورَاءِ إلى قُرَى الأنصارُ التي حَولِ الْمَدِينَة: من كان أصبَحَ صائماً فليَتِمُّ صومَهُ. ومَن كانَ أصبَحَ مُفطرًا فليتم بَقِيَّةُ يومَه، فكنا بعدُ ذلك نَصُوْمُهُ، وَنُصَوِّمُهُ صِبْيَانَنا الصِّغَارَ منهم ونَذهَبُ إلى المسجد فنجعل لَهُم اللُّعْبَةَ من العِهْنِ. فإذا بَكَى أحدهُم من الطعامِ أعطَيْنَاهُا إياه حتّى يكون عند الإفطار." رواه البخاري ومسلم.

2 ـــ وأمّا الْمجنونُ فغَيْرُ مُكَلَّف لأنّه مَسْلُوبُ العَقلِ الذي هُوَ مَنَاطُ التَكليف. وفِي حديث علي رضي الله عنه أنّ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم قال: "رُفِعَ القلمُ عن ثلاثة: عن النَائِمِ حَتّى يَستَيقظَ، وعن الصبي حتّى يَحتَلِمَ، وعن الْمجنونِ حتّى يعقلَ." رواه أبو داود والنسائي وأحمد.

3 ـــ الذين لا يُطيقُونَ الصومَ: من شيخٍ كبيْرٍ أو امرأة عُجُوزٍ أو مَرِيضٍ مرضًا مُزْمِنًا لا يُرجَى شِفَاؤُهُ، يُفطرُونَ وعليهم أن يَطعَمُوا عن كل يوم مسكينًا. لقول الله تعالى: "وَأما الَّذينَ يُطيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِين." (البقرة 2:184) ولما رواه البخاري عن عطاء أنه سَمِع ابنَ عباس رضي الله عنهما يقرأ: "وَأما الَّذينَ يُطِيقُونَهُ فِدْيَةٌ طَعَامُ مِسْكِين." قال ابنُ عباسٍ: "لَيسَتْ بِمَنسُوخَةٍ، هي لَلشيخِ الكبيرِ و الْمرأَةُ الكبِيْرَةُ لا يَستَطِيعَانِ أن يَصُومَا فيُطعِمَانِ مكَان كل يومٍ مسكينًا."

رمضان کا روزہ رکھنا کس پر فرض ہے؟ رمضان میں روزہ رکھنا ہر اس شخص پر فرض ہے جو مسلمان ہو، بالغ ہو، عقل مند ہو، روزہ رکھنے کی طاقت رکھتا ہو اور مقیم ہو (یعنی مسافر نہ ہو)۔ یہ درج ذیل پر واجب نہیں ہے:

۱۔ بچہ کہ اس پر روزہ رکھنا واجب نہیں ہے۔ اسے محض اس وجہ سے اس کی تلقین کی جاتی ہے تاکہ اسے اس کی عادت پڑے۔ جیسا کہ ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کی حدیث میں ہے۔ انہوں نے کہا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ۱۰ محرم کی صبح انصار کے علاقے میں پیغام بھیجا جو کہ مدینہ کے گرد و نواح میں واقع تھی: جس نے صبح روزے دار کے طور پر کی ہے، اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے۔ اور جس نے اپنی صبح روزے کی حالت میں نہیں کی، اسے اپنا باقی دن اسی طرح پورا کرنا چاہیے۔ اس کے بعد سے ہم اس دن کا روزہ رکھتے تھے اور اپنے چھوٹے بچوں کو بھی روزہ رکھواتے تھے اور مسجد کی جانب چلے جاتے تھے۔ ہم ان کے لئے اون کے گیند بناتے۔ جب ان میں سے کوئی کھانے کے لئے روتا تو ہم اسے یہ دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آ جاتا۔"

۲۔ پاگل غیر مکلف ہے کیونکہ اس کی عقل سلب ہوئی ہوتی ہے جبکہ وہی ذمہ داری کی جگہ ہے۔ علی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قلم تین قسم کے لوگوں سے اٹھا لیا گیا ہے: سونے والا یہاں تک کہ وہ بیدار ہو جائے۔ بچہ یہاں تک کہ اسے احتلام ہونے لگے۔ مجنون یہاں تک کہ وہ عقل مند ہو جائے۔

۳۔ وہ لوگ جو روزے کی طاقت نہ رکھتے ہوں: جیسے بوڑھا مرد یا بوڑھی خاتون یا طویل عرصے سے مریض شخص جسے شفاء کی امید نہ ہو۔ یہ روزہ نہیں رکھیں گے اور ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ ہر روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: "جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھیں تو ان کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔" بخاری نے عطاء سے روایت کی کہ انہوں نے ابن عباس رضی اللہ عنہما کو یہ آیت تلاوت کرتے سنا: "جو لوگ اس کی طاقت نہ رکھیں تو ان کا فدیہ ایک مسکین کا کھانا ہے۔" ابن عباس نے فرمایا: "یہ منسوخ نہیں ہے۔ یہ بوڑھے مرد اور بوڑھی خاتون کے بارے میں ہے جو روزہ رکھنے کی طاقت نہ رکھتے ہوں تاکہ وہ ہر دن کے روزے کے بدلے ایک مسکین کو کھانا کھلا دیں۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
بالغٍ	جنسی اعتبار سے بالغ	نُصَوِّمُ	ہم روزہ رکھواتے ہیں	مَنَاطُ	جسے ذمہ دار ٹھہرایا جائے
عاقلٍ	عقل مند	اللُّعْبَةَ	کھیل کا سامان، گیند	التَكليف	ذمہ داری
مُطيقُ	طاقت رکھنے والا	العِهْنِ	اون	يَحتَلِمَ	اسے احتلام ہوتا ہے
لِيَعتَادَ	تاکہ اسے عادت پڑے	الْمجنونُ	پاگل	عُجُوزٍ	بوڑھی خاتون
غَدَاةُ	صبح	مُكَلَّفٍ	جسے ذمہ دار بنایا جائے	مُزْمِنًا	طویل عرصہ سے
عَاشُورَاءِ	۱۰ محرم	مَسْلُوبُ	جس سے سلب کیا گیا ہو		

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

4 ــ الْمُسافِرُ والمريضُ رُخِّصَ لَهما فِي الفطر وعليهما القَضاء أي صيام أيامٍ بَدَلَ التي أفطراها لقوله تعالى: "وَمَنْ كَانَ مَرِيضاً أَوْ عَلَى سَفَرٍ فَعِدَّةٌ مِنْ أَيَّامٍ أُخَرَ يُرِيدُ اللَّهُ بِكُمُ الْيُسْرَ وَلا يُرِيدُ بِكُمُ الْعُسْرَ" (البقرة 2:185)

5 ــ حُكمُ الْحَامِلِ والْمُرْضِعِ: إذا خَافَت الْحاملُ والمرضعُ على أنفسِهِمَا أو وَلَدَيْهِمَا أفطَرَتَا وعليهِمُا القَضَاءُ.

6 ــ حُكمُ الْحَائِضِ و النُّفَسَاء: يَحرمُ الصومُ على الْحائض والنفساء، بل يَفطُرَان أيّامَ الْحَيْضِ والنِّفاسِ مِن رمضانَ ويَقضِيَانِهِمَا فِي طُهْرٍ. قالت عائشةُ رضي الله عنها: "كُنَّا نُحيضُ على عهدِ رسولِ الله صلى الله عليه وسلم فنُؤمَرُ بقَضَاءِ الصومِ ولا نُؤمَرُ بقَضَاءِ الصلاة." متفق عليه

۴۔ مسافر اور مریض کو رخصت دی گئی ہے کہ وہ روزہ نہ رکھیں اور ان پر قضاء لازم ہے۔ یعنی وہ ان دنوں کے بدلے روزہ رکھیں گے جن میں انہوں نے روزہ نہیں رکھا۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے ارشاد میں ہے: "اور جو کوئی مریض ہو یا سفر میں ہو تو وہ دیگر ایام میں گنتی پوری کرلے۔ اللہ تم پر آسانی چاہتا ہے، تنگی نہیں چاہتا۔"

۵۔ حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کا حکم: جب حاملہ اور دودھ پلانے والی خواتین کو اپنی جان یا اپنے بچے کا خطرہ ہو تو وہ روزہ نہ رکھیں۔ انہیں قضاء کرنا چاہیے۔

۶۔ حائضہ اور نفاس والی خواتین: حائضہ اور نفاس والی خواتین کے لئے روزہ رکھنا حرام ہے۔ انہیں رمضان کے دوران حیض و نفاس کے ایام میں روزہ نہیں رکھنا چاہیے بلکہ پاکیزگی کے ایام میں ان کی قضا ادا کرنی چاہیے۔ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہمیں ماہواری آتی تھی۔ ہمیں روزے کی قضاء کا حکم دیا گیا مگر نماز کی قضاء کا حکم نہیں دیا گیا۔"

مُبطلاتُ الصوم: 1– الأكلُ أو الشُرْبُ عمدًا: وأما الناسي فَصَومُهُ صحيحٌ ولا قَضَاءَ عليه لِحديثِ أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "مَن نَسِيَ وهُوَ صَائِمٌ فأكَلَ أو شَرِبَ فَلْيَتِمَّ صومَهُ فإنّما أطعَمَهُ اللهُ وسَقَاهُ." رواه الجماعة

2– القَيْءُ عَمْداً: وأمّا من غَلَبَه القَيْءُ فلا قَضَاءَ عليه لحديثِ أبي هريرة رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "مَنْ ذَرَعَهُ القَيءُ فليس عليه قضاء. ومن استَقَاءَ عَمَدًا فليَقضِ." رواه أحْمد وأبوداود والترمذي وابن ماجه وابن حبان والدارقطني والحاكم وصححه. وبه قال جَمهور العلماء.

روزے کو باطل کر دینے والے کام

۱۔ جان بوجھ کر کھانا یا پینا: جہاں تک بھولنے والے کا تعلق ہے تو اس کا روزہ صحیح ہے اور اس پر قضاء ضروری نہیں۔ جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو روزے کی حالت میں بھول گیا اور اس نے کھا یا پی لیا تو اسے اپنا روزہ پورا کرنا چاہیے کیونکہ اللہ نے اسے کھلایا اور پلایا ہے۔"

۲۔ جان بوجھ کر قے کرنا: جس شخص پر قے نے غلبہ پالیا، اس پر قضاء واجب نہیں جیسا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جس کی قے (کنٹرول سے باہر ہو کر) گزر گئی، اس پر قضاء واجب نہیں۔ جس نے جان بوجھ کر قے کی، اسے قضاء کرنی چاہیے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
رُخِّصَ	اسے رخصت دی گئی	الْمُرْضِعِ	دودھ پلانے والی خاتون	عمدًا	جان بوجھ کر
القَضاء	قضاء کرنا	الْحَائِضِ	حائضہ خاتون	الناسِي	بھولنے والا
الْيُسْرَ	آسانی	النُّفَسَاءِ	وہ خواتین جنہیں بچے کی پیدائش کے بعد خون آئے	ذَرَعَهُ	وہ اس سے گزر گیا
الْعُسْرَ	تنگی	يَقضِيَانِ	وہ دونوں قضا کرتے ہیں	القَيءُ	قے
الْحَامِلِ	حاملہ خاتون	طُهْرٍ	حیض کے بعد پاکیزگی کا عرصہ	استَقَاءُ	اس نے جان بوجھ کر قے کی

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

3- الْحَيضُ والنَفَاسِ: ولو في اللَحظَة الأَخيْرَة قبلَ غُرُوب الشَمسِ، وهذا ما أَجمَعَ عليه العلماء. 4- إنزَالُ الْمَنيِّ (في غَيْرِ الْجِمَاعِ) بِسَبَب تَقبيلِ الزَّوجَة أو مُبَاشَرَتهَا. أو بغيرِ ذَلك. وأَمَّا الاَحتِلَامُ فهو غيرُ مُفسد للصوم. 5- ما يُبطِلُ الصيامُ ويُوجِبُ القضاءَ والكَفَّارَةَ وهُوَ الْجِمَاعُ فَقَط.	۳۔ حیض و نفاس: اگرچہ یہ غروب شمس سے پہلے آخری لمحے میں ہو۔ اس پر علماء کا اجماع ہے۔ ۴۔ ازدواجی تعلق قائم کیے بغیر منی کا نکلنا جیسے بیوی کو چومنے یا اس کی جلد سے جلد مس کرنے سے یا کسی اور وجہ سے۔ جہاں تک احتلام کا تعلق ہے تو اس سے روزہ نہیں ٹوٹتا۔ ۵۔ وہ کام جو روزے کو باطل کر دیتا ہے اور اس سے قضاء اور کفارہ واجب ہوتے ہیں۔ ایسا صرف ازدواجی تعلق سے ہوتا ہے۔
وفيه حديث أبي هريرة رضي الله عنه قال: جَاءَ رَجلٌ إلى النبي صلى الله عليه وسلم فقال: "هَلَكْتُ يا رسول الله!" قال: "وما أهلَكَكَ؟" قال: "وَقَعْتُ على امرَأَتي في رمضانَ." قال: "هل تَجدُ ما تُعتقُ رَقَبَةً؟" قال: "لا." قال: "فَهَل تَستَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهرَينِ مُتَتَابعَيْنِ؟" قال: "لا." قال: "فهل تَجدُ ما تُطعِمُ ستِّينَ مِسكينًا؟" قال: "لا." قال: ثم جَلَسَ فَأُتيَ النبيَ صلى الله عليه وسلم بعَرَقٍ فيه تَمرٌ. قال: "تَصَدَّقْ بهَذَا." قال: "أَعَلَى أفقَرُ مِنَّا؟ فما بين لابَتَيْهَا أهلُ بيت أحوَجَ إليه منا." فضَحكَ النبي صلى الله عليه وسلم حتّى بَدَتْ نَواجذُه، وقال: "اذهَبْ فأطعمْهُ أهلَكَ." رواه الجماعة. وفي رواية ابن ماجه وأبي داود: "وصُم يَومًا مَكَانَهُ." والكفارة تكون على الترتيب المذكور فِي الحديث عند جَمهُورِ العُلَمَاءِ.	اس معاملے میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے۔ انہوں نے فرمایا: ایک شخص نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا۔ کہنے لگا: "یا رسول اللہ میں ہلاک ہو گیا۔" آپ نے فرمایا: "تم کیسے ہلاک ہو گئے؟" عرض کیا: "رمضان میں میں نے اپنی بیوی سے ازدواجی تعلق قائم کر لیا ہے۔" فرمایا: "کیا تمہارے پاس کوئی غلام ہے جسے آزاد کرو؟" عرض کیا: "جی نہیں۔" فرمایا: "کیا تم لگاتار دو مہینے کے روزے رکھ سکتے ہو؟" عرض کیا: "جی نہیں۔" فرمایا: "کیا تم ۶۰ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتے ہو؟" عرض کیا: "جی نہیں۔" انہوں (ابو ہریرہ) نے کہا: اس کے بعد وہ بیٹھ گیا۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کھجوروں کا ایک ٹوکرا لایا گیا۔ آپ نے (اسے) فرمایا: "اسے صدقہ کر دو۔" وہ بولا: "کیا کوئی ہم سے بھی زیادہ غریب ہے؟ (اس شہر کے) دو آتش فشانی علاقوں کے درمیان کوئی ایسا گھر نہیں ہے جو ہم سے زیادہ ضرورت مند ہو۔" نبی صلی اللہ علیہ وسلم اتنا ہنسے کہ آپ کے نوک والے دانت نمودار ہوئے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اور اسے اپنے خاندان والوں کو کھلا دو۔" محدثین کی جماعت نے اسے روایت کی۔ ابن ماجہ اور ابو داؤد کی روایت میں ہے۔ "اور اس کی جگہ ایک دن کا روزہ رکھ لو۔" جمہور علماء کے نزدیک کفارہ اسی مذکورہ ترتیب میں ہو گا۔

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
الْحَيضُ	ماہواری کا خون	مُبَاشَرَة	جلد سے جلد مس کرنا	أفقَرُ	زیادہ غریب
النَفَاسِ	بچے کی پیدائش کے بعد کا خون	احتِلَامُ	سوتے میں منی نکلنا	لابَتَيْهَا	دو آتش فشانی علاقے
اللَحظَة	لمحہ، لحظہ	مُفسد	توڑنے والا	أحوَجَ	زیادہ ضرورت مند
الْمَنيِّ	منی، شرمگاہ کا مادہ	هَلَكْتُ	میں ہلاک ہو گیا	بَدَتْ	وہ ظاہر ہوا
الْجِمَاعِ	ازدواجی تعلق	مُتَتَابعَيْنِ	لگاتار، مسلسل	نَواجذُ	نوک والے دانت
تَقبيلِ	چومنا	عَرَقٍ	ٹوکری		

سبق 15B: زکوۃ اور روزے کا قانون

ما يستحب للصائم

1 ــ السُّحُورُ: لما ورد عن أنس رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "تَسَحَّروا فإن في السُّحُور بركَةً." رواه البخاري ومسلم

2 ــ تَأْخِيْرُ السحورِ: لحديث زيد بن ثابت رضي الله عنه قال: تَسَحَّرْنا مع رسولِ الله صلى الله عليه وسلم ثُم قُمنَا إلى الصلاة." قلت: "كم كان قَدْرُ ما بينهما؟" قال: "خَمسين آية." رواه البخاري ومسلم.

3 ــ تَعجيلُ الفُطُورِ: لحديث سهل بن سعد رضي الله عنه أن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "لا يزال الناس بِخَيْرٍ ما عَجِلُوا الفطرَ." متفق عليه

4 ــ أن يَفطِرَ على رُطَبات، فإنْ لَم يَجد فَعَلَى تَمَرَات، فإنْ لَمْ يَجِدْ فَعَلَى الْمَاء. لحديث أنس رضي الله عنه قال: "كان رسولُ الله صلى الله عليه وسلم يُفطِرُ قبل أن يُصَلِّي على رُطَبَاتٍ فإنْ لَم تكن رُطَبَاتٌ فَتُمَيْرَاتٌ، فإن لَم تكن تُمَيْرَاتٌ حَسَا حَسَوات مِنْ ماءٍ." رواه أبو داود والحاكم وصححه، والترمذي وحَسَّنَهُ

5 ــ الدُّعاءُ عند الفطرِ، وفِي أثناء الصيامِ. لحديث ابن عمر رضي الله عنهما: كان النبي صلى الله عليه وسلم إذا أفطر قال: "ذَهَبَ الظَّمَأُ وابتَلَّتْ العُرُوقُ وثَبَتَ الأَجرُ إن شاء الله." أخرجه أبوداود والحاكم والبيهقي.

روزے دار کے لئے کیا کام مستحب ہیں؟

۱۔ سحری کرنا: جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہوا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "سحری کیا کرو کیونکہ سحری میں برکت ہے۔"

۲۔ سحری میں تاخیر کرنا: جیسا کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ سحری کرتے تھے، پھر نماز کے لئے کھڑے ہو جاتے تھے۔" میں نے پوچھا: "ان کے درمیان کتنا وقت ہوتا تھا؟" فرمایا: "پچاس آیتوں (کی تلاوت کے برابر وقت)۔"

۳۔ افطاری میں جلدی کرنا: جیسا کہ سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگ خیر پر رہیں گے جب تک وہ افطاری میں جلدی کریں۔"

۴۔ تازہ کھجوروں سے افطاری کرنا، اگر وہ نہ ملیں تو چھوہاروں سے، اگر وہ بھی نہ ملیں تو پانی سے۔ جیسا کہ انس رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا کہ: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نماز پڑھنے سے پہلے تازہ کھجوروں سے افطاری کیا کرتے تھے۔ اگر تازہ کھجوریں نہ ہوتیں تو چھوٹے چھوہاروں سے اور اگر وہ بھی نہ ہوتے تو اپنی حسوں کو پانی سے تر کر لیا کرتے تھے۔"

۵۔ افطاری کے وقت کی دعا اور روزے کے دوران بھی (دعا کرنا): جیسا کہ ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم افطاری کے وقت کہتے: "پیاس چلی گئی، رگیں تر ہو گئیں اور اجر ثابت ہو گیا، اگر اللہ چاہے تو۔"

مطالعہ کیجیے! لیجیے انقلاب آگیا! اس تحریر میں ہماری منفی سوچ کی وجہ اور اس سے نجات حاصل کرنے کا طریقہ بیان کیا گیا ہے۔
http://www.mubashirnazir.org/PD/Urdu/PU02-0010-Revolution.htm

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السُّحُور	سحری کرنا	رُطَبات	تازہ کھجوریں	حَسَوات	حسیں، حس کی جمع
تَسَحَّروا	سحری کیا کرو!	تَمَرَات	چھوہارے	الظُّمَأ	پیاس
تَعجِيلُ	جلدی کرنا	تُمَيْرَاتٌ	چھوٹے چھوہارے	ابتَلَّتْ	بھیگی ہو گئی
الفُطُور	افطاری	حَسا	اس نے محسوس کیا	العُرُوق	نسیں، نالیاں

6 ــ وإن سَابَّهُ أحدٌ أو جَهِلَ عليه أن يقول: "إني صائم إني صائم." لحديث أبي هريرة رضي الله عنه أن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال: "فإذا كان يوم صوم أحدكم فلا يَرْفُث يومئذ ولا يَصْخَب، فإنْ سَابَّه أَحَدٌ أَوْ قَاتَله فَلْيَقُلْ إنِّي صَائِمٌ." رواه البخاري ومسلم

7 ــ السوَاكُ لحديث عامر بن ربيعة رضي الله عنه قال: "رأيتُ رسولَ الله صلى الله عليه وسلم ما لا أُحْصِي يَتَسَوَّكُ وهوَ صائمٌ." رواه أحمد وأبوداود والترمذي

8 ــ الْجُودُ ومُدارَسَةُ القرآنَ: وهُما مستحبَان في كلِ وقت ولكن في رمضانَ أكثرُ. روى البخاري عن ابن عباس رضي الله عنهما قال: "كان رسول الله صلى الله عليه وسلم أجوَدُ الناسِ وكان أجودُ ما يكون في رمضانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلَ وكان يلقاه في كل ليلةٍ من رمضان فيُدَارِسُهُ القرآنَ فَلَرَسول اللهِ صلى الله عليه وسلم أجود بالْخَيْرِ من الريحِ الْمُرسَلَة."

9 ــ الاجتهادُ في العبادة في العَشَرِ الآواخرَ من رمضان: روى البخاري ومسلم عن عائشةَ رضي الله عنها: أن النبي صلى الله عليه وسلم كان إذا دَخَلَ العشرُ الآواخرُ أحْيَى اللَيلَ وأيْقَظَ أهلَهُ وشَدَّ الْمِئْزَرَ.

10 ــ تَفطِيْرُ الصائمين: لحديث زيد بن خالد الجهني عن النبي صلى الله عليه وسلم قال: "من فطَّر صائماً كان له مِثلُ أجرَهُ، غير أنه لا يَنْقُصُ مِن أجرِ الصائمِ شيئًا." رواه الترمذي وقال حديث حسن صحيح، وأخرجه ابن ماجه، وأحمد وصححه ابن حبّان

۶۔ اگر کوئی اسے برا بھلا کہے یا اس سے جاہلانہ رویے کا مظاہرہ کرے تو وہ کہے: "میں تو روزے دار ہوں، میں تو روزے دار ہوں" (یعنی تم سے لڑ نہیں سکتا)۔ جیسا کہ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی کسی دن روزہ سے ہو تو نہ تو وہ شہوانی گفتگو کرے اور نہ ہی اونچی آواز سے لڑے۔ اگر کوئی اسے برا بھلا بھی کہہ لے یا اس سے لڑنے لگے تو اسے کہہ دینا چاہیے کہ میں روزے سے ہوں۔"

۷۔ دانتوں کی صفائی: جیسا کہ عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انہوں نے فرمایا: "میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ آپ روزے کی حالت میں ان گنت مرتبہ مسواک کرتے۔"

۸۔ سخاوت اور قرآن مجید کا مطالعہ: یہ دونوں مستحب تو ہر وقت ہیں مگر رمضان میں زیادہ مستحب ہیں۔ بخاری نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے فرمایا: "رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں سب سے زیادہ سخی تھے۔ جب رمضان ہوتا تو آپ مزید سخی ہو جایا کرتے تھے کیونکہ تب آپ جبریل سے ملاقات کرتے تھے۔ آپ ان سے رمضان کی ہر رات میں ملاقات کیا کرتے تھے تاکہ آپ ان کے ساتھ قرآن کا مطالعہ کر سکیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نیکی کے کاموں میں تیز ہوا سے بھی زیادہ تیزی دکھایا کرتے تھے۔

۹۔ رمضان کے آخری دس دن میں عبادت کے لئے محنت کرنا: بخاری و مسلم نے سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری دس دن کا آغاز کرتے تو آپ رات کو زندہ کر دیتے، اپنے اہل و عیال کو جگاتے اور (اعتکاف کے لئے) پردے باندھ دیتے۔"

۱۰۔ روزے داروں کے روزے افطار کروانا: جیسا کہ زید بن خالد الجہنی رضی اللہ عنہ کی حدیث میں ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جو کوئی کسی روزے دار کا روزہ افطار کروائے، اس کے لئے ویسا ہی اجر ہے۔ بغیر اس کے کہ روزے دار کے اجر میں کوئی کمی کی جائے۔"

الفاظ	معانی	الفاظ	معانی	الفاظ	معانی
السِوَاكُ	دانت صاف کرنا (مسواک)	أجوَدُ	زیادہ سخی	أيْقَظَ	وہ جگاتا ہے
أُحْصِي	میں گنتی کرتا ہوں	يُدَارِسُ	وہ مطالعہ کرتا ہے	شَدَّ	اس نے باندھا
يَتَسَوَّكُ	وہ دانت صاف کرتا ہے	الْمُرسَلَة	بھیجی گئی، تیز چلنے والی	الْمِئْزَرَ	پردہ (اعتکاف کے لئے)
الْجُودُ	جود و کرم، سخاوت	الاجتهادُ	محنت	تَفطِيْرُ	دوسرے کو افطار کرانا
مُدارَسَةُ	مطالعہ کرنا	أحْيِي	وہ زندہ کرتا ہے	فطَّر	اس نے افطار کروایا

اگلا لیول

لیول ۳ میں آپ نے درمیانے درجے کی کافی عربی سیکھ لی ہے۔ اب آپ قرآن مجید، حدیث اور اسلامی لٹریچر کے بڑے حصے کو سمجھنے کے قابل ہو چکے ہیں۔ اگلے لیول میں آپ درمیانے درجے کی مزید عربی سیکھیں گے۔ آپ اس لیول میں علم الصرف کے اعلیٰ مضامین کا مطالعہ کریں گے۔ لیول ۴ کے اختتام پر آپ اس قابل ہو جائیں کے عربی کی عام کتب کا آرام سے مطالعہ کر سکیں۔ یہ درمیانے درجے کی عربی کا آخری لیول ہو گا۔ اس کے بعد لیول ۵ پر آپ عربی کے اعلیٰ مباحث کا مطالعہ شروع کریں گے۔ اگلے لیول کے چند عنوانات یہ ہیں:

- ثلاثی مزید فیہ کے گروپ
- جملہ فعلیہ
- افعال اور اسمائے ناقصہ
- علم نحو کے اعلیٰ مباحث

اس کے ساتھ ساتھ آپ قرآن مجید، حدیث رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فقہ اور عربی ادب کی مزید تحریروں کا مطالعہ جاری رکھیں گے۔ مزید عربی سیکھنے کے لئے لیول ۴ کا مطالعہ جاری رکھیے۔

مطالعہ کیجیے!

تعمیر شخصیت پروگرام۔ ایک خدا پرست شخصیت کی تعمیر کی لئے مطالعہ کیجیے۔

http://www.mubashirnazir.org/PD/Personalityurdu.htm

مآخذ و مراجع

اس کتاب کی تیاری میں ان کتب سے استفادہ کیا گیا ہے:

القرآن و الْحديث

- القُرآنُ الكريْمُ
- الْمؤطَا لِمَالِكِ ابن أنس
- الْجامع الصحيح، للإمام بخاري
- الْجَامِعُ الصَّحِيحُ، للإمام مسلم
- سُنَن أبي داود و ترمذي و نسائي وابن ماجة

علم الصرف و الْنحو

- أسباق النحو ، حَميد الدين الفراهي
- آسان عربي گرامر، لطف الرحْمن خان
- عربي كا معلم ، مولوي عبدالستار خان
- كِتَابُ الصَّرف ، حافظ عَبدُالرَّحْمَن أمرتسري
- قواعد اللغة العربية المبسطة ، عبد اللطيف السعيد
- الْنَحوُ الأساسي ، دكتور أحْمَد مُختار عمر ، دكتور مصطفى النحاس زهران ، دكتور محمد حَمَاسَة عبداللطيف
- الْنَحوُ الوَاضِح ، علي الْجَارِم و مُصطَفى أميْن
- الْقَوَاعِدُ الأسَاسِيةُ للُغَةِ الْعَرَبِيَّةُ ، السيد أحْمد الْهَاشِمي

علم البلاغة

- البَلاغَةُ الوَاضِحَة، علي الْجَارِم و مُصطَفى أميْن
- جواهر البَلاغَة فِي الْمَعَاني و البَيَان و البَدِيع ، السيد أحْمد الْهَاشِمي
- أسرار البلاغة ، للجرجاني

تعليم اللغة العربية

- تعليم اللغة العربية ، جامعة الإسلامية بِمدينة الْمُنورة
- العَرَبِيَّةُ بَيْنَ يَدَيك، دكتور عبد الْرَّحْمَن بن إبراهيم الفوزان، دكتور مُختار الطاهر حسين، محمد عبد الْخالق محمد فضل
- دُرُوسُ الْلُغَةِ العَرَبِيَّة لِغَيْرِ الْنَاطِقِيْنَ بِهَا ، الْدكتُور ف. عَبدُ الرَحِيم

الأدب العربِي

- أزْهَارُ الْعَرَبْ، محمد بن يوسف السورتي
- دَرَاسَةُ البَلاغَة الْعَرَبِيَّة فِي ضَوءِ النَّصِّ العَرَبِي ، الدكتور عبدالله بن أحْمد العطاس
- الْجَوَانبُ الإعْلامية فِي خُطُبِ الرَّسُول صلي الله عليه وسلم ، سعيد بن علي ثابت
- مُخْتَارَات من أدَبِ العَرَبْ ، أبو الْحَسَنْ علي الْحَسنِي النَدوي
- صُوَر مِن حَياة الصَّحَابة ، الدكتور عبد الرحْمَن رأفت باشا

قاموس و غيْرهم

- الْمَورِدْ قاموس عربِي إنكليزي ، الدكتور روحي بَعَلْبَكي
- القَاموس لشركة صخر لبَرَامِجِ الْحَاسب
- تاج العروس، السيد محمد مرتضى الْحُسينِي الزبيدي

مصنف کی دیگر تحریریں www.mubashirnazir.org پر دستیاب ہیں۔

مایوسی سے نجات کیسے؟

محمد مبشر نذیر

محمد مبشر نذیر

مصنف کی دیگر تحریریں www.mubashirnazir.org پر دستیاب ہیں۔

مصنف کی دیگر تحریریں www.mubashirnazir.org پر دستیاب ہیں۔